ہندوستان کے قدیم، مشہور و معتبر ماہ نامہ "تحفۂ حنفیہ" پٹنہ کا تعارف
گیارہ ۱۱ سال کے شماروں کا اشاریہ، مدیران تحفہ کا تعارف اور تحفۂ حنفیہ کے حوالے سے
مدیرانِ تحفہ کی خدمات پر مشتمل ایک تحقیقی پیش کش

ماہنامہ تحفۂ حنفیہ پٹنہ
تعارف و اشاریہ

ترتیب و تحقیق
مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
نوری دار الافتا، مدینہ مسجد محلہ علی خان، کاشی پور، اتراکھنڈ

جیلانی مشن، ممبئی

تاثرات گرامی

حضرت علامہ سید وجاہت رسول قادری قدس سرہ

سابق سرپرست اعلیٰ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

”مولانا مفتی ذوالفقار خان نعیمی حفظہ اللہ الباری دور حاضر کے جواں فکر علماے اہل سنت میں ایک امتیازی شان کے صاحب بصیرت مصنف و محقق ہیں۔ علوم قرآن و حدیث کے علاوہ تاریخ کی روایات اور اس فن کے اصول جرح اور اسماء الرجال پر بھی ان کی گہری نظر ہے۔ صالح صحافت کا ستھرا ذوق رکھتے ہیں۔ اس میدان میں بھی ان کی اپنی ایک الگ پہچان ہے۔

ماہ نامہ " تحفہ حنفیہ، پٹنہ " تعارف و اشاریہ " ایک مطالعہ ان کی تازہ قابل ستائش کاوش ہے، جو 424 صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ سچ پوچھیے تو مصنف موصوف نے ایک عہد کو قرطاس کے کوزے میں بند کیا ہے۔ یہ کتاب تاریخ و صحافت سے دلچسپی رکھنے والے ہر طالب علم، استاذ اور باذوق مطالعہ کے فرد کے لیے قابل مطالعہ ہے۔
اسے ہر تحقیقی، تصنیفی ادارے، جامعات اور مدارس کی زینت بنانا چاہیئے۔

حضرت مفتی صاحب اس عظیم علمی، تاریخ ساز اور عہد ساز کاوش کے لیے قابل مبارکباد و لائق ستائش ہیں۔ اللہ تعالی ان کے علم و عمل میں اضافہ اور فکر و نظر میں مزید بالیدگی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

اہل سنت کی صحافت کا قبالہ آگیا	تحفہ حنفی " لیے رنگیں مقالہ آگیا
ذوالفقار حیدری کی نسبتیں کام آگئیں	معتبر تاریخ کا فکری حوالہ آگیا
دور حاضر کے کسی معیار سے پرکھیں اسے	باقدر پاؤگے جس کو اس سے اعلی آگیا

ذوالفقاری خامہ کی ہیں کیسی یہ گلکاریاں	دل ہوا شاداب اپنا، کیسا مالا آگیا
ذوالفقاری خامہ کی ہیں کیسی یہ گلکاریاں	دل ہوا شاداب اپنا، اچھا مالا آگیا
عارفان علم تاباں کر رہے ہیں گفتگو	جو حریم حسن معنی تھا، مقالہ آگیا

گر قبول افتد زہے عزوشرف!

ان ٹیڑھی میڑی سطور کو آپ قبول کرنے کے پابند نہیں ہیں۔

اس تکبندی میں جہاں چاہیں اصلاح فرمالیں۔

فقیر گنہگار، بیمار و بے کار کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

والسلام مع الاکرام۔

[۱۵ر نومبر ۲۰۱۹ء۔ بروز جمعۃ المبارکہ]

ہندوستان کے قدیم مشہور و معتبر ''ماہنامہ تحفہ حنفیہ پٹنہ'' کا تعارف،
(۱۱) گیارہ سال کے شماروں کا اشاریہ، مدیران تحفہ کا تعارف اور تحفہ حنفیہ کے
حوالے سے مدیران تحفہ کی خدمات پر مشتمل ایک تحقیقی پیش کش

ماہنامہ تحفہ حنفیہ پٹنہ
تعارف واشاریہ

ترتیب و تحقیق
مفتی محمد ذوالفقار حنان نعیمی ککرالوی
نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور، اتراکھنڈ

ناشر: جیلانی مشن ممبئی

تفصیلات

کتاب: ”ماہنامہ تحفہ حنفیہ پٹنہ تعارف واشاریہ، مع تعارف وخدمات مدیران تحفہ“

مصنف: مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی، خلیفہ حضور تاج الشریعہ

رابطہ: نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ

ای میل: nooridarulifta786@gmail.com

موبائل: 9719620137.9759522786

ناشر: جیلانی مشن ممبئی

صفحات: 424

ملنے کے پتے

تاج الشریعہ بک ڈپو، نزد مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور

اردو کتاب گھر، منگل بازار سلیب بھیونڈی

نوری مشن مالیگاؤں

رفاعی مشن ممبئی

سنی پبلی کیشنز: دہلی

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو

۳۶/سال/۷/ماہ/۲۳/دن کی مختصر سی زندگی میں بڑے بڑے کارنامے انجام دینے والے، مذہب ومسلک کی خدمات میں نمایاں کردارادا کرنے والے، ردندویت میں اہم وکلیدی کردار نبھانے والے، ماہنامہ تحفہ حنفیہ پٹنہ کی اشاعت، مطبع ومدرسہ کااہتمام وانتظام، اعلیٰ حضرت اورمشاہیر علماے اہل سنت کی کتابوں کی طباعت واشاعت، کابوجھ تن تنہا اپنے کاندھے پر اٹھانے والے، درجن بھر علمی وتحقیقی کتابوں کے مصنف، قادرالکلام شاعر،

"ماہنامہ تحفہ حنفیہ پٹنہ"

کے سرپرست، منتظم، اور مدیر اعلیٰ، جلیل القدر صاحب قلم، صاحب علم وفضل، معمار اہل سنت، ہادم قلعہ ندویت ووہابیت، خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا قاضی عبدالصدیق محمد عبدالوحید حنفی فردوسی، عظیم آبادی، علیہ رحمۃ اللہ القوی، کے نام نامی اسم گرامی سے معنون ومنسوب کرنے کی سعادت حاصل کررہاہوں۔

گر قبول افتد زہے عزوشرف

نیازمند: محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی غفرلہ ولوالدیہ

تقریظ جمیل

امیر القلم حضرت علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی پورنوی، دام ظلہ

سمندر میں صدف ہے اور صدف میں موتی، ہر صدف میں گوہر نہیں ہوتا، چہ جائے کہ گوہر تابدار۔ جس صدف اور سیپی میں یہ موتی، مونگا، مرجان اور گوہر ہوتا ہے وہ ہے قدرت کا انتخاب۔ ٹھیک یہی صورت حال انسانی سروں کے سمندر کی بھی ہے۔ بندہ بامرادوہ ہے، جو ٹھہرے خدا کا انتخاب اور قدرت کا شاہکار۔جی ہاں !یہ تھے امام احمد رضا قدس سرہ کے دست راست،دوست خاص اور خلیفہ ممتاز قاضی عبد الوحید فردوسی عظیم آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی۔

اس بے حد اجمال کی کچھ تفصیل کے لیے ابھی اٹھایئے پیش نظر کتاب

"تحفہ حنفیہ پٹنہ تعارف واشاریہ، مع تعارف وخدمات مدیران تحفہ"

یہ نایاب تحفہ اور ھدیہ عاطرہ کسی گنج شائگاں سے کسی طور کم نہیں۔جی ہاں !یہ اس لیے کہ لاریب اس میں ایک پر تلاطم عہد رفتہ کا شورالرحیل اور بانگ جرس اپنی پوری توانائیوں اور بھرپور رعنائیوں کے ساتھ سنائی دے گا۔کان لگا کر ذرا آپ بھی سنیے اوران بندگان پاک باز کی ارواح مقدسہ کے لیے فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کیجئے۔ یہ کام نہیں، کارنامہ ہے۔ جو تاریخ ساز بھی ہے اور عہد ساز بھی۔

دین و دانش اور علم و ادب کا یہ اہم کارنامہ تاریخ کی دبیز تہوں میں لپٹا اور سیاہ ترین تہہ خانوں میں دبا پڑا تھا۔ ان کالی راتوں کا دورانیہ کوئی سوا سو سال سے زائد ہے وہ جو کسی نے کہا تھا! ع

مردے از غیب بروں آید کہ کارے کند

جواں سال محقق محب گرامی قدر حضرت مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی زید مجدہ السامی، جنہوں نے اس طویل زمان و مکان پر پھیلی ہوئی کائیوں اور سیاہیوں کے اس سمندر میں کودی لگائی، غوطہ زنی کی، جان جوکھم میں ڈال کر نسیں اور سانسیں پھلا دینے والی تیراکی کر کے جوہر تاب ناک اٹھالانے میں کامیاب ہوگئے۔ اے پروانہ لاہوتی آفریں بر ہمت تو۔

زندہ باد مفتی ذوالفقار صاحب پائندہ باد

یہ خاکسار اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے پوری کتاب بالاستیعاب دیکھنے سے قاصر رہا البتہ نظرے خوش گزرے کے نتیجے میں جو تاثر افق ذہن پر نمودار ہوا وہ فوری معرض تحریر میں آگیا، جو پیش خدمت ہے۔

خاکسار: غلام جابر شمس پورنوی، ممبئی

مشمولات کتاب

قاضی صاحب کے تعلق سے علماو مشائخ کے مدح آمیز تاثرات 200

مقدمہ

چودہویں صدی میں اہل سنت وجماعت کے عقائدونظریات کی بقاوتحفظ کی غرض سے یوں توبہت سے رسائل منصہ شہود پر جلوہ فگن ہوئے مگران میں سب سے زیادہ مقبولیت وشہرت حضوراعلیٰ حضرت اورتاج الفحول وغیرھما علماومشائخ قدس سرھم کی سرپرستی میں پٹنہ سے نکلنے والے ماہواررسالے بنام "تحفہ حنفیہ" کوحاصل ہوئی۔یہ رسالہ آبروئے سنیت حضرت مولانامفتی قاضی عبدالوحید فردوسی عظیم آبادی تغمدہ اللہ الھادی، کے زیراہتمام وادارت عظیم آبادپٹنہ سے جمادی الاولیٰ ۱۳۱۵ھ سے شروع ہوا۔

اولاً اس کااہتمام ،انتظام ادارت قاضی صاحب کے ہاتھ رہی۔اورپھر رسالہ جاری ہونے کے چھٹے ماہ یعنی شوال المکرم ۱۳۱۵ھ سے مولاناحکیم یوسف حسن صاحب رسالہ کے مدیر مقرر ہوئے۔قاضی صاحب لکھتے ہیں:

"چھٹے مہینے یعنی شوال سے یہ پرچہ ان شاء اللہ العزیززیرادارت حضرت مولانامولوی حکیم یوسف حسن صاحب حنفی قادری عظیم آبادی شائع ہواکرے گا۔"

اورپھرغالباً ۱۳۱۷ھ تک مولاناحکیم یوسف حسن مدیررہے۔۱۳۱۸ھ محرم میں بحیثیت مدیر قاضی صاحب کا نام لکھاہے۔صفر ۱۳۱۹ھ سے مولاناضیاء الدین پیلی بھیتی مدیرہوئے۔اوروہ آخرتک مدیررہے۔

قاضی صاحب رسالہ کی طباعت واشاعت میں ہمت سے زیادہ تعاون کرنے کی کوشش کرتے تھے۔رسالہ کی آمدبہت قلیل تھی اوراس کاخرچ بہت کثیر یہ توقاضی صاحب کابازوئے سخاوت تھاجواس بھاری بارکواٹھارہاتھا۔اگرمالی طورپرحسب منشاتعاون ہوجاتاتورسالہ کی تمام تردشواریاں ختم ہوجاتیں اورشایدرسالہ تاخیریاگاہے بگاہے

التوا کے ساتھ نہ شائع ہوتا۔ مولانا ضیاء الدین مدیر تحفہ لکھتے ہیں:

"حضرات شخص واحد کی ہمت کو دیکھیے کہ مدرسۂ اہل سنت پٹنہ ورسالۂ تحفۂ حنفیہ ودیگر امور حسنہ میں کس قدر صرف کر رہا ہے اور مصارف روز بروز ترقی پذیر ہیں۔ بالخصوص تحفۂ حنفیہ کا خرچ۔ اگر آپ لوگ ادنیٰ توجہ اور تھوڑی بھی ہمت فرمائیں تو اس پرچے کے مصارف پورے طور پر انجام پائیں۔ آپ حضرات کی توجہ کی دیر ہے ورنہ یہ رسالہ ہفتہ واراشاعت پائے اوردین حق کے انوارسے دنیاکو منور فرمائے۔ پیشگی تو درکنارا گر آپ رقم باقی ہی مرحمت فرمائیں تو سال ڈیڑھ سال کے مصارف نکل آئیں۔ للہ اپنے پرچہ کی طرف توجہ فرمایئے اوررقم باقی وپیشگی بنام ناظم تحفہ بھجوایئے۔ والسلام۔" (ابوالمساکین)

[تحفہ حنفیہ، شعبان المعظم، ۱۳۲۳ھ صفحہ اخیرہ]

مزید لکھتے ہیں:

"حضرات ۱۳۲۰ھ بھی اختتام کو پہنچا۔ للہ اپنے دین پرچے پر کرم فرمایئے اور بقایا سنین گزشتہ وحال پیشگی ۱۳۲۱ھ مرحمت فرما کر تائید شریعت واعانت سنت کیجئے۔ یہ رسالۂ شریفہ ماہ بماہ اپنا کار منصبی خدمت دینی نہایت چستی سے ادا کر رہا ہے آپ حضرات کی بے توجہی اس کے حق میں نہایت مضر ہے۔ افسوس کہ جس قدر ماہواری اس کا خرچ ہے اس کا نصف بھی وصول نہیں ہوتا۔ جس طرح اوررسائل شائع ہوئے اور ناقدردانی کے باعث ان کا شائع ہونا آہستہ آہستہ موقوف ہو گیا اسی طرح یہ رسالہ بھی کب کا بند ہو گیا ہوتا لیکن حامی سنت ماحی بدعت جناب مولانا مولوی قاضی محمد عبد الوحید صاحب ادام فیضہ اللہ الواہب کی صرف تنہا ہمت پر اب تک چل رہا ہے حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ ان کے دینی جوش وخروش میں ترقی عطا فرمائے اور جزائے خیر بخشے آمین۔

صاحبو! مقام غور ہے کہ تنہا ایک شخص مصارف تحفہ کا کہاں تک متحمل ہو سکتا ہے بالخصوص جس کے ذمہ دینی مصارف کثیرہ ہوں ادھر مدرسہ اہل سنت وجماعت پٹنہ کا صرف، ادھر تحفہ حنفیہ کا خرچ پھر مزید بر آں دیگر مصارف دینیہ کی انجام دہی ایسے شخص کی اس ہمت عالی کو دیکھ کر سوائے اس کے اور کیا خیال کیا جا سکتا ہے کہ یہ فضل پروردگار اس کے شامل حال ہے اور خالق۔۔۔نے اُن صلحا وابرار کا ہندوستان بھر میں ایک نمونہ پیدا کیا ہے جنہوں نے دین کے مقابلے میں اپنی جان ومال کو فدا کیا ہے اور سنت کی اشاعت میں ان دونوں کی کوئی وقعت نہیں سمجھی ہے۔ آپ حضرات پر لازم ہے کہ اس قدر بار عظیم کو تھوڑا تھوڑا گوارا فرمائیں اور تنہا ایک شخص پر نہ چھوڑیں۔ (ابو المساکین)

[تحفہ حنفیہ، شوال، ۱۳۲۰ھ صفحہ اخیرہ]

رسالہ کے خریداروں کی فہرست میں استاذ زمن علامہ حسن رضا بریلوی جیسے مقتدر علمائے کرام کا نام شامل ہے۔ بریلی شریف، بدایوں شریف، کی خصوصی توجہ سے اس رسالہ کی اشاعت ہوئی۔ اور تحریری طور پر مکمل تعاون بھی رہا۔

کچھ ماہنامہ کے حصول کے سلسلے میں

اس مقدس ماہنامے کو حاصل کرنے میں کافی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ ماہنامہ ۱۳۱۵ھ جمادی الاولیٰ سے غالباً ۱۳۲۷ھ تک جاری رہا۔ ہمیں اس کے قریب دو سال کے پرچے دستیاب نہیں ہوئے۔ ۱۳۱۷ھ کا ایک بھی شمارہ نہیں ملا۔ اور مدیر تحفہ کی درج ذیل تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال چند ہی شمارے شائع ہوئے۔

"گو اس سن گزشتہ ۱۳۱۷ھ میں اس کے گنتی کے پرچے نکلے"

[تحفہ حنفیہ: محرم، ۱۳۱۸ھ، ص ۲]

افسوس ہمیں وہ بھی دستیاب نہیں ہوئے۔ خدابخش پٹنہ لائبریری میں اس سال کے تین شمارے بابت، صفر، رجب، ذیقعدہ موجود ہیں مگر کوشش کے باوجود حاصل نہ ہو پائے۔ محرم، صفر ۱۳۲۶ھ دستیاب نہیں ہوئے۔ حالانکہ یہ بھی خدابخش پٹنہ میں ہیں۔

۱۳۲۷ھ کا فقط ایک ہی شمارہ محرم کا دستیاب ہوا۔ حالانکہ پٹنہ لائبریری میں صفر، رجب، شوال اورذی قعدہ، کے پرچے موجود ہیں ۔ خدابخش لائبریری میں ہمیں دستیاب نہ ہونے والے شماروں سے متعلق تفصیل مفتی امجد صاحب قبلہ ادارہ شرعیہ پٹنہ نے دی۔ حضرت مولانا اسید الحق، بدایوں شریف، اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ انہوں نے فقیر کے اصرار پر اپنی لائبریری سے تحفہ حنفیہ کے بے ترتیب شمارے فقیر کو دئے۔ فقیر نے ان کو مرتب کیا۔ اور پھر مجلد کرایااور اس کی کاپی اپنے پاس رکھی اوراصل فائل بدایوں شریف پہنچادی۔ یہ فائل جمادی الاولیٰ ۱۳۱۵ھ سے ۱۳۲۰ھ تک تھی۔ البتہ اس میں مختلف سالوں کے قریب دس شمارے کم تھے۔

۱۳۲۱ھ سے ۱۳۲۵ھ تک کی فائل نبیرۂ حضور صدرالشریعہ حضرت مولانا ریاض المصطفی صاحب کراچی، سے حاصل ہوئی۔ انہیں سالوں کے کچھ شمارے محترم حضرت مولانا محمد یامین صاحب مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد سے اورکچھ شمارے محب گرامی قدر جناب ابرار حسین صاحب لاہور، جناب محمد ثاقب رضا قادری لاہوراورکچھ شمارے جناب مولانا خرم محمود سرسالوی، صاحب کراچی سے حاصل ہوئے۔ اللہ پاک جملہ معاونین کو اپنی رضاوخوشنودی عطافرمائے۔ اوردارین کی سعادتوں سے سرفراز فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

کتاب کی ترتیب کے حوالے سے

ہم نے کتاب کو تین ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا باب: تحفۂ حنفیہ خود اپنے حوالے سے

اس باب میں ہم نے ماہنامہ کا تعارف، اجرا اور دیگر سالوں کے شماروں کی اشاعت سے متعلق تاریخی قطعات، ماہنامہ کے اغراض ومقاصد، مضمون اور مضمون نگاروں کے حوالے سے ہدایات، گزارشات اور التماسات، رسالہ سے متعلق ارباب علم ودانش کے تاثرات؛ بحوالہ ماہنامہ تحفہ حنفیہ جمع کئے ہیں۔

دوسرا باب: مدیران تحفۂ حنفیہ تعارف وخدمات

اس باب میں مدیران تحفہ کی حیات کا مختصر ساخاکہ اور تحفہ میں شامل ان کی نگارشات کا تعارف، منظومات، تقریظات اوران کے نام قارئین کے مکتوبات شامل کئے ہیں۔

تیسرا باب: اشاریہ ماہنامہ تحفۂ حنفیہ:

اس باب میں ہم نے ماہنامہ کے پہلے شمارے جمادی الاولیٰ ۱۳۱۵ھ سے محرم ۱۳۲۷ھ تک کے شماروں کا اشاریہ پیش کیا ہے۔

کچھ اشاریہ کے بارے میں

اشاریہ کا خاکہ کو ہم نے بہت ہی سہل انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ترتیب یوں رکھی ہے۔ کہ ہر سال اور ہر ماہ کا الگ الگ اشاریہ ترتیب دیا ہے۔ سال اور ماہ کے حوالے سے مرکزی سرخی رکھی ہے اوراس کے تحت ٹیبل میں درج ذیل ترتیب سے اشاریہ ترتیب دیا ہے۔

عنوان، مضمون، مضمون نگار اور صفحات کی نشاندہی۔

ہدیہ تشکر:

فقیر ان تمام احباب کا شکر گزار ہے جنھوں نے اس کتاب کے سلسلے میں تعاون فرمایا، تحفہ حنفیہ کے شمارے عنایت کئے، مفید مشورے دئے، طباعت واشاعت میں حصہ لیا، امیر القلم حضرت علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی پورنوی، صاحب دام ظلہ کا بھی فقیر ممنون ہے جنھوں نے کتاب کو طائرانہ نگاہ سے دیکھ کر اپنے قیمتی تاثرات قلمبند فرما کر فقیر کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور خصوصی طور پر

''جیلانی مشن ممبئ'' کے جملہ اراکین کا شکر گزار و ممنون ہوں جنھوں نے فقیر کی اس کتاب کی طباعت واشاعت کی ذمہ داری قبول فرمائی۔

''جیلانی مشن ممبئ''اعلیٰ حضرت کے دس نکاتی پروگرام کی روشنی میں مذہب و مسلک کی ترویج واشاعت کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ اللہ پاک مشن کو ترقیوں کی اعلیٰ منزلیں نصیب فرمائے اور اس کے ذریعہ مذہب و مسلک کی خوب خوب ترویج واشاعت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

آخر میں ارباب ذوق سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ اگر کتاب میں کہیں کوئی خامی پائیں تو للہ آگاہ فرمائیں۔ تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہو سکے۔

نیاز مند: محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

باب (۱)

تحفہ حنفیہ کا تعارف خود تحفہ حنفیہ کے حوالے سے

ماہنامہ تحفہ حنفیہ کا اجرا اور قطعاتِ تاریخ

جمادی الاولیٰ ۱۳۱۵ھ سے رسالہ جاری ہوا۔اجرائے رسالہ کے حوالے سے مولانا سید محمد ابوالوفا عمر خلیقؔ مکی حیدر آبادی نے درج ذیل تاریخی قطعہ تحریر کیا۔

تحفۂ بے بہا شد از پٹنہ
جلوہ گر با مطالب علیا
سال اجرائش خلیق بگفت
نصرت دین و دولت دنیا

(۱۳۱۵ھ)

[تحفہ حنفیہ، شعبان المعظم، ۱۳۱۵ھ ص ۴۰]

مولوی سید محمد حسین حنفی متخلص شاعرؔ سید پوری نے درج ذیل تاریخی اشعار لکھے۔

مژدہ باد اے دل کہ از فضل خدا — آمدہ ایں روز مثل روز عید
مخزن تحقیق کالبدر الدجی — نور افگن گشتہ در عالم پدید
قوت بازوے احناف آمدہ — میدہد صدیق (ا) این تازہ نوید
فرط شوق دید آں از بہر سال — طبع را کردہ تقاضائے شدید
فرق بدبین دور شاعر کرد وگفت — صادق الاخبار حنفیہ مفید

۱۳۱۵ھ

فقیر کے نزدیک اس طرح سے تاریخ اشاعت ۱۳۱۵ھ نکلتی ہے۔ صادق اخبار حنفیہ مفید۔ ۱۳۱۵ھ۔ یعنی الاخبار، کے دونوں الف حذف کے ساتھ۔ نعیمی۔

(۱) اشارہ بنام عبد الوحید غلام صدیق۔ منتظم تحفہ۔ [تحفۂ حنفیہ: جمادی الاولیٰ، ۱۳۱۵ھ، ص۸]

علاوہ ازیں ہر سال شعرا تاریخی قطعات کہتے اور رسالہ میں انہیں شائع کیا جاتا تھا ہم وہ تمام تاریخی قطعات یہاں پیش کر دیتے ہیں۔

قطعات تاریخ سال نو: ۱۳۱۶ھ

از: مولانا مولوی ابوالجمیل محمد عبد الجلیل صاحب شیفتہؔ بھگوانپوری مدرس مدرسہ کریمیہ دامودر پور ضلع مظفر پور۔

عجب نادر یہ پرچہ ہے کہ کل پرچوں میں نظیر اس کی کہیں اب تک نہیں دیکھی گئی
یہ وہ پرچہ ہے جو اصلاح ہر انساں کی کرتا ہے مسلماں ہو کہ ہندو ہو یہودی ہو کہ نصرانی
مضامیں لاجواب اس کے مقاصد انتخاب اس مسائل باصواب اس کے خطا سے سر بسر خالی
اگرچہ اس میں ہر اک قوم کے ہیں فائدے مسلمانوں کے حق میں ہے سراپا نعمتِ غیبی
رسالے یوں تو دنیا میں ہزاروں ہیں مگر ان نہیں ہے ایک بھی ایسا رسالہ سر بسر خوبی
لکھ ازروے یقیں اے شیفتہؔ تاریخ سال نو یہی پرچہ ہے وہ اصلاح جس سے ہو خلائق کی

(۱۳۱۶ھ)

از: جناب منشی محمد عبد المجید صاحب پیلی بھیتی متخلص بہ داناؔ:

مشتہر پٹنہ سے جب تحفہ ہوا ہاتف غیبی نے تب مجھ سے کہا
فکر کیا ہے ازروئے جدت لکھو سال اس کا "ارمغان بے بہا"

(۱۳۱۶ھ)

آپ کی کوشش سے اے عبدالوحید | جب یہ تحفہ پٹنہ سے جاری ہوا
سال کی تب جستجو مجھ کو ہوئی | "مخزن تحقیق" ہاتف نے کہا

(۱۳۱۵ھ)

از: جناب مولوی سید محمد حسین شاعر سیدپوری مدرس مدرسہ اجھیانی:

تحفۂ حنفیہ کی جلد دوم | ہوگئی شائع زفضل ذوالجلال
شاعرا لکھ سال دل سے وجد میں | جلد ثانی بے عدیل و بے مثال

(۱۳۱۶ھ)(۱)

[تحفۂ حنفیہ، جمادی الاخری، ۱۳۱۶ھ ص ۳۳]

(۱) پہلے مصرعہ کے لفظ وجد سے "ج" کے عدد اور دوسرے مصرعہ کے اعداد ملا کر تاریخ برآمد ہو رہی ہے۔ ۱۳۱۶ھ۔ نعیمی۔

قطعات تاریخ سال نو: ۱۳۱۸ھ

از: فکر رنگین شاعر بے مثال مولوی سید شاہ محمد حسین صاحب رمزؔ قادری مدرس مہتمم مدرسہ حنفیہ جرہوہ سلمہ اللہ تعالیٰ:

ہیں سراپا اس میں نفع دین کی باتیں رقم | تحفۂ حنفیہ کا احسان بے اندازہ ہے
سال نو اے رمزؔ کیا لکھوں یہ دل کی ہے صدا | تحفۂ حنفیہ سے واللہ ایمان تازہ ہے ۱۳۱۸ھ

اعلان دین کے خاطر تحفہ سیف اللہ ہے | جی ہے سارے مذہب حق کے مخالف کا نڈھال
بے سرالہام لکھا ہے سال نو بھی رمزؔ نے | تحفۂ حنفیہ سے ہوں دشمن دین پائے مال

۱۳۱۸ھ

[تحفۂ حنفیہ: محرم، ۱۳۱۸ھ، ص ۱]

قطعات تاریخ سال نو: ۱۳۲۰ھ

از: جناب شاہ محمد حسین صاحب حاجی پوری المتخلص بہ رمزؔ زید مجدہم السامی:

خوش ہے مومن نورآگین تحفہ ہے	رہنما بازیب وتزئین تحفہ ہے
۱۹۰۲ء	۱۳۰۹ف
جلد تاریخ عدوکُش لکھ دو رمز	آفت جان بہر بددین تحفہ ہے
۱۹۶۰اس م ت	۱۳۲۰ھ
اس میں ہر مذہب باطل کاہے رد	کچھ عجب صنعت حق ہے تحفہ
سال نو کی ہے مستر مجھ کو	رمزؔ لکھ قدرتِ حق ہے تحفہ
	۱۳۲۰ھ
رعب تحفے کا ہے عالم میں پڑا	سرکشی کر نہیں سکتے ہیں جہول
رمزؔ کہہ دے یہ عدو دین سے	ساتھ تحفہ کے ہے سیف مسلول
	۱۳۲۰ھ
تحفہ واللہ ربہار وہ ہے	ہے کھِلا دین کا گلشن امید
رمزؔ باد صبا بھی کہتی ہے	یہ رسالہ ہے عشرت جاوید
	۱۳۲۰ھ
چھپ کے تحفہ جب ہوا جلوہ نما	دل میں حاسد کے ہوا پیدا قلق
رمزؔ سال طبع ہاتف نے کہا	پرتو نور محمد نور حق
	۱۳۲۰ھ
فضل خدا سے سال ششم میں رکھا قدم	عشاق دیکھیں تحفۂ حنفیہ کا جمال
ہم دیکھتے ہیں شرق سے تاغرب اس کا نور	عالم میں نور بخش ہے خورشید کے مثال
محروم اس کے فیض سے تیرہ دلان دہر	ظلمات میں ہو پرتو خورشید یہ محال
ہے جن کو آنکھ دیکھتے ہیں روشنی تمام	اندھے اگر نہ دیکھیں تو کیا مہر کو زوال

مومن جو اس کو دیکھے تو ایمان تازہ ہو — بد بین جو دیکھ لے تو دل اس کا ہو پائمال
بد دین کے واسطے یہ رہے تیغ آب دار — اہل صفا کے واسطے آئینہ جمال
حسن ملیح تحفہ چھڑکتا رہے نمک — حاسد کے دل کا زخم کبھی ہو نہ اندمال
اب روک رمزؔ خامہ کہ ہے سال نو کی فکر — تحفے کے طبع ہونے کا بھی دل میں ہے خیال
تاریخیں دونوں مصرعۂ آخر میں رمز لکھ — گلدستہ طبع گشت۔ خوشا سیر ماہ وسال

۱۳۲۰ھ ۱۳۲۰ھ

باہزاراں حسن وزینت چوں نقاب از رخ فگند — از تجلی چشم بد بیں خیرہ شد در گل نہفت
رمزؔ سال طبع بد دیں اشک حسرت ریختہ — تحفۂ حنفیہ شد اللہ اکبر طبع۔ گفت ۱۳۲۰ھ
از طبع تحفہ شاد دلِ حق پرست شد — در سلک آرزو گہر مدعا بسفت
جستند شائقین چو سنِ طبع آب دار — رمزؔ حزین ''سفینۂ دریاے فیض'' گفت

۱۳۲۰ھ

[تحفہ حنفیہ:، محرم، ۱۳۲۰ھ ص ۲،۱]

قطعۂ تاریخ سال جدید ۱۳۲۱ھ

از: مولانا ابو المساکین ضیاء الدین پیلی بھیتی:

ہے یہ تحفہ مخزن تحقیق۔۔۔ — منبع الطافِ خلاقِ زماں
سالِ نو لکھا سر اخلاص سے — رہنماے دین فیاض ہاں ۱۳۲۱ھ

[تحفۂ حنفیہ: محرم، ۱۳۲۱ھ ص ۱]

قطعات تاریخ سال جدید ۱۳۲۴ھ

از: جناب مولوی سید عبد العزیز صاحب عاجز بھوساہوی:

چھپا جب سالِ نو کا پھر یہ تحفہ — ہو اغُل مِہر نو روشن ہوا اب

مبارک ہے جہاں میں یہ رسالہ ہدایت کا وسیلہ پھر ملا اب
جو پوچھا بلبلوں نے سال تاریخ کہا عاجز نے "پھر غنچہ کِھلا اب" ۱۳۲۴ھ

از: مولانا ابو المساکین ضیاء الدین پیلی بھیتی:

شکر خدائے جہاں۔ مخزن تحقیق نے سال نہم خیر سے۔ ختم کو پہنچا دیا
سال دہم ہے یہ اب۔ کیوں نہ ہو فرح وطرب سارے جہان میں یہی۔ دین کا ہے رہنما
حامی سنت ہے یہ۔ ماحی بدعت ہے یہ ناصرِ ملت ہے یہ۔ اس میں نہیں شک ذرا
صرف سرِ دین سے۔ کہتا ہوں تاریخ یہ قابلِ مدح وثنا تحفۂ دینی چھپا

(اس میں آخری شعر کے پہلے مصرعہ کے لفظ دین سے حرف دال اور آخری پورا مصرعہ ملا کر تحفہ حنفیہ کی اشاعت کے دسویں سال کا سن برآمد ہو رہا ہے۔ ۱۳۲۴ھ۔ نعیمی)

[محرم الحرام، ۱۳۲۴ھ صفحہ اخیرہ]

ماہنامہ کے اغراض ومقاصد

ماہنامہ کے یوں تو بہت سے اغراض ومقاصد تھے البتہ اصل مقصد ردندوہ تھا۔ قاضی صاحب نے اس رسالہ کو ندوہ کی بڑھتی ہوئی شرپسندیوں اور ریشہ دوانیوں کے سدباب کی غرض سے جاری کیا تھا۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت کو ارسال کردہ درج ذیل خط سے اس کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے:

ناصر ملت مصطفویہ حامیِ مذہب حنفیہ جناب مولانا الاجل مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی مدظلہ العالی! تسلیم

محض غائبانہ اخوت اسلامی وحمایت مذہب حنفیہ کی جہت سے یہ خط لکھ رہا ہوں

اور مولانا عبد القادر بدایونی کو بھی لکھ رہا ہوں ، جلسہ ندویہ سے سخت بیزار ہوں اور شاید حضور بھی اس کے مخالف ہیں لہذا موافقت فی المخالفت وحمایت مذہب حنفیہ کی جہت سے ایک اخبار تردید مذہب باطلہ ومخالفت ندوہ میں نکالنے والا ہوں آپ سرپرستی کریں ،مذہب حنفیہ کو حق سمجھتا ہوں اور اس ندوہ کو باطل۔ اگر آپ لوگ آمادہ ہوں تو ندوہ حنفیہ پٹنہ میں بفضلہ تعالی قائم کروں"

علاوہ ازیں رسالہ کے اغراض و مقاصد کے حوالے سے رسالہ میں درج ذیل تحریر شائع ہوتی تھی۔ ملاحظہ ہو:

مقاصد تحفہ حنفیہ

(۱) حمایت دین وملت وحفاظت مذہب اہل سنت

(۲) اشاعت مسائل نافعہ وفضائل اخلاقیہ وترویج نصائح ومصالح دینیہ ودنیویہ۔

قاضی صاحب ایک مقام پر لکھتے ہیں:

"پیارے بھائیو! حق کے فدائیو! کیا آپ نہیں جانتے کہ مخزن تحقیق کی اشاعت سے کون سی غرض متعلق ہے اس کے مقاصد ومضامین بفضلہ تعالیٰ کیسے مفید اور نافع ہیں کیوں نہیں ضرور آپ کو اس کا علم ہے کہ اس پرچہ کی اشاعت سے حمایت اسلام اعانت مذہب اہل سنت دراصل مقصود ہے کوئی دنیاوی اغراض کسی ذاتی منفعت کا بحمد اللہ اس میں شائبہ تک نہیں" [تحفہ حنفیہ: رجب المرجب ۱۳۱۵ھ ص ۴]

مولانا عبد القیوم بدایونی رقم طراز ہیں:

"تھوڑے دنوں سے بعض سنی بھائیوں نے پٹنہ عظیم آباد سے ایک ماہواری رسالہ مسمی بہ تحفہ حنفیہ کی اشاعت کا انتظام کیا ہے۔ جس کی اصلی غرض مذہب حق کی تائید

اوراوہام روافض ووہابیہ و تفضیلیہ ونیچریہ وندویہ کی تردید ہے۔“

[تحفہ حنفیہ: محرم ۱۳۱۸ھ ص ۱۹]

مضمون اور مضمون نگاروں کے حوالے سے

پہلے پرچہ کی اشاعت کے بعد مضمون کے حوالے سے مفید آراو مشورے پیش کئے گئے جن کو قاضی صاحب نے قبول کیا قاضی صاحب لکھتے ہیں:

حضرات! آج یہ خادم سنت واہل سنت دوسرا پرچہ تحفہ کا آپ صاحبوں کی خدمات میں بغرض ملاحظہ پیش کرتا ہے ہمیں سخت ندامت اور نہایت افسوس وحسرت ہے کہ اس بار تحفہ کی اشاعت میں معمول سے زیادہ (تین چار دن) تاخیر واقع ہوئی۔ اور بوجہ معزولی پریس مین سابق بہت بڑی بد نظمی بھی ظہور میں آئی للہ معاف کیجئے گا۔ ان شاء اللہ تیسرے پرچے میں آپ کو شکایت کا موقع نہ ملے گا۔ بعض حامیان تحفہ کی یہ آرائیں نہایت صائب ہے کہ قید صفحات متروک ہو۔ اور بے ضرورت ناتمام مضامین درج نہ ہونے پائیں مگر چوں کہ پہلی بار ہمیں ناظرین کو پرچہ کا طرز دکھلانا منظور تھا اور ہر مضمون کا ایک مختصر خاکہ پیش کر دینا بھی بہت مناسب تھا کہ تحریر بھیجنے والوں کو دقت نہ ہو اسی نمونہ کے مطابق تحریریں ہر عربی ماہ کے لیے ۲۵؍ کو مرحمت کریں۔ بفضلہ تعالیٰ آئندہ سے ان سب باتوں کا معقول انتظام کیا جائے گا اور اس کی شان ان شاء اللہ ضرور دیکھنے کے لیے لائق ہو گی۔ آپ قدر دانی تو کیے جایئے۔ والسلام۔ الملتمس منتظم تحفہ۔ [تحفۂ حنفیہ: جمادی الثانی، ۱۳۱۵ھ صفحہ ۱ تا ۳]

مضامین تحفہ حنفیہ بقید صفحات

رسالہ میں کس قسم کے مضمون ہوں گے اور کس صفحہ پر کون سا مضمون ہو گا اس کی تفصیل رسالہ میں کچھ یوں بیان کی گئی۔ ملاحظہ ہو:

"(۱)صفحہ ۱۔۸۔چوٹی کے مضامین۔اعلیٰ تحریریں جن سے اسلام ومذہب اہل سنت کی تقویت ہو۔قصائد ومسدس وغیرہاجو مسلمانوں کوخواب غفلت سے بیدارکریں اوراسلامی احکام کی تعمیل اور تکمیل میں مستعد بنائیں۔

(۲)صفحہ ۹۔۱۶۔ مجلس عالی حمایت سنت محمدی ۱۳۱۵ھ، کے ماہانہ جلسوں کااجمالی بیان، اسلام واہل اسلام کے متعلق اچھی خبریں ،بقعات متبرکہ واہل اسلام کے فضائل، محامدوبرکات اسلام ومذہب باطلہ پر افضلیت کی بحث، عروج وتنزل اسلام کے اسباب، دونوں کے صحیح جلووں کے نقشے جو مسلمانوں کو اشاعت مذہبی کی طرف توجہ دلائیں۔

(۳)صفحہ ۱۷۔ ۲۲۔مسائل ضروریہ فقہیہ وفضائل شہورایام وادعیہ ماثورہ، حالات دوزخ وبہشت وقیامت وعقائد محکمۂ اہل سنت کانفیس ذکر۔

(۴)صفحہ ۲۳۔ ۳۲۔تردید عقائد فاسدۂ مشرکین وکافرین ومبتدعین منافقین مثل ہنودوآریہ سماج پادریان ومشزیان نصاریٰ ویہود۔روافض ،شیعہ، تفضیلیہ وخوارج۔وہابیہ نجدیہ وغیرمقلدین ۔معتزلہ ، قدریہ، جبریہ، نیچریہ، دہریہ، وبالخصوص ندویہ وغیرہم۔معہ تحقیق مسائل متنازعہ فیمابین المسلمین والمبتدعین وآرائے علماے اہل سنت جن سے اجماع امت کاحال معلوم ہو۔

(۵)۳۳۔۴۰۔سیرت انبیاواولیااخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آل واصحاب وتابعین وتبع تابعین لاسیماائمہ اربعہ مجتہدین ومشاہیر سلف صالحین واصفیاے متقین رضوان اللہ علیہم اجمعین۔کے فضائل وتاریخی حالات اسلامی سلاطین حال وپیشین کے مذہبی کوششوں کامبارک تذکرہ ان کے برگزیدہ صفات کامجمل بیان۔

(۶)۴۱۔۴۴۔بطور ضمیمہ کارآمد لطائف وظرائف مفید حکایات ودل چسپ اسلامی قصے۔فقط۔[تحفۂ حنفیہ: جمادی الاولیٰ، ۱۳۱۵ھ، صفحہ اخیرہ]

مطالب مضامین

مدیر تحفہ نے مضامین کے عناوین کے بعد ارباب قلم سے مضامین لکھنے اور رسالہ کے لیے اپنی نگارشات ارسال کرنے کی درخواست پیش کی۔ لکھتے ہیں:

مطبوع یہ تحفہ ہو رسول عربی کو
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی کو

نحمد اللہ ذی العلیٰ والجود و بہ الاعتصام فی المقصود

ونصلی علیٰ رسول اللہ وعلی آل خیر خلق اللہ

ہر آبروئے کہ اندوختم زدانش و دین
فدائے خاک رہ این نگار خواہم کرد

ان شاء اللہ میرا ارادہ ہے کہ اس پرچہ کو ہر طرح کے علمی کمالات کا خزینہ اور مذہبی تحقیقات کا گنجینہ بناؤں۔ مضامین تحفہ کو اسی دن کے لیے قصداً وسعت دی گئی کہ سخنوران زمانہ و شاعران یگانہ کو ارباب زمانہ و مشتاقان تحفہ کے سامنے اپنے عمدہ انشاپردازی و نفیس سخن طرازی کے اعلیٰ نمونے پیش کرنے کا پورا موقع ملے۔ تفسیر میں حدیث میں فقہ میں اصول میں تاریخ میں فسانہ میں بلاغت میں فصاحت میں نظماً و نثراً جس سے جو بلا تکلف ہو سکے اپنی قابلیت کے جوہر دکھائے۔ اب علمائے عصر و کملائے دہر سے بصد عجز والحاح عرض بے غرض ہے کہ مقاصد مضامین پرچہ کو پیش نظر رکھ کر چوٹی کے کلام، منتخب مضامین جلد جلد ارسال دفتر فرما کر ہمیں ممنون احسان فرمائیں۔ اور اس ذریعہ سے اسلام و مذہب اہل سنت کو وہ تقویت پہنچائیں کہ ان کے دل فریب جلوے آنکھوں کے سامنے پھر جائیں۔ ہاں یاران قدردان سے بھی التماس ہے کہ ہماری محنت کی داد دیں۔ دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر طور سے اس ارمغان کے مطبوع خاص و عام بنانے میں دریغ نہ کریں۔ اور خریداروں کے فہرست کی ارسال سے میری ہمت بڑھائیں۔ اور مخالفین کے حوصلے پست کریں۔ اگر خواستہ خدائے برتر ہوا تو ہم بھی اس عنایت کے

صلہ میں وہ گہر آبدار نذر کرنے کو حاضر ہیں جو کبھی کسی نے دیکھے ہوں نہ سنے۔ ایسی دل پذیر تحریریں، رنگین مضامین معاوضہ میں پیش کرنے کو مستعد ہیں جسے مخالفین نکتہ چین بھی دیکھ کر پھڑک اٹھیں تو میرا ذمہ۔ یاران طریقت اسے پڑھ کر نہ اچھل پڑیں تو کچھ کہیے گا۔ مختصر یہ ہے کہ اللہ پاک وحبیب سرور لولاک۔ کی مہربانیوں اور آپ کی نوازشوں سے ہمیں بہت کچھ امید ہے۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ

[تحفہ حنفیہ، جمادی الاولیٰ، ۱۳۱۵ھ ص ۲ تا ۶]

مضمون کی خوش خطی وغیرہ کے حوالے سے ہدایات

مضمون معیاری، صاف اور خوش خط لکھنے اور وقت پر ارسال کرنیکے حوالے سے ارباب قلم سے مدیر تحفہ نے ان الفاظ میں گزارش کی۔ لکھتے ہیں:

"جملہ نامہ نگاران عالیشان سے براہ کرم ملتجی ہوں کہ اب سے جو تحریریں ارسال فرمائیں صاف حرفوں میں بقید یاے معروف ومجہول ونیز جو عبارت عربی ہو نسخ خط میں جو عبارت اردو ہو نستعلیق میں (خواہ طبعی حرف ہوں) مرحمت فرمایا کریں۔ کیوں کہ بعض کرم فرماؤں نے وہ دھر گھسیٹ مچایا ہے کہ معاذاللہ آپ لوگوں کا کوئی نقصان نہیں لیکن بندہ کو دقت ہوتی ہے امیدوار کہ اس التماس کو قبول فرماکر تحریریں مرحمت فرمایا کریں۔ ورنہ تحریروں کے اندراج میں بڑی مشکل ہوگی۔ فقط۔

[تحفہ حنفیہ، ربیع الاول والآخر، ۱۳۱۶ھ ص ۴۶]

دوسرے مقام پر مدیر تحفہ نامہ نگاران تحفہ سے مضمون خوش خط، معیاری لکھنے نیز ارباب قلم سے مضامین کے عناوین منتخب کرکے لکھنے کی درخواست پیش کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"سخت افسوس ہے کہ باوجود الحاح ومنت تنبیہ شدید وتاکید بلیغ نامہ نگاران تحفہ نے حسب مطالبہ پرچہ تحریریں نہ مرحمت فرمائیں۔ ازراہ کرم ہر عربی مہینے کی ۲۵؍تک

تحریریں بھیج دیں۔ کہ اس ماہ کے بعد کے پرچہ میں تحریریں درج ہوں۔ ورنہ خلاف وقت بھیجنے میں انتظام میں دقت ہوتی ہے۔ دیگر عرض یہ ہے کہ جو تحریر بھیجیں وہ خوش خط صاف حروں میں لکھی ہو۔ عربی کا ترجمہ بھی کردیا کریں کہ ناظرین کو آسانی ہو۔ مختصر تحریروں اور مفید مضامین کا خیال رکھیں تاکہ ناظرین تحفہ کو بار نہ ہو۔ ادھوری تحریر باقی آئندہ کرکے نہ بھیجیں۔ ایجاز کے ساتھ ضروری اور کارآمد اور کافی ہو۔

(حضرات یہ طریقۂ تحریر رکھیں کہ خلائق ہدایت پائیں اور شوق عبادات ہو برائیوں سے بچیں اس تحفہ کا یہی مقصد ہے) اس خوبصورتی کے ساتھ تحریر بھیجیں کہ جس مبحث میں قلم اٹھایا اس کے مالہ وماعلیہ پر غائر نظر ڈال جائیں کہ پھر کسی دوسری تحریر کے اندراج کی اس مبحث میں ضرورت نہ پڑے۔ تردید مخالفین اسلام وابطال مکائد فرق باطلہ میں مخالف کے کتابوں کا حوالہ بقید صفحہ وسطر ضرور دیا جائے کہ تذبذب نہ رہے۔ بسبب عدم انضباط قواعد ایک ہی مبحث میں چند آدمیوں کی مکرر تحریریں پہنچ جاتی ہیں اور بعض کے عدم اندراج میں نامہ نگار صاحب کی رنجیدگی کا خیال ہوتا ہے لہٰذا اگر یہ رائے پسند کریں تو بہت عمدہ ہے کہ ایک صاحب تردید ہنود وآریہ ونصاریٰ ویہود یا دیگر مخالفین اسلام اپنے ذمہ لیں۔ (خط وکتابت سے طے کرلیں اور تحفہ میں شائع کردیا جائے)

اور بالالتزام ماہانہ تحریر بھیجیں (ان سے غیر مبحث میں تحریر نہ لی جائے گی الا عند الضرورت) دوسرے صاحب رد نیاچرہ ودہریہ وندویہ وقادیانی وغیرہ ضروری سمجھیں ۔ تیسرے صاحب رد وہابیہ وغیر مقلدین وخوارج اور چوتھے صاحب ابطال مکائد روافض وشیعہ تبرائیہ وشیعہ تفضیلیہ کا بار اپنے سر لیں ۔ کوئی صاحب تفسیر قرآن وشرح مضامین احادیث وفقہ اپنا فرضی منصبی تصور فرمائیں ۔ اسی طرح ایک صاحب مضامین متفرقہ تواریخ وسیر واخلاق شمائل وغیرہ مباحث میں تحریر بھیجنی لازم جانیں۔

اعلیٰ درجہ کی نظم قومی وغیرہ بھی جو تائید اسلام واعانت سنت کے قوی ذرائع ہوں ضرور درج کی جائیں گی۔ اشتہار تحفہ وتاریخ ومدرسہ چھپا ہوا رکھا ہے۔ وکلاے تحفہ

طلب فرماکر تقسیم فرمائیں۔ صاحبان اخبار گلدستہ سے بھی التماس ہے کہ اپنے پرچے کے کسی گوشہ میں وہ مضمون درج کردیں۔ دفتر تحفہ بھی ہر وقت اس کے معاوضہ کو حاضر ہے۔"

[تحفہ حنفیہ، ربیع الاول،۱۳۱۸ھ ص ۱۲،۱۱]

ابتدا میں غزلیں وغیرہ بے ترتیب شائع ہوتی رہیں مدیر تحفہ غزلوں کے طرحی ہونے اور منتخب غزلوں کی اشاعت نیز تحریروں کے خوش خط اور صاف بھیجنے اور وقت مقررہ پر پہنچانے کے حوالے سے گزارش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ازانجا کہ یہ پہلا پرچہ ہے لہٰذا غیر طرح کی غزلیں درج کردی گئیں ان شاء اللہ اب سے ہر طرح کی منتخب غزلیں درج ہوا کریں گی۔ تحریریں خوش خط صاف ہر عربی ماہ کے پہلے تاریخ پہنچ جایا کرے۔ طرح برائے ربیع الآخر ع

یا نبی دولت دیدار میسر ہو مجھے

طرح برائے جمادی الاول ع

چار یار نبی پہ شیدا ہوں

غیر طرح کی فقط عمدہ غزلیں درج ہوں گی وبس۔"

[تحفہ حنفیہ: ربیع الاول،۱۳۱۸ھ ص۸]

مضمون نگاراور معاونین حضرات کوہدیہ تشکر: از مدیر تحفہ

مدیرومنتظم تحفہ قاضی عبد الوحید فردوسی صاحب نے مضامین موصول ہونے پر مضمون نگار حضرات کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی مزید قلمی تعاون کی درخواست کی اور ساتھ ہی دیگر ارباب علم خاص کر استاد زمن علامہ حسن رضا بریلوی سے قلمی تعاون کی درخواست پیش کی۔ اوران تمام معاونین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی طور بھی تعاون پہنچایا۔ ملاحظہ کریں:

من لم یشکر الناس (داد کلام) لم یشکر اللہ

حضرات! ہم پر بڑا احسان ہمارے مہربانوں کا ہے جنھوں نے محض خلوص اور ہمدردی سے میری نہیں بلکہ اپنے پاک مذہب کی اعانت فرمائی۔ ابھی پہلا پرچہ چھپا بھی نہ تھا کہ مجرد اشتہار دیکھ دیکھ کر میرے قدردانوں نے اپنے پاکیزہ نظم و نثر بھیجنے شروع کر دیئے۔ اور نہایت اصرار سے اس کے درج کرنے کی فہمایش کی۔ جسے اس بار ہم نہایت شکریہ کے ساتھ نقل کر کر ناظرین کے ملاحظہ میں پیشکش کرتے ہیں اس مقام پر ہم ان مہربانوں کے نام جن سے ہمیں اشاعت تحفہ میں کسی نوع کی مالی یا بدنی مدد پہنچی ہے تحریر کر دیتے ہیں کہ دوسرے ارباب علم، مشاہیر زمانہ ان کی تقلید فرما کر اپنے فصیح تقریروں بلیغ تحریروں سے اوراق تحفہ کو زینت دیں اور میرا حوصلہ بڑھائیں۔ ان شاء اللہ ہم کسی کے کمال کی داد رائگاں نہ جانے دیں گے۔

اپنے کرم فرما حضرت مولانا مولوی حکیم عبدالقیوم صاحب عثمانی حنفی قادری بدایونی دام مجدہ کا میں سب سے زیادہ تہہ دل سے ممنون ہوں کہ آپ نے دس مشتاقان تحفہ بہم پہنچا دیئے۔ اور پہلے پرچہ کے شائع ہو جانے پر آپ نے تحریراً و تقریراً نظماً و نثراً ہر طرح پر اعانت کا وعدہ فرمایا ہے ہمیں آپ کا سطوہ میں وہ مناظرہ تحریری یاد ہے جو مولوی عبدالحق صاحب مولف تفسیر حقانی سے ہوا تھا، جس میں اعلام مولفہ حقانی صاحب کی پوری دھجیاں اڑ گئیں۔ اور سطوہ کے سامنے آج دو برس ہوتا آتا ہے وہ چین بول کر رہ گیا مگر یہ سب کچھ سہی ذرا نظر توجہ ادھر بھی رہے تو احسان بالائے احسان ہے۔

میرے دوست مولانا حسن رضا خان صاحب قادری بریلوی: آپ سے کہتا ہوں کہ اس وقت آپ کا سکوت کسی طرح زیبا نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ندوہ مطرودہ کے قلع و قمع سے آپ کو فرصت کہاں ہوگی، جو غریبوں کی طرف کچھ التفات ہو۔ خدا کرے آپ

جلد اس بلائے بے درمان کو دور کرنے کے بعد اس پرچہ کی عزت افزائی کریں۔ اور مولانا حامد رضا خان صاحب و مولانا امیر اللہ صاحب، مولانا ضیاء الدین صاحب، مولانا حافظ یقین الدین قادری و مولانا مومن سجاد و صاحبان بریلی زیدت الطافہم کو تحریر و تقریر پر ابھاریں تو زہے قسمت۔

جناب سید شاہ محمد حسین و سید شاہ احمد حسین و مولوی عبد الباری و حافظ سلامت اللہ صاحبان جزاہم اللہ کا نہایت مشکور ہوں کہ تحریرات لاجواب سے مدد پہنچائی۔ مولوی سید محمد عبد الشکور عرشی و مولوی غیاث الدین و مولوی ظہیر الدین و حافظ محمد اسحاق صاحبان عظیم آباد کے مضامین بے مثل رہے۔ اپنے عنایت فرما جناب مولانا مولوی حافظ عبد الواحد خان صاحب رامپوری بہاری مدرس مدرسہ فیض رسول کی قدردانیوں کو بھی ہم کسی حال میں فروگذاشت نہیں کرسکتے کہ آپ نے ایک مستقل رسالہ رد وہابیہ میں تحریر کر کے شائع کرنے کو بھیج دیا ہے۔ دوسرے پرچہ میں اس کی خوبی ملاحظہ فرمایئے گا۔ حضرت کاملؔ بہاری کو اچھا موقع ہے کہ اپنا کمال دکھلائیں۔

مولانا عبد القادر و مولوی بشارت حسین صاحبان بہار کے منتخب مضامین نظم و نثر کی دید کے ہم منتظر بیٹھے ہیں۔ مولوی فضل حق صاحب پہاڑپوری و مولوی اسد اللہ صاحب منیری، مولوی فضل کریم صاحب نگر نہسوی، منشی قمر الدین و منشی مقبول احمد صاحبان جزاہم اللہ کے مضامین کا انتظار نہایت گراں ہو رہا ہے۔

ندوہ شکن قامع فتن حضرت مولانا کریم رضا صاحب قبلہ اشاعت پرچہ میں دریغ نہ کریں گے مولانا حافظ فتح الدین و مولانا امیر علی صاحبان صدر و نائب صدر مجلس عالی پٹنہ سے التماس ہے کہ اس پرچہ کو ضرور اپنے نفیس نظم و نثر کا مستحق سمجھیں۔ بالخصوص نائب صدر صاحب کے قصائد نعتیہ کا زمانہ نہایت مشتاق ہے۔ میرے شہر کے حضرات شوق و

آزاد (تھوڑی دیر کے لیے مذوہ کا ساتھ چھوڑ کر) ذرا جی کڑا کر کے کچھ لکھیں تو پرچہ کی رونق اور دوبالا ہو جائے گی۔ اسی طرح مولوی حکیم عبد اللہ صاحب حنفی قادری اور منشی محمد اعظم صاحب فردوسی کے رنگین مضامین دلچسپ تحریروں کے دیکھنے کے لیے ارباب زمانہ بے چین ہیں۔ عبادت سے فارغ ہو کر اس پرچہ کو بھی اپنی عنایت کا مستحق سمجھیں۔

مولانا فصاحت عالم، مولانا شفیع عالم، مولانا بشارت کریم، مولانا عبد الرحمان صاحب سلر دی، مولانا ضمیر الدین، مولانا عبد القیوم، مولوی عبد الرحمن حنفی موتی ہاردی، مولوی محمد صادق صاحبان علمائے حنفیہ صاحب گنج کے بھی ہم بہت مرہون منت ہیں کہ انھوں نے بڑی عرق ریزی سے مذوہ مخذولہ کے بلائے بے درمان کو اطراف وجوانب شہر سے دور فرمایا۔ مگر ہم اتنا اور بھی ضرور چاہتے ہیں کہ تحفہ کی امداد میں دریغ نہ کریں۔ اوقات فرصت میں آپ کا تھوڑا لکھ کر بھیج دینا بھی ہم بہت سمجھیں گے۔

جناب مولانا مولوی حکیم یوسف حسن صاحب مہتمم مجلس عالی پٹنہ کی شیریں بیانیاں اور تحریر کی دل آویزیاں بھی دل سے بھولنے کی نہیں ۔خدا کرے مولانا کے صاحب زادے سلمہ اللہ صحت کلی پائیں اور جناب ممدوح کی پوری توجہ اس پرچہ پر مبذول ہو۔ آپ کی علمی قابلیت و اعلیٰ انشا پردازی و سخن طرازی کا اک زمانہ قائل ہے۔ مضامین جلد مرحمت فرمائیں تو مناسب ہے۔ مولانا سید محمد ابو سلیمان عبد العزیز صاحب بھوساہوی کا ہم پر بڑا شکریہ واجب ہے کہ آپ نے ایک مبسوط مضمون فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھ کر مرحمت فرمایا ہے جسے بتامہ شائقین تحفہ پرچہ جمادی الآخر میں ملاحظ فرما کر حظ وافر اٹھائیں گے۔، کاش مولانا ممدوح جیسے دین دار عاشق سنت عالی ہمت حضرات اور نکل آئیں تو پھر تحفہ کی آن بان قابل دید ہو۔ مولانا صاحب کی مزید توجہ درکار ہے۔

حامی سنت مولانا سید محمد حسین صاحب شاعر سید پوری مدرس اجھیانی کی غائبانہ

ہمدردی بھی نہایت قابل تعریف ہے، کہ آپ نے تحفہ حنفیہ کی اشاعت کی بابت ایک عمدہ قطعۂ تاریخ لکھ کر روانہ فرمایا۔ اور پرچہ کی اعانت کی بڑی امید دلائی ہے۔ جناب مولانا سید محمد ابو المنصور صاحب امام فن مناظرہ اہل کتاب و مولانا سید محمد ناصر علی و مولوی ارشاد حسین و مولانا محمد نواب مرزا چشتی صاحبان دہلی کو تحفہ اپنی جانب متوجہ کرنا چاہتا ہے۔ دیکھیے ان حضرات کے ہم کتنے مشکور ہوتے ہیں۔ اپنے معزز مخدوم مولوی محمد نصرت علی صاحب دہلوی و قدیم عنایت فرما خواجہ تجمل حسین صاحب اکبر آبادی مالک ''زمانہ'' آگرہ کی خدمت میں تحفہ کی بصد منت التجا ہے کہ اس پرچہ کو خاص اپنا سمجھ کر مثل ''زمانہ'' و ''نصرت'' اپنے خوش کلامیوں اور رنگین بیانیوں سے اس کی عزت افزائی کریں۔ بلکہ ''زمانہ'' و ''نصرت'' کے مضامین یہیں چھپا کریں تو اور بہتر ہے۔ ہر طرح کے جانی و مالی معاوضہ کو یہ پرچہ حاضر ہے۔

مولانا معین الدین صاحب کیفی میرٹھی و مولوی معین الدین صاحب آگروی کچھ مضامین اپنے یہاں بھی بھیج دیا کریں تو تحفہ کے لیے باعث فخر ہے۔ مولانا عتیق احمد صاحب پیش امام جامع مسجد پیلی بھیت کی ذات سے ہمیں بڑی تقویت ہے خدا انہیں اور حضرت محدث سورتی کو صحت عاجلہ عطا فرمائے اور اس پرچہ کے اعلیٰ معاونین سے بنائے۔ حافظ رحیم اللہ صبا اکبر آبادی مرحوم کے انتقال سے ہمیں سخت صدمہ ہے۔ ساری امیدیں میری خاک وخون میں مل گئیں۔ مولانا سید محمد امجد علی صاحب اشہری کے ملیح الکلامی کی قدر کچھ ارباب نیچر ہی جانتے ہیں۔ افسوس اصحاب ندوہ نے انھیں اپنا کرلیا۔ ورنہ جناب ممدوح سے ہم بھی کچھ لکھنے کی فرمائش کرتے۔ مگر ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے دوست خواجہ تجمل حسین صاحب کے کہنے سننے سے مولانا مصلحین ندوہ کا شاید ساتھ دیں تو بعید نہیں۔ مولانا نذیر الحسن صاحب ایرایانی مصنف ''آہ مظلوم'' و مولوی امام

الدین صاحب فتح پوری کی تقریروں، تحریروں کے سننے دیکھنے کی بڑی آرزو ہے۔ مولانا خیر الدین صاحب پیش امام ٹیپو مسجد کلکتہ سے خاص التماس ہے کہ تردید وہابیہ کا حصہ خاص اپنے ذمہ لیں۔ دیگر ارباب سنت مصلحین ندوہ اگر میرا ساتھ نہ دیں تو جائے حیرت ہے۔

اعلیٰ حضرت تاج الفحول محب الرسول مخدومنا وسیدنا مولانا حافظ حاجی عبد القادر صاحب قادری بدایونی، عالی منزلت، حامی سنت، ماحی بدعت، مقتدانا مولانا حافظ حاجی احمد رضاخان صاحب قادری بریلوی، والامرتبت شمس العلماء مولانا مولوی محمد ابوسعید صاحب ایرایانی استاد ناظم ندوہ وخلیفہ ارشد حضرت مولانا گنج مرادآبادی مرحوم، مکرمی مولانا حافظ حاجی عبد الصمد صاحب صدر مجلس بریلی۔ معظمی مولانا عبد المقتدر صاحب بدایونی، استاد استاذی مولانا کمال صاحب قبلہ محدث عظیم آبادی، استادی مولانا عبد العزیز صاحب قبلہ انبھٹوی، حضرت سلطان العارفین مولانا شاہ امین احمد صاحب بہاری، حضرت برہان الکاملین مولانا شاہ بدر الدین صاحب پھلواری، حضرت قطب الواصلین مولانا سید شاہ محمد اکبر صاحب واناپوری، حضرت اسوۃ الزاہدین مولانا سید شاہ عزیز الدین صاحب ونخبۃ العاشقین مولاناشاہ نصیر الحق صاحب ہمیشہ سلامت رہیں۔ جن کے دم قدم سے آج ہندوستان میں اسلام کی اشاعت، مذہب اہل سنت کی حمایت وابستہ ہے۔ ان ہی حضرات بابرکات کے اسمائے طیبہ کے ساتھ ہم اس دینی رسالہ کو معنون کرتے ہیں امید کہ حضرات ۔۔۔۔۔ اس تحفۂ مختصرہ کو قبول فرماکر اس کے بے بہابنانے میں کوئی کسر نہ باقی رکھیں گے۔ فقط خادم سنت واہل سنت عبد الوحید غلام صدیقی حنفی الفردوسی (منتظم تحفہ)

[تحفہ حنفیہ: جمادی الاولیٰ، ۱۳۱۵ھ ص ۲ تا ۶]

مولانا حکیم عبد القیوم بدایونی کے مضمون بعنوان ''الحق یعلو ولا یعلی'' کی اشاعت پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے قاضی صاحب لکھتے ہیں:

قاصد رسید ساخت معطر مشام ما
گوئی چناں کہ باد صبا از چمن رسید

بھلا یہ ممکن تھا کہ اہل سنت کے لیے تحفہ سانادر پرچہ پٹنہ سے شائع ہو۔ اعلیٰ انشادازان یگانہ قابل سخنوران زمانہ اپنے اخباروں رسالوں میں اس صحیفۂ قدسیہ کی مدح وستائش میں مصروف ہوں نفیس تقریظیں لکھیں۔ اشاعت رسالہ میں ارباب عصر کو توجہ دلائیں اور میرے یارومددگار معزز مخدوم حضرت مولانا مولوی حکیم عبدالقیوم صاحب عثمانی حنفی قادری بدایونی زیدت اکرامھم خاموش بیٹھے رہیں۔ چودھویں صدی کے نگارش گرہو کر اپنی خوش کلامیوں سے شائقین تحفہ کو محروم رکھیں، اپنے قابل قدر کلام زیبا کو بستوں میں باندھے رہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ عین عالم انتظار میں آپ کی پیاری تحریر بے نظیر جس کی سرخی ''الحق یعلو ولا یعلیٰ'' ہے جس کی زیارت سے ابھی ابھی ناظرین فیضیاب ہو چکے ہیں موصول ہوئی غنچۂ امید نے صورت شگفتگی دکھلائی۔

اللہ پاک اس تحریر سے مذہب اہل سنت کو تقویت بخشے۔ اور مخالفین کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے۔ اور مولانا ممدوح کو سعادت کونین و کرامت دارین نصیب کرے۔

آمین الٰہی آمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ الیٰ یوم الدین۔ (منتظم تحفہ)

[تحفہ حنفیہ: جمادی الثانی، ۱۳۱۵ھ ص ۲۱]

مولانا مولوی سید محمد عمر صاحب قادری حیدرآبادی، مولانا محب احمد عبدالرسول صاحب مارہروی اور مولانا محمد عمر الدین صاحب کے مضامین کی وصولیابی اور رسالہ کے خریدار بنانے پر قاضی صاحب نے درج ذیل الفاظ میں شکریہ ادا کیا:

''ایھا الناظرین: نظر انصاف سے ملاحظہ کیجئے۔ کہ یہ تحریر علم کے متعلق کس

وقعت کی ہے اس کے لکھنے والے کی کیسی زبردست استعداد علمی ہے اورانشاپردازی ومضمون نگاری کاتو گویااس ذات پر خاتمہ ہورہاہے۔اللہ تعالیٰ دن دونی رات چوگنی میرے پیارے نگارش گر کی عمروجاہ وحشمت میں ترقی دے کہ تحفہ کی چھل پہل آج اسی کے دم سے ہے۔آمین الٰہی آمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم اپنے مخدوم محترم حضرت مولانامولوی سید محمد عمرصاحب قادری حیدرآبادی،وحامی شرع رسول مقبول جناب مولانامحب احمد عبدالرسول صاحب مارہروی،وناصردین نبوی مولانامحمد عمرالدین صاحب مقیم بمبئی کے بھی نہایت احسان مندہیں کہ ان حضرات موصوفین سلمہم اللہ العزیزنے مضامین زیبامرحمت فرمائے۔حسبۃً للہ تحفہ کوخریدار بہم پہنچائے۔جزاہم اللہ خیرالجزاء۔

بفضلہ تعالیٰ اس وقت تک پانچ پرچے آپ تک پہنچ چکے اوربعون اللہ اگر ہر طرح خیریت رہی برابرپرچے پہنچاکریں گے۔مگراس باردوپرچے شعبان ورمضان کے ساتھ شائع کردئے گئے کہ ماہ مبارک کے فضائل سے لوگ واقف ہوکرہمہ تن خیرات ومبرات میں مشغول ہوں اورنیزیہ کہ ہرماہ کاپرچہ ہرماہ میں مل جایاکرے۔دوسری غرض یہ ہے کہ چھٹے مہینے یعنی شوال سے یہ پرچہ ان شاء اللہ العزیززیرادارت حضرت مولانامولوی حکیم یوسف حسن صاحب حنفی قادری عظیم آبادی شائع ہواکرے گا۔اورآپ کاخادم بحیثیت منتظم تحفہ ومہتمم مطبع بعونہٖ تعالیٰ خدمت کوحاضرہے۔والسلام۔(منتظم تحفہ حنفیہ)

[تحفہ حنفیہ:شعبان المعظم،۱۳۱۵ھ ص۶۸]

مضامین کی عدم اشاعت پر عذرخواہی

کچھ تحریروں کی ناتمام اشاعت پر معذرت پیش کرتے ہوئے قاضی صاحب رقم طرازہیں:

اعتذار واجب الاظہار:

ہمیں نہایت افسوس ہے کہ پہلے پرچے کی ناتمام تحریریں اس وقت تک طبع نہ ہو سکیں اور میرے قدیم مہربانوں کا قرضہ بھی ہم پر باقی رہا مگر آپ جانتے ہیں ایسا کیوں ہوا اس کی وجہ صرف یہی نہیں کہ ان کی تحریریں بہت دیر کو پہنچیں بلکہ ماشاء اللہ تحفہ کے ہر دل عزیز ہونے نے لئے کرم فرماؤں کو ایسا کچھ گرویدہ بنا دیا کہ ان ہی کی تحریرات عالیہ حسب موقع درج ہوتی رہیں میرے قدیم احباب دل نہ چھوڑیں ان شاء اللہ شوال کے پرچے میں یہ شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ نئ تحریریں ساتویں پرچے میں طبع ہونے کی غرض سے محفوظ رہیں گی۔ لہٰذا التماس ہے کہ از راہ کرم آئندہ سے ہر ماہ کے لیے ۲۴ر تک تحریر روانہ کر دیں۔ ۲۵ر سے انتظار تحریر نہ کیا جائے گا۔ اور دوسرے ماہ کے لیے بچا رکھی جائے گی۔ العذر عند کرام الناس مقبول۔ منتظم تحفہ۔

[تحفۂ حنفیہ:، شعبان المعظم، ۱۳۱۵ھ ص ۱]

حضور اعلیٰ حضرت کے سفر حج کے حوالے سے مضمون کا وعدہ کیا گیا اور بر وقت مضمون شائع نہ ہو سکا تو مدیر تحفہ نے درج ذیل الفاظ میں معذرت خواہی کی:

"حضرات ناظرین سے جو وعدہ کیا گیا تھا کہ امام اہل سنت اعلی حضرت مولانا مولوی قاری حاجی احمد رضا خان صاحب مد ظلہ العالی کے حالات سفر حرمین شریفین مع واقعات پرچۂ رجب میں شائع ہوں گے وہ اس بنا پر کہ قوی خیال تھا کہ مرتب و قلم بند ہو کر جمادی الآخرہ تک دفتر تحفہ میں پہنچ جائیں گے لیکن ہنوز نہیں آئے۔ اگر شعبان تک آگئے جیسا کہ پورا خیال ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ پرچہ رمضان المبارک میں جو اغلب کہ شعبان کے پرچے کے ساتھ شائع ہو درج کیے جائیں گے۔

بالفعل نقل خط مکۂ مکرمہ پر اکتفا فرمایئے اور تفصیلی حالات کا انتظار کیجیے۔ اور فہرست وصول ہدیہ تحفۂ حنفیہ نہ اس میں نہ گزشتہ پرچے میں شائع ہوئی اس وجہ سے کہ آپ حضرات نے ہاتھ روک لیا اور اولوا العزمی و بلند ہمتی کو چھوڑ دیا۔ دو ماہ کے عرصے میں

صرف دو تین صاحبوں نے توجہ فرمائی۔ ان کے اسمائے سامی آئندہ پرچے میں درج کیے جائیں گے۔ آپ حضرات سے آپ کا یہ غریب پرچہ آپ کے دین کا حامی وناصر بصد آرزو و منت عرض کرتا ہے کہ اس کی طرف توجہ کامل فرمایئے۔ فراخ دستی سے کام لیجیے۔ مصارف کی زیر باری سے بچایئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر و دولت میں ترقی عطا فرمائے اور دارین کے مصائب سے بچائے۔ کیا آپ کے اوپر اس کی ہر طرح سے امداد واعانت واجب نہیں؟ کیا اس کی اشاعت وترقی میں سعیِ بلیغ آپ کا فرضِ مذہبی نہیں؟ کیا اس پر ایسے شرور وفتن کے موقع پر جان ومال قربان کرنا روا نہیں؟ ہے اور بے شک ہے۔ پھر کیا وجہ کہ آپ اس کا دَین تک جو واجب ہے ادا نہیں فرماتے۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔
ملتمس: ابوالمساکین ضیاء الدین مہتمم تحفۂ حنفیہ۔

[تحفہ حنفیہ: رجب ۱۳۲۴ھ صفحہ اخیرہ]

مضامین میں اغلاط کی نشاندہی

مضامین میں اغلاط کی نشاندہی نیز اس پر معذرت پیش کرتے ہوئے قاضی صاحب لکھتے ہیں:

"پیارے بھائیو! حق کے فدائیو! کیا آپ نہیں جانتے کہ مخزن تحقیق کی اشاعت سے کون سی غرض متعلق ہے اس کے مقاصد ومضامین بفضلہ تعالیٰ کیسے مفید اور نافع ہیں کیوں نہیں ضرور آپ کو اس کا علم ہے کہ اس پرچہ کی اشاعت سے حمایت اسلام اعانت مذہب اہل سنت دراصل مقصود ہے کوئی دنیاوی اغراض کسی ذاتی منفعت کا بحمد اللہ اس میں شائبہ تک نہیں پھر ایسی حالت میں اگر سہواً کچھ غلطی ہو جایا کرے تو میں کیوں نہ آپ کو آگاہ کروں۔ یا آپ ہی از راہ اخوت اسلامی کیوں نہ مجھے واقف کریں ضرور ایسا کیجئے۔ ان شاء اللہ بمنت تمام قبول ہو گا اور اس غلطی کا اعلان دوسرے پرچہ میں واضح طور پر کر دیا جائے گا۔

(ا) تحفہ شمارہ ۲ صفحہ ۲۱ تا ۲۲ کا مضمون بالکل غلط چھپ گیا ہے اور مضامین نفیسہ

کے ساتھ ردی مضامین بھی بے غوری سے طبع ہو گئے۔ لہٰذا ازراہ کرم امیدوار ہوں کہ ان صفحات کو آپ تحفہ سے خارج کر دیں بلکہ پھاڑ کر پھینک دیں تو ازبس مرہون عنایت بنائیں گے ان شاء اللہ پرچۂ چہارم میں ہم اس کا معاوضہ کرنے کو حاضر ہیں ۔ آپ اپنے احباب ودیگر شائقین تحفہ سے بھی یہی کہہ دیں ورنہ ہم ملزم نہیں۔ وماعلینا الا البلاغ۔

(۲) تحفہ شمارہ ۲ صفحہ ۴ میں یہ مصرع ”جمعہ کو گاؤں میں ناجائز کہیں اور فعل لغو“ غلط طبع ہو گیا ہے۔ اس طرح پہ درست کر لیجئے۔ جمعہ کو شہروں میں ناجائز کہیں اور فعل لغو“ السلام خیر ختام۔ المشتہر منتظم تحفہ۔“

مضمون میں اغلاط کی نشاندہی کی گزارش کرتے ہوئے نیز رسالے میں زیب وزینت میں اضافہ اورلوح رسالہ کے مضمون میں معقول ترمیم کا ذکر کرتے ہوئے مدیر تحفہ لکھتے ہیں:

”(۴) اگر کوئی مضمون جلد اول میں غلطی سے مخالف مذہب اہل سنت شائع ہو گیا ہو تو اس سے علمائے اہل سنت مطلع فرمائیں کہ بعد تنقیح کامل تصحیح یا غلط نامۂ مضمون شائع ہو۔

(۵) جلد دوم سے ان شاء اللہ پرچہ کی زینت وصفائی میں ترقی دی جائے گی۔ مضمون لوح وغیرہ میں معقول ترمیم ہو گی۔ لوح رسالہ سے چسپاں کرنے کا ارادہ ہے۔ نام خریداران طبع کر دیا جائے گا۔ اور جلد دوم جمادی الاول ۱۳۱۶ھ سے ذی الحجہ ۱۳۱۶ھ تک ان شاء اللہ تمام ہو جائے گی۔ کہ محرم الحرام ۱۳۱۶ھ سے جلد سوم شروع ہو۔

(۷) فاضل بدایونی وفاضل بریلوی وعالم صاحب گنجی اپنی تحریروں کے چھپنے کے (یعنی جلد دوم میں) منتظر رہیں۔

(۸) سوالات مطبوعہ صفحات لوح پر اب طبع آزمائی فرمائیے۔

(۹) جلد اول کی بعض ناتمام تحریریں پوری کردی گئیں مگر بعض ناول، داستان مناظرہ، دفع الشر ہنوز ناتمام رہیں وہ ان شاء اللہ تعالیٰ جلد دوم میں تمام کردی جائیں گی۔ (منتظم تحفہ حنفیہ)

[تحفہ حنفیہ: ربیع الاول، ۱۳۱۸ھ ص ۱۲، ۱۱]

اسمائے مضمون نگار حضرات

رسالہ میں جن لوگوں کے مضامین، مراسلات، فتاوی، مکتوبات، تاثرات و تبصرے شائع ہوئے ذیل میں ان حضرات کے نام درج ہیں۔ حد بھر کوشش کی ہے کہ کسی کا نام نہ چھوٹ جائے پھر بھی ممکن ہے کوئی نام چھوٹ گیا ہو۔ ہم نے نقل اسما میں حروف تہجی کا خیال ملحوظ رکھا ہے۔

(الف)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	مولانا سید شاہ احمد حسین مظفر پوری
حکیم حافظ محمد اسحاق عظیم آبادی	مولوی سید شاہ اکبر ابو العلائی داناپوری
مولانا اولاد حسن بیتھوی عظیم آبادی	مولانا سید محمد اخلاص حسین سہسوانی
ابرار الحق کیف بدایونی	مولانا سید ارتضا حسین مارہروی
مولانا اسحاق دربھنگہ	حاجی اختر الدولہ لکھنو
مولانا شاہ امین فرودسی	مولانا ابو النصر گیلانوی
حافظ ارشاد علی بریلوی	مولانا محمد اکرام الدین
مولانا ابو طاہر نبی بخش بہاری	مولانا محمد اعجاز حسین رامپوری
مولانا سید شاہ ابو سعید ایرایانی	مفتی ابراہیم بدایونی
مولانا اسحاق مظفر پوری	مولانا اعجاز حسین رام پوری

(ب)	
مولانا محمد بشیر الدین جبل پوری	مولانا محمد بادشاہ نواکھانوی
بسمل علوی کاکوروی ایڈیٹر زمانہ کانپور	مولانا محمد بدرالدین پھلواری
(ت)	
مولانا تجمل حسین ایڈیٹر آگرہ اخبار وزمانہ	
(ح)	
علامہ حسن رضا بریلوی	حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی
مولانا حفاظت حسین ممتاز بنگردی	مولانا ابوالفتح سید حیدر حسینی اورنگ آبادی،
مولانا حنیف اللہ مونگیری	حالی علی گڑھی
(خ)	
مولوی خلیل الرحمن پیلی بھیتی	مولانا محمد خلیل الرحمن برہان پوری
مولانا خلیل الدین پیلی بھیتی	مولانا خورشید بہاری
(د)	
مولانا سید دیدار الوری	
(ر)	
مولانا رضی الدین کیفی حیدرآبادی	رقیمہ اقبال بیگم حیدرآباد
(س)	
مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	مولانا سید سلیمان اشرف بہاری
حافظ سلامت اللہ غازی پوری	مولانا سدید الدین شائق بدایونی

مولاناسیف اللہ اسلام آبادی جنوتوی	مولاناسید محمد حسین حنفی سید پوری بدایونی
مولاناسلطان الدین سلہٹی	مولاناسرفرازاحمد شاگرد محدث سورتی
(ش)	
مولاناشفیع صاحب گنج	مولاناحکیم شہود الحق رمضان پوری
(ص)	
مولاناصادق علی مداح شاگرد داغ دہلوی	
(ض)	
ابوالمساکین مولاناضیاءالدین پیلی بھیتی	
(ظ)	
ملک العلماء مولاناظفرالدین بہاری	مولاناظہوراللہ دہلی
مولاناظہوراحمد بہتوی	مولاناظہیرالدین فوق عظیم آبادی
(ع)	
تاج الفحول علامہ عبدالقادر بدایونی	مدیر رسالہ قاضی عبدالوحید فردوسی
مولاناحکیم محمد عبدالقیوم بدایونی	مولاناسید محمد ابوسلیمان عبدالعزیز بھوساہوی
علامہ عبدالمقتدر بدایونی	مولاناعبدالباری نعمانی حاجی پوری
مولاناعبدالواحد خاں رامپوری	مولاناسید محمد عمر خلیق حیدرآبادی
منشی سید علی احمد عظیم آبادی	مولاناعتیق احمد پیلی بھیتی
مولاناابوالجمیل محمد عبدالجلیل شیفتہ بھگوانپوری	منشی علی حسن پٹنہ
مولاناعبدالرحیم احمدامین ممبئ	مولاناعبدالرشید، رشید بجنوری
منشی عبداللطیف الطف	منشی عبدالغنی احقر عظیم آبادی

حافظ محمد عبد الشکور صاحب مرحبا کلکتوی	مولانا عبد الواسع سعد پوری
مولانا محمد علیم الدین اسلام آبادی	مولانا محمد عبد الصمد سہسوانی
حاجی عبد العزیز ایرایان فتح پور	مفتی محمد عمر الدین ہزاروی
مولانا عبد الرحمن ابوالولی مجی پوکھریروی	مولانا عبد الحی بدایونی
مولانا محمد علیم الدین رامپوری	حافظ عبد الحسین
مولانا عبد المصطفیٰ وصی احمد الوری	مولانا عبد الجبار حیدرآبادی
مولانا عبد الرحیم احمد آباد گجرات	مولانا عبد الحق، مہاجر الہ آبادی
مولانا عبد الاحد بدایونی	مولانا عبد الکریم علی گڑھی، تلمیذ اعلیٰ حضرت
مولانا عرفان بیسلپوری	مولانا عبد الرزاق بیکس جبل پوری
مولانا عبد الاول جونپوری	مولانا عبد الکریم
مولانا عبد السمیع بنارسی	مولانا سید عبد الغفار بنگلور
مولانا عبد الغنی مدراسی	
(غ)	
مولانا غلام رسول کراچی	مولانا محمد غیاث الدین عظیم آبادی
مولانا سید غلام غوث حیدرآبادی	غلام شیر حنفی بلند شہری
(ف)	
مولانا سید محمد فاخر بیخود الہ آبادی	مولانا فضیلت حسین گیاوی
مولانا فرزند حسین اجھولی	مولانا فرزند علی منیری
شیخ محمد فرید عظیم آبادی	مولوی فتح الدین پٹنہ
مولانا محمد فصیح احمد	

(ک)	
مولانا کاظم نقشبندی باونی	
(گ)	
مولانا محمد گل جلال آبادی ثم مرادآبادی	
(ل)	
حاجی لعل خاں کلکتہ	
(م)	
مولانا محمود جان کاٹھیاواڑ	مولانا سید محمد حسین رمز جرہوی حاجی پوری
مولانا محمد حسین تلمیذ مولانا عبدالواحد رام پوری	مولانا محب احمد عبد الرسول بدایونی
مولانا سید محمد علی سجاد بہار	مولوی سید محمد حسین شاعرؔ سید پوری
قاضی حافظ محمد احمد پیلی بھیت	شیخ محمد کبیر حقیر یوسف پوری
مولانا محبوب احمد بہاری،	منشی محمود بریلوی ایڈیٹر رسالہ روزافزوں،
مختار احمد سلطان پور ملک اودھ	مولانا محبوب شاہ ساکن ہزارہ پنجاب
مولانا محمد علی بگھوانپوری	مولانا محمد عمر بہاری
منشی محمود علی خاں صاحب خوشدل مظفر پوری	
(ن)	
مفتی نجم الدین داناپوری	مولانا نورالدین بہاری
مولانا نواب مرزا بریلوی	مولانا نذیر احمد خان
مولانا ابوطاہر نبی بخش بہاری	سید نور حسین ناطق

مولانا محمد نذیر الحسن فتح پوری	کپتان نور محمد خان اکبر آبادی
نشتر عظیم آبادی	
(و)	
مولانا وصی احمد محدث سورتی پیلی بھیتی	
(ہ)	
مولانا ہدایت رسول لکھنوی	
(ی)	
مولانا محمد یوسف عظیم آبادی (مدیر تحفہ حنفیہ)	مولانا محمد یعقوب ضیاء بدایونی
مفتی ابو محمد یسین شوق بدایونی،	مولانا یونس ہاشمی کھنجتری
مولانا محمد یونس مظفر آبادی	مولانا یوسف حسن بانکی پوری
منشی محمد یوسف مظفر پور	

تحفہ حنفیہ کے حوالے سے گزارشات والتماسات: از مدیران تحفۂ حنفیہ

قاضی صاحب اور مولانا ضیاء الدین پپلی بھیتی اور حکیم مولانا یوسف حسن مدیران تحفۂ حنفیہ کی طرف سے گاہے بگاہے قارئین تحفہ کے نام گزارشات، معروضات، درخواست اوراعلانات پیش ہوتے تھے۔ جن میں رسالہ کی اہمیت کو بیان کیا جاتا۔ اور پھر اس رسالہ کے علمی، مالی تعاون کی گزارش ودرخواست کی جاتی تھی۔ اور کبھی کبھی رسالہ کے خریداروں کے نام کچھ ہدایات ہوتی تھی، کبھی مضمون نگار حضرات کے نام ہدایات ہوتی تھیں۔ ہم وہ گزارشات وغیرہا یہاں اس غرض سے نقل کر دیتے ہیں کہ رسالہ کی اشاعت کا دشوار ترین سفر قارئین محسوس کر سکیں۔ اور جان سکیں کہ رسالہ تحفۂ حنفیہ نے کس قدر مذہبی ومسلکی خدمات ادا کیں اور کس قدر تکالیف وپریشانیوں کا سامنا کیا۔ رسالہ نکالنا کس قدر محنت طلب اور کس قدر دشوار ترین کام ہے درج ذیل تحریرات سے قارئین اس کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

ہوا خواہان وخریداران تحفہ سے مطلب کی دو باتیں

کیوں میرے پیارے سنی بھائیو! اس بار کے تحفہ میں تو تمہیں کچھ جائے شکایت نہیں۔ بہت جلد خدا کے فضل سے طبع کر کے آپ کی خدمات بھی بھیجا گیا قید صفحہ بھی نہ رہی۔ بد نظمی بھی ظہور میں نہ آئی اوران شاء اللہ چوتھے پرچہ سے خریداران ومعاونین تحفہ کا نام نامی بھی شکریہ کے ساتھ بطور ضمیمہ طبع ہوا کرے گا۔ خدا کے لیے جلد روپے روانہ فرمایئے اور سال بھر تحفہ ہاتھوں ہاتھ لیجئے۔ زیادہ نیاز۔ آپ کا خادم منتظم تحفہ حنفیہ۔

[تحفۂ حنفیہ: رجب المرجب ۱۳۱۵ھ ص ۴]

”جن حضرات نے بقاعدۂ ادائے پیشگی پہلے ہی پرچہ کے وصولی پر روپے بھیج دیے

یاعلوہمتی سے اپنے المضاعف قیمت عنایت فرمائی ان کے کیا کہنے ۔اللہ انہیں جزاے خیر دے۔ہاں جن صاحبوں نے کسی وجہ سے ہنوز شش ماہی یاسالانہ نہیں عنایت کیاان سے بھی شکایت نہیں بلکہ محض برادرانہ طورپر گزارش ہے کہ اب بھی عطاکریں ۔اوراعانت تحفہ سے اجر جزیل حاصل کریں۔ہاں جن صاحبوں کی شش ماہی تحفہ ختم پر آئی انہیں بھی تحفہ کاخیال رکھناضرورہے۔وماعلیناالاالبلاغ۔ منتظم تحفہ۔

[شعبان المعظم،۱۳۱۵ھ ص۱]

عام قدردان تحفۂ حنفیہ سے مشورہ

بعض بہی خواہان تحفہ کی یہ راے قرارپائی ہے کہ اس پرچے میں کچھ حصہ اخبار کا بھی ہوناچاہئے اس میں انہوں نے تین فائدے سمجھے ہیں۔

(۱)شائقین اخبار کو بہت قلیل خرچ میں (جس کی تفصیل آگے آتی ہے)دینی معلومات اوراخباری حالات دونوں حاصل ہوں گے۔

(۲)بعض وہ حضرات جن کواخبار کے مطالعہ سے دلچسپی دینی مضامین وتحریرات کے معائنہ سے بے توجہی ہے تعجب نہیں کہ یہی خبریں ان کے لیے تحریرات دینیہ کے مطالعہ کی آہستہ آہستہ سبب بن جائیں ۔خبروں کودیکھتے دیکھتے مضامین دینیہ پر بھی نظر فرمائیں۔احکام شرعیہ سے آگاہی حاصل کیاکریں۔

(۳)تعجب نہیں کہ خبروں کے مندرج ہونے سے اس پرچے کی رجسٹری ہوجائے اور تخفیف خرچ ڈاک نکل آئے۔رجسٹری ہوجانے سے اغلب کہ ڈاک والے اس کی روانگی میں زیادہ سعی واہتمام سے کام لیں اوراس کی اضاعت واتلاف سے احترازکریں اورعدم وصول کی جوشکایتیں زیادہ آتی ہیں ان میں کمی واقع ہو۔حال میں توپرچے کاحجم اسی قدررہے گا۴۰رصفحے توخاص مضامین دینیہ کے لیے رہیں گے

اور ۴ر صفحے مخصوص خبروں کے واسطے۔ آئندہ ان شاء اللہ تعالیٰ قدر دانوں کی قدر فرمائی پر علاوہ صفحات پرچہ کے صرف اخبار کے لیے اور صفحات کیے جائیں گے اور ہر حال میں یہ امر ملحوظ رہے گا کہ جو خبریں شریعت کے وسیع دائرے کے اندر آسکتی ہوں گی وہی درج پرچہ ہوں گی اور اخبار خلاف شرع ہر گز نہ طبع ہوں گے۔ اسی قید کے ساتھ ہر خیر خواہ تحفۂ حنفیہ سے التجا کی جائے گی کہ اپنے اپنے شہر کی خبروں سے بھی اعانت تحفہ فرمائیں۔ اس صورت میں بعض انگریزی اخبار کی خریداری اور ترجمہ کرائی کا صرف بڑھ جائے گا لہٰذا ہدیۂ پرچہ بجائے، دو روپے تین آنے کے دو روپے آٹھ آنے ہر صاحب کو دینا ہوگا۔ کم سے کم پچھتر خطوط جب اس رائے کو موافقت میں آجائیں گے اس وقت اس کام کو شروع کیا جائے گا۔ اب التماس ہے کہ آپ اپنی اپنی رایوں سے بہت جلد احقر کو مطلع فرمائیں۔

(نیاز مند عبد الوحید ناظم تحفۂ حنفیہ) [محرم، ۱۳۲۵ھ ص ۴۳]

انتباہ:

(۱) بفضلہ تعالیٰ جلد اول تحفۂ تبرکہ سلمہا اللہ اختتام پر آئی۔ اکثر حضرات معاونین تحفہ نے حمایت سنت سمجھ کر حسب قاعدۂ مقررہ زر عطیہ مرحمت فرمایا مگر بعض نے اب تک معروضات احقر منتظم پر توجہ نہ کی۔ للہ اب بھی کرم فرمائیں۔ بعض کے ویلو بھی ارسال ہے اگر قبول کریں تو سبحان اللہ ورنہ پرچہ نہ جاری رہنے کی شکایت معاف۔

(۲) جملہ خریداران ووکلاء تحفہ اپنے نام واسماخریداران مع مفصل پتہ مرحمت فرمائیں کہ سرکاری طور پر محصول دے کر پرچہ جایا کرے گا۔

(۳) جن صاحبوں کے پاس غلطی سے کوئی پرچہ نہ پہنچا ہو وہ ضرور طلب کریں۔

(۱۰) جملہ معاونین تحفۂ حنفیہ سے التماس ہے کہ اس دینی پرچہ کی قدر دانی فرمائیں اور دامے

درمے حتی الوسع مدد فرمائیں۔ (منتظم تحفہ حنفیہ)

[ربیع الاول والآخر، ۱۳۱۶ھ ص ۴۶]

التماس معذرت اساس

سنی بھائیو! خدا تمہیں ہر طرح خوش رکھے جمیع آفات دنیوی واخروی سے بچاوے مذہب حق اعنی مذہب مقدس سنت وجماعت پر قائم رکھے اوراس کی تائید میں چندروزایام زندگی کے بسر کرائے اوراسی پر حسن خاتمت فرمائے۔ اللھم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ مبارک رسالہ تحفہ حنفیہ جلد ۴ جس کے پرچے ۱۱و۱۲ بابت ۱۳۱۸ھ آپ کے پیش نظر ہیں ۔آپ کی امداد کا منتظر آپ کے جانی مالی اعانت کا طلب گار ہے۔ بحمد اللہ چاربرس سے اس نے آپ کے مذہب مقدس کے مسائل وعقائدودیگر مفید مباحث کا پوراپوراخاکہ اتارکرآپ کے سامنے پیش کردیا اوراپنے کم مائگی کی حالت کو اشارۃً صراحتاً جتلاتا گیا کہ اے پاک مذہب کے خادموحامیوداعیو!

میری طرف ذرا نظر توجہ اٹھاکر دیکھو مجھے جلد مفید تحریر وتقریر سے سرسبز وشاداب کرو۔ مگر کسی نے توجہ نہ کی الاماشاء اللہ۔ ایسا کبھی نہ ہوا کہ سال نو شروع ہوا اور پیشگی سالانہ ۔۔۔ مرحمت ہوئے ہوں ۔ سوا چند مخصوص وکلاے تحفہ حامیان سنت کے اور کسی نے سبقت نہ کی۔ جزاہم اللہ۔ لگے ہاتھوں ایک بات اور سن لیجئے کہ میں اب بقایا طلب نہیں کرتا آپ سال نو کی پیشگی ہی بھیج دیں اور سابق جو حضرات بقایادے چکے ہیں وہ سال نو کی نصف قیمت پیشگی بھیج دیں اوراگر کامل دیں گے تو احسان ہے۔

جدید حضرات کو سال نو میں پوری قیمت دینی ہوگی۔ امور مفصلہ ذیل کی پابندی فرمایئے۔ سال نو سے مفید ومختصر وسلیس وعام فہم تحریریں بھیجئے۔ اور ترجمۂ عربی ومغلقات فارسی کا کردینا ضرور ہے۔ (۲) نظم حتی الوسع نہ آئے۔

(۳) جن جن صاحبوں کو ۱۳۱۹ھ سے خریداری منظور ہو وہ خود یا بذریعہ اپنے وکلا کے قیمت بھیجیں۔ یا ویلو کی اجازت دیں اور اپنا نام معہ پتہ صاف حرفوں میں تحریر کریں ورنہ اجراے پرچہ ناممکن۔ اور حضرات منکرین تحفہ بھی صاف صاف انکار لکھ بھیجیں۔ اور دفتر کو سبکدوش بنائیں۔ انتظار میں نقصان ہوتا ہے ۲۵: ذی القعدہ تک صاف لکھئے ورنہ سکوت محمول بہ انکار ہوگا۔

(۴) وکلاے تحفہ بے ارسال پیشگی یا کامل تیقن اداۓ پیشگی پرچہ جاری نہ کرائیں اور نام خریدار مع مفصل پتہ سے جلد تر دفتر کو آگاہ کریں کہ اب کوئی پرچہ تحفہ اس اثنا میں سواے روئداد جلسہ کے نہ شائع ہوگا۔ اور وہ انہیں حضرات کے پاس جاے گا جو ان امور کی پابندی کریں گے۔ اسماے گرامی کی فہرست طبع ہونی ہے پھر ان کا نام طبلق پر چھپنا یہ سب کام بے آپ کے امداد کے کیوں کر ہوسکتے۔ میں اگر محرم ۱۳۱۹ھ میں آپ کو اشاعت تحفہ ناگوار ہے تو خیر ورنہ جلد تحریرات فہرست اسماے گرامی پیشگی مرحمت فرمائیں۔ کل تحریرات ۲۵/ ذی القعدہ تک پہنچ جانی چاہئے۔ والسلام۔

جتنے روپے آج ۱۶/ شوال تک آچکے ان کی رسید درج ہے بقیہ کی ان شاء اللہ محرم ۱۳۱۹ھ کے پرچہ میں ملاحظہ فرمایئے گا۔ جو تحریریں پہنچ چکی ہیں وہ درج تحفہ ہو چکیں اب جو تحریر ۲۵/ ذی القعدہ تک آئے گی سب محرم ۱۳۱۹ھ کے اور مابعد کے پرچوں میں علی حسب مراتب درج کی جائیں گی بسبب طاعون بدمہا اللہ تعالیٰ اجراے تحفہ کا سلسلہ غیر مربوط رہا۔ دو ماہ کے پرچے ایک کردئے گئے کم صفحات دئے گئے مگر آپ مطمئن رہیں ان شاء اللہ اس کی کسر طولانی (۷/ جزو بلکہ زائد) روئداد جلسۂ اہل سنت مطبوعہ یکم اپریل ۱۹۰۱ء۔۔۔ نکل جائے گی۔ مگر وہی پیشگی مشروط اور آپ کی نظر توجہ کا در والسلام۔

الملتمس نیاز گزار۔ خادم اہل سنت محمد عبد الوحید حنفی الفردوسی عفی عنہ مدیر تحفۂ حنفیہ

[ذوالقعدہ و ذوالحجہ، ۱۳۱۸ھ ص ۱۲،۱۱]

ضرور ملاحظہ کیجئے

حضرات ۱۳۲۰ھ بھی رخصت ہو چلا اور یہ نیاز مند بارہا عرض کر چکا اور اللہ جل جلالہ کے واسطے دے چکا کہ آپ تحفۂ حنفیہ کے دَین سے سبکدوشی حاصل کیجئے اور اعانت دین میں سرگرم ہو جائیے۔۔۔

سنی بھائیو! اسلام پر جان و مال فدا کرنے والو! کیا اس امر کو گوارا کرتے ہو کہ جس طرح اور رسالے شائع ہوئے اور آہستہ آہستہ ان کی اشاعت موقوف ہو گئی خدانخواستہ اسی طرح یہ رسالۂ مبارکہ بھی خدمت دینی کو چھوڑ دے۔ میں یقینا کہہ سکتا ہوں کہ آپ ہرگز اس امر کو نہیں چاہتے ہاں اس قدر عرض کرنے کی بے شک جرات کر سکتا ہوں کہ آپ اس کی طرف توجہ کامل نہیں فرماتے خدارا اس کی اعانت فرمائیے اور بقایاے سنین گزشتہ و حال پیشگی و سال آئندہ عنایت کر کے عند اللہ مثاب و ماجور ہو جیے۔ والسلام۔

ابو المساکین محمد ضیاء الدین مہتمم تحفہ حنفیہ۔

[ذوالقعدہ، ۱۳۲۰ھ صفحہ اخیرہ]

حضرات ناظرین ذرا غور سے سنیں

حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ آپ کو اعانت دینی و حمایت مذہبی میں توجہ تام عنایت فرمائے اور اتباع سنت میں سرگرمی و استقامت بخشے۔ آپ کا نیاز مند سال بھر سے عرض کر رہا ہے کہ تحفۂ حنفیہ کا بقایا مرحمت کیجئے اور پیشگی دفتر تحفہ میں بھیجئے لیکن آپ کچھ توجہ ہی نہیں فرماتے الفاظ عاجزی جس قدر یاد تھے ختم کر چکا اب حیراں ہوں کہ وہ الفاظ کہاں سے لاؤں جن کا آپ پر فوری اثر پڑے۔ اور دفتر تحفہ کو مدد ملے۔ کچھ تامل کے بعد یہ بات ذہن میں آئی کہ امسال جو رقم جن صاحبوں سے وصول ہوئی ہے اس رقم کو مع اسماے گرامی

ملاحظہ سے گزاروں اور سالانہ رقم خرچ بھی درج کروں تا کہ غور کیا جائے کہ آمد سے خرچ کس قدر بڑھا ہوا ہے۔ شاید یہی کاروائی امدادمالی کے لیے کافی ہو جائے۔ ملاحظہ فرمایئے کہ کل آمد ۱۳۲۰ھ تین سو بارہ روپے ہوئی۔ اور قریب قریب ۶۱۲، روپے کے خرچ ہوئے تین سو روپے کی رقم زائد وناظم تحفہ حنفیہ مدظلہ العالی نے اپنے دوش ہمت پر لیا۔ اور ۱۳۱۵ھ سے آج تک اس کار دینی کو اسی طرح انہوں نے انجام دیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاوحماہ عن شرورالسفہاء۔

دفتر تحفہ ان حامیان دین مکرم صاحبان عالی ہمم کا شکر گزار ہے جنہوں نے اپنی عالی ہمتی واعانت مذہبی سے کام لیا اور بقایاے سنین گزشتہ وپیشگی سال حال کو عنایت فرمایا۔ ان حضرات کا تو شکریہ ادا کرنا دشوار ہے جو اس سنی پرچہ کو اپنا پرچہ تصور فرما کر اس کی اشاعت میں دل وجان سے کوشاں ہیں حتی الوسع جدید خریدار بہم پہنچا کر ان سے پیشگی بھجواتے اور اگلے خریداروں سے ہر سال رقم وصول کر کے دفتر تحفہ میں روانہ فرماتے ہیں۔

خاص کر ناصر دین وملت قاتل کفروبدعت عالم نبیل فاضل جلیل جناب مولانا مولوی محمد عمر الدین صاحب سنی حنفی قادری ہزاروی مقیم بمبئی مربی تحفۂ حنفیہ صانہ اللہ تعالیٰ عن مصائب الدنیویۃ والاخرویۃ، کا شکریہ ادا ہو ہی نہیں سکتا۔ اور حامی سنت ماحی بدعت جناب میاں مومن صاحب سیٹھ کا دفتر تحفہ تہِ دل سے شکر گزار جنہوں نے ایسی حالت میں اعانت تحفہ وحمایت سنت مطہرہ فرمائی اور یک مشت ساٹھ روپے بغرض مدد تحفہ حضرت مولانا ممدوح کے ذریعہ سے دفتر تحفہ میں بھجوائے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ اگر سال بھر میں پانچ سات آدمی بھی اسی طرح تحفے کو نوازیں تو بحمد اللہ تعالیٰ اس کو زیادہ دقتیں پیش نہ آئیں۔ واللہ الکافی۔ (ابوالمساکین مہتمم تحفۂ حنفیہ)

[محرم: ۱۳۲۱ھ ص ۳۸،۳۷]

بغیر عرض چارہ نہیں

حضرات شخص واحد کی ہمت کو دیکھیے کہ مدرسہ اہل سنت پٹنہ ورسالہ تحفۂ حنفیہ ودیگر امور حسنہ میں کس قدر صرف کر رہا ہے اور مصارف روز بروز ترقی پذیر ہیں۔
بالخصوص تحفۂ حنفیہ کا خرچ۔ اگر آپ لوگ ادنیٰ توجہ اور تھوڑی بھی ہمت فرمائیں تو اس پرچے کے مصارف پورے طور پر انجام پائیں۔ آپ حضرات کی توجہ کی دیر ہے ورنہ یہ رسالہ ہفتہ وار اشاعت پائے اور دین حق کے انوار سے دنیا کو منور فرمائے۔ پیشگی تو در کنار اگر آپ رقم باقی ہی مرحمت فرمائیں تو سال ڈیڑھ سال کے مصارف نکل آئیں۔ للہ اپنے پرچہ کی طرف توجہ فرمایئے اور رقم باقی وپیشگی بنام ناظم تحفہ بھجوایئے۔ والسلام۔ (ابو المساکین)

[شعبان المعظم، ۱۳۲۳ھ صفحہ اخیرہ]

ضروری عرض

"حضرات ۱۳۲۰ھ بھی اختتام کو پہنچا۔ للہ اپنے دین پرچے پر کرم فرمایئے اور بقایا سنین گزشتہ وحال پیشگی ۱۳۲۱ھ مرحمت فرما کر تائید شریعت واعانت سنت کیجیے۔ یہ رسالہ شریفہ ماہ بماہ اپنا کار منصبی خدمت دینی نہایت چستی سے ادا کر رہا ہے آپ حضرات کی بے توجہی اس کے حق میں نہایت مضر ہے۔ افسوس کہ جس قدر ماہواری اس کا خرچ ہے اس کا نصف بھی وصول نہیں ہوتا۔ جس طرح اور رسائل شائع ہوئے اور ناقدردانی کے باعث ان کا شائع ہونا آہستہ آہستہ موقوف ہو گیا اسی طرح یہ رسالہ بھی کب کا بند ہو گیا ہوتا لیکن حامی سنت ماحی بدعت جناب مولانا مولوی قاضی محمد عبد الوحید صاحب ادام فیضہ اللہ الواہب کی صرف تنہا ہمت پر اب تک چل رہا ہے حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ ان

کے دینی جوش وخروش میں ترقی عطا فرمائے اور جزائے خیر بخشے آمین۔

صاحبو! مقام غور ہے کہ تنہا ایک شخص مصارف تحفہ کا کہاں تک متحمل ہوسکتا ہے بالخصوص جس کے ذمہ دینی مصارف کثیرہ ہوں ادھر مدرسہ اہل سنت وجماعت پٹنہ کا صرف، ادھر تحفہ حنفیہ کا خرچ پھر مزید برآں دیگر مصارف دینیہ کی انجام دہی ایسے شخص کی اس ہمت عالی کو دیکھ کر سوائے اس کے اور کیا خیال کیا جاسکتا ہے کہ یہ فضل پروردگار اس کے شامل حال ہے اور خالق۔۔۔نے اُن صلحاوابرار کا ہندوستان بھر میں ایک نمونہ پیدا کیا ہے جنہوں نے دین کے مقابلے میں اپنی جان ومال کو فدا کیا ہے اور سنت کی اشاعت میں ان دونوں کی کوئی وقعت نہیں سمجھی ہے۔ آپ حضرات پر لازم ہے کہ اس قدر بار عظیم کو تھوڑا تھوڑا گوارا فرمائیں اور تنہا ایک شخص پر نہ چھوڑیں۔ (ابوالمساکین)

[شوال، ۱۳۲۰ھ صفحہ اخیرہ]

اندریں دور کہ کاسد شدہ بازار عمل

بجوے کس نخرد جوہر عقل اول

بعض حضرات ناظرین کو یہ پرچہ حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا اور کمال تحیر سے ان کا منہ تکتا ہے کہ ایک وقت وہ تھا کہ میں لخت جگر اہل سنت تھا اور جو کچھ مجھ میں مخزون ہے اس کے حصول کے واسطے بڑے بڑے دین دار جان ومال فدا کرتے اور کمال محنت ومشقت کو اپنا فخر سمجھتے اور مایۂ نجات آخرت جانتے۔ طے مراحل فرماتے اب ایک وقت وہ آیا کہ میں خود در بدر پھرتا، جان نثار کرنا تو در کنار دور پے تین آنے تک خرچ کرنا دشوار۔ افسوس افسوس افسوس۔“

[صفر المظفر ۱۳۲۴ھ صفحہ اخیرہ]

ضروری عرض

”یہ احقر ایک ضرورت کے باعث ایک ماہ تک سفر میں رہا۔اسی درمیان میں جناب ناظم تحفہ صاحب بعض مقدمات وعلالت فرزند کے سبب سے نہایت متفکر ومتر دد رہے لہٰذا پرچہ مادہ جمادی الآخرہ میں تاخیر واقع ہوئی۔امید کہ قدردانان تحفہ عفو فرمائیں۔نیز جن صاحبوں ے خطوط کے جوابات میں تاخیر نے راہ پائی ہو یا اتفاق سے کسی صاحب کا خط جواب دینے سے رہ گیا ہو وہ بھی بندہ کو معذور سمجھ کر عفو سے کام لیں۔“

[جمادی الاخری،۱۳۲۵ھ ص۳۸]

”امسال تو آپ نے اپنے پرچہ کی طرف مالی توجہ کو بالکل اٹھا ہی دیا اور اعانت کا خیال تک ذہن سے دور کیا۔ بعض صاحبوں کے ذمے تو کئی سال کا ہدیہ تحفہ باقی ہے۔اور ۱۳۲۴ھ کی بابت تو گنتی کے چند صاحبوں نے امداد فرمائی ہے۔۱۳۲۵ھ کے متعلق تو کچھ عرض ہی نہیں کر سکتا امر خیر میں اس طرح کی بے توجہی کسی طرح مناسب نہیں چہ جائیکہ بار قرض اپنے سر پر رکھنا اور دَین کو ادا نہ کرنا کس قدر نازیبا ہے۔اس سے زیادہ تحریر کرتے خود لحاظ مانع آتا اور قلم کی روانی کو روکتا ہے۔در خانہ کس ست یک حرف بس ست۔ بعض حضرات تو کسی طرح کروٹ ہی نہیں لیتے نہایت بے پروائی کو دخل دیتے ہیں۔

کبھی ایک پوسٹ کارڈ تک تحریر نہیں فرماتے کہ ہمارے پاس پرچہ پہنچا یا نہیں۔ ایسے صاحبوں کے نام نامی اگر ۱۳۲۶ھ سے خارج کر دیے جائیں تو ہرگز ان کو موقع شکایت نہیں جو صاحب سالانہ توجہ فرماتے رہتے ہیں وہ نہایت مغتنمات سے ہیں، دفتر تحفہ ان کا تہہ دل سے شکر گزار اور ان کی عافیت دارین کا خواست گار ہے۔امید کہ اس مختصر تحریر کو مطول خیال فرمایئے اور بقایا سنین گزشتہ وسال حال جلد عنایت کر کے

دفتر تحفہ کو ممنون بنایئے خود بھی بار قرض سے سبکدوش ہو جایئے۔

والسلام مع الاکرام۔(ابوالمساکین ضیاء الدین مہتمم تحفہ حنفیہ)

[رجب المرجب، ۱۳۲۵ھ صفحہ اخیرہ]

حضرات: آپ کے پرچے کو دوماہ میں اس قدر رقم مسطور وصول ہوئی۔ آپ ہی انصاف فرمایئے کہ اس قدر قلیل رقم میں تین چارروزک مصارف بھی انجام نہیں پاسکتے چہ جائیکہ دوماہ کے مصارف کثیرہ۔ کیا عرض کیا جائے امسال تو آپ نے اپنے پرچے کی طرف مالی توجہ کو بالکل اٹھا ہی دیا اور اعانت کا خیال تک ذہن سے دور کیا۔ بعض صاحبوں کے ذمے توکئی سال کا ہدیہ تحفہ باقی ہے۔ اور ۱۳۲۴ھ کی بابت توگنتی کے چند صاحبوں نے امداد فرمائی ہے۔ ۱۳۲۵ھ کے متعلق تو کچھ عرض ہی نہیں کر سکتا امر خیر میں اس طرح کی بے توجہی کسی طرح مناسب نہیں چہ جائیکہ بار قرض اپنے سر پر رکھنا اور دَین کو ادا نہ کرنا کس قدر نازیبا ہے۔ اس سے زیادہ تحریر کرتے خود لحاظ مانع آتا اور قلم کی روانی کو روکتا ہے۔ در خانہ کس ست یک حرف بس ست۔

دو تین ماہ سے پرچے کے شائع ہونے میں زیادہ تاخیر نہایت مجبوری کی حالت میں ہوتی ہے ماہ شعبان کے پرچے میں تو اور بھی دیر ہوئی اس کی وجہ یہ کہ مطبع کے محلہ لودی کٹرہ میں منتقل ہونے کے باعث تمام شیرازہ جمیعت منتشر اور اسباب مطبع درہم برہم ہو گیا تھا اب بعونہٖ تعالیٰ اطمینان حاصل ہوا ہے۔ حتی الوسع اشاعت میں عجلت کی جائے گی شائقان تحفہ مجبوری پر نظر کر کے تاخیر اشاعت کو عفو فرمائیں۔ والسلام۔ الوالمساکین ضیاء الدین مہتمم تحفۂ حنفیہ۔

[شعبان المعظم، ۱۳۲۵ھ صفحہ اخیرہ]

ضروری عرض

امسال تو آپ نے اپنے پرچے کی طرف مالی توجہ کو بالکل اٹھا ہی دیا اوراعانت کا خیال تک ذہن سے دور کیا۔ماہ رمضان وشوال میں صرف دو تین صاحبوں نے امداد فرمائی آپ ہی خیال کیجئے کہ اگر یہی حالت رہی تو آئندہ کیوں کر کام چلے گا۔ دوماہ میں جس قدر رقم وصول ہوئی ہے وہ اس پرچے کے دوروز کے مصارف کو بھی کافی نہیں ہو سکتی ہے۔اس کے درج کرتے ہوئے شرم مانع آتی ہے آئندہ جب اور رقم آجائے گی اس کے ساتھ یہ بھی درج کی جائے گی۔افسوس کہ بعض صاحبوں کے ذمے تو کئی سال کا ہدیہ تحفہ باقی ہے۔اور ۱۳۲۴ھ کی بابت تو گنتی کے چند صاحبوں نے امداد فرمائی ہے۔۱۳۲۵ھ کے متعلق تو کچھ عرض ہی نہیں کر سکتا امر خیر میں اس طرح کی بے توجہی کسی طرح مناسب نہیں چہ جائیکہ بار قرض اپنے سر پر رکھنا اور دَین کو ادا نہ کرنا کس قدر نازیبا ہے۔اس سے زیادہ تحریر کرتے خود لحاظ مانع آتا اور قلم کی روانی کو روکتا ہے۔

درخانہ کس ست یک حرف بس ست۔

بعض حضرات تو کسی طرح کروٹ ہی نہیں لیتے نہایت بے پروائی کو دخل دیتے ہیں۔ کبھی ایک پوسٹ کارڈ تک تحریر نہیں فرماتے کہ ہمارے پاس پرچہ پہنچا یا نہیں۔ایسے صاحبوں کے نام نامی اگر ۱۳۲۶ھ سے خارج کر دیے جائیں تو ہرگز ان کو موقع شکایت نہیں۔جو صاحب سالانہ توجہ فرماتے رہتے ہیں وہ نہایت مغتنمات سے ہیں دفتر تحفہ ان کا تہہ دل سے شکر گزار اور ان کی عافیت دارین کا خواست گار ہے۔

امید کہ اس مختصر تحریر کو مطول خیال فرمایئے اور بقایا سنین گزشتہ وسال حال جلد عنایت کر کے دفتر تحفہ کو ممنون بنایئے خود بھی بار قرض سے سبکدوش ہو جایئے۔اشاعت پرچہ میں

جو ایک ماہ کی تاخیر ہو گئی ہے وہ آہستہ آہستہ دفع کی جائے گی۔ان شاء اللہ تعالیٰ دو تین ماہ میں پرچہ ماہ بماہ شائع ہوا کرے گا اطمینان فرمائیے۔والسلام مع الاکرام۔(ابو المساکین ضیاء الدین مہتمم تحفہ حنفیہ)

[رمضان المبارک،۱۳۲۵ھ صفحہ اخیرہ]

اے محبان سنن وہ شیر سنت اٹھ گیا　　کرتا تھا اسلام پر جو جان و مال اپنا نثار

چاہیئے موقوف کیجئے اپنے اس پرچے کو آپ　　خواہ جاری رکھیے اب ہے آپ ہی کو اختیار

یہ پرچہ کوئی معمولی پرچہ نہیں کہ ادھر دیکھا اُدھر گوشہ گمنامی میں ڈال دیا بلکہ یہ بہت بڑا دین حق کا حامی بدمذہبی وبدعات کا ماحی ہے ۔بڑے بڑے دین دار و نیکو کار علماو فضلاے عالی وقار اس کو حرز دین وایمان بناتے اور بحفاظت تمام نہایت عزت واکرام کے ساتھ اپنے پاس رکھتے نگاہ قدر و عظمت سے اس کو دیکھتے ہیں احاطۂ بمبئی پنجاب مدراس بنگال کاٹھیاواڑ، گجرات،بندیل کھنڈ،امصار مغربی وشمالی واودھ وروہیل کھنڈ،افریقہ،آسام حتی کہ مکہ معظمہ میں جاتا اور اپنے بحر فیض ملت حقہ سے ایک عالم کو سیراب کرتا ہے۔یہ بات مسلم ہو چکی ہے کہ یہ پرچہ سنیوں حنفیوں کے مذہب کا بہت بڑا ہی خواہ اور سچا ہمدرد ہے اور اس آخر زمانے میں حضرات اہل سنت کو اس کی سخت ضرورت ہے ۔اسی وجہ سے مرحوم ومغفور نے اس کی اشاعت کو جملہ امور خیر سے اہم واعظم اور اپنا فرض دینی سمجھ لیا تھا۔اور بارہا اس امر کو ظاہر فرمایا کہ مدرسے پر اس کو میں ترجیح دیتا اور اس کی اشاعت سے زیادہ مسرور ہوتا ہوں ۔ان شاء اللہ تعالیٰ اپنی حیات بھر اس کو جاری وقائم رکھوں گا۔چناں چہ ایسا ہی ہوا۔

اب سرسری نگاہ میں اس کا چلنا دشوار خیال کیا جاتا ہے مگر ادنیٰ غور سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حمایت دین کسی شخص خاص پر موقوف نہیں ۔قیامت تک اس کا بول

بالارہے گا۔اور محبان مذہب ہر قرن میں اپناجان ومال اس کی حمایت ونصرت میں فدا کرتے رہیں گے۔اگر تمام خریدارہی سالانہ چندہ عنایت فرمایاکریں تواس کے مصارف نکل آیاکریں لیکن وہ بالکل توجہ نہیں فرماتے الاماشاء اللہ۔فی صدی زیادہ سے زیادہ دس صاحب ایسے نکلیں گے جو بالالتزام سالانہ رقم عنایت فرماتے ہوں۔ اے خیر خواہان سنت وہ وقت نہیں اب اس کی امداد آپ پر فرض ہے اگر ایسے وقت نازک میں توجہ نہ فرمایئے گا تو یادرکھئے آپ کاپرچہ معاذاللہ بند ہوجاے گا۔اور مذہب پر جس قدراس کے بند ہونے کاصدمہ پہنچے گاوہ ظاہر ہے میرے عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔(ابوالمساکین مہتمم تحفہ)

[ربیع الاول،۱۳۲۶ھ صفحہ اخیرہ]

نہایت ضروری گزارش

حضرات! آپ کواس بات کاضرورخیال ہوگاکہ اس قدرتاخیر وقوع میں آئی کہ شعبان کے مہینے میں پرچہ ٔربیع الآخر شائع ہوا۔اس میں شک نہیں کہ بہت دیر ہوئی۔
ابتدائی اشاعت پرچہ سے آج تک کبھی اتنی تاخیر نہ ہوئی تھی اس میں جوجو مجبوریاں پیش آئیں اور تاخیر کی صورتیں پیداہوئیں ان کابیان طوالت سے خالی نہیں۔دوماہ تک تومطبع ہی بندرہا بند ہونے کاسبب یہ کہ مرحوم کے انتقال کے بعدجب تک بجاے ان کے دوسرے شخص کے نام مطبع کی تملیک درج رجسٹرکچہری نہ ہولیتی مطبع جاری نہیں ہوسکتا تھا۔بحمداللہ تعالیٰ یہ کام انجام پاگیااورپرچہ ربیع الآخربہت جلد طبع کراکے حاضر خدمت کیاگیا۔اب بظاہر کوئی وجہ قوی تاخیر کی سمجھ میں نہیں آتی۔الاآپ حضرات کی بے توجہی اورامدادسے دست کشی قصہ مصمم ہے کہ باقی مہینوں کے پرچے جلدچھپواکرشائع کئے جائیں۔پھرماہ بماہ تاریخ معین پراشاعت ہوتی رہے ایسے موقع پر

مصارف کثیر ہوں گے اعانت نہایت ضروری ہے۔کم سے کم باقی دار حضرات اسی قدر خیال فرمائیں کہ جس قدران کے ذمے رقم تحفہ نکلتی ہے صرف اسی کو بھجوائیں جب بھی مطبع کا بہت کچھ کام نکلے اوروہ حضرات بھی بار قرض سے سبکدوش ہو جائیں ۔یہ احقر آپ صاحبوں کی خدمت میں کئی مرتبہ التماس کرچکا کہ دین حق پر جان ومال فدا کرنے والا، مسلمانوں کا خیر خواہ ،مالک تحفہ حنفیہ غفرلہ خالق البریہ اس دار فانی سے رخصت ہوا۔اس کا جاری کیا ہوا یہ دینی کام مفید اہل اسلام جب کہ اس زمانے میں سخت ضرورت کو اہل سنت نے تسلیم فرمالیاہے۔اس کا جاری رکھنا نہ رکھنا آپ حضرات کے اختیار میں ہے۔اس سعادت اخروی کو حاصل کیجئے اوراپنے سچے دین کو ترقی دیجئے۔آئندہ آپ کو اختیار ہے۔

(۲)ہم کو حیرت اس امر کی ہے کہ بعض حضرات ہدیہ تحفۂ حنفیہ کے ارسال میں نہایت چستی سے کام لیا کرتے تھے حتی کہ جدید سال شروع ہوتے ہی اس کی پیشگی بھجوایا کرتے تھے امسال ان میں سے کئی صاحبوں نے اب تک توجہ نہ فرمائی۔

(۳)ان شاء اللہ العزیز سال جدید کا پہلا پرچہ ہر خریدار تحفہ کی خدمت میں ویلو کرکے بھیجا جائے گا۔اورار صرف ویلو کا قیمت سالانہ تین روپے بڑھایا جائے گا جن صاحبوں کو یہ منظور نہ ہو وہ ابھی سے مطلع فرمائیں۔

(۴)ارسال زربنام قاضی عبدالودود صاحب ابن قاضی عبدالوحید مرحوم ومغفور پٹنہ محلہ لودی کٹرہ کے پتے سے کرنا چاہیے ورنہ دفتر تحفہ ہر طرح کے الزام سے بری ہے۔

(۵)خطوط ومضامین وغیرہ بنام مہتمم ارسال فرمائے جائیں۔

والسلام مع لاکرام۔(ابوالمساکین ضیاءالدین مہتمم تحفہ حنفیہ عفی عنہ)

[ربیع الآخر۱۳۲۶ھ ص۴۴،۴۳]

التماس ضروری

حضرات اپنے اس دینی پرچے کو چلایئے اوراس کے چلنے کے سامان مہیافرمایئے ایسی بے توجہی کس نے مانی، بے پروائی حد سے گزر گئی روپے کا کام اگر ہاتھ پاؤں سے نکلتا تو یہ احقر جملہ شائقین تحفہ کی طرف سے تنہا انجام کو پہنچاتا اور کسی کو تکلیف دینا روانہ رکھتا۔ مالک تحفۂ حنفیہ غفر الہ المولیٰ اس کے اہل تھے اپنی حیات تک باحسن وجوہ اس کو چلاتے رہے۔ واللہ الموفق والمعین ولاحول ولاقوۃ الاباللہ ذی القوۃ المتین۔

ارسال زر بنام قاضی عبدالودود صاحب ابن قاضی عبدالوحید مرحوم، پٹنہ محلہ لودی کٹرہ کے پتے سے کرنا چاہئے خطوط ومضامین بنام مہتمم روانہ فرمایئے۔ والسلام

(ابوالمساکین ضیاء الدین مہتمم تحفہ حنفیہ)[جمادی الاولیٰ، ۱۳۲۶ھ صفحہ اخیرہ]

سبحان اللہ کیاقدر مذہب ہے

یہ خادم تحفۂ حنفیہ التماس کرتے کرتے عاجز آگیا کہ اے حامیان ملت حقہ والے قدردانان تحفۂ حنفیہ اس آخر دور میں اس پرچۂ دینیہ کی اشاعت کو غنیمت سمجھو کہ ہندوستان بھر میں کوئی ایسا رسالہ نہیں جو سچا دین کا ناصر، بدعات وضلالات کا کاسر ہو۔ اس کا بانی ومالک چل بسا۔ اب آپ ہی حضرات اس کے مربی وسرپرست ہیں دوروپے سالانہ بھی کوئی چیز ہے اس کے جتنے خریدار ہیں اگر وہ سالانہ ہدیہ مرحمت فرمایا کریں تو اس کے تمام مصارف نکل آیا کریں۔ للہ اب بھی مستعد ہو جایئے اوراس کو کسی طرح چلایئے۔ باقی دار حضرات اگر باقی زر قیمت عنایت فرمائیں جب بھی بہت کچھ کام بر آئیں۔ اس خیر خواہ کی صدا سنیے اوراپنے پرچے کی اشاعت کی طرف متوجہ ہو جایئے۔ آئندہ آپ جانیں آپ کا کام۔ والسلام مع الاکرام۔ ان شاء اللہ تعالیٰ پرچہ ذی القعدہ سے رنگ برنگ کے مختلف مضمون وجدید فتاوی

شائع ہوا کریں گے پرچۂ شوال کی کمی بھی پرچۂ ذی القعدہ میں پوری کردی جائے گی۔

(مہتمم تحفہ حنفیہ) [شوال المکرم، ۱۳۲۶ھ صفحہ اخیرہ]

اظہار حال

حضرات اس میں شک نہیں کہ عرصہ سے پرچے کی اشاعت میں تاخیر ہوتی رہی اورامسال اتنی دیر ہوئی کہ ۱۳۲۶ھ کے پرچے بھی اب تک نہ شائع ہوئے باوجودیکہ ۱۳۲۷ھ کا بھی ایک ماہ کامل گزرگیا۔ اس بارے میں بظاہر جو کچھ دفتر تحفہ پر الزام دیا جائے وہ کم ہے۔ لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ دفتر تحفہ نے تعجیل میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا۔ امورنا گہانی وسوانح غیبی سے انسان مجبور محض ہے۔ وہ امسال ایسے پیش آتے گئے کہ جب سے تحفہ شائع ہوا ہے کبھی پیش نہ آئے۔ مالک تحفۂ حنفیہ غفرلہ خالق البریہ کا انتقال، ثانیاً رجسٹر کچہری میں بجائے مرحوم کے دوسرے شخص کا نام درج ہونے میں قریب دوماہ کی تاخیر۔ ثالثاً اس احقر کے والد ماجد کا انتقال عفاعنہ الکریم المتعال۔ کہ ایک ماہ کامل مجھے وطن میں رہنا پڑا اور یہاں دفتر تحفہ کا کام معطل رہا۔

اب ان شاء اللہ العزیز عزم بالجزم ہے کہ باقی دوماہ یعنی ذی القعدہ وذی الحجہ کے پرچے بہت جلد شائع کر کے محرم ۱۳۲۷ھ کا پرچہ اشاعت پائے۔ آپ سے صرف اتنی التجاہے کہ جہاں تک ہوسکے امداد تحفہ فرمایئے۔ میرا جو کام ہے اس کو میں انجام دوں اورآپ کا جو کام ہے اس کو آپ کیجئے۔ اگر بغیر روپے کے کام چل سکتا اور میری جان پر چاہے جیسی تکلیف ہوتی اس کو میں گوارا کرتا اور جس طرح ہوتا جھیلتا آپ حضرات کو اس بابت ہرگز تکلیف نہ دیتا۔ للہ توجہ کیجئے ۔ ورنہ اس دینی جہاز کا چلنا نہایت دشوار ہے۔ علی الخصوص ایسے وقت میں کہ ہر چہار طرف سے باد مخالف چل رہی ہے۔

والتوفیق من اللہ العلی الجلیل وھوحسبی ونعم الوکیل۔

مہتمم تحفہ۔ [رمضان المبارک، ۱۳۲۶ھ صفحہ اخیرہ]

التماس ضروری

حضرات اب تو سال ختم کو پہنچا اور آپ صاحبوں کی دریادلی موج زن نہ ہوئی اور اپنے اس پرچے کی طرف کچھ بھی توجہ معرض ظہور میں نہ آئی۔ حیرت خیز تو یہ امر ہے کہ چند صاحب بالالتزام ہدیۂ سالانہ پیشگی عنایت فرمایا کرتے تھے ان میں کے بھی اکثر صاحبوں نے اب تک کروٹ نہ لی۔ اے اسلام کے حامیو! اس دینی پرچے پر جان ومال فدا کرنے والو! اب وہ وقت نہیں کہ آپ کی دست کشی اس پرچہ کو ضرر رساں نہ ہو۔ خیال تو کرو کہ یتیم بچہ اور بیوہ عورت اس کار دینی میں اپنی جان ومال سے مستعد ہیں اور پیسوں روپے خرچ کر کے ماہانہ اس پرچہ کو نکالتے ہیں۔۔۔ افسوس افسوس افسوس۔

پرچۂ جمادی الآخرہ عرصے سے تیار تھا لیکن بباعث ۔۔۔ قوی کے شائع نہ ہو سکا۔ وہ یہ کہ تین چار ماہ سے پرچے کی رجسٹری ہوگئی ہے اس کی اشاعت کی تاریخ ہر ماہ انگریزی کی پہلی تاریخ ہے اور پہلی نومبر کو پرچۂ جمادی الاولیٰ شائع ہو چکا اس کے بعد جمادی الآخرہ کا پرچہ تیار ہوا۔ بعد ازں بعجلت تمام رجب کا پرچہ بھی طبع کرایا گیا ہنوز اس کی تکمیل نہ ہوئی تھی کہ یکم دسمبر آگئی مناسب معلوم ہوا کہ اس کو ۲/ جز میں کر دیا جائے۔ شعبان کے پرچے میں ۲۱/ صفحے بڑھا دئے جائیں گے۔ لہٰذا جمادی الآخرہ ورجب کا ایک ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ ارسال زر بنام قاضی عبد الودود صاحب خلف رشید حضرت مولانا مولوی قاضی عبد الوحید مرحوم ومغفور محلہ لودی کٹرہ پٹنہ، سے کرنا چاہئے خط وکتابت وارسال مضامین بنام ابوا المساکین ضیاء الدین مہتمم تحفہ ہوں۔ (ضیاء الدین مہتمم تحفہ حنفیہ، لودی کٹرہ پٹنہ)

[رجب المرجب ۱۳۲۶ھ صفحہ اخیرہ]

کیا کہیں کہتے ہوئے شرم آتی ہے

حضرات ناظرین! تحفۂ حنفیہ کی خدمتوں میں بابت بقایاے زر امدادی پرچہ التجا کرتے کرتے طبیعت پژمردہ دل افسردہ ہوگیا۔ مگر وہ ہیں کہ خبر تک نہیں ہوتے اس قدر خیال فرمالیں۔ اور بات بھی واقعی یہی ہے کہ ہم قیمت تحفہ نہیں دیتے بلکہ دینی اعانت کرتے ہیں۔ دنیاداری میں ہزار ہا روپے خرچ ہو جائیں ذرا بھی پس و پیش نہیں ہوتا۔ اور خندہ پیشانی سے صرف فرماتے ہیں۔ کار خیر میں اگر ایک ادھی بھی خرچ ہو جائے تو نہایت افسوس آئے، چیں بر جبیں ہونا کوئی مشکل نہیں۔ یارو "الدینا مزرعۃ الاٰخرۃ" پر توجہ فرماؤ۔ اور اس دور آخری میں دین کی ترقی، دین کی بہی خواہی، دین کی اعانت، دین کی حمایت میں شب و روز کوشاں رہو۔ درمے قدمے جس طرح ہو سکے دریغ کو کام میں نہ لاؤ۔ اس چند روزہ زندگی میں سامان آخرت جمع کرو یہی کام آئے گا۔ یہی مصائب سے بچائے گا۔ اس پرچہ کی قیمت ایسی نہیں کہ جس کا تحمل نہ ہو سکے۔ گراں گزرے۔ غریب سے غریب آدمی کو بھی ماہواری ۲ روپے۰ جمع کر لینا دشوار نہیں۔ پھر یہی نہیں کہ ہدیۂ مقررہ سے رعایت نہ کی جاتی ہو، یہاں تو شائقین کی حالت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ اگر ثابت ہو جائے کہ مفلس و ناچار ہے اور اس پرچہ پر فریفتہ اور اس کے نہ ملنے سے دلفگار ہے تو اس سے ایک پیسہ بھی نہیں لیا جاتا۔ بلکہ مصارف ڈاک میں بھی اپنا خرچ کیا جاتا ہے۔ طلبہ پر علی العموم رعایت کی جاتی ہے۔ اس پرچے کی اشاعت اور اس کے اجرا سے دنیا طلبی، شکم پروری مقصود نہیں۔ اس کے مصارف نکل آیا کریں اسی قدر کافی۔ اس مرتبہ یہ صورت تحریک بقایائے پرچہ نکالی کہ فہرست اسمائے خریداران ذیل میں لکھی۔ تاکہ حضرات اپنا نام نامی ملاحظہ فرما کر کچھ تو توجہ فرمائیں۔ اس فہرست میں چند قسم کے حضرات ہیں۔

(۱) کم ایسے کہ جن کا حساب پاک وصاف

(۲) اکثر ایسے کہ جن پر رقم کثیر باقی ہے۔

(۳) بعض ایسے کہ خبر تک نہیں ہوتے۔

(۴) بعض حضرات علمائے عظام وفضلائے کرام کے خدمات میں ہدیۃً پرچہ بھیجا جاتا ہے۔ اس میں پرچہ اپنا فخر سمجھتا ہے۔

۱۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلی محلہ سوداگراں دفتر مطبع اہل سنت۔

۲۔ جناب مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی پیلی بھیت محلہ منیر خان۔

۳۔ جناب مولانا عبد المقتدر صاحب بدایوں مولوی محلہ۔

۴۔ جناب مولانا مولوی ہدایتہ اللہ خان صاحب رامپوری جونپور مدرسہ حنفیہ۔)

نمبر ۳ والے حضرات سے بہت کا نام دفتر سے نکال دیا گیا۔ اول الذکر حضرات کی خدمتوں میں یہ التماس کہ سال آئندہ کی پیشگی عنایت فرمائیں ۔ نمبر ۲ صاحبوں سے عرض کہ پچھلا حساب بے باق فرمائیں اور پیشگی ۱۳۲۴ھ کی بھجوائیں۔

نمبر ۳ سے یہ التجا کہ تکلیف فرما کر دفتر تحفہ میں ایک پوسٹ کارڈ پر اپنا حال تحریر فرمائیں کہ پرچہ بند کیا جائے یا امید اعانت رکھی جائے۔ بعد انتظار سال آئندہ میں دفتر سے نام خارج کیا جائے گا پھر کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ ملے گا۔

ہر اسم کے ساتھ تفصیل باقی وغیرہ اس خیال سے نہیں دی گئی کہ آپ کو ضرور ناگوار ہوتا کہ ہم کو سب میں رسوا کیا ہم کو نادھند بنایا اور ہماری نادھندی کو چھاپ کر مشہور کیا۔ مگر با این ہمہ آپ کے ساتھ یہ بھی رعایت کی جاتی ہے کہ جس قدر ہو سکے ۲۹ ذی الحجہ تک اسی قدر بطور اعانت بھجوا دیجیے جو کچھ رقم رہ جائے گی وہ طلب نہ کی جائے گی۔ دفتر بقایا سے مٹا دی جائے گی ۱۳۲۴ھ سے حساب علاحدہ چلے گا۔"

[تحفۂ حنفیہ: ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ ص ۲۳ تا ۳۱]

تحفۂ حنفیہ سے متعلق ارباب علم ودانش کے تاثرات

تحفۂ حنفیہ سے متعلق مشاہیر علماودانشوران قوم کے تاثرات رسالہ کی اہمیت کو اجاگر کرنے میں کافی مددگار ہوں گے۔ کچھ تاثرات نثر میں ہیں اور کچھ منظوم ہیں ہم یہاں تمام نقل کردیتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم یہاں منتظم ومدیر تحفۂ حنفیہ جناب قاضی صاحب کی تحدیث نعمت کے طور پر لکھی ہوئی مدح آمیز تحریر پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہو:

قاضی عبدالوحید فردوسی مدیر ومنتظم تحفہ

قیاس کن زگلستانِ او بہارش را:

"تحفۂ حنفیہ کے چاہنے والو! مذہب اہل سنت کے فدائیو! سچ سچ بلا ردو رعایت تو کہو کہ یہ پرچہ جس کی اشاعت کو ابھی کچھ زیادہ دن نہ گزرے جس کا دوسرا شمارہ اس وقت آپ کے ملاحظہ میں ہے کیسا نکلتا ہے اس کی ادائیں دل کو بھاتی اور اس کی بناوٹیں دل میں کھبتی ہیں یانہیں ؟ گو اس کی تعریف میری زبان سے قابل اعتبار نہیں اور مبالغہ سمجھا جائے مگر آپ ہی انصافانہ کہئے کبھی ایسا غضب کا پرچہ اس وقت تک نظر سے گزرا تھا۔ اس طرز کا دوسرا صحیفہ اب تک دیکھنے میں آیا تھا؟ شاید آپ اس کے جواب میں تجاہل عارفانہ کریں تو کیا تاڑ جانے والی نگاہیں نہ پہچان جائیں گی کہ اشاروں میں کیا باتیں ہورہی ہیں۔

کون سی باتیں، وہی تحفہ کی بابت تعریفیں کہ یہ پرچہ واقعی اس زمانہ کا یادگار اور ہونہار

روز گار معلوم ہوتا ہے۔اس کے گلشن روح افزا کی دل کشا بہار کا عالم ہی اور ہے۔ جس سج دھج جس شان جس ٹھاٹ سے یہ ماشاء اللہ بر آمد ہوتا ہے وہ نرالا اور قابل دید ہے۔ اپنے کمسنی پر بھی اس وقت کے کسی پرانے سے پرانے پرچے سے بفضلہ کم نہیں۔

اس کی پیشانی سے ہر طرح کے آثاراقبال ہویداہیں ۔بہر حال اگر آپ کو وثوق نہ ہواور بمقتضائے ایں کہ ؎

خوشتر آن باشد کہ سر دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

دوسروں کی زبان سے اس کی مدح وستائش سننا چاہتے ہیں تو حامی سنت حضرت مولانا حکیم عبدالقیوم صاحب بدایونی کی تحریر بے نظیر معائنہ فرمایئے۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب پیلی بھیتی کا قابل قدر مراسلہ پھر پڑھ جایئے اگر اب بھی اطمینان نہ ہو تو تحفہ کے قدردان میرے مہربان جناب مولوی صفدر حسن خان صاحب بسمل علوی کاکوروی قابل ایڈیٹر زمانہ کانپور (جن کا میں نہایت ممنون احسان ہو اور زمانہ کی ترقی کا بدل دعا گو ہوں) کی نفیس تقریظ مندرجۂ زمانہ جلد ۶ نمبر ۴۶، سے اپنی تسکین کر لیجئے۔ اورا بھی کیا ہوا نام خدا اسے اس کا شباب تو آنے دیجئے پھر دیکھئے کہ ان شاء اللہ ایک عالم جو ابھی سے اس کی اداؤں پر فریفتہ اس کی ناوک اندازنگاہوں سے نیم بسمل ہورہا ہے گرویدہ ہوتا ہے یا نہیں ؟ میں اپنے تحفہ کا ہاتھ اپنے عزت افزاؤں کے دامت تک پہنچائے دیتا ہوں ۔رہی دستگیری وہ آپ کے متعلق۔شاہا چہ عجب گر بنوازند گدارا۔(منتظم تحفہ)

[تحفۂ حنفیہ: جمادی الثانی،۱۳۱۵ھ صفحہ ۱تا۳]

نیز قاضی صاحب کا یہ تبصرہ بھی ملاحظہ ہو:

”ہندوستان بھر میں یہی ایک پرچہ ہے جو چھ سال سے مذہب اہل سنت کی تائید

اوربدمذہبوں کے خیالات باطلہ کی برابرماہانہ تردید کررہاہے دین متین کوقوت پہنچاتا، بدمذہبی کو چھڑاتاہے۔ اسلام میں جونئے نئے فتنے برپاہوتے بددین سنت پر جوطرح طرح کے حملے کرتے ہیں ان سے ہوشیار کرتاان کی اچھی طرح سے قلعی کھولتاہے۔ اسی نے سچی دینی خدمت کابیڑااٹھایااسی نے بہت سے حضرات کومذہب سنت کافریفتہ بنایا۔ وہ لوگ جوبدمذہبی کی کج راہوں میں بھٹکتے، بددینی کی بھول بھلیوں میں حیراں وسرگرداں پھرتے تھے اسی کے مطالعہ اسی کے وسیلے سے شاہراہ سنت پر ہولیے۔ وادی ضلالت سے نکلے منزل مقصود پاگئے اگر کہاجائے کہ یہ مخزن تحقیق تحقیقات علمی کاچشمہ رحمت الٰہی کادریاسچے سنیوں پکے حنفیوں کے لیے نعمت عظمی رافضیوں، خارجیوں، نیچریوں، وہابیوں ، غیر مقلدوں اوران سب کامجموعہ ندویوں کے حق میں شمشیر برہنہ ہے توبہت ٹھیک اورروااوراگر لکھاجائے کہ علماے ربانی فضلاے حقانی کے دلوں کو مسرت بے نہایت بخشادین کے بیخ کنوں خداے تعالیٰ کے دشمنوں کے کلیجے چاک کرتاہے تونہایت سچ اوربجاہے۔ یہ وہ آفتاب دینی ہے کہ جس کی نورانی تجلی عالم میں پھیلی عجم سے عرب تک پہنچی۔ اقامھا اللہ تعالیٰ بالعزۃ والکرامۃ وادام فیوضھا الجلیلۃ وفوائدھا المنیفۃ۔

[ذوالقعدہ، ۱۳۲۰ھ صفحہ اخیرہ]

رسالہ کی اشاعت اوراس کی ترقی پر ندویوں کی بوکھلاہٹ کااظہار کرتے ہوئے قاضی صاحب لکھتے ہیں:

ہم بھی دیکھیں کہ نکلتاہے یہ تحفہ کیا

افضال ایزد متعال سے یوں توتحفۂ حنفیہ اپنے مقاصد اپنے مضامین کے اعتبارسے جیسااس وقت تک شائع ہوتارہاہے اس کی کیفیت کچھ حضرات اہل دشمنان شرک

وکفر وبدعت کے دلوں سے پوچھئے

آ تش نفسا ن قیمت مے خا نہ شنا سند
افسر دہ دلان را بہ خرابات چہ کار است

مگر نہیں ارباب ندوہ ودیگر مبتدعین جن کے سینوں پر یہ پرچہ سانپ سابن کر لوٹ رہا ہے۔ نشتر کا کام کر رہا ہے جس کی تخریب میں اعوان وانصار ندوہ مطرودہ جلسۂ مخذولہ شب وروز ادھار کھائے پھرتے ہیں۔ ان کے دلوں میں اس نے رہ رہ کر وہ چٹکیاں لی ہیں جس کا مزا ان کا ہی دل کچھ جانتا ہے۔ خیر یہ تو ہمیشہ ہوا کیا ہے اور ہوتا رہے گا کہ حق اوراہل حق کی مضرت رسانی میں کافرین مبتدعین خذلہم اللہ اپنے بوتے بھر کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ ہر طرح پر تقریراًو تحریراًاس سے لڑائی مول لیتے ہیں اور یہی حال اس تحفہ کے ساتھ بھی ہو رہا ہے کہ بعض اخباری صاحب جنہیں تہدید الندوہ اور تحفہ کے ساتھ دلی خصومت ہے اور جن کے دماغ میں مدت (سہ ماہ) کے بعد تہدید الندوہ کے زبردست ولاینحل اعتراضات کے دفع کا شوق سمایا ہے۔ تحفہ کا حسن قبول دیکھ کر آتش حسد سے جل مرے۔ اور تہدید الندوہ کے رد لکھنے پر آمادہ ہو بیٹھے اور جابجا تحفہ پر بھی اٹکل پچو اعتراض کر کے اپنے دل کا بخار نکالنے کو مستعد ہو گئے ہیں۔

اے سبحان اللہ یہ منہ اور مسور کی دال۔ ہم ان اخباری صاحب سے مفصل بات چیت کرتے اور قابلیت کا دعوی باطل کر دیتے مگر افسوس کہ اس بار کے پرچہ میں گنجائش نہ رہی۔ لہذا اخباری صاحب ذرا ہوشیار ہو جائیں اور رسالہ ''دافع مغالطہ ندویہ''(۱۳۱۵) کی اشاعت کے منتظر رہیں۔ ان شاء اللہ چوتھے پرچہ میں ان اخباری نامہ نگار صاحب کی قرار واقعی تنبیہ کی جائے گی۔ کچھ ہو یا نہ ہو شرم وغیرت دلانے پر ارباب ندوہ کے باسی کڑی میں ابال تو آیا۔ صدو ناظم واراکین ندوہ کے دھرم قائم رکھنے کو تحریری مناظرہ

(گو تقریری مناظرہ سے جان چرائے پھرتے ہیں) پر انہیں جرات تو ہوئی۔

ایں ہم غنیمت است۔ مگر یاد رکھئے کہ اس حرکت مذبوحی سے کچھ ہوتا نہیں ان شاء اللہ تعالیٰ نور حق وہدایت کے سامنے آپ کے ظلمت زلیغ وضلالت کو فروغ ہو نہیں سکتا۔ چاہے آپ لاکھ کوشش کریں جان کھپائیں۔ واللہ متم نورہٖ ولو کرہ النادون المبطلون لاحول ولا قوۃ میں بھی کدھر دور جا پڑا کیا کہنا چاہتا تھا کیا کہہ گزرا۔ ہاں صاحبو! اس جھگڑے کو علاحدہ تہ کر رکھئے اور مطلب کی باتیں سنئے کہ جہان اور براہین قاطعہ جو حسن وخوبی تحفہ پر شاہد عادل ہیں آپ کے ملاحظہ میں آچکے۔ ایک اور شاہد دل فریب کی جلوہ گری بھی قیامت ڈھاتی جائے۔ اور تحفہ کی بھولی صورت پیاری سیرت کا نقشہ ایک بار اور آنکھوں میں پھر جائے۔ معائنہ ہو آگرہ اخبار نمبر ۲۷ مطبوعہ ۲۱/ دسمبر ۱۸۹۷ء۔ (منتظم تحفہ)

[رجب المرجب ۱۳۱۵ھ ص ۱ تا ۳]

مولانا صفدر حسن خاں بسمل علوی کاکوروی قابل

ایڈیٹر زمانہ کانپور:

"تحفۂ حنفیہ ۴۴، صفحہ کا ماہواری رسالہ ہے پٹنہ سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اس میں صفحہ ایک سے ۸ تک مسلمانوں کے عقائد کو تقویت دینے والے مضامین قصائد و مسدس غفلت سے بیدار کرنے اور ہوش میں لانے کے لیے وقف ہیں۔

صفحہ ۹ سے ۱۶ تک اسلامی جلسوں، اسلامی خبریں، اسلام کے فضائل، اسلام کی مذہب باطلہ پر افضلیت، عروج وتنزل کے اسباب کے لیے رکھے گئے ہیں۔ صفحہ ۱۷ سے ۲۲ تک مسائل ضروریہ فقہ وحدیث، حالات دوزخ وبہشت، عقائد اہل سنت کے ذکر کے لیے چھوڑے گئے ہیں۔ صفحہ ۲۳ سے ۳۲ تک تردید عقائد مشرکین وکافرین ومنافقین کا ذکر ہوگا۔ صفحہ ۳۳ سے ۴۰ تک سیرت اولیا وانبیا اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آل

واصحاب تابعین ومشاہیر سلف کے فضائل تاریخی مقامات حالات اسلامی سلاطین حال وپیشین کی مذہبی کوششوں کا تذکرہ ان کی برگزیدہ صفات مذکور ہوا کریں گی۔ صفحہ ۴۱ سے ۴۴ تک کارآمد لطائف وظرائف ، مفید دل چسپ حکایات ،اسلامی قصوں کے چھوڑا گیا ہے۔ یہ کتاب اپنے رنگ کی پہلی کتاب ہے جس کی ملک کو ضرورت اور سخت ضرورت تھی بلاشبہہ اگر اس کی ترتیب یہی رہی اور اسی کوشش سے یہ پرچہ چلتا رہا جیسا کہ اس کا پہلا نمبر اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے لیے ایک اچھی فال اور مبارک شگون ہے۔ قیمت اس کے مضامین اور مہتمم کی کوششوں کے دیکھتے بہت ہی کم ہے۔ یعنی صرف۔۔۔ سالانہ ہے۔

فی پرچہ ۳/ کو ملتا ہے۔ ہم اپنے ملک اور قوم سے سفارش کے ساتھ کہتے ہیں کہ وہ دل سے اس کی خریداری پر متوجہ ہوں۔ اس سے بڑھ کر شاید کوئی کتاب مذہبی عقائد رکھنے والوں کے لیے بھی اور نئے تعلیم یافتوں کے جی بہلانے والی ملک کے کسی حصہ سے شائع نہیں ہوئی۔ یہ کتاب مولوی حافظ قاضی عبدالوحید غلام صدیق صاحب حنفی الفردوس منتظم تحفۂ حنفیہ مہتمم مطبع حنفیہ واقع پٹنہ محلہ لودی کٹرہ سے مل سکتی ہے۔"

[جمادی الثانی،۱۳۱۵ھ صفحہ ۱ تا ۳،ماخوذ از زمانہ جلد ۶ نمبر ۴۶]

مولانا حکیم عبدالقیوم بدایونی

مولانا عبدالقیوم بدایونی اپنے رسالہ "سماع الاموات بان بالاحادیث والآیات" میں لکھتے ہیں:

"تھوڑے دنوں سے بعض سنی بھائیوں نے پٹنہ عظیم آباد سے ایک ماہواری رسالہ مسمی بہ تحفہ حنفیہ کی اشاعت کا انتظام کیا ہے۔ جس کی اصلی غرض مذہب حق کی تائید اور اوہام روافض ووہابیہ و تفضیلیہ ونیچریہ وندویہ کی تردید ہے۔ اس کے ملاحظہ سے ارباب ندوہ نے بہت کچھ پیچ وتاب کھایا کہ پٹنہ جہان کے ذی مقدور لوگ باہمت اور دل والے ہیں

جہاں سے کئی لاکھ روپیہ کی اور واثق امید ہے۔ جہاں حلقہ بگوشان و مریدان نیچریہ کی کچھ کمی نہیں اور پھر ایسے مقام سے مذہب اہل سنت کا حامی پرچہ اشاعت پائے۔"

[تحفہ حنفیہ، محرم ۱۳۱۸ھ ص ۱۹،۲۰]

نیز حضرت علیہ الرحمہ اپنے ایک مضمون کے آخر میں لکھتے ہیں:

"اس ہونہار پرچہ سے ان شاء اللہ ثم رسولہ الاعلیٰ بہت کچھ امیدیں ہیں۔ ہر مسئلہ ہر عقیدہ کو بشرط مشیت ایزدی اس کامل تحقیق سے ثابت کرے گا کہ مخالفین کی آنکھیں کھل جائیں۔" [جمادی الثانی، ۱۳۱۵ھ ص ۲۰]

مولانا محمد عتیق احمد پیلی بھیتی

مخزن تحقیق یا تحفۂ حنفیہ یا مخزن حقیقت ۱۳۱۵ھ کہ بعد تحقیق تمام امور کی حقیقت ظاہر کرتا ہے۔ ناظرین! پہلا مصرعہ فارسی زبان سے نکلا لہذا کل اشعار اسی مناسبت سے صرف ۱۵ر منٹ میں لکھے ہیں۔ مطلب ادا کیا ہے۔ عبارت آرائی اگر غلطی ہو تو معاف فرمانا درحالیکہ نظر ثانی بھی نہیں کی ہے۔

وقت آن آمد کہ بردارم قلم — از برائے تحفہ تحریر می کنم (۱)
تحفۂ حنفیہ اسمے خوب شد — اہل سنت را بسے مرغوب شد (۲)
بد ضروری ایں چنیں یک پرچہ — بہر تنبیہِ عوام از خدشہ (۳)
شد ز عہد حضرت عثمان غنی — فرقہائے ضالہ را روشنی (۴)
اہل سنت حسب فرمان نبی — ہفت دو ملت شدند از کجروی
ہمدرینان شاخہا بسیار شد — نیچری وہابیہ اظہار شد (۵)
مہدویہ آخر اوندویہ — فتنۂ درہندیان پیدا شد (۶)

منعقد شد جلسہ در کانپور — مجمع علما شد از نزدیک و دور (۷)

ندوۃ العلما مسمی شد و لے — ابتدا اے او خراب آمد کہ و ے

بود بے قید و شرائط اجتماع — شد مضرت زاں بجاے انتفاع (۸)

نیچران وہابیان از راہ کید — عالمان خام را کردند صید (۹)

عامیان را زیں سبب شد لغزشے — عالمانِ پختہ را شد حیرتے

کین چہ ظاہر شد فساد مذہبی — انتظام فتنہ شدہ بس لابدی (۱۰)

کندریں حلوا سم قاتل نہان ست (۱۱) — عامیان دانند قول عالمان ست

از براے دفع این کید عظیم — تحفہ حنفیہ شد بس مستقیم (۲۱)

کانپوری تحفہ دیگر را کند — پند و وعظ و خویش را می ننگر (۳۱)

کار این تحفہ ست اول خویش را — رہ نماید بعدہ درویش را (۴۱)

یا الٰہی از طفیل آنجناب — تحفۂ حنفیہ را کن کامیاب (۵۱)

(۱) اگرچہ بیماری کی کمزوری سے معذوری ہے تاہم میں تحفہ کاڈھنگ دیکھ رہاتھا۔اب بفضلہ تعالیٰ حالت بہت عمدہ ہوگئی ہے لہٰذا بے ساختہ یہ اشعار دل سے نکلے۔۱۲منہ۔

(۲) اس کانام اورکام دونوں اہل سنت کوپسند ہوں گے اورہیں جواس سے دل چسپی کی جگہ حسدو خصومت رکھے ضرور ہے کہ مذہب اہل سنت کابدخواہ ہے۔۱۲منہ۔

(۳) ایسے پرچے کی سخت ضرورت تھی کیوں کہ حفاظت مذہب اہل سنت کے لیے خاصل کوئی رسالہ شائع نہیں ہوتا تھا۔جس کے بغیر بہت نقصان تھا اب ان شاء اللہ تعالیٰ تمام خدشات سے عوام کواطلاع ہوتی رہے گی۔۱۲منہ۔

(۴) بعض لوگ دھوکے میں پڑتے ہیں کہ فلاں عالم ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جاننا چاہئے کہ ابلیس تو معلم الملکوت تھا اور اسی مذہب اہل سنت میں حضرت عثمان ذوالنورین کے زمانہ سے برابر گمراہ فرقے نکلتے چلے آئے ہیں۔ جن کے موجد عالم ہی تھے مگر وہ عالم جو اس کے مصداق ہوئے ؎

مبادا دل آن فرومایہ شاد
کہ از بہر دنیا دہد دین بباد

(۵) ایک اہل سنت میں سے بہتر فرقے گمراہ حسب فرمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلے یہ حدیث رسالۂ ہٰذا کی لوح پر دائیں میں موجود ہے۔ پھر ان فرقوں سے شاخیں رافضی، خارجی، وہابی، نیچری، مہدوی وغیرہ نکلیں۔ ۱۲۔

(٦) اب اس چودھویں صدی کا پہلا فتنہ بنام ندوۃ العلما پیدا ہوا ہے۔ یہ سب سے بڑھ کر ہے کہ کسی ایک دوسے منسوب نہیں بلکہ علما کے نام سے ہے۔ ۱۲ منہ۔

(۷) یہ ظاہر ہے کہ اگر علمائے اہل سنت اجتماعی حالت سے حفاظت مذہب کے ساتھ دین و دنیا کے کام کریں تو کس قدر عظمت اور قوت ہو چنانچہ کانپور میں ندوۃ العلما کا انعقاد اس بنا پر سمجھا گیا تھا۔ ۱۲ منہ۔

(۸) اگرچہ اجتماع علما بہتر تھا مگر اس کی ابتدا ہی بگڑ گئی کہ بدمذہبوں کی دراندازی سے بلا کسی قید اور شرط کے عام فرقوں کی گویا ایک کھچڑی پکائی گئی جس سے نفع کی جگہ نقصان پیدا ہوا۔ ۱۲ منہ۔

(۹) بدمذہبوں نے بعض خاص علما کو وہ پٹی پڑھائی کہ آج تک نہیں سمجھتے کہ بھیڑیا بھی کہیں بکریوں کا رکھوالا اور دردمند ہو سکتا ہے۔ یا کسی شے میں سے کوئی چیز خلاف اس کے نکل سکتی ہے جو اس میں ہے چنانچہ بدمذہبوں کے اقوال اس کے شاہد ہیں

مگر صدر وناظم ندوہ وغیرہ بعض علما کو ایسی مصلحت سمجھائی ہے کہ مضرت مذہبی کی کچھ ان کو پرواہ نہ رہی۔ ۱۲ منہ۔

(۱۰) عوام کو اس میں یوں دھوکا ہوا ہے کہ یہ کاروائی علما کی ہے لہٰذا مذہبی مضرت نہ ہوگی لیکن جو عقل رکھتے ہیں انہوں نے حقیقت حال کو دریافت کرلیا ہے اور کیوں عام لوگ دھوکا نہ کھائیں کہ زلۃ العالم زلۃ العالم۔ بہت صحیح ہے یعنی لغزش ایک عالم کی لغزش ہے ایک جہان کی۔ اس سبب سے پکے عالموں کو جو حفاظت مذہب کو تمام مصلحتوں پر مقدم جانتے ہیں سخت تردد اور فکر ہوئی کہ یہ کیا سے کیا ہو گیا اس کی اصلاح کرنا ضرور ہے۔ چنانچہ بہت کچھ کوشش کی مگر وہاں جڑ مضبوط ہو چکی ہے۔ ۱۲ منہ۔

(۱۱) ناواقف لوگ حلوے زہر آلود کو جس طرح بڑے شوق سے کھالیتے ہیں اسی طرح عام لوگ اس کے ظاہری جلووں اور صرف یہ خیال کرکے کہ عالم جمع ہیں اس سے کچھ مطلب نہیں نہ آگاہی کہ کیسے عالم ہیں اور کیا کر رہے ہیں ندوے کی کاروئیوں پر نیک گمان کرتے ہیں لیکن جب واقف ہوتے ہیں تو متنفر ہو جاتے ہیں۔ ۱۲ منہ۔

(۱۲) خیال کرنے مقام ہے کہ جب ایک عالم کی گمراہی ایک جہان کو کافی ہے تو زلۃ العلما یعنی چند عالموں کی لغزش کا کیا ٹھکانہ ہے۔ پھر عوام کا دھوکا کھانا کچھ تعجب خیز امر نہیں ہے۔ مگر ان کو آگاہ کرنے کے لیے کوشش کرنا فرض ہو گیا۔ اسی واسطے تحفۂ حنفیہ جاری ہوا کہ بدمذہبوں کے مکر سے عوام کو بچائے اگرچہ وہ کسی فرقے کے ہوں ندویہ پر انحصار نہیں ہے۔ ۱۲ منہ۔

(۱۳) تحفۂ محمدیہ کانپوری صرف عیسائیوں وغیرہ کی بابت مضامین لکھتا ہے اور گھر کا انتظام نہیں کرتا بلکہ بگاڑنے کے ذمہ لیا ہے۔ وہی مثل ہے کہ خود را فضیحت و دیگران را نصیحت ۱۲ منہ۔

(۱۴) تحفۂ حنفیہ ایک جامع اور عمدہ رسالہ ہے کہ پہلے اپنے یہاں کے فرقوں کو راہ راست پر لانے کی سعی کرتا ہے بعدہ غیر اقوام کے لیے بھی ویسا ہی کارآمد ہے۔ جیسا کہ کوئی دوسرا رسالہ۔ لہٰذا مسلمانوں کو دامے درمے قدمے سخنے جس طرح ہو سکے ضرور خدمت کرنی چاہیئے۔ یعنی خود خریدار ہونا دوسروں کو خریدار بنانا قیمتیں بھجوانا اور مضامین سے مدد کرتے رہنا کہ کثرت اشاعت پر قیمت بھی آدھی رہ جائے گی یعنی اب دو روپے سالانہ ہے تو ایک روپیہ سالانہ دینا ہو گا۔ اور اس سے ہزاروں درجہ بہتر حالت سے شائع ہوا کرے گا۔ ۱۲ منہ۔

(۱۵) آنجناب سے مراد ہے ذات قدسی صفات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ۱۲ منہ۔

الراقم (جناب مولانا مولوی) محمد عتیق احمد (صاحب) سنی حنفی پیش امام جامع مسجد پیلی بھیت۔ [شوال المکرم، ۱۳۱۵ھ ص ۴۱ تا ۴۴]

مولانا عتیق احمد پیلی بھیتی مزید لکھتے ہیں:

’’میں نے اپنی تحریر اور وعدے کے موافق تحفۂ حنفیہ کے خریداروں میں اضافے کی حتی الامکان کوشش کی۔ چنانچہ تبرکاً وتیمناً اول بحضور مقبول بارگاہ کبریا سالک راہ طریقت واقف راز حقیقت متبع شریعت حاجی الحرمین الشریفین عالی جناب حضرت شاہ محمد شیر صاحب دامت برکاتہم پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اُس طرف (ندوے) کی تائید میں تو نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، بلکہ تردید میں ہے۔ تب فرمایا کہ ایک کتاب وہاں (ندوے) کی بھی ایک شخص دے گئے ہیں۔ اور فرمایا کہ خدا جانے اِن لوگوں کو کیا ہو گیا ہے اللہ ہدایت فرمائے۔ (اس موقع پر میں ناظرین کو خوب وزبون کی تحقیق معمولی کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ عموماً اہل باطن اصحاب باصفا کا اس بارے میں یہی حال ہے چناں

چہ حضرت مولانا حاجی شاہ محمد اکبر صاحب ابو العلائی سجادہ نشین درگاہ داناپور دام اکرامہم کا مضمون پرچۂ گزشتہ بابت ماہ ذیقعدہ و ذے الحجہ کے آخر میں کس خوبی و انداز سے درج ہے۔ سبحان اللہ۔ اول میں تو معمولی لیکن دلچسپ ایسا کہ آخر تک پڑھے بغیر نہ چھوڑا جائے۔ اور کس عمدہ تمہید سے مبتدا کی خبر نکالی ہے کہ دیکھ کر طبیعت کمال مسرور ہوئی۔ اور پھر ایسی مستحکم کہ جواب ندارد) منجملہ نئے خریداران کے

(۱) جناب محمد عبد اللطیف خان صاحب رئیس و صدر انجمن اسلامیہ پیلی بھیت ہیں۔

(۲) جناب حکیم مولوی خلیل الرحمن خان صاحب رکن انجمن۔

(۳) جناب خان زادہ عبد الکریم خان صاحب رکن انجمن و رئیس و آنزیری مجسٹریٹ ضلع ترائین۔

(۴) جناب مولوی عبد اللطیف صاحب تاجر لٹہ رکن انجمن۔

اور خریداران سابق ہیں۔

(۵) جناب قاضی حافظ حاجی خلیل الدین حسن صاحب وکیل۔

(۶) جناب مولانا مولوی وصی احمد صاحب محدث سورتی رکن انجمن۔

(۷) محمد عتیق احمد نائب دبیر انجمن ہیں۔

اور بفضلہ امید ہے کہ

(۸) جناب حاجی عبد المجید خان صاحب رئیس و رکن انجمن۔

(۹) جناب داروغہ منشی علی حسین خان صاحب سب انسپکٹر پنشنر و نائب صدر انجمن۔

(۱۰) جناب منشی اصغر علی خان صاحب منصرم محکمہ چونگی۔

(۱۱) جناب قاضی عبد الرحمن صاحب تحویل دار کتب انگریزی ریاست پٹیالہ۔

خریدار ہوں گے۔ یہ اس غرض سے عرض کیا گیا کہ دیگر ناظرین بھی ایسے ہی خریدار پیدا

کریں تو کس قدر استحکام وترقی اس رسالہ کو ہو۔ فقط

الراقم (جناب مولانا مولوی) محمد عتیق احمد صاحب از پیلی بھیت (ہم اس حمایت سنت سے مولانا کے نہایت ممنون ہیں خداوند کریم جزائے خیر دے۔ منتظم تحفہ)

[محرم ۱۳۱۶ھ ص ۵،۶]

مولانا سید ابو سلیمان محمد عبد العزیز عاجز بھوساہوی مظفر پوری:

تحفۂ حنفیہ روح کی دوا ہے!

اس عالم ایجاد میں جتنے قسم کے جاندار ہیں خواہ اشرف المخلوقات ہوں یا مور ضعیف، انسان سے لے کر کیڑے پتنگے تک علی العموم دیکھا جاتا ہے کہ اپنی اپنی جان (روح) سب ہی کو پیاری ہوتی ہے۔ کوئی جانور دنیا میں ایسا نہیں کہ اپنی جان کی محافظت میں تاحد قوت وقدرت کچھ بھی دریغ کرتا ہو۔ اور کوئی فرد افراد انسان سے گو وہ احمق ہی سہی مگر نہیں دیکھا گیا کہ ہفت اقلیم کی بادشاہت کو ایک سکنڈ کی بھی حیات کے عوض پسند کرتا ہو۔ کیوں کہ روح اصل ہے۔ اور اسباب دنیوی فرع۔ وہ جوہر ہے اور یہ عرض۔ وہ سابق ہے اور یہ لاحق۔ وہ علت ہے یہ معلول۔ وہ سبب ہے یہ مسبب۔ وہ نور ہے یہ پرتو۔ وہ حاکم ہے یہ محکوم۔ خلاصہ یہ کہ وہ بادشاہ ہے یہ رعایا۔ جب بدن میں روح نہیں تو کچھ نہیں۔ لاکھوں قسم کی دنیاوی نعمتیں کیوں نہ حاصل ہوں مگر سب بے کار۔ ہاتھ، پیر، ناک، کان یا اور کسی دوسرے عضو بدن کے ضائع ہو جانے سے اتنا غم نہیں ہوتا جتنا کہ روح کے جسم سے مفارقت کر جانے سے۔ سب دنیاوی نعمتیں رخصت ہو جائیں چنداں قابل لحاظ نہیں، مگر جسم سے روح کا رخصت ہو جانا مطلوب نہیں۔ بادشاہ ہر ذی روح حضرت سلیمان علیہ و

علی نبینا الصلاۃ والسلام سے سوال کیا گیا دنیا میں سب سے زیادہ پیاری چیز اور سب سے زیادہ بری چیز کون ہے؟ جواب دیا سب چیزوں سے زیادہ پیاری چیز آدمی کو اپنی جان ہے جب تک جسم کے اندر رہے۔ اور سب سے زیادہ بری چیز بدن انسانی ہے جب بے روح ہو۔ اسی جواب کو ایزد جل وعلانے بھی پسند فرمایا (عجائب القصص فارسی) وجہ یہ ہے کہ دنیاوی اسباب یا اعضائے بدن ایسے نہیں کہ اس کے فقدان سے آدمی من کل الوجوہ بے کار اور عالم دنیا میں رہنے ہی کے قابل نہ رہتا ہو، بلکہ عدم معیشت کی حالت میں تنگدستی سے اعضائے بدن کے ضائع ہو جانے کی صورت میں تکلیف سے اپنی زندگی کے ایام کسی نہ کسی روش سے بسر کر لیتا ہے۔ بخلاف موت کے جس میں ساری امیدیں تہ خاک اور دنیاوی نعمتوں سے ایک دم ابد الآباد تک کے واسطے بالکل ہی محرومی ہو جاتی ہے۔ روح ہی ایک ایسی چیز ہے جس کی تعریف میں اور ایسی تعریف کہ اس سے بڑھ کے اور کسی وصف کا ہونا خارج از امکان ہے۔ خالق الخلق ارشاد فرماتا ہے: ''ونفخت فیه من روحی''

(اور پھوکا ہم نے اس میں اپنی وح سے، ۱۲ منہ) کیوں کہ خود خالق جس کی تعریف فرمائے اور جسے اپنی جانب منسوب کرے اس سے بڑھ کے کیا اور کس کی تعریف ہوگی۔ خداوند تعالی نے مشت خاک انسان کو جو بالکل بے حقیقت و ذلیل و خوار تھے اشرف المخلوقات بنایا۔ اور روئے زمین پر اپنی خلافت کے شرف سے ممتاز فرما کر بھیجا۔

کما قال اللہ تعالی: اذ قال ربك للملئكة انی جاعل فی الارض خلیفة''

(جب کہا تمہارے پرورد گار نے فرشتوں کو تحقیق کہ میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ ۱۲ منہ)

نہ جسم خاکی اور موزوں، سج دھج اور زیبا صورت ہونے کے باعث بلکہ اسی لطیف چیز روح کی بزرگی کے سبب سے۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے جن کی حکمت اور دانائی کی

خبر قرآن پاک میں موجود ہے۔

قال اللہ تعالیٰ وآتینالقمن الحکمۃ۔ (اور دی ہم نے لقمان کو حکمت۔ ۱۲منہ)

تادوران حیات نہ صرف روح کی نگہداشت ہی کی بلکہ اسباب دنیوی سے قطع تعلق کرکے آپ نے اپنی روح کو لطیف بھی رکھا۔ اگرچہ نظراًالی الاصل روح ایک ہی نوع ہے، مگر عمدگی اور رداءت کے اعتبار سے اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ روح لطیف اور روح کثیف۔ روح لطیف وہی روح ہے جس کی شان میں ''نفخت فیہ من روحی'' وارد ہے۔ جب اس روح لطیف نے جسم کثیف انسان میں جگہ پکڑی اور کثرت گناہ و تعلقات دنیوی کے باعث ظرف کی کثافت سے مظروف میں بھی گندگی اور کثافت آگئی تو اس کا نام روح کثیف ہوا۔ لکھا ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے رہنے کے واسطے جو گھر بنایا تھا نہایت تنگ اور غیر محفوظ تھا۔ دروازہ اور بھی ایسا تنگ تھا کہ انسان بدقت اس گھر میں جا سکتا تھا۔ نہ تو دن کو دھوپ سے بچاؤ تھا نہ شب کو شبنم اور آندھی پانی سے کوئی حفاظت۔ ایک شخص نے سوال کیا حضور اچھا مکان کیوں نہیں بناتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ مر جانے والے کے واسطے یہ بھی بہت ہے۔

بادم سرد و چشم گریان شاہ ؎ گفت ھذا من یموت کثیر

(اس شخص کے واسطے جو مر جائے گا یہ بہت ہے۔ ۱۲منہ)

(تفسیر فتح العزیز سورہ بقرہ فارسی و عجائب القصص فارسی وغیرہما)

غرض کہ جس پہلو سے دیکھئے طبیعت انسانی عموماً روح کی نگہداشت چاہتی ہے۔ اور بالخصوص دانا و دوراندیش نہ صرف محافظت ہی کرتے ہیں بلکہ روح کے لطیف رکھنے کے بھی ہمہ تن کوشاں وساعی رہتے ہیں۔ کیونکہ انواع ارواح سے صرف روح لطیف ہی میں یہ وصف ہے کہ اپنے خالق اور اصل سے ملنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ پوشیدہ امر

نہیں کہ کثافت ہر چیز میں باعث ثقالت اور پستی اور کم مائگی ذات شے اور موجب تنفر نظار گیاں ہوتی ہے۔ جس شخص کی کوئی اولاد نہ ہو اگر اس سے سوال کیا جائے تم چاہتے ہو کہ خالق تمہیں ایک لڑکا نہایت حسین و جمیل اور دولت مند بخشے تو بیشک وہ آہ سرد بھر کر غایت اشتیاق کے عالم میں بے اختیار بول اٹھے گا ،جی۔ اگر کوئی لڑکی لنگڑی ،لولی ،کانی، بہری بھی ہو تو میں ہزاروں شکر ادا کروں ۔صورت ، شکل، اعضا کی درستگی ،اقبال مندی نہ سہی مگر اولاد تو کہی جائے گی۔ گو اس سے ہمیں کوئی نفع نہ پہنچے مگر عاقر ہونے کا عیب تو رفع ہو جائے گا۔ دیکھیے صورت ہیأت کی عمدگی، جوارح کی درستگی، اقبال کی موجودگی نہ ہو تو نہ ہو مگر وجود روح کی خواہش ضرور ہے۔ کامل نہ ہو ناقص ہی سے اتمام حوصلہ مقصود ہے۔ اس عالم ایجاد میں علی العموم انسان چاہے تنگدست ہو یا امیر ،ذی علم ہو یا جاہل، عاقل ہو یا نادان، کسی درجہ اور کسی وصف کا ہو مگر جان کی حفاظت کے واسطے کیا کیا کوششیں نہیں کرتا ہے۔ اور کیسا کچھ زیر بار خرچ نہیں ہوتا ہے۔ ایسا کہیں نہیں دیکھا گیا کہ اعضائے بدن اور مال و دولت کی حفاظت کے واسطے کسی شخص نے جان دے دینا منظور کیا ہو۔ ہاں اتفاقات اور شاذ نادر کا وقوع نہ صرف ہمارے دائرہ بحث بلکہ عند العقل حکم کلی اور شمول تعمیم ہی سے خارج ہے یا کوئی مخبوط الحواس یا مجنوں یا بہائم صفت اگر خلاف اقتضائے طبیعت عام خلقت انسانی پسند کرے تو ایسا شخص حسب مقتضائے صفت اپنے غیر معتبر اور اس کی باتیں مردود و ناقابل قبول سمجھی جائیں گی۔ جہاں تک سنا گیا کہ جب کسی مسافر کو راہزن یا دزد عیار نے گھیرا اور مال اسباب چھین لینے کی غرض سے جان سے مار ڈالنے کی دھمکی دی تو مجبوراً آخر بیچارے مسافر نے مال اسباب سے کنارہ ہو کر اپنی جان ہی بچانا غنیمت سمجھا۔ اور گو قارون کا خزانہ یا تنگدستی کا بیادہ جو کچھ ساتھ ہو مگر سب چھوڑ چھاڑ آخر جان بچانے کی غرض سے بھاگتے ہی نظر آیا۔

ہمارا یہ منشا نہیں کہ انسان اپنے جوارح یا اسباب دنیوی کی حفاظت کسی معمولی حد تک بھی مد نظر نہ رکھے نہیں ہر گز نہیں۔ بلکہ کما ینبغی، حفاظت کام میں لائے۔ مگر جان کے مقابلے میں البتہ اسباب دنیوی کی محافظت کے واسطے نہ تو شواہدات زمانہ شاہد اور نہ قول حکما و عقلا مؤید۔

پس جب امثال مذکورہ بالا و شواہدات زمانہ و اقوال حکما سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جان اصل ہے اور اسباب دنیوی فرع۔ جان کی محافظت مقدم ہے اور مال و دولت کی حفاظت مؤخر تو اس کے بعد یہ بھی ضرور تسلیم کرنا پڑے گا کہ جو اسباب روح کے قائم رکھنے والے، روح کی محافظت کرنے والے، روح کو نقصان قبول کرنے اور غیر قابل رجوع الی الاصل ہونے سے بچانے والے، قابل قبولیت انوار ایزدی بنانے والے، دنیاوی ردی آب و ہوا کے دھبے سے پاک کر کے نورانیت کی بلندی پر پہنچانے والے، فساد عقیدہ کی کالی بلا سے نجات دینے والے ہوں، بہر حال عند العقل ایسے اسباب کی نگہداشت بھی ہر کام پر مقدم اور ضروری التسلیم ہے۔ اور مال و دولت کی حفاظت کرنے والے اسباب سے پہلے قابل لحاظ اور عمل در آمد ہے۔ تو بس "تحفۂ حنفیہ" جو اس وقت پیش نظر ہے، گو آپ کی سرسری نگاہ اور فوری دید میں اس کی چنداں ضرورت نہ ثابت ہو اور ممکن ہے کہ بے توجہی اور بے پروائی دینی اور کنجوسی کی سرکار میں اس کی کوئی قدر نہ کی جائے۔ مگر حضرت یہ وہ اکسیر اعظم ہے کہ تمامی ہندوستان میں سوائے شہر عظیم آباد اور وہ بھی بجز جناب قاضی عبد الوحید صاحب کے مطب کے اور کسی دوسری جگہ اس کا ملنا دشوار کیا بلکہ مشکل در مشکل ہے۔ تو اب کیا آپ خود اس کا فیصلہ نہیں فرما سکتے ہیں کہ روح کی صیقل اور قلب کی صفائی اور ایمان کی تازگی کے واسطے کس قدر اس کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ فاسد عقیدوں سے انسان کے قلب کو پاک کرتا ہے۔ دلوں سے ردی مادے اور۔۔ پذیر عصیاں

کے زہریلی خلطوں کو دفع کرتا ہے۔ نور ایمان سے تاریک دلوں کو منور بناتا ہے۔ ایمان کو دشمنوں سے بچاتا ہے۔ ایمان کے دشمنوں کا قلع قمع کرتا ہے۔ ان کی جانوں پر بجلی گراتا ہے۔ انسان کو دہکتی ہوئی آتش دوزخ سے بچاتا ہے اور فردوس بریں میں داخل ہونے کے لائق بناتا ہے۔ یعنی روح کو تکالیف جہنمی سے بچاتا ہے اور اس کو مدام آرام دلاتا ہے۔ اسلامی خبریں مسلمانوں تک پہنچاتا ہے۔ کم علموں کو پُرمایۂ علم بناتا ہے۔ ہم خرما وہم ثواب۔ گویا دنیا و آخرت دونوں جہاں کا تحفہ اس ''تحفہ حنفیہ'' میں ہے۔ جہاں آپ لاکھوں روپے بدن کی صحت مال و دولت کی حفاظت میں خرچ کرتے ہیں، حکیموں اور ڈاکٹروں کی خوشامد اور دلجوئی میں کس کس طرح جان کھپاتے ہیں، وہاں آپ روح کے معالج جان کے طبیب کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں؟ اور روح کی صحت کے اسباب موجود کرنے والوں کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہیں؟

میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کس قسم کی غفلت و بے پروائی یا ضعف ایمانی ہے کہ حفظان ایمان وصحت روح کے واسطے نہ تو ہم کچھ کرتے ہیں اور نہ کرنا چاہتے ہیں۔ چہ جائے کہ اس کے اسباب بھی ہمارے ہاتھوں میں موجود ہیں۔ کیسی حسرت اس بدنصیب کو ہوگی جس کی گود میں یار ہو اور صحبت سے کامیاب نہ ہو۔

حکایت: ایک شخص نے خواب دیکھا کنوئیں میں ایک مسافر گر گیا ہے اور اس کنوئیں پر چند اشخاص کھڑے اس کے نکالنے کے واسطے کنوئیں کے اندر ڈوریاں گرائے ہوئے اس مسافر کو پکار رہے ہیں مگر وہ مسافر پکارنے والوں کی صدا پر کچھ کان نہیں لگاتا ہے۔ اور اس فانی لذت میں مبتلا ہے جو کنوئیں کے اندر ایک برگد کے درخت سے جس میں شہد کا چھتا ہے قطرہ قطرہ شہد ٹپک ٹپک کر اس کے منھ میں گر رہا ہے۔ حالانکہ دو چوہے ایک سرخ ایک سفید برگد کی جڑ کو کاٹ رہے ہیں اور عنقریب وہ درخت مسافر کے اوپر گرنا چاہتا

ہے۔ آخر تھوڑی دیر میں برگد کا درخت مسافر پر آگرا اور اس کی ہڈیاں تک چور ہو گئیں۔ ایک باخدا نے یہ خواب سنا اور چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ کہ دنیاوی لذات میں انسان اس طرح پھنسا ہوا ہے اور داعیاں اسلام کو کچھ دھیان میں نہیں لاتا ہے۔ حالانکہ دن رات دو چوہے سرخ وسفید زندگی کی جڑ کاٹ رہے ہیں۔

قیامت کے دن معلوم ہوگا کہ دنیاوی اغراض میں ہمارے اخراجات کس قدر ہوئے۔ اور داعیان اسلام کو لبیک کہنے اور ان کی پکار پر کان دھرنے کے لیے ہم کس قدر مستعد و آمادہ ہوئے۔

بروز حشر شود ہم چو صبح معلومت
کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور
بقول دشمن پیمان دوست بشکستی
ببیں کہ از کہ بریدی و باکہ پیوستی

(۱) قیامت کے روز صبح کے مانند تم کو معلوم ہو جائے گا کہ تم نے اندھیری رات میں کس کے ساتھ عشقی معاملہ کیا۔ ۱۲ منہ۔

(۲) دشمن کے کہنے سے دوست کا عہد تو نے توڑا تو دیکھ کہ کس سے علاحدہ ہوا اور کس سے ملا ۱۲ منہ

الراقم: سید ابو سلیمان محمد عبد العزیز عاجز بھوساہوی مظفر پوری

کپتان نور محمد خان اکبر آبادی

"لیکن چند پرچھائے تحفہ حنفیہ جس میں جوابات ندوہ شائع ہوئے ہیں نظر سے گزرے تو کہنا پڑتا ہے خدا بچائے ان کی ترچھی چتون سے، خدا کی پناہ ندوہ کیا ہے گویا جہنم

کاراستہ بتانے والاہے۔ خصوصاً اہل سنت والجماعت حنفی المذہب کے لیے۔اس میں شک نہیں۔ خدادراز کرے عمروحوصلہ ان کا۔ مدیر تحفہ مولانا حکیم یوسف حسن صاحب قادری ومنتظم تحفہ حنفیہ مولوی عبدالوحید غلام صدیق حنفی الفردوسی صاحب نے بڑااحسان امت مرحومہ خاص حنفی المذہب پر کیاجوڈنکے کی چوٹ پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اے حنفی مذہب والے بھائیو! معظم منسٹر (وزیراعظم) پر قربان ہوجانے والو! گورنروں کے احکام ماننے والو! دوربھاگو یہ ندوہ مصداق اسی سیار (گیدڑ) کاہے جو نیل کے ماٹھ میں گر پڑاتھا۔

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی　　بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر پائیں

کپتان نور محمد خان اکبر آبادی۔　　[ربیع الاول والآخر ۱۳۱۶ھ ص۶۸]

(شرعی ساقی نامہ)

پلا ساقیا مجھ کو اس مے کا جام		کہ پینا نہ ہو جس کا شرعاً حرام
محبت سے دے ساقیا جام مُل		نہاں جو کہ ہے راز وہ جائے کھل
ترے در پہ آئے ہیں اے نیک نام		خدارا پلا ایک وحدت کا جام
اٹھے ہے دوئی کا جو پردہ پڑا		میں مانوں گا احسان تیرا بڑا
ذرا اس کا بھی دل میں کرلے خیال		ہوئے غم میں اس مے کے ازنڈھال
نہ ترسا خدارا مجھے ساقیا		ترا ہو گا کونین میں سن بھلا
ہو احسان تیرا پلا دے مجھے		شکم سیر بھر کر چھکا دے مجھے
اٹھی کالی کالی گھٹا آج ہے		مرے پیارے ساقی ترا راج ہے
تو گردش میں اب جلد پیمانہ لا		ذرا دخت رز کو دلہن کر دکھا
ترے میکدہ پر فدا جان ہے		کہ ندوہ بھی تجھ پر سے قربان ہے

ادھر آئیں ندوہ کے سب یار غار		کہ ہے جن کا عرصہ سے اب انتظار
اگر مرد میداں ہیں مجلس(۱) میں آئیں		ذرا آکے یاروں سے آنکھیں ملائیں
وحید اور یوسف وہ فخر انام		جو تحفہ کا کرتے ہیں سب انتظام
یہ ہیں اہل سنت کے ازدل رفیق		بڑے مہربان ہیں بڑے ہیں شفیق
کیا رد ندوہ کس انداز سے		عیاں کررہے ہیں جو کچھ راز ہے
یہی رات دن ان کو اب فکر ہے		کہ تا اہل سنت بچیں مکر سے
بچایا ہر اک طور سے دین کو		نبی کی شریعت اورآئین کو
کہیں سب مسلماں یہی برملا		خدایا تو ندوہ سے ہم کو بچا
کریں ان کی چاہت غریب وامیر		صغیر و کبیر اور برناؤ پیر
مدیر(۲) ورناظم(۳) سبھی شاد ہوں		ہمیشہ ابد تک یہ آباد ہوں
یہ کپتانؔ ہے دل سے کرتا دعا		بڑھے بانیٔ تحفہ کا مرتبہ
جہاں میں یہی نام جاری رہے		کہ ندوہ ہمیشہ کو عاری رہے
رہیں سارے دنیا میں یہ نیک نام		بحق محمد علیہ السلام

(۱) مجلس علمائے اہل سنت بریلی۔

(۲) مولانا حکیم یوسف حسن صاحب حنفی قادری مدیر تحفہ حنفیہ زاد مجدہ۔ ۱۲ منہ۔

(۳) جناب مولوی حافظ قاضی عبدالوحید صاحب سنی حنفی الفردوسی زادلطفہ۔ ۱۲ منہ۔

[ربیع الاول والآخر، ۱۳۱۶ھ ص ۸۱،۸۲]

مولانا خلیل الرحمن پیپلی بھیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یاد میری میرے مخدوم کو آئی صد شکر آرزوے دل ناکام بر آئی صد شکر

کنایتاً کیوں کہوں کہ بلبل کو برگ گل، مخمور کو جام مُل، پروانہ کو جلنا، شمع کو پگھلنا، درد کو دوا، رنجور کو شفا، ناکام کو کام، امیدوار کو انعام ملا۔ صراحتاً کیوں نہ کہوں تحفۂ حنفیہ مع عنایت نامہ کے پہنچا۔ اورآپ کی خیریت کا مژدہ اپنے ہمراہ لایا۔ ایزد پاک آپ جیسے باکمال کو جس سے بالعموم زمانے کو فخر اور بالخصوص پٹنہ کو ناز ہے۔ بہت دنوں تک صفحۂ روزگار پر جلوہ فرما رکھے۔ آمین ثم آمین۔ یہ محض آپ کی صاحبی اور نیاز مند نوازی ہے کہ مجھ سے جیسے ہیچ میرز ناچیز کو تحفہ تحفتاً لطف فرماتے ہیں۔

ہر مو کہ جگہ تن پہ اگر میرے زباں ہو تو بھی تو نہ اس بندہ نوازی کا بیاں ہو

فی الواقع اگر آپ کے تحفہ کو تحفۂ سماوی کہوں تو بے جا نہیں بلکہ بجا ہے۔

نظم

کفر و بدعت کو کھونے والا تحفہ پٹنہ سے یہ چھپا ہے
کفار میں پڑ گئی ہے ہل چل مت پوچھو کہ دم نکل گیا ہے
ایک آگ جگر میں لگ گئی ہے یک حشر جہاں میں بپا ہے
خالی نہیں لطف سے کوئی بات دریا کو زے میں بھر دیا ہے
تحریر جدا ہے سب سے اس کی تقریر میں اور ہی مزا ہے
مضمون ہیں اس کے نگہت افزا دیکھو اک باغ سا لگا ہے
اللہ رے یہ کلام شیریں تحفہ میں مزا نبات کا ہے

تحفہ نے ہمیں ہے مار ڈالا　　تحفہ ہے کہ یار خوش ادا ہے
ہے چارہ گر غم نہانی　　تحفہ ہے کہ درد کی دوا ہے
ہر حرف میں صاد ہیں نمایاں　　تحفہ ہے کہ چشم فتنہ زا ہے
کرتا ہے ہلاک لطف مضمون　　تحفہ تیغ دو دم ہوا ہے
تحفہ کی وہ حسن وخوبیوں کو　　سمجھے جو کشتۂ ادا ہے
اللہ رے بندش مضامین　　یہ لطف کلام اب کھلا ہے
سارے کفارسن کے چپ ہیں　　سکتہ میں ہر ایک ہو گیا ہے
میں سمجھا تھا سحر کے ہیں مضمون　　اب دیکھا تو معجزا بھرا ہے
تردید میں جو لکھے ہیں مضمون　　کفاروں کو گویا خون بہا ہے
ہر حرف در یتیم اس کا　　جو لفظ ہے لعل بے بہا ہے
غنچے کی طرح وہاں ہے تصویر　　خلق نبوی جہاں لکھا ہے
میں ہی نہیں اے وحید اکیلا　　عالم ترے تحفہ پر فدا ہے
ہیں دل ہی کو لذتیں یہ معلوم　　کیا کیجئے بیان کہ جو مزا ہے
تردید کرے گا سب کی تحفہ　　جو جو فرقہ نیا بنا ہے
سب پادری مشنری نصاریٰ　　جتنا ہندو ہے آریا ہے
اور سارے یہود اور روافض　　تفضیلیہ یا کہ نجدیا ہے
جتنے ہیں خوارج و وہابی　　ہو نیچری یا کہ ندویہ ہو
اور جتنے کہ ہیں خلاف اسلام　　بھیڑوں کی ہے شکل بھیڑیا ہے
ان سب کو بتائے گا یہ تحفہ　　کیوں راہ خلاف چل دیا ہے

اسلام میں سب کو اک کرے گا — جو جو ہم سے علاحدا ہے
قبلہ کی طرف کو ہاتھ اٹھاکے — یارب یہ خلیل کی دعا ہے
ہیں مہرومہ آسماں پہ جب تک — جب تک کہ یہ آسماں کھڑا ہے
تحفہ رہے پٹنہ سے یہ جاری — دل کا مرے بس یہ مدعا ہے
اسلام کا ہووے بول بالا — افلاس سے اب یہ گھر گیا ہے

میں کس منہ سے اس کی توصیف کروں واللہ اس کے دیکھنے سے آنکھوں کونوراوراس کے پڑھنے سے دل کوسرورحاصل ہوتاہے۔میں نہیں کہہ سکتاآپ کے حصول نیاز کاکس درجہ دل متمنی ہے ایزدپاک وہ گھڑی جلدلائے کہ مجھ کوآپ سے ملائے۔ دولت دیدارسے بہرہ اندوزکرے۔حصول قدم بوسی سے سرمایۂ فخرومباہات حاصل کروں۔خداوندکریم نے چاہاتوہفتہ عشرہ میں فہرست خریداران تحفہ ارسال خدمت کروں گامجھ کوبھی حضورپرنورخامان تحفہ میں متصورفرمائیں۔زیادہ سوائے شوق قدم بوسی کے کیاعرض کروں فقط ؎

رہے جاری یہی سلام و پیام
فعلیك السلام خیر ختام

(جناب مولوی)خلیل الرحمن ازپیلی بھیت۔"

[جمادی الثانی،۱۳۱۵ھ ص۵تا۷]

مولاناحفاظت حسین ممتازبنگروی

"الحمدللہ المتعال کہ رسالۂ تحفۂ حنفیہ کے اجراکایہ دوسراسال حضرات اہل سنت کے لیے مبارک فال اورمبتدعین اہل ضلالت کے لیے جان کاوبال جان کی جنجال

ہے۔ خدا کرے اس کے بانی وحامی ساعی وداعی سب کے سب خوش وخرم رہیں۔

بحق النبی سید الانجاب وآلہٖ واصحابہٖ خیرآل واصحاب صلی اللہ تعالیٰ علیہ ورضی عنہم ورضواعنہ۔‘‘

[جمادی الاول،۱۳۱۶ھ ص۸]

ایک حنفی المذہب

تحفۂ حنفیہ :اس نام کا رسالہ ہر ماہ میں ایک بار باہتمام حافظ قاضی عبد الوحید غلام صدیق صاحب حنفی الفردوس لودی کٹرہ پٹنہ سے بڑے آب وتاب سے چمکتا ہوا اسلامی بندوں کے ہاتھ خصوصاً سنت والجماعت حنفی المذہب کو پہنچتا ہے۔ جہاں تک اس کو دیکھا گیا حنفی المذہب کا سچا ہمدرد نیک راہ دکھانے اسلام کی روشنی کو چمکانے والا ہے۔ گویا اسلامی فضائل اسلامی برکتوں کا ذخیرہ مسائل ضروری کا خزانہ غرض کہ ہمہ صفت موصوف ہے۔ اسلام کے لیے بہت مبارک ہے۔ اس کے مہتمم قابل تعریف ہیں جنہوں نے ایسے بار گراں کے اٹھانے کا ذمہ لیا ہے۔ خدا اس کو نظر بد حاسدوں سے اپنے حفظ وحمایت میں رکھ کر بارآور کرے۔ آمین ثم آمین۔ راقم (ایک حنفی المذہب)‘‘

[رجب المرجب ۱۳۱۵ھ ص۳]

مولانا محمد کبیر حقیر یوسف پوری

اے وحیدِ مہرباں ذی اقتدار — نیکیاں دیوے تجھے پروردگار

واہ کیا تحفہ ہے تحفہ آپ کا — مرحبا صد مرحبا صد مرحبا

دشمنِ دیں کے لیے خنجر ہے یہ — گمرہوں کے واسطے رہبر ہے یہ

ہے یہ بے شک مشعل راہ یقین — ہے یہ بیشک قامع ہر کفر وکین

کفر و ظلمت سے بچا دیتا ہے یہ — شرک و بدعت سے بچا دیتا ہے یہ
کر دیا دریا کو ہے کوزے میں بند — ہر مسلماں کے لیے ہے سودمند
سنیوں کو جان سے مرغوب ہے — جس نے دیکھا بول اٹھا کیا خوب ہے
جو کہ ہوں گے دشمنِ دین نبی — بالیقیں ہوں گے خلاف اس کے وہی
کب چھپی تھی پٹنہ میں ایسی کتاب — کب ہوا تھا اک جہاں یوں فیض یاب
کیا ہی اس کی چلبلی تحریر ہے — واہ کیا دنداں شکن تقریر ہے
کیوں عدو کا اس سے دل پارانہ ہو — جس سے خاموشی سوا چارنہ ہو
اے حقیرؔ ناتواں کر اب دعا — اے خدائے دو جہاں رب العلا
جب تلک قائم رہے شمس و قمر — جب تلک ہوتی رہے شام و سحر
تحفہ بھی جاری رہے باآب و تاب — ہو عدو کا اس سے دل جل کر کباب
بول بالا اس سے ہو اسلام کا — ہو یہ دشمن دشمنِ ناکام کا

آپ کا مخلص:(جناب) محمد کبیر (صاحب) المتخلص بہ حقیر عفااللہ عنہ یوسف پوری شاگرد جناب رمز جرہوی۔

[محرم،۱۳۱۶ھ ص۲۰]

مولانا محمد یونس حنفی قادری گھنچتری المتخلص بہ یونسؔ

حمد مر محمود مطلق را سزد دائم و لیک — ہم محمد ﷺ خاتم پیغمبران را بعد ازاں
دائما صلوات حق بارد چو متواتر مطر — بر شفیع المذنبین ہم آل و اصحابش عیاں
تابعین و تبع شان ہم اولیائے اُمتش — راہزاران رحمتِ حق باد نازل برروان
بشنوید اے طالبان دین احمد بشنوید — بشنوید اے سالکان سنت پیغمبراں

چشم بکشائید گوش دل نہادہ بشنوید
نعمت عظمیٰ رسید از خالق ہر دو جہاں

تحفۂ حنفیہ در پٹنہ چو اجرا یافت باز
شد نگوں افواج باطل ہم مذاہب باطلاں

نقد جان دادہ دراطالب بجان ودل شوید
تا زا دیان مخالف می شوید اندر اماں

فرقۂ وہابیہ ونجدیہ مخذول شد
نیچریہ رافضیہ شیعہ را شد ذودماں

ندویہ را دل پتانن نجدیہ را پارہ جگر
سوخت اصحابِ ظواہر جملہ قوم زائغاں

مخزن تحقیق گویا منبع دین نبی
ہم صراط المستقیم اورا بدانی بے گماں

رہروان مذہب نعمان فرحت یاب ازد
روح نعمان برسمازو گشتہ دانی شادماں

چند مدحش می کنم باشد زمدحم بیشتر
ہر کہ بیند مردرا خود باشد او عطر فشاں

ہم چو فردوس ارم دروی زہر گونہ ثمر
نیز گلہا ہمہ رد بشگفتہ چوں باغ جناں

یا دوا خانہ بگوئی مرورا باشد روا
بہر زیغ القلب بس دارئے ونافع بے بیاں

مر مریضانِ شکوک وشبہ را نافع کمال
گزیدہ نجدیہ را تریاق اعظم بازداں

گر دوا جوئی بجو بنائت مرد خدا
ہم طبیب حاذق است ہم قاسم ادویہ داں

صاحب فضل وکمالش داں ذہین وہم فتین
اسمہ عبد الوحید است آں فرید عصرداں

۔۔ تحفۂ حنفیہ پٹنہ راست او
لودیکٹرہ شد محلہ جلوہ گر چون خور عیاں

۔۔۔وہ خلق خدا را قاسم دین نبی
حامیٔ دین محمد ﷺ راست دایم بے گماں

تا ابد یارب ورا فیاض داری دائما
بعد نقل ازایں جہان مارا درا جنت بماں

الٰہی عبد خود یونس محمد را حفیظ
از جہنم باش وارزقہ لقائک فی الجناں

[جمادی الاخریٰ ۱۳۱۸ھ ص ۳،۲]

جناب شیخ محمد فرید حنفی بہاری

ساقی نامہ

مئے جام وحدت پلا ساقیا
شراب حقیقت پلا ساقیا

وہ گلگوں ہو اور ارغوانی ہو مے
کروں جس سے میں عرصۂ فکر طے

دیئے جام میں ایک پر دوسرا
یہ لاؤ نعم چھوڑ بہر خدا

کہیں بھر بھی دے بادہ سرخ سے
چھلکتا ہوا جام پر جام دے

پلا دے ہمیں خوب دل کھول کر
کہ ہو جاؤں بد مست اور بے خبر

نہ آئے بجز ذات باری نظر
اسی پر ہو تکیہ بہر خیر و شر

تجھے اپنے جام و سبو کی قسم
تجھے ہے مُلِ مشکبو کی قسم

قسم تجھ کو تحفہ کے ہے زور کی
قسم تجھ کو تحفہ کے ہے شور کی

قسم اس کے معجز بیانی کی ہے
قسم اس کے گوہر فشانی کی ہے

قسم تجھ کو اس کے فصاحت کی ہے
قسم تجھ کو اس کے بلاغت کی ہے

قسم تحفہ کے سحر کاری کی ہے
قسم اس کے جادو نگاری کی ہے

قصاید، مسدس کی اس کے قسم
غزل اور مخمس کی اس کے قسم

حمایت کی سنت کے اس کے قسم
نکایت کی بدعت کے اس کے قسم

قسم کافروں کے ہے ترویدکی
ضلالت، بطالت کے تہدید کی

قسم اس کے تائید اسلام کی
قسم اس کے تکمیل احکام کی

نصائح مصالح کے ترویج کی
وہ ہو دینیہ خواہ ہو نیوی

پلا ساقیٔ نیک طینت میرے
مجلّا مصفا وہ اک جام مے

فلک پر طبیعت کو جو لے اُڑے　　قلم اوج پر چڑھ کے باتیں کرے
اب اک آخری جام تو اور دے　　دعا میں کروں تا کہ معبود سے
بحق محمد شہ مرسلان　　بروز جزا شافع بے گماں
بحق ابوبکر و حضرت عمر　　و عثمان کہ بودہ حیا سر بسر
بحق علی برق اور ذوالفقار　　مری التجا ہے یہ پروردگار
کہ جب تک رواں بحر میں آب ہو　　چمن خوب تحفہ کا شاداب ہو
ہیں جب تک مہ و مہر وانجم فلک　　دکھاتے ہیں جب تک ستارے جھلک
یہ تحفۂ حنفیہ جاری رہے　　عدد پر عجب خوف طاری رہے
کرے یہ بیاں سیرت انبیاء　　ہوئے جتنے ہیں اولیا اصفیا
یہ اسلام کا نام لیوا رہے　　ثنائے نبی اس کا شیوہ رہے

(خاک پائے اہل سنت (جناب) شیخ محمد فرید حنفی بہاری)

رباعی وتبصرہ: منقول آگرہ اخبار

کیا خوب یہ تحفہ شریف آیا ہے　　کس درجہ یہ پر لطف و لطیف آیا ہے
جتنے حنفی ہیں اس کو رکھیں سر پر　　پٹنہ سے یہ تحفۂ حنیف آیا ہے

رباعی

تحفۂ اعظم امام اعظم و کامل کا ہے　　دیکھ لو اس میں مسلسل سلسلہ اسناد کا
حق تعالیٰ اجرا عظم دے ہر اک حق کوش کو　　واہ کیا تحفہ یہ تحفہ ہے عظیم آباد کا

ہمارا خیال ہے کہ ندوہ کی ترقیوں کی اعلیٰ امیدوں میں قوم کے عدم استقلال اور

بے پروائی سے روز بروز انحطاط پایا جاتا ہے۔ اور اگرچہ ارکان ندوہ اس کا کام چلا رہے ہیں لیکن ہر حصۂ ملک میں کوئی خاص گرم جوشی نظر نہیں آتی، جو ایسی مجلس کے لیے ہونا اور ضرور ہونا چاہیے۔ اور نہ ان مسائل متنازعہ کا فیصلہ قطعی ہوا ہے جس سے عام قلوب ایک اصول کے پابند نظر آتے۔ چناں چہ فی الحال خیر البلاد عظیم آباد سے ایک ماہواری رسالہ موسوم بہ تحفہ حنفیہ نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس کے کئی نمبر ایک سے ایک بڑھ کر شائع ہو چکے اس رسالہ کے مہتمم ہمارے خاص عنایت فرما جناب مولوی قاضی عبد الوحید صاحب نقش بندی عظیم آبادی ہیں۔ رسالہ کا ہر مضمون اور ہر مضمون کا ہر فقرہ اور فقرہ کا ہر لفظ اور لفظ کا ہر حرف پتا بتاتا ہے کہ یہ ندوہ کا پورا حریف ہے۔ اور رسالہ ''تحفہ محمدیہ'' کانپور کے مقابل خم ٹھونک کر تحفۂ حنفیہ نے اکھاڑے میں قدم رکھا ہے۔ اور خاص اہتمام سے ایک مطبع مقرر کیا گیا ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ ہر طرح کا سامان میسر ہے۔ ہم کو امید ہے کہ مذہب کے شیفتہ اور جناب امام اعظم صاحب علیہ الرحمۃ کے فریفتہ اس رسالہ کو طلب فرما کر اس کے حسن ارادت کی داد دیں گے۔ اور اس کے مضامین عالی سے دیدہ و دل کو منور فرمائیں گے ۔

رسالہ یہ وحید عصر ہم نے آج پایا ہے | عظیم آباد سے کیا خوب تحفہ ہم کو آیا ہے
خدا ہے ایک اس کا مثل ہو ہرگز نہیں ممکن | پتہ یہ قل ھُو اللہُ اَحَد سے ہم نے پایا ہے
محمد سایہ حق ہے محمد نور مطلق ہے | نہیں اس واسطے پیدا ہوا سائے کے سایا ہے
امام اعظم کوفی علیہ الرحمہ کو دیکھو | کہ ان کے جسم میں سایہ پیغمبر کا سمایا ہے
رسالہ کیا رسالہ ہے قواعد داں شجاعوں کا | مقابل جس نے ندوہ کے پرا اپنا جمایا ہے

آگرہ اخبار جلد ۳ نمبر ۳ مطبوعہ ۲۱ جنوری ۱۸۹۸ء''

[شوال المکرم، ۱۳۱۵ھ ص ۲۹ تا ۳۱]

تحفہ حنفیہ کا تحفہ لقب گرامی کلام ضیا

ماہنامہ تحفہ حنفیہ، سرپرستان تحفہ، مدیران تحفہ، معاونین تحفہ اور حامیان تحفہ کی مدح وستائش پر مشتمل نظم ونثر میں ۲۶ر صفحات پر مشتمل رسالہ ہے۔ جسے مولانا ضیاء الدین نے تحریر فرمایاہے۔ یہاں اس کا نقل کرنا بے محل نہیں ہے اس لیے ہم یہاں اس کو نقل کرر رہے ہیں:

”اس مضمون ضیا مشحون و تحریر و تنویر میں نیا رنگ نیا ڈھنگ طبیعت کی وہ امنگ کہ جس سے اکثر طبائع حیران اور دنگ تحفۂ حنفیہ کی سچی تعریف اس کے مالک وبانی کی بلاکم وکاست توصیف مجد دمأۃ حاضرہ کی مشتے نمونہ ازخروار مدح وثناافراط و تفریط کی پشت دوتا، ان چند سطور کے خلعت وجود پہننے کا منشا صرف حالات واقعی کا انشابحر طبیعت کے جوش سے جو موتی بر آمد ہوا وہ سلک تحریر میں آیا بر آورد کا دخل نہ ہونے پایا مطلب سے مطلب نہ خواہش نام آوری نہ اس کی طلب یہ سارا بے خودی کا کرشمہ اسی کا جلوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کی حمد بس حمدِ خدا ہے　　محمد کو محمد کی ثنا ہے
محمد کی ثنا حمد احد ہے　　ثناے احمدی حمد صمد ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ قدرحسنہ وجمالہ

امابعد ابوالمساکین محمد ضیاء الدین مشتاقین تحفہ کے خدمات عالیہ میں عرض رساہے کہ یہ مثنوی جس کانام تحفہ حنفیہ کاتحفہ ہے محض حق تعالیٰ کی دادوعطاہے میں کوئی شاعر نہیں فن شعر گوئی کا ماہر نہیں لیکن کریم مطلق کا فضل وکرم بے علت محل استعجاب نہیں۔ ان اللہ یرزق من یشاء بغیرحساب (بے شک اللہ تعالیٰ رزق دیتاہے جس کو چاہتاہے بے قیاس) مرہونِ منت اکتساب نہیں اور کیوں ہو

ہنوز آن ابر رحمت در فشان است
مے و خم خانہ با مہر و نشان است

تعجب کی وجہ کیا اگر کسی پر عنایت یوں ہو۔

فیضِ روح القدس ار باز مدد فرماید
دیگراں ہم بکنند انچہ مسیحا می کرد

مصرعہ داداورا قابلیت شرط نیست۔

بلکہ شرط قابلیت داد اوست
داد لُب و قابلیت ہست پوست
قابلے گر شرط فعل حق بدُ ے
ہیچ معدومے بہستی نامدے

مجھے اس عذر خواہی کی ضرورت داعیہ صرف اپنے ممدوح کی خدمت میں عرض، جئناببضاعة مزجاۃ (لائے ہم ناقص پونجی) اور مطالعین تحفہ کے خدمات میں اپنی بے مائیگی کا اقرار ہی نہیں بلکہ مضمون، واما بنعمۃ ربک فحدث (اور جو احسان تیرے رب کا ہے وہ بیان کر) کا اظہار ہے۔ اگر کسی کو گنجینۂ فضل سے گنج بے دست رنج ہاتھ آئے تو اس پر ہاتھ ملنا بے کار ہے اور جو قادر مطلق کی قدرت میں کلام ہے تو یہ ایمان کو رخصت کا پیام اور اسلام کو سلام ہے۔

اے حضرات! اس مثنوی میں صرف چند اشعار ہیں جو دشمن کی نظر میں خار اور دوست قدردان کی چشم اعتبار میں رشک درشاہوار ہیں ۔ اس پر اگر کسی کو شک ہو تو ہوا کرے اور اگر کوئی حسد کرے تو ہماری بلا سے حق تعالیٰ کی داد اور عطا سے میں اپنے ممدوح حاتم دوراں ، ناصر اہل ایماں ، حامی سنت، ماحی بدعت، فرید ویگانہ، وحید زمانہ ناظم

مدرسہ اہل السنہ، مالک تحفۂ حنفیہ، مخدومناومکرمنا جناب مولانامولوی قاضی عبدالصدیق محمد وحید صاحب، متع اللہ الاسلام والمسلمین بطول بقاہ، کا شکر تہِ دل سے ادا کرتا ہوں۔

جنہوں نے ہمارے ان پارہائے جگر کو غازہ رخسار شاہد تحفہ گردانا اشعار مثنوی کے پیش کش کرنے سے پیشتر مجھے چند مقدمات کا لکھنا ضرور جن کا مطالعہ ناظرین تحفہ کے واسطے باعث فرحت وسروراور معاونین کے لیے ذریعۂ ایضاح سعی مشکور ہے اگرچہ مجھ سے تحفہ اورمالک مجازی تحفہ کی تعریف خودستائی ہے(اس وجہ سے کہ میرے متعلق اس کااہتمام ہے گویایہ پرچہ میراہی پرچہ ہے) بخیال مشک آنست کہ خودبویدنہ کہ عطار گوید لیکن ارباب فکرت بلند اوراصحاب فطرت ارجمند پر مخفی نہیں کہ ایسے موقع پر خودستائی بڑے بڑے بزرگوں نے اختیار فرمائی اصل حقیقت تو یہ ہے کہ یہ سب بے اختیاری کی جلوہ نمائی بے خودی کی کرم فرمائی ہے طبیعت نے مجبور کیادل اختیار سے باہر ہوا حیران ہوں کیا کروں اور کیانہ کروں ؎

حافظ بخود نہ پوشید ایں خرقۂ می آلود

اے شیخ پاک دامن معذور دار مارا

پہلا مقدمہ

میراث انبیاء علیہم السلام علم ہے اور علماوارث۔ان الانبیاء لم یورثوادینارا ولادرھما وانماورثواالعلم وان العلم ورثۃ الانبیاء(انبیاعلیہم السلام نے نہیں وارث کیادینارودرہم کو یعنی میراث دیناروورہم کی نہیں چھوڑی بلکہ وارث کیاعلم کو یعنی علمی وراثت چھوڑی اور بے شک علماوارث ہیں نبیوں کے) نتیجہ اس وراثت کادعوت اسلام اوراس کی ترقی ہے اورانبیاعلیہم السلام دعوت ہی کے لیے آئے ہیں۔قل ھٰذہ سبیلی ادعواالی اللہ(کہ یہ میری راہ ہے بلاتاہوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف) حضور سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفا کا یہی کام تھا توسیع خطۂ اسلامی مبلغ احکام شرعی یہی خلافت کا کام ہے ایک وجہ افضلیت شیخین اوراحق بالخلافۃ ہونے کی یہ بھی ہے کہ جس قدر اس کام نے ان سے انجام پایا کسی اور سے اس قدر وقوع میں نہ آیا اور بقدر اشاعت اسلام علم دین ان کے بعد اور خلفا کے مراتب عالیہ قرار پائے۔

اس میں شک نہیں کہ قریب وبعید کو دعوت دین بذریعہ ایسی تحریر کے جو اشاعت پائے اعلیٰ ذریعہ تبلیغ کا ہے اور یہی منشا حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نامجات وخلفاے راشدین کے پروانجات ہدایت نشانات کا تھا اور یہ میراث ہمیشہ علماے دین کی تحریروں میں آج تک جاری رہی اور ہے۔ اوراس میراث کا مظہر یہ پرچہ تحفہ حنفیہ ہے کہ اس میں علوم دینیہ کی ترویج اوراحکام الٰہیہ کی تبلیغ موافق قواعد کلیہ اہل سنت وجماعت خصوصاً مذہب امام اعظم ومجتہد اقدم حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فقہ کے موافق مسائل دینیہ کی اس سے اشاعت ہے نزدیک ودور سک جگہ پہنچتا ہے حاضر وغائب سب اس سے مستفید اور مستفیض ہیں۔

دوسرا مقدمہ

حدیث شریف میں وارد ہے:

خیرالناس من ینفع الناس (بہتر لوگوں کا وہ شخص ہے جو نفع پہنچائے لوگوں کو) نفع خلائق اور خاص اسلام واہل اسلام کی دینی نفع رسانی کا یہ پرچہ ذمہ دار ہے اوراعلیٰ درجہ پر ہر قسم کے منافع کو بتدریج پہنچانا اس پرچے کا فرض منصبی ہے۔

تیسرا مقدمہ

آج کل مذاہب فاسدہ اورعقائد باطلہ وکاسدہ کی طغیانی ہر چہار طرف جس

قدر ترقی پذیر ہے اور دجالین کذابین اور مبتدعین کی موج بد مذہبی جس قدر عالم گیر ہے جس کی لہریں سانپ کی لہروں سے زائد ہیں محتاج شرح وبیان نہیں خصوصاً وہابیت نیچریت ندویت مرزائیت کازور ایسابڑھا کہ عالم کوتہ وبالا کر دیا۔ اوران کے دینی حملوں کی ہر سوایسی گھنگھور گھٹاچھائی کہ ظلمات بعضھافوق بعض کی صورت ہر ایک کی نظر کے سامنے آئی۔ عقائد حقہ کی صیانت اور مذہب ودین کی حفاظت ہر شخص پر فرض عین اس فرض عین کے اداکی سبیل کاتحفۂ حنفیہ متکفل ہے۔

چوتھامقدمہ

دین دار جو عالی ہمت ہیں وہ اگرچہ ہر قسم کی نیکیوں کی تحصیل کے درپے ہوتے ہیں اور ہوناچاہئے مگر وہ نیکی جو متعدی اور حسنات جاریہ سے ہو سب نیکیوں پر فوقیت رکھتی ہے کہ بعد مرنے کے بھی وہ منقطع نہیں ہوتی اوراس کے عمل کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے جیسے وہ زندگی ہیں اس کو کرتا تھا اورایسی نیکی والا بعد مرنے کے بھی زندہ ہے اس قسم کی نیکیوں کا بتانے والا اوراس کی جڑ قائم کرنے والا تحفۂ حنفیہ ہے خوداس کی بنیاد اورایجاد اوراس کی معاونت بے شبہہ انہیں نیکیوں میں سے ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ممایلحق المؤمن من عملہ وحسناتہ بعدموتہ علماعلمہ ونشرہ وولداصالحاترکہ ومصحفاورثہ اومسجدابناہ اوبیتالابن السبیل بناہ اونہرااجراہ اوصدقۃ اخرجھامن مالہ فی صحتہ وحیاتہ تلحقہ من بعدموتہ، ابن ماجہ۔

(جن چیزوں سے ایمان والامرنے کے بعد منقطع ہوتاہے اورجو چیزیں اس کوملتی ہیں اس کے اعمال خیر وحسنات سے ان میں سے ایک علم ہے کہ اس نے لوگوں کوسکھایااور پھیلایا۔ دوسرے اولاد صالح کو چھوڑی اس نے تیسرے قرآن شریف کہ کسی

کواس کاوارث کردیاچوتھے مسجد کہ بنائی اس نے پانچوں مسافرخانہ کہ بنایااس نے چھٹے نہرکہ جاری کی اس نے ساتویں وہ صدقہ جواس نے اپنے مال سے حالت صحت وحیات میں نکالا یہ سب صدقات جاریہ ہیں مرنے کے بعدکام آتے ہیں اور ملتے ہیں)

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذامات الانسان انقطع عنہ عملہ الامن ثلثۃ من صدقۃ جاریۃ اوعلم ینتفع بہ اوولد صالح یدعولہ، مسلم۔

(انسان جب مرجاتاہے تواس کے عمل کاسلسلہ منقطع ہوجاتاہے لیکن تین عملوں کاسلسلہ مسلسل رہتاہے ایک صدقۂ جاریہ دوسرے وہ علم جس سے لوگ نفع حاصل کرتے ہیں تیسرے نیک اولاد واس کے واسطے دعاے خیر کرتی ہے)

اس تحفۂ حنفیہ اوراس کے مالک وناظم اور مہتممین کاناشرعلم دین ہونااظہر من الشمس اوراس کے معاونین کاصاحب صدقہ جاریہ ہونا ابین من الامس ہے۔

پانچواں مقدمہ

جب اجراے تحفہ سے مالک تحفہ جناب مولانامولوی قاضی عبدالوحید صاحب دام ظلہم کااحسان خلق پر متیقن ہوا اور تحفہ کی وجہ سے بوجوہ متعددہ نفع خلائق ان سے یقینی طورپر متعین ہواتواگرہم قاضی صاحب کواحب الناس اوراجودالناس کہیں توبے شک بجااوربہت بجابلکہ خیرالناس کاخطاب دیں توبے شبہہ رواوراس دعوی پربرہان قاطع اوردلیل ساطع حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کافرمان واجب الاذعان ہے۔ الناس عیال اللہ (لوگ اللہ تعالیٰ کے عیال ہیں اور محبوب ترآدمیوں کاوہ شخص ہے کہ جس نے بھلائی کی اس کی عیال کے ساتھ) واحب الناس من احسن الی عیالہ'' اور

''اللہ اجودجوداوانااجودبنی آدم واجودھم بعدی رجل علم علمافنشرہ،

(اللہ تعالیٰ بخشش میں بہت بڑاسخی ہے اور میں تمام اولادآدم علیہ السلام سے زیادہ

سخی ہوں اور میرے بعد اولاد آدم سے زیادہ سخی وہ آدمی ہے جس نے علم سیکھا اوراس کی اشاعت کی)اور''خیرالناس من ینفع الناس''(بہتر لوگوں کاوہ شخص ہے جو نفع پہنچائے لوگوں کو)۔

چھٹا مقدمہ

ناظرین تحفہ پر عموماًاور مطالعین بالغور پر خصوصاً یہ امر مخفی نہیں کہ اس تحفۂ حنفیہ کی دولت کی بدولت تمام اطراف عالم میں عَلَمِ عِلم کے پھریرے اڑرہے ہیں تحفے کے رسالوں سے مخالفین کی فوجوں اوررسالوں کوشکست فاش،تحفہ کے گرزِ براہین سے دشمنان دین کے جگرپاش،دوست وپاپرمارے خوف کے رعشہ ،تمام جسم پر قشعریرہ۔ قلب پژمردہ، چہرہ افسرہ، کیفیت سکتہ، عجب نقشہ،بات کرنے کایارانہیں، حواس خمسہ بجانہیں۔

ساتواں مقدمہ

تحفہ جس غرض دینی کے واسطے موضوع ہے وہ صرف اعانت دین حنیفی ونصرت اہل اسلام خصوصاً مذہب حنفی اورعلوم دینیہ کاشیوع ہے اگر کوئی شخص اپنی کوتاہ نظری سے کسی اورغرض پر محمول کرے توبدیہی قلب موضوع ہے۔ہرچند تحفہ کے صفحات کے شمار میں قلت اور مخالفین کی صفحۂ روزگارپرتعدادمیں کثرت ہے مگر یہاں قلت میں کثرت وہاں کثرت میں قلت ہے۔اس پر دوشاہد عادل ایک کاف دوسرا قاف ہے جس کے سبب سے اعدای دین کے دلوں میں غم کاکوہ قاف ہے۔

آٹھواں مقدمہ

جب تحفۂ حنفیہ کی خوبی اور خیر محض ہونااوراس کاامر دینی اور سراسر نیکی ہونابلکہ ایسی نیکی جومتعدی ہے کہ اس کی وجہ سے عام اہل اسلام کانفع تام مقصود بلکہ متیقن ہے

توجو شخص اس کی معاونت میں خالصاً لوجہ اللہ شریک ہو گا قطعاً یہ بشارت حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے شامل حال جس سے روح رواں فرح وشاداں ، من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان (جس نے دوستی اور بغض رکھا اللہ تعالیٰ کے واسطے اور سخاوت کی اور لوگوں کو برے کاموں سے روکا اللہ تعالیٰ کے واسطے پس کامل کیا اس نے اپنے ایمان کو) بلکہ حضرت حق سبحانہ کی شہادت اور زمرۂ صادقین ومجاہدین فی سبیل اللہ میں شمول کی بشارت اس کو یقینا ہے۔

انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولئك ھم الصادقون

(ایمان والے وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے پھر شبہہ نہ لائے اور جہاد کیا اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہی سچے ہیں)

اور اللہ تعالیٰ جناب قاضی صاحب اور جملہ شرکا ومعاونین کا بنص صریح دنیا اور آخرت میں مددگار ومعین۔ اللہ فی عون العبد ما دام العبد فی عون اخیہ

(اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں ہے جب تک وہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے) چوں کہ یہ تحفہ مخزن تحقیق علما وعرفا اور دافع شکوک شبہات جہلا واغبیا اور موجب ہدایت وارشاد غربا واغنیا اور سرمایہ فتاوی محققین فقہا اور گنجینہ مضامین ضروری فقہ وتفسیر وحدیث وغیرہا ہے لہٰذا اس کے بانی مبانی جناب قاضی صاحب ممدوح کو بالخصوص اور ان کے ہم مشربوں کو بالعموم ایک اور بشارت عجیب ہے کہ یہ کام اور اس کا اہتمام جو ان کے ذریعہ سے سرانجام پا رہا ہے اور ہزاروں اشخاص کو اس سے ہزارہا قسم کی ہدایت دینی علمی اخروی ہو رہی ہے یہ ان کے واسطے ہفت اقلیم کی سلطنت سے بہتر اور سارے جہان کی دولت سے افضل اور بڑھ کر ہے۔ بموجب فرمان والا شان حضرت رسول انس وجان، علیہ

افضل صلوات الرحمن لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیرلک من الدنیا ومافیھا (تیرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا ایک شخص کو ہدایت کرنا بہتر ہے تیرے دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے) واللہ سبحانہ الموفق۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد میں ہے نعت احمد جلوہ گر
نعت میں حمد احد ہے سر بسر

ضیا ہے مست جام ناز ساقی
خراب شیوۂ انداز ساقی

شرابی ساغر حسنِ ازل کا
جمیل لایزال لم یزل کا

سویرا اس کو ہے صبحِ قیامت
کہیں گو لاکھ اسرافیل قامت

مگر ہشیار ہو امکاں نہیں ہے
یہ مست بادۂ ایماں نہیں ہے

جو ہو مستِ شرابِ دین وایماں
وہ لے بیداریِ محشر کا احساں

کہ مزدوروں کی مزدوری کا ہے زور
وہ ہوں گے اجر سے طاعت کے فیروز

ولے جو ہر مقیمِ کوے دل دار
اسے کیا دین و دنیا سے سروکار

وہ خواب ناز میں ہے ماسوا سے
اسے مطلب ہے اپنے دلربا سے

جسے ہو دولت دیدار حاصل
جسے ہو عشق میں دل دار حاصل

بصیرت اس کو ہے اعمیٰ نہیں ہے
قیامت کی اسے پروا نہیں ہے

قیامت اس کی قائم ہو چکی ہے
کہ اس کی زیست دائم ہو چکی ہے

وہ مرنے سے بھی پہلے مر چکا ہے
سفر پہلے سفر سے کر چکا ہے

وہ زندہ ہے خدا کی زندگی سے
سدا پائندہ حق پائندگی سے

خدا کو حمد و شکر بے نہایت
کہ جس نے بے نہایت کی عنایت

جو ہم پر فضل و انعامِ خدا ہے
ازل سے تا ابد بے منتہا ہے

از انجملہ ستائش ہے خدا کی — کہ اس نے ہم کو یہ نعمت عطا کی
خود اپنی ذات کی کر کے ستائش — دکھا دی ہے ہمیں راہ نیایش
نہ ملتی ورنہ ہم کو حمد کی راہ — بتا دی اس نے خود الحمد للہ
خدا کی حمد بس حمد خدا ہے — ثنائے ما شما ترک ثنا ہے
کہ اس میں دعوی ہستی ہے مضمر — خطا ہے دعوی ہستی مقرر
خدا کی حمد اور ہم اس کے حامد — معاذ اللہ یہ شان محامد
ثنا کیا نام ہے ترکِ ثنا کا — یہی رتبہ ہے اوصافِ خدا کا
خدا وصفِ حقیقی سے ہے موصوف — وہ بندوں کے نہیں کہنے پہ موقوف
مگر بندوں کا کرنا حمدِ ربی — فقط تعمیل ہے حکم خدا کی
حقیقت سے مگر جو بہرہ ور ہے — شہود غیر سے فارغ نظر ہے
مشاہد اس کو ہیں واحد کے جلوے — عیاں کثرت میں وحدت کے کرشمے
جسے بھائے فقط وحدت کا نغمہ — نہ ہو کیوں اس کو ہر کلمہ میں کلمہ
تمامی حمد جب ثابت ہے اس کو — تو پھر تعبیر ہے کس کی من و تو
یہاں تنزیہ میں ہے عین تشبیہ — عیاں تشبیہ میں ہے عین تنزیہ
معبّر ایک تعبیریں ہیں شتی — فقط تل اوٹ کا رکھا ہے پردا
اگر ہو سرمۂ مازاغ حاصل — نظر کو روشنی ہو اس سے کامل
خودی سے خود نظر اٹھ جائے یکبار — من و تو سب میں دیکھے جلوہ یار
مے وحدت سے ہو کر مست و سرشار — پھرے پڑھتا ہوا جامی کے اشعار
بہر پردہ کہ بینی پردگی اوست — قضا جنبانِ ہر دل بردگی اوست
چو نیکو بنگری آئینہ ہم اوست — نہ تنہا گنج بل گنجینہ ہم اوست

ہوئی جب سب سے نفی حمد اے جان — کمال اثبات میں کامل ہے اثبات
کہ نفیِ حمد ہے نفیِ کمالات — توسب ہالک ہوئے اور سب سے خالی
بجز وجہ جنابِ حضرتِ حق (۱) — ہوئے کل فانی و معدوم مطلق
ہوا جب ایک مرجع حمدِ کل کا — محمد ہر بشر کا ایک ٹھہرا
تو ثابت ہو گئے جملہ کمالات — کہ جامع سب کمالوں کی ہے اک ذات
اگراس راز (یعنی رازوحدت وجود) کاہے کشف منظور — تو ہے قول نبی میں جلوۂ طور
کہ جو انسان کا شاکر نہیں ہے — تو وہ سبحان کا شاکر نہیں ہے
یہاں سے راز حمد کبریائی — ہوا واضح بقول مصطفائی
تو بس پہلے ہوں ہم قاضی کے شاکر — کہ اس سے ہوں شکرِ حق کے ذاکر
بشر میں گر نہ اس کا پرتوا ہے — تو اس کا شکر کیوں شکر خدا ہے
بشر میں صاحب لولاک آیا (۲) — کہ جس نے یار کا جلوہ دکھایا
وگرنہ پاک ہے شانِ خدائی — کہ اس کی اس میں ہو جلوہ نمائی
یہ ہے اس صاحب لولاک کی شان — کہ ہے جو مظہر قیوم سبحان
وہی ہے مظہر حق سب سے اعظم — وہی ہے مظہر حق سب سے اکرم
وہ ہے آئینۂ ذاتِ الٰہی — مظاہر اس کے ظاہر لا تناہی
وہ مظہر حق کا مظہر اس کا عالم — وہ مرآت احد اجلی و اعلم
اگر وہمِ غلط کافور ہو جائے — غشاوہ احولی کا دور ہو جائے
ہوں روشن سرمۂ وحدت سے آنکھیں — تو دیکھیں ایک کو کثرت سے آنکھیں
کھلے اس وقت سرّ خلقتِ نور — کہے یوں بادہ وحدت سے مخمور
چو آن بے چون درین چون دکرد آرام — محمد ﷺ شد پے روپوشیش نام

محمد را ہمہ اسمائے عالم زروئے مظہریت شد مسلم
دلیل مدعا نام خدا ہے کہ وہ نام محمد میں چھپا ہے
محمد مبدأ حمد خدا ہے اسی سے حمد حق کی ابتدا ہے
محمد جب ہوئے حامد خدا کے خدائے خالق ہر دوسرا کے
تو حامد کا محمد کیوں رکھا نام محمد کا محمد کیوں ہوا نام
محمد حق محمد نور ٹھہرا تو نام اس کا محمد کیوں نہ رکھا
بگویم باکہ گوشے در جہاں نیست وگر گوشے است محتاجِ بیان نیست
ولیکن ظاہری فہموں کی خاطر کئے دیتا ہوں میں اس سر کو ظاہر
کہاں ہے موجِ دریا سے مغائر تعین لاتعین میں ہے سائر
کہاں اثنین اور واحد میں ہے فرق کہ دونوں منشأ وحدت میں ہیں غرق
ثلثہ یا کہ اربعہ گو ہے کثرت ولے ترکیب میں ہے سب کے وحدت
تعین ہے عدد میں اعتباری وہی ہے ایک وحدت سب میں جاری
اگر اثنین دو وحدت کا ہے نام تو ہے دو کو فقط اس ایک سے کام
حقیقت کس کی وحدت سے جدا ہے سمجھ لے گا جسے فہم رسا ہے
یہ ہے سرّ تجرد اور زیادت سمجھ لے ہے اگر نور ارادت
خدا کا نام ہے نام محمد خدا کا کام ہے کام محمد
محبت کی زیادت نے نہ چاہا کہ ہو غیرت اسمی بھی اصلا
لہٰذا وہ رکھا محبوب کا نام کہ تھا جس سے مے وحدت کا پر جام
محمد نے ثنائے حق ادا کی خدا نے بھی محمد کی ثنا کی
ہوا محبوب جب ہمنام باری تو پھر ہو کیوں نہ یہ جرأت ہماری

محمد کی ثنا حق کی ثنا ہے ثنائے حق ثنائے مصطفی ہے
لکھوں کیا حمد و نعت شاہ لولاک کروں کیا اہل عالم کے جگر چاک
طبیعت ہے کہ بحر موجزن ہے قلم اپنا نہیں شمع لگن ہے
دل مستانہ ہے مستی میں سرشار ہوا کرتے نہیں کیفی خبردار
کیا احسان مجھ پر بے خودی نے دکھایا جلوہ نعت احمدی نے
شراب تند شوخی اثر سے ٹپکتی کیوں نہ جام بے خبر سے
خدا کی حمد میں نغمہ سرا ہوں کہ محو حمد و نعت مصطفی ہوں
ضیائے دو جہاں پر جب فدا ہوں تو پھر کیوں کرنہ میں عین ضیا ہوں
نہایت جب نہیں حمد خدا کی نہایت کیوں ہو نعت مصطفی کی
درود حق کا تحفہ بے نہایت نثار روح حضرت تا قیامت
تمامی آل اور اصحاب پر ہو اوران کے دوست اوراحباب پر ہو
جو کرتے ہیں شریعت کی حمایت ہو ان پر بھی یہ تحفہ تا قیامت
خصوصاً حضرت احمد رضا خاں زمانے پر ہے جن کا عام احساں
محدث اور مفسر بس گرامی وصی احمد مرے استاد سامی
جناب قاضی ممتاز عالم نیاز دین وایماں نازِ عالم
ہمیشہ ان کے اوپر بھی الٰہی ہو تیرا رحم و فضل لاتناہی

(۱) کماقال اللہ تعالیٰ کل شیء ھالك الاوجھه ،وکل من علیھافان ویبقیٰ وجه ربك ذوالجلال والاکرام۔

(۲)در بشر روپوش گشت است آفتاب: فہم کن۔واللہ اعلم بالصواب۔

یہاں سے ابتدا پاتا ہے مقصود
بتوفیق خدائے رب معبود

وہ تحفہ لاشرابِ جان ساقی ۔۔۔ رہے جس سے کوئی ارماں نہ باقی
اچھوتی دونوں عالم سے نرالی ۔۔۔ کرے جو ماسوا سے دل کو خالی
نہ خوشبو جس کی عالم میں سمائے ۔۔۔ خیالِ قدسیاں میں بھی نہ آئے
ہر اک قطرہ میں جس کے ہو وہ مستی ۔۔۔ کرے ہر نیستی دعوی ہستی
مے گلگوں منصوری سے افزوں ۔۔۔ دکھائے چوں ہیں جو رنگ بے چوں
مگر آئے نہ لب تک راز کا حرف ۔۔۔ سنے کوئی نہ سوز و ساز کا حرف
نشے میں جس کے ہو کر مست و مخمور ۔۔۔ کلیمی ہو بیانِ جلوۂ طور
دکھاؤں آپ کو روپوش ہو کر ۔۔۔ سناؤں ہوش ک بے ہوش ہو کر
نئے انداز کا طرفہ بیاں ہو ۔۔۔ ثناؤ مدحست تحفہ عیاں ہو
شراب شوخ کے قطرے میں دریا ۔۔۔ نہاں ہو کر بنے تحفہ کا تحفہ
نہ تحفہ شاہد نازک خیالاں ۔۔۔ عزیز خاطر فرخندہ حالاں
نہ تحفہ تحفہ جانہائے مشتاق ۔۔۔ نہ تحفہ تحفۂ دلہاے عشاق
نہ تحفہ وصل جان ہجر مشتاق ۔۔۔ دوائے عالم درد عالم شہرہ آفاق
نہ تحفہ دلبر غارت گرِ ہوش ۔۔۔ بقامت صد قیامت جلوہ بر دوش
نہ تحفہ بزم نعمان راچراغے ۔۔۔ دل اعدا ازہر نقطہ بداغے
نہ تحفہ بل نگارے شوخ وطناز ۔۔۔ ہمہ عشوہ ہمہ غمزہ ہمہ ناز
بہ چہرہ آتش وادی ایمن ۔۔۔ ہے خجلت دہِ خورشیدِ روشن
رخش نور تجلی رشک صد حور ۔۔۔ نگاہش نور چشم شعلۂ طور

نگویم کبکِ کہسارِ نزاکت / گلِ تازہ زگلزارِ نزاکت

زہے شمشادِ بستانِ شرافت / سہے سروِ گلستاں لطافت

لبش را صد سخن بر آب حیوان / بکام او تصدق کوثر جان

نہ تحفہ مرہم زخم جگر ہا / ملیح شوخ پرفن در نظر ہا

گرامی کودکے از منصب حُسن / نگارے آمدہ از مکتب حُسن

دل آرا دلبرے دلہانوازے / لطیفے دل کشے دل چارہ سازے

ہدایت کے چمن کا سرو آزاد / عنایت کی روش کا تازہ شمشاد

زہے شمع شبستانِ حقیقی / حسَن طفلِ دبستانِ حنیفی

گلستانِ کرامت کا گلِ تر / تمامی خوبیوں کے جس میں جوہر

مضامین آفتابِ چرخ تحقیق / مطالب ماہتابِ برج تدقیق

مسائل چشمہا از بہر سائل / رسائل با براہین و دلائل

بہر ماہے ہلال عید مشتاق / بہر شہرے شہیری شہرہ آفاق

فروزاں شمع مشکوۃ نبوت / فروغ افزائے مصباح فتوت

بنائے دوست یہ اعدائے دیں کو / چکھائے زہر قاتل اہل کیں کو

سر اعدائے دیں پر سیف مسلول / بدست دوستاں شمشیر مصقول

موافق کے لیے ہے آب حیواں / مخالف کے لیے شمشیر براں

یہی ہے ہند میں وہ مرد میداں / اکھیڑے جس نے بدمذہب کے دنداں

تمام ہندوستاں کے اہل باطل / اکیلے اس بہادر سے مقابل

کبھی یہ نیچری کا بیخ کن ہے / کبھی ندوہ شکن ندوی فگن ہے

کبھی ہے شیخ نجدی کا مقابل / کبھی ہے قادیانی کا مقاتل

یہ ہے وہ رستمِ میدانِ اسلام — جو تنہا کر رہا ہے فوج کا کام
ظفر اس سے ہوئی اسلام و دیں کو — شکست فاش سارے اہل کیں کو
مقابل جو ہوا اس کو بھگایا — مزہ اظہار باطل کا چکھایا
قیامت اس سے برپا ہے عدو پر — ہزاروں آفریں ہے اس کی خو پر
وہابی کا ہے اس سے ناک میں دم — نکالا منکر تقلید کا خم
کیے باطل کے اس نے ترش دنداں — کیا لہائے حق کو اس نے خنداں
یہ ہے اسلام و دیں کا رونق افروز — عدو کے واسطے نار جگر سوز
تمامی اہل بدعت اس سے گریاں — دل بد مذہباں ہے اس سے بریاں
رسالوں کے رسالے اس میں موجود — پڑی ہے ہر ورق میں فوج مقصود
بیان اس کا بیان من لدنی — زبان اس کی زبان قم باذنی
زبان عیسوی ہے بہر ہر فوت — مسیح قادیانی کے لیے موت
جواب ہر سوال اس کی لقا ہے — تمام امراض کی اس سے شفا ہے
تسلسل اس کی زلف مدعا میں — ثبوت دور ہر بزم عطا میں
کہیں حمد الٰہی میں شکر بار — بر نگر تازۂ و نو لطف گفتار
کہیں ہے نعت احمد میں قصیدہ — کسی کا جو شنیدہ ہے نہ دیدہ
غزل میں جلوۂ وحشی غزالاں — پسند خاطر نازک خیالاں
عقائد کا کہیں روشن بیاں ہے — تصوف کا کہیں گوہر فشاں ہے
کہیں تاریخ کا مضمون ہویدا — کہیں رفاض کی تردید پیدا
کہیں کچھ اور ہی دلکش ہے تحریر — عجب اک لطف کی دل چسپ تقریر
نئے مضموں نئے مطلب نیا رنگ — نئی بندش نئی شورش نیا ڈھنگ

ہر اک پرچہ نئے مضمون کا دفتر
ورق ہیں اس کے اوراق گل تر

فتاوی کا خزانہ ہے یہ تحفہ
زمانے میں یگانہ ہے یہ تحفہ

ہر اک پرچہ ہے دین حق کا فرماں
تصدق جس پہ ہے مشتاق کی جان

یہ تحفہ ہے کہ ہے پروانۂ حق
یقین کر اس کو اے مردانۂ حق

جو ڈھونڈے گے چراغ شوق لے کر
نہ پائے گا کہیں تو اس کا ہم سر

نہ دیکھی آج تک روے زمین پر
کوئی تحریر نافع اس سے بڑھ کر

بہت شہروں سے پرچے اور اخبار
نکلتے ہیں پڑے ہیں جن کے انبار

نہ نکلا پر کوئی تحفہ کا ثانی
کہ لا ثانی ہے یہ حق کی نشانی

یہ جمعیت کوئی ہم کو دکھائے
یہ کیفیت کوئی ہم کو دکھائے

اٹھا کر ہاتھ میں دیکھو یہ پرچہ
عیاں ہو جائے گا جو ہم نے لکھا

یہی کرتا ہے سنت کی حمایت
اسی سے ہند میں پھیلی ہدایت

تمامی ہند کے شہر و قری میں
ہوا مشہور ارشاد و ہدی میں

علاوہ ہند کے نزدیک اور دور
ہیں اقلیمیں جو نامی اور مشہور

جہاں پر نور ہے اسلام و دیں کا
جہاں سکہ ہے ایمان و یقین کا

وہاں پر بھی یہ خورشید ہدایت
برنگ رنگ انوار ولایت

چمکتا ہے مثال مہر انور
جھلکتا ہے بسان ماہ و اختر

جدھر دیکھو ادھر ہے جلوہ فرما
یہی نور افگن اقلیم برھما

ہوا اس رنگ سے رنگون رنگین
خجالت بخش نقشِ کشور چین

ہمیں گوید دریں جا اہل ادراک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک

کجا نقش و نگار کشور چین
کجا ایں رنگ جان تحفۂ دین

براے پر تکیز امن واماں است | بہ جسم مخلص دیں ہمچو جاں است
تمامی اہل افریقہ ہیں منصور | ہر اک آسام والا اس کا مشکور
جو ہے پیر اک کی اقلیم نامی | وہاں بھی ہے یہ شرع ودین کا حامی
عجم کا جس طرح یہ دل رباہے | عرب کا عین مطلوب و منیٰ ہے
خصوصاً وہ گرامی خطۂ پاک | جہاں پیدا ہوئے ہیں شاہ لولاک
وہاں کے علم والے اے برادر | بناتے ہیں اسے آنکھوں کا اختر
غرض ہر ملک اس سے بہرہ ور ہے | ہر اک اقلیم میں یہ نامور ہے
ادا پر کیوں نہ مفتوں ہو زمانہ | کہ نازو ادا میں یہ یگانہ
بھرا ہے چو ماہ نو نمایاں | بنازو غمزہ رنگیں ادایاں
برنگ شاہد رنگیں قباے | بصبح عید با زریں عباے
گہے در بر قباے زعفرانی | گہے در تن عباے ارغوانی
گہے چوں سبز پختاں سبز پوشے | ہمیں آید چومستاں بادہ نوشے
گہے چوں برق ابیض پیرہن پوش | گہے چوں زلف لیلی دام بر دوش
خرامان گاہ آن طناز دلبر | لباس سرخ چوں گل کردہ دربر
چو طفلان صبح عید شادمانی | مبارک باد ایام جوان
بصبح عید چوں طفلِ پری زاد | خرمان بہر مرگ نو باستاد
بہار بے خزاں کے سیر والو | کہاں ہوحوصلے دل کے نکالو
غنیمت ہے یہ کیفِ ساغر و مُل | کہاں پھر یہ گلستاں اور یہ گل
نہ کر تاخیر دورمے ہیں ساقی | کہ ہے سامانِ محفل اتفاقی
کہاں قسمت میں پھر یہ صحبت یار | پیاپی دے لبالب جام دو چار

نکالوں حوصلے جوشِ نہاں کے
دکھاؤں حسن اعجاز بیاں کے

عظیم آباد کے گلشن سے خوشبو
مہکتی ہے تمام عالم میں ہرسو

اسی گلشن سے نکلا وہ گل تر
کیا جس نے جہاں سارا معطر

اسی گلشن سے ہے وہ گل خراباں
بھرے ہیں دوستوں کے جس نے داماں

بتائیں نام ہم اس باغباں کا
ہوا منشا جو اس فیض عیاں کا

خدا کا فضل ہے اس باغباں پر
عنایت جس کی ہے سارے جہاں پر

جو ہے دیں کی حمایت میں یگانہ
کرم کا جس کے ممنوں ہے زمانہ

وحید عصر ہم عصروں کا محسود
محامد کی زبان و دل کا محمود

چو در ہر وصف آں فرد وحید است
ازاں رو نامِ او عبد الوحید است

چراغ روشن بزمِ سخاوت
فروغ دیدہٗ اہل شجاعت

سخاوت میں کہیں حاتم سے بڑھ کر
شجاعت میں کہیں رستم سے چڑھ کر

کہ رستم کی شجاعت دنیوی تھی
سخائے حاتمی کب اخروی تھی

کرم اس کا ہے دینی اے برادر
شجاعت اس کی اسلامی مقرر

بھلا دنیا کو نسبت کیا ہے دیں سے
تناسُب خاک کو عرشِ بریں سے

اگر درکار ہے برہانِ ساطع
تو ہے واضح بہت برہانِ قاطع

یہی تحفہ دلیل مدعا ہے
اگر انصاف اور فہم و ذکا ہے

کہ بے زر اور مفلس اہل اسلام
فقیر و عاجز و مسکین و ناکام

غنی ہیں آج تحفے کی بدولت
ملا ہے راج تحفے کی بدولت

تو انگر ہو گئے تحفے کو پا کر
جمے سنت پہ بدعت کو مٹا کر

مرے ممدوح کی ہے یہ عنایت
خدا دے اجر اس کو بے نہایت

عجب جان سخا کانِ کرم ہے — مبارک دم سے جس دیں میں دم ہے
بچھا ہے یہ عجب خوان کرم عام — کہ جس سے سیر ہیں سب اہل اسلام
ہر اک پرچہ ہے گویا خوانِ نعمت — چنے ہیں جس میں سو اَلوانِ نعمت
بچھایا جس نے اس خوان کرم کو — رکھے اللہ دائم اس کے دم کو
علو ہمت قاضی تو دیکھو — جہاں میں اس کی فیاضی تو دیکھو
جو دیکھے غور سے قاضی کو یک بار — تو حمد اللہ کی چھوڑے نہ تکرار
مسلم سلم عرفان باری — مبرہن آیۂ فیضان باری
تو انگر ہے ولیکن میر زاہد — عزیز اہل سنت رشک شاہد
سخاوت کی صدف کا درِ مختار — ہے بستان کرم کا نخل پُر بار
سراجی محفل قدس خدا کا — شریفی مجلس اہل ہدا کا
وہ بے شک ہے صُراحِ اہلِ سنت — وہ بے شک ہے قُراحِ اہلِ بدعت
غیاثِ دین وملت ہے بلا ریب — مغیثِ اہل سنت ہے بلا عیب
وہ ہے تنویر ابصار عزیزاں — منارِ نورِ انوار عزیزاں
ہے نہر فائق جود وسخا وہ — ہے بحر رائق لطف وعطا وہ
کہیں ہے انتظامِ درس وتدریس — کہیں ابطال مکر اہل تلبیس
کہیں ہے فکرِ بزمِ اہلِ اسلام — ہو جس سے مجمعِ باطل کو ارغام (مراد ندوہ مقتولہ)
کہیں ہے اہتمامِ امر دیں اور — غرض دن رات ہے مصروف اس طور
قوی بازو ہے اس سے اہل دیں کا — پریشان حال اس سے اہلِ کیں کا
اعانت اس کی لازم اور واجب — ہر اک دین دار پر اس کے مناسب
جو دولت مند ہے دام درم سے — جو عالم اسے زور قلم سے

مدد اس کی مدد ہے خاص دیں کی
رسول اللہ کی شرع متیں کی

اعانت دین کی لازم ہے سب پر
علیٰ حسب المراتب اے برادر

جو ادنیٰ فہم والا ہے مسلماں
نہیں مخفی ہے اس پر حق کا فرماں

تعاون بر و تقوی میں ہے مامور
تمام اخوان دیں پر تا بمقدور

خصوصاً شرع میں ایسا جو ہو کام
کہ اس میں نفع ہو اسلام کا عام

ضروری اس میں ہے شرکت بہر طور
کہ ہے یہ ضعف کا اسلام کے دور

رواج دین میں کوشش کرے جو
تو اجر سو شہید اس کے لیے ہو

لہٰذا ہر مسلماں پر ہے لازم
کہ تحفے کا بنے ہر طور خادم

جہاں تک ہو سکے اس کی اعانت
دل و جاں سے کرے بہر دیانت

کہ اس میں فائدہ ہے دین کا عام
خبردار اس سے ہیں سب اہل اسلام

خصوصاً جو کہ ہیں تحفہ کے ناظر
ہیں ان پر خوبیاں سب اس کی ظاہر

ہزاروں ہند میں ہیں اہل سنت
معین و ناصر سلام و ملت

مگر پیدا نہیں قاضی کا ثانی
کسی میں ہیں کہیں اس کی نشانی

یگانے (۱) کا وہ بندہ ہے یگانہ
وحید دہر ہے فرد زمانہ

وہ جان و مال سے دیں پر فدا ہے
محب حق حبیب مصطفیٰ ہے

جو ہوتے ہند میں دو چار ایسے
تو ہوتے اہل سنت شاد کیسے

خلافت کا زمانہ یاد ہوتا
دل ناشاد مومن شاد ہوتا

سلامت حق رکھے اس باغباں کو
نوازا جس نے سب اہل جہاں کو

بفضل حق تعالیٰ اس زماں میں
خصوصاً کشور ہندوستاں میں

ہیں ایسے چند عالم جلوہ فرما
کہ جن کا علم میں عالی ہے رتبہ

از انجملہ جناب سہسوانی (۲) — سراپا ہیں سلف کی وہ نشانی
وہ علام زمانہ جونپوری (۳) — جو صورت دیکھ لے ہو جائے نوری
وہ ہے تدریس میں فرد یگانہ — ہدایت جس سے پاتا ہے زمانہ
ہے عبد المقتدر (۴) سنت پہ شیدا — بھری ہے اس نے فیض دیں سے دنیا
مدد میں دین کی کٹتے ہیں اوقات — یہی رہتا ہے اس کا شغل دن رات
ہے جس سے مصطفی آباد (۵) آباد — ہے جاری جس سے بحر علم وارشاد
حمایت میں وہ سنت کی ہے یکتا — سلامت اس کو رکھے حق تعالیٰ
لکھوں کیا وصف میں اس مرد حق کا — کہ جس نے گردن بدعت کو کاٹا
عمر (۶) ہے دین کا وہ اس زماں میں — پڑا ہے رعب قلبِ نجدیاں میں
وہ مولانا جناب عبد غفار (۷) — کہ جس سے دین کا تازہ ہے گلزار
فضیلت میں جبل پوری (۸) ہے یکتا — حمایت دین کی اس کا ہے منشا
شرف صورت سے جس کے پائے **سورت** — مٹے بدعت کی جس کے دم سے مورت
ہو سیف خامہ میں جس کی یہ قوت — اڑیں اک وار میں اعناق بدعت
رہے دن رات جو سنت کا حامی — بھرے جو علم سے دنیا تمامی
وصی (۹) احمد کا ہو جائے نہ کیوں کر — محدث کا لقب پائے نہ کیوں کر
اگرچہ ہیں یہ سب سنت کے حامی — شرف میں فضل میں ناکامی گرامی
سوا ان کے ہیں ایسے اور فاضل — کہ جن سے کانپتے ہیں اہل باطل
مگر احمد رضا ہے سب میں یکتا — مفرد (۱۰) ہے وہ احمد کی رضا کا
محدد ہے جہات ارتقا کا — مہدد ہے گروہ اشقیا کا
مسدد ہے طریق اہتدا کا — مشدد ہے سبیل اقتدا کا

مجدد ہے وہ اس چودہ صدی کا
موید ہے وہ شرع احمدی کا
مفرج اہل سنت سے بلا کا
مخرج ہے فنون اصطفا کا
مروجِ سنت خیر الوریٰ کا
معوج پشتہائے اغویا کا
مقنن ہے قوانین ہدا کا
مزین ہے عروس اہتدا کا
مشقق ہے قلوب دشمناں کا
مفرق ہے گروہ ملحداں کا
مقلب قالب قلب بتر کا
مکرب خاطر اہل خطر کا
مقلد ہے وہ نعمان صفی کا
وہ شیدائی ہے فرزند (۱۱) نبی کا
وہ ہے سلطان رداہل بدعت
وہ ہے تاج سران اہل سنت
وہ ہے سحبان اقلیم معانی
تصدق جس پہ ہے جادو بیانی
وہ ہے مہر سپہر حسنِ تحقیق
وہ ہے بدر منیر برج تدقیق
ہے علم نقلی وعقلی پہ حاوی
نہیں ہے ہند میں اس کا مساوی
قلم میں زور ہے اس کے بلا کا
نمونہ قوت شیر خدا کا
علوم دین کی سلم ہے تقریر
مسلَّم ہر کسی کو اس کی تحریر
شفا پاتے مریضان جہاں ہیں
عیاں اس سے اشارت نہاں ہیں
مسائل کا بیاں ہے در مختار
ضلالت کا ہے بطلاں رد مختار
ہر اک تصنیف ہے اس کی ہدایہ
ہر اک تالیف ہے اس کی کفایہ
وہ ہے بحر محیطِ علم وہر فن
زباں غیرت دہِ صد برگِ سوسن
بیاں ہے اس کا یا کنز دقائق
مطالب ہیں کہ رشک بحر رائق
ہر اک تقریر ہے مطلب کو وافی
جو مضمون لکھ دیا بس ہے وہ کافی
وہ مفتاحِ علوم شرع ودیں ہے
وہ مصباحِ ظلام اہل کیں ہے

بیاں اس کا ہے ایضاحِ معانی
تصدق جس پہ ہے گوہر فشانی
عرب اس کی بلاغت کا ثنا خواں (۲۱)
عجم اس کی فصاحت پر ہے قرباں
بیانِ مختصر الفاظ مجمل
مطول معنی و مطلب مفصل
عجب تنقیح میں اس کی ہے توضیح
عجب تصریح میں اس کی ہے تلویح
ہر اک توضیح میں ہیں وہ زیادات
کہ جسے سے فیض کے ظاہر کرامات
اگر تفسیر میں اس کا بیاں ہے
کمال ارتقاں کا اس سے عیاں ہے
غوامض میں ہے اس ذہن کشاف
رموز اسرار اس کے حل کے وصّاف
سوال اہل بدعت میں جلالین (۳۱)
جواب اہل باطل میں کمالین (۴۱)
ہیں جتنے اہل باطل کے مواقف
وہ ان کے سب مقاصد سے ہے واقف
معالم اس کے افزوں ہیں بیاں سے
مدارک اس کے بیروں ہیں نشاں سے
غرض ہر علم میں ہے بحر موّاج
تمام اطراف میں ہیں جس کے امواج
احادیث اس کے وہ حصنِ حصین ہیں
مشارق نور کے جس میں مکیں ہیں
ہے سینہ اس کا مشکوٰۃ مصابیح
دلِ روشن کے ہاتھوں میں مفاتیح
مدام اس کی رکھے حق خیر جاری
کہ ہے اسلام کا ابر بہاری
تبرک کے لیے اشعار مظہر (۵۱)
رقم ہیں خاتمہ میں اے برادر
خدا در انتظار حمد ما نیست
محمد چشم بر راہ ثنا نیست
خدا مدح آفرینِ مصطفی بس
محمد حامد حمد خدا بس
اگر باید مناجاتے بیاں کرد
بہ بیٹے ہم قناعت می تواں کرد
محمد از تو می خواہم خدا را
خدایا از تو عشق مصطفی را

عذر خواہی اور حال واقعی

عجب میں اور عجب میرا بیاں ہے
تماشا قدرت حق کا عیاں ہے

نہ تازی میں مہارت مجھ کو پوری
زبان فارسی وہ بھی ادھوری

زبان دہلوی کا ہوں نہ ماہر
لسان لکھنوی پہ ہوں نہ قادر

شعور شعر گوئی سے معرا
عبور بحر شعری سے مبرا

نہیں میں جانتا اوزان شعری
نہیں پہچانتا میزان شعری

ردیف و قافیہ حرف روی کی
نہیں مجھ کو خبر ہرگز کسی کی

نہ ایطا کی مجھے کچھ آگہی ہے
کہاں پر ہے جلی کس جا خفی ہے

کبھی شیرِ ضرورت نے ڈرایا
کبھی جوش طبیعت نے ابھارا

تو ایسے حال میں جو کچھ کہ سوچا
ضرورت کے موافق اس کو لکھا

جو دیکھے کوئی میری کوئی تحریر
سنے جو کوئی میری کوئی تقریر

جہاں جس طور کے اغلاط پائے
تو ذیل عفو میں ان کو چھپائے

اگر شرعی خطا گزرے نظر سے
تو بے شک وہ مجھے اس کی خبر دے

نہایت اس مانوں گا میں احساں
طبیعت اس سے ہوگی شاد و فرحاں

غرض از شعرم اظہار ہنر نیست
دماغم را ازیں بو ہا خبر نیست

قطعۂ تاریخ تحفۂ از احقر ضیا مصنف ایں رسالہ

بحمد اللہ بحر طبع سے یہ گوہر مضمون
نکل کر رشتۂ تحریر میں جب ہو گئے یکجا
تو پھر تاریخ کا مجھ کو خیال از بس ہوا پیدا
کہا ناگاہ ہاتف نے ضیا ے تحفہ ابہا

۱۳۲۳ھ

(۱)اس مصرع میں جناب مخدوم ومکرم قاضی عبد الوحید صاحب کے نام مبارک کی تلمیح ہے۔ کما لا یخفی علی من لہ دنی فطانۃ

(۲)جناب مولانا مولوی حاجی سید شاہ عبد الصمد سہسوانی صدر مجلس اہل سنت

(۳)جناب مولانا مولوی ہدایت اللہ خاں صاحب مدرس مدرسۂ حنفیہ جونپور

(۴)جناب مولانا مولوی شاہ عبد المقتدر صاحب بدایونی خلف ارشد حضرت تاج الفحول قدس سرہ

(۵)جناب مولانا مولوی شاہ ابو الذکا سراج الدن سلامت اللہ صاحب مقیم مصطفی آباد عرفاً رامپور

(۶)جناب مولانا مولوی محمد عمر الدین صاحب ہزاروی مقیم بمبئی

(۷)جناب مولانا مولوی سید شاہ محمد عبد الغفار صاحب بنگلوری مدرس مدرسۂ جامع العلوم بنگلور

(۸)جناب مولانا مولوی شاہ عبد السلام صاحب جبل پوری

(۹)جناب مولانا واستاذنا مولوی وصی احمد صاحب سورتی مقیم پیلی بھیت معروف

بہ محدث سورتی

(۱۰)اشارہ بحدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سبق المُفَرَّدون۔

(۱۱)حضرت ممدوح خاندان قادری میں شرف بیعت رکھتے اور فرزند نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جان ومال سے فدا ہیں۔

(۱۲)فتاوی الحرمین ملاحظہ ہو کہ علماے کرام ومفتیان عظام حرمین طیبین نے حضرت ممدوح کی تبحر علمی واعانت مذہبی اوراعلیٰ درجے کی دین داری کی کیسی کچھ داددی اورکس قدرن کے حق میں دعاے خیر فرمائی کیاکیاالقاب تحریر کئے کیاکیاخطابات دیے۔ عجم میں توسکہ کمال فضل وعلم کاکثرت سے جاری ہونامحتاج بیان نہیں۔

(۱۳)یعنی جلال حق وجلال رسول صلی اللہ علیہ وسلم یاجلال لفظی وجلال معنوی۔

(۱۴)یعنی کمال احقاق حق وکمال ابطال باطل یاکمل لفظی وکمال معنوی یاکمال بلاغت نظام وکمال فصاحت یاکمال تحقیق وکمال تدقیق،وعلیٰ ہذا۔

(۱۵)حضرت مرزامظہر جان جاناں دہلوی قدس سرہ القوی۔

[تحفۂ حنفیہ: محرم ۱۳۲۳ھ ص۱تا۲۶]

بابـــــــــــــــ(۲)

مدیران تحفۂ حنفیہ

تعارف وخدمات

قاضی عبدالوحید فردوسی حیات وخدمات

ولادت

۱۲۸۹ھ میں پٹنہ کے مقدس و معزز خاندان میں قاضی صاحب قدس سرہ کی ولادت ہوئی۔

اسم گرامی

آپ اپنا نام عبدالوحید غلام صدیق حنفی الفردوسی لکھتے تھے۔ وحید تخلص رکھتے تھے۔ تاریخی نام ''منظورالنبی'' ۱۲۸۹ھ۔ تھا۔

خاندان

آپ کے والد قاضی عبدالحمید دادا قاضی محمد اسمعیل قدیمی پردادا قاضی اکرام الحق، ان کے والد قاضی امین الحق ان کے والد کمال الحق ان کے والد مفتی غلام یحییٰ، معروف مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔

تعلیم

قاضی صاحب نے درسیات کی تحصیل مولانا سید عبدالعزیز چشتی صابری انبیٹھوی سے کی۔ ایف اے تک دنیاوی تعلیم حاصل کی۔ مزید انگریزی تعلیم کے لیے والد محترم نے انگلستان بھیجنے کا ارادہ کیا مگر قاضی صاحب حضور اعلیٰ حضرت امام

احمد رضاخاں اور حضور تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی قدس سرہما کی تعلیمات سے اس قدر متاثر تھے کہ مزید دنیاوی تعلیم حاصل کرنے سے منع کر دیا۔

بیعت واجازت

حضرت مخدوم امین احمد ثبات قدس سرہ سے شرف بیعت حاصل تھا حضور اعلیٰ حضرت سے اجازت وخلافت حاصل تھی۔

ماہنامہ تحفہ کا اجرا واشاعت

قاضی صاحب تعلیم مکمل کر کے مذہبی ومسلکی سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے۔ چوں کہ اس وقت سب سے زیادہ زور ندوہ کا تھا قاضی صاحب نے اس کے خلاف محاذ آرائی کا ارادہ فرمایا اور چاہا کہ ندوہ کی بیخ کنی کے لئے اخبار وغیرہ نکالا جائے اور اس پر حضور اعلیٰ حضرت کی اجازت درج ذیل الفاظ میں طلب فرمائی:

ناصر ملت مصطفویہ حامیِ مذہب حنفیہ جناب مولانا الاجل مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی مد ظلہ العالی! تسلیم

محض غائبانہ اخوت اسلامی وحمایت مذہب حنفیہ کی جہت سے یہ خط لکھ رہا ہوں اور مولانا عبد القادر بدایونی کو بھی لکھ رہا ہوں، جلسۂ ندویہ سے سخت بیزار ہوں اور شاید حضور بھی اس کے مخالف ہیں لہذا موافقت فی المخالفت وحمایت مذہب حنفیہ کی جہت سے ایک اخبار تردید مذہب باطلہ ومخالفت ندوہ میں نکالنے والا ہوں آپ سرپرستی کریں، مذہب حنفیہ کو حق سمجھتا ہوں اور اس ندوہ کو باطل۔ اگر آپ لوگ آمادہ ہوں تو ندوہ حنفیہ پٹنہ میں بفضلہ تعالیٰ قائم کروں"

اور پھر جمادی الاولیٰ ۱۳۱۵ھ سے بدمذہبیت کی بیخ کنی خاص کر ندوہ کی ریشہ

دوانیوں کے سدباب کی غرض سے ایک مذہبی، علمی ، اصلاحی، ادبی، ماہوار رسالہ بنام تاریخی "مخزن تحقیق" ۱۳۱۵ھ۔ملقب بہ "تحفۂ حنفیہ" جاری فرمایا۔اوراس رسالہ کو حضوراعلیٰ حضرت وغیرہ مشاہیر علماومشائخ کے نام معنون کیا۔

مطبع حنفیہ

تحفۂ حنفیہ اوردیگر رسائل وکتب کی طباعتی دشواریوں کے پیش نظر خود ہی ایک مطبع قائم فرمایا۔جو "مطبع حنفیہ" سے مشہور ہوا۔ حضوراعلیٰ حضرت اور مشاہیر علما کے بہت سی کتابیں اس مطبع سے شائع ہوئیں۔

مدرسہ حنفیہ

اس کے علاوہ آپ نے ایک تعلیمی ادارہ بنام "مدرسہ اہل سنت وجماعت" بھی قائم فرمایا۔اس کادوسرانام مدرسہ حنفیہ تھا۔ربیع الاول ۱۳۱۸ھ میں مدرسہ کاافتتاح ہوااور ۱۳۱۹ھ میں تعلیمی آغاز ہوا۔

حضوراعلیٰ حضرت نے اس موقع پر درج ذیل تاریخی اشعار رقم فرمائے۔ملاحظہ ہو:

یاطالباًحسن المآب ابشرفذانهج الصواب

عبدالوحیدبنیٰ هنا بیتاًللدرس مستطاب

بالزبرتدعوالبینات جمٔ عندہ علم الکتٰب

۱۳۱۹ھ

مدرسہ میں حضور علامہ وصی احمد محدث سورتی اور صدرالشریعہ علامہ امجد علی جیسے اساتذہ کاتقرر کیاہوا۔مدرسہ اور مطبع دونوں ایک دوسرے سے متعلق تھے۔پہلے

دونوں محلہ بخشی پورامیں تھے بعدمیں لودی کٹرہ میں منتقل ہوئے۔اس حوالے سے مولاناضیاء الدین پیلی بھیتی کی درج ذیل تحریر ملاحظہ ہو:

"چوں کہ مدرسہ کو مطبع سے اور مطبع کو مدرسے سے بچند وجوہ ایک خاص قسم کا تعلق ہے۔لہٰذامدرسہ بخشی پوراسے منتقل ہوکر محلہ لودی کٹرہ میں آیاتوناچار مطبع کو بھی منتقل کرناپڑا۔جوضرورتیں مدرسہ کو محلہ لودی کٹرہ میں اب کی پیش آتی تھیں اب بحمد اللہ تعالیٰ وہ دفع ہوگئیں جن کی قدرے تفصیل مختصر روداد مطبوع پرچۂ ہذامیں مندرج ہیں۔ پس موافق مشورۂ اراکین مجلس انتظامی یکم رجب سے مدرسہ مکان سابق بخشی محلہ جائے گا اور مطبع بھی اسی ماہ کے آخرتک اسی جگہ اٹھ جائے گا۔لہٰذاالتماس یہ ہے کہ یکم شعبان ۱۳۲۳ھ سے جملہ خط وکتابت متعلق تحفہ ومدرسہ اسی سابق والے پتے بخشی محلہ سے کی جائے تاکہ تعمیل حکم وارسال جواب میں قصور نہ ہونے پائے۔

(ابوالمساکین ضیاء الدین مہتمم تحفۂ حنفیہ)

[تحفۂ حنفیہ: جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ھ صفحہ اخیرہ]

مزید لکھتے ہیں:

"گزشتہ پرچے میں جوعرض کیاگیاتھاکہ مدرسہ ومطبع حسب تجویزاراکین مجلس انتظامی مکان سابق محلہ میں جائے گا۔چنانچہ مدرسہ توسولہ سترہ روزسے وہیں چلاگیااور مطبع کوگئے ہوئے آج تیسراروزہے۔لہٰذاجملہ حضرات کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے کہ تمام خط وکتابت بخشی محلہ کے پتے سے (جوآخرمیں بخط جلی مرقوم ہے)کرناچاہئے۔تاکہ تعمیل حکم وارسال جواب میں کسی طرح کی کوتاہی نہ ہونے پائے۔"(نیازمندابوالمساکین ضاءالدین مہتمم تحفۂ حنفیہ پٹنہ بخشی محلہ دفترتحفۂ حنفیہ)

[جمادی الاخریٰ ۱۳۲۳ھ صفحہ اخیرہ]

اور لکھتے ہیں:

"مدرسہ و مطبع محلہ لودی کٹرہ سے جو منتقل ہو کر پھر بخشی محلہ میں آیا تھا اس کا یہی سبب ہوا کہ اس محلہ میں باوجود سعی و تجسس بلیغ کے کوئی وسیع مکان نہ ملا۔ طلبہ جب بڑھے تو ان کو تکلیف ہونے لگی ناچار خیال کیا گیا کہ جب تک کوئی فراخ مکان نہ ملے اس وقت تک مدرسہ و مطبع بخشی محلہ ہی میں رہے اب موافق مثل جوئندہ یابندہ کے مکان وسیع کا انتظام ہو گیا ہے لہٰذا یکم رمضان مبارک ۱۳۲۵ھ سے ان شاء اللہ تعالیٰ دوامی طور پر مدرسہ و مطبع محلہ لودی کٹرہ میں جائے گا۔ بخیال احتیاط ابھی سے آپ حضرات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ خط و کتابت وارسال زر و مضامین خواہ متعلق مدرسہ ہو یا پرچۂ تحفہ حنفیہ بنام نامی جناب مہتمم مدرسہ و ناظم تحفہ اس پتے سے ہونا چاہئے۔

پٹنہ محلہ لودی کٹرہ بخدمت جناب مولوی قاضی عبد الوحید صاحب۔

[جمادی الاخری، ۱۳۲۵ھ ص ۳۸]

اور لکھتے ہیں:

"حضرات ناظرین والا تمکین کو خیال ہو گا کہ اس کے ماقبل والے پرچے میں عرض کر چکا ہوں کہ مدرسۂ اہل سنت و مطبع حنفیہ جو عارضی طور سے بخشی محلہ میں تھا وہ دوامی طور پر محلہ لودی کٹرہ میں منتقل ہو جائے گا۔ چنانچہ مدرسہ تو محلہ مذکورہ میں گیا دو ایک روز میں مطبع بھی جانے والا ہے جملہ خط و کتابت وارسال زر و مضامین بنام جناب قاضی عبد الوحید صاحب محلہ لودی کٹرہ کے پتے سے ہونا چاہئے۔ اس مضمون کو ملاحظہ فرمانے کے بعد بھی جو صاحب محلہ لودی کٹرہ کے پتے سے خط و کتابت وغیرہ نہ کریں گے جواب نہ پہنچنے کی شکایت مسموع نہ ہو گی۔ اور دفتر تحفہ ہر قسم کے الزام و شکایت سے پاک و بری رہے گا۔

[رجب المرجب، ۱۳۲۵ھ صفحہ اخیرہ]

نگارشات

قاضی صاحب نے بہت سے قیمتی رسائل و مضامین تحریر فرمائے۔خاص کر تحفہ حنفیہ کے لیے بہت سے اداریے اور مضامین تحریر فرمائے۔ آپ کی نگارشات کو کتاب ہٰذا میں شامل کرنا کتاب کی طوالت کا سبب ہے نیز وہ ایک الگ اہم کام ہے اس لیے ہم بس مضامین کے عناوین اوراس کی قدرے وضاحت نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں ۔البتہ منظومات کا مکمل حصہ ہم شامل رسالہ کر رہے ہیں تاکہ قارئین قاضی صاحب کی سخنوری سے محظوظ ہو سکیں۔

ہم قاضی صاحب کی تحریروں کو چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

(۱)اداریے اوررسالہ تحفہ حنفیہ سے متعلق معروضات وگزارشات:

(۲)مختلف مضامین

(۳)منظومات

(۴)فتاوی ورسائل پر تقریظات وتصدیقات

(ا) اداریے اور رسالہ تحفہ حنفیہ سے متعلق معروضات وگزارشات

ہر آبروئے کہ اندوختم زدانش ودین

پہلے شمارہ میں آپ نے یہ اداریہ تحریر فرمایا۔ اس اداریہ میں آپ نے رسالہ کے تعلق سے اپنی سعی جمیل کا ذکر کیا وہیں آپ نے مضمون نگار حضرات اور تحفۂ حنفیہ کے معاونین کا شکریہ بھی ادا کیا۔ اور ساتھ ہی حضور استاذ زمن علامہ حسن رضا خاں بریلوی، حضور حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں بریلوی اور دیگر مشاہیر علما سے تحفہ حنفیہ کی طرف توجہ مبذول کرنے کی درخواست بھی پیش فرمائی۔ علاوہ ازیں اس مقدس رسالہ کو حضور تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی، حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی اور چند اہم نامور مشاہیر علما ومشائخ کے نام اس کتاب کو معنون فرمایا۔

[جمادی الاولیٰ ۱۳۱۵ھ ص ۱ تا ۶]

قیاس کن زگلستان او بہارش را

یہ اداریہ ہے۔ اس میں قاضی صاحب نے رسالہ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے مشاہیر کے مثبت تاثرات کا ذکر کیا ہے اور انہیں نقل فرمایا ہے۔

[جمادی الاخریٰ، ۱۳۱۵ھ ص ۱ تا ۲]

ہوا خواہان وخریداران تحفہ سے ضروری باتیں

رسالہ کی تاخیر اشاعت کے سلسلے میں رسالہ کے خریداروں سے معذرت پیش کی گئی ہے۔ [مرجع سابق، ص ۳]

گر قبول افتد زہے عزو شرف

موجودہ حکومت کا ذکر اور رکن سلطنت ملکہ وکٹوریہ تک رسالہ پہنچانے کی بات کی گئی ہے۔[مرجع سابق، ص۲۱]

قاصد رسید ساخت معطر مشام ما

مولانا حکیم عبدالقیوم بدایونی کے مضمون بعنوان ''الحق یعلوولایعلیٰ'' کے وصول پر اظہار مسرت اور حضرت مضمون نگار کو ہدیہ تشکر پیش کیا گیا ہے۔

[مرجع سابق، ص۲۱]

کرم فرماؤں سے التماس

مضمون نگار حضرات سے مضامین کا مطالبہ کیا گیا ہے اور چند وصول یافتہ مضامین کی آئندہ اشاعت کا ذکر کیا گیا ہے۔[مرجع سابق، ص۳۹]

ہم بھی دیکھیں کہ نکلتا ہے یہ تحفہ کیا؟

رسالہ کا اولین اور اصل مقصد ندوہ مطرودہ کا قلع قمع کرنا تھا۔اسی لیے اس میں اکثر مضامین ندوہ اور اہل ندوہ سے متعلق ہوتے۔جس سے اہل ندوہ کو تکلیف ہونا یقینی تھا وہ معقول رد کرتے یا علمی جواب دیتے اس کی اہلیت تو تھی نہیں البتہ رسالہ کے خلاف جابا بجا زہر افشانی کرتے اسی بحث کی تفصیل بیان کی ہے اس میں قاضی صاحب نے۔

[رجب ۱۳۱۵ھ ص ۱تا۳]

اعلان ہوا خواہان وخریداران تحفہ سے مطلب کی دو دو باتیں

رسالہ میں درج مضامین میں اغلاط لفظی ومعنوی کے حوالے سے تبصرہ اور نشاندہی۔[مرجع سابق، ص۴]

اعتذار واجب الاظہار

پہلے پرچہ کی ناتمام تحریروں کی تاخیر اشاعت پر معذرت خواہی اور شش ماہی اور سالانہ زر رسالہ نہ ادا کرنے والوں سے ادا کرنے کی اپیل۔[شعبان ور مضان ۱۳۱۵ھ ص ا]

خدا کے لئے اس طرف دیکھئے

رسالہ میں درج مضامین کی تحسین، اور مضمون نگار حضرات کا ادئے شکریہ۔علاوہ ازیں آئندہ ماہ یعنی شوال ۱۳۱۵ھ سے مولانا حکیم یوسف حسن حنفی عظیم آبادی، کے مدیر ہونے کی اطلاع دی گئی۔

[مرجع سابق، ص ۶۴]

اعلان

رسالہ کے حوالے سے ضروری گزارشات پر مشتمل۔

[ربیع الاول والآخر ۱۳۱۶ھ ص ۴۶]

التماس معذرت اساس

خریداران رسالہ سے زر سالانہ نہ ادا کرنے کی شکایات اور از جلد ادا کرنے اور مزید تعاون کرنے کی درخواست پیش کی گئی ہے۔

[ذی القعدہ، ذی الحجہ ۱۳۱۸ھ ص ۱۲،۱۱]

اجرائے تحفہ حنفیہ کا مبارک مہینہ اور اس کے اسلامی واقعات:

ماہ جمادی الاولیٰ کی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں ۔نیز اس میں واقع چند واقعات کا اجمالی ذکر کیا گیا ہے۔[جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ ص ۷]

مژدہ!

محرم ۱۳۱۷ھ سے قاضی صاحب کے رسالہ ''اسلامی تاریخ''کو مختلف قسطوں میں شائع کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اوراس تعلق سے قارئین سے تعاون کی درخواست بھی کی گئی۔ [ذوالقعدہ،۱۳۱۶ھ ص ۴۰]

مژدہ!

محرم ۱۳۲۰ھ سے حضرت محدث سورتی علامہ وصی احمد قدس سرہ کی مدرسہ اہل سنت پٹنہ میں تقرری کا ذکر۔ مدرسہ میں امتحان کی تکمیل کا ذکر اور خریداران تحفہ سے ضروری گزارش۔[ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ]

قدر دان تحفہ حنفیہ سے مشورہ

رسالہ میں اخبار بھی ضمہ ہو اس تعلق سے چند لوگوں نے مشورہ دیا قاضی صاحب نے رسالہ کے ذریعہ قارئین رسالہ سے اس بابت مشورہ لیا کہ ایسا کرنا کیسا ہو گا کہ اس رسالہ میں بعض صفحات اخبار کے شامل کر لیے جائیں۔

[تحفہ ٔحنفیہ: محرم ۱۳۲۵ھ ص ۴۳]

(۲) مختلف مضامین

مجلس عالی حمایت سنت محمدی ۱۳۱۵ھ

۱۳۱۵ھ میں ندوہ کے مقابلے میں عظیم آباد پٹنہ میں علمائے کرام کی ایک مجلس بنام تاریخی ''مجلس عالی حمایت سنت محمدی''(۱۳۱۵ھ)وجود میں آئی۔ جس کا پہلا اجلاس ۲۵/ محرم ۱۳۱۵ھ کو ہوا۔ جس میں مولانا حکیم محمد یوسف حسن حنفی صدرو مہتمم اور قاضی

عبدالوحید حنفی فردوسی نائب صدر و مہتمم قرار دیئے گئے۔ قاضی صاحب نے اس مجلس کی تشکیل کے اسباب ومقاصد اور پہلے اجلاس کی تفصیلی رواد چار صفحات پر تحریر فرمائی۔ ہم یہاں اسے من وعن نقل کرتے ہیں تاکہ قارئین بھی تفصیل سے آگاہ ہوسکیں۔

مجلس عالی حمایت سنت محمدی

یوں توہندوستان میں صدہا انجمنیں وبے شمار کانفرنسیں اور متعدد کمیٹیاں منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ مگر کوئی ایسی مجلس جو تائید اسلام واشاعت مذہب اہل سنت وتردید کفار لئام وازالت بدعت عمل میں لاتی ہو بادی النظر میں منعقد ہوتی نہیں دکھلائی دیتی۔ مجلس ندوۃ العلما کانپور نے زمانہ کے بعد اس امر کی امید دلائی تھی اور اسی بنا پر علمائے اہل سنت اس کے شریک ومعاون ہوکر ان امور کے اجرا میں سعی بلیغ کرنے لگے تھے۔ مگر افسوس کہ اس نے بھی سبز باغ دکھلا کر اپنے مادر مشفقہ کانفرنس سید احمد خانی پیر نیچر کولی کی پوری پوری متابعت اختیار کرلی۔ فضلائے اہل سنت بالحاح مانع آئے کہ کفار ومبتدعین منافقین مثل نیاچرہ وغیر مقلدین وہابیہ وروافض وتفضیلیہ کو ہرگز رکن مجلس نہ بناؤ ورنہ مذہب اہل سنت کے سخت نقصان کو کون پوچھے۔ کہیں اسلام ہی کی خیر نہ منانے پڑے۔ اور یہی ہوا کہ شبلی علی گڑھی نیچری وابراہیم آری نجدی نے سادہ لوحوں کو فریب دے کر اپنے تیئں سنی مشہور کر رکھا۔ پھر کیا تھا جلسہ میں دونوں کی خوب آؤ بھگت ہوئی۔ رکن مجلس بنائے گئے۔ وعظ میں موقع پاکر خوب کھل کھیلے۔ اچھی طرح اپنے اپنے دلوں کا بخار نکالا۔ قید مذہب اہل سنت بلکہ نفس اسلام کو مہمل کیا اور پیشوایان دین متین کی نہایت اہانت کی۔ اور صدر وناظم ودیگر اراکین ندوہ اس پر خوش ہوتے رہے بلکہ شکریہ ادا کیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

دین دار علمائے اہل سنت اس امر کے مشاہدہ کے ساتھ ہی جدا ہو گئے۔ پھر بھی برسوں بکرات و مرات صدر و ناظم کو سمجھاتے رہے کہ اب بھی باز آؤ۔ نیا چرہ و روافض و وہابیہ ناہنجار کو نکالو اور جلسہ کو مخصوص باہل سنت کرو۔ مگر جب اصلاح کی امید منقطع ہوئی اس شیوع کفر و بدعت کے انسداد کی فکر کی اور بحمد اللہ علمائے اہل سنت بریلی بہ زیر صدارت حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی سید شاہ عبد الصمد صاحب سہسوانی حنفی نظامی دام مجد ہم السامی منعقد ہوئی۔ اور ابھی تک بفضلہ و کرمہٖ تعالیٰ تائید امور سنت و قلع و قمع کفر و شرک و بدعت میں ہمہ تن سرگرم و مستعد ہے۔ ناگاہ یہ کالی بلائے ندوہ مطرودہ و جلسۂ مردودہ اس شہر عظیم آباد میں بھی وبائے طاعون کی طرح نازل ہوئی۔ اول وہلہ میں تو صدہا اس کے شکار ہوئے۔ بعض جاں بلب ہیں۔

ہزارہا ابھی تک اسی مرض میں مبتلا ہیں اور ازمان مرض کی سبب ان کے جان کا اندیشہ ہے۔ خدا انہیں کامل صحت دے۔ حکمائے زمانہ و عقلائے یگانہ یعنی علمائے عظام و مشائخ کرام اہل سنت نے فرداً فرداً اپنی جانب سے کوئی دقیقہ اس طاعون کے مٹانے میں اٹھا نہ رکھا۔ مگر بحمد اللہ کہ ان کی سعی مشکور و بہزار وقت یہ بلائے بے درمان پٹنہ۔ پھلواری بہار و صاحب گنج سے دور ہوئی۔ بہت سے مریض نے صحت کاملہ پائی۔ ہاں تھوڑے ضدی مریضوں کی زیادتیاں جب حد کو پہنچیں۔ فرادی کوشش ان کے لیے کافی نہ ہوئی۔ اور مجموعی کوشش کا اثر ڈالنا ان پر ضرور ہوا تو حسبۃً للہ اطبائے شریعت و حکمائے دین و ملت نے اس علت سراپا کفر و بدعت کے استیصال کی فکر کی اور "مجلس عالی حمایت سنت محمدی" نامی حنفی دار الشفا قائم کرنے کا ارادہ کیا۔

اللہ تعالیٰ کو بھی یہ پسند آیا کہ ۲۵/ماہ محرم ۱۳۱۵ھ کو بمکان باغ امیر کبیر جلیل القدر جناب سید شاہ محمد کمال صاحب حنفی قادری فضل رحمانی سلمہ اللہ الواہب کے اس

کا پہلا جلسہ منعقد ہوا۔ حامی شرع مبین جناب مولانا مولوی حافظ فتح الدین صاحب دام مجدہ پیش امام مسجد و مدرس ناصر دین احمدی جناب مولانا مولوی امیر علی صاحب حنفی قادری مدرس اعلیٰ ناربل اسکول پٹنہ، رئیس الحکما فخر الشعرا مروج سنن مولانا مولوی حکیم محمد یوسف حسن صاحب حنفی قادری دام مجدہم صدر و نائب صدر و مہتمم مجلس تجویز پائے۔ اور یہ خادم اہل سنت عبد الوحید غلام صدیق حنفی الفردوسی نائب مہتمم مجلس بنایا گیا۔ صدر الصدور مجلس و اراکین اعزازی و انتظامیہ جلسہ کی فہرست دستور العمل مجلس (جو زیر طبع ہے)۔۔۔ تحفہ کے دوسرے پرچہ سے معلوم کیجئے گا۔ انصرام امور ضروریہ جلسہ کے بعد حضرت صدر نشین مجلس عم فیضہ نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ قرآن شریف کی چند آئتیں تلاوت فرما کر حاضرین جلسہ کو ان کے معانی نور آگیں و مطالب خوش آئین سمجھائے۔ اور احکام اوامر و نواہی سنائے۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء۔

حضرت نور العارفین وقطب الکاملین جناب مولانا سید شاہ محمد اکبر صاحب ابو العلائی داناپوری مدظلہ رکن اعزازی مجلس کی تحریک اور رئیس مقتدر عاشق سنت سید الانس والجان جناب میر امیر جان صاحب دام مجدہ کی تائید سے انعقاد مجلس جیسے اہم تجویز کے اجرا کی عملی کوشش شروع ہوئی۔ ہوا خواہان مجلس عالی بہی خواہان مذہب حنفی نے دامے، درمے، قدمے، سخنے، غرض جس طرح پر ممکن ہوا اعانت مذہب اہل سنت کا وعدہ فرمایا۔ بعض عالی ہمت حضرات بقدر ہمت و استطاعت جلسہ کے ماہانہ انعقاد کے لیے کچھ ماہانہ کچھ امدادی طور پر اسی وقت مبالغ خطیرہ مرحمت فرمانے لگے۔ مگر حضرت صدر صاحب کے خوش بیانیوں نے حاضرین جلسہ کو ایسا محو و بے خود کر رکھا تھا کہ وصولی زر امدادی و عطیہ ماہانہ کا کسے خیال تھا۔ لہٰذا دوسرے وقت پر یہ بات اٹھا رکھی گئی۔

ناظرین رسالہ ہٰذا سے التماس ہے کہ جن صاحبوں کو شرکت و اعانت مجلس

منظور ہو وہ دستور العمل مجلس اس خادم سے طلب فرمائیں ۔جو حضرات اراکین انتظامیہ یاوکلائے مجلس بنناچاہیں وہ بھی اطلاع دیں ۔کہ بمشکوری تمام اسمااسمائے گرامی درج دفتر ہوں۔وماعلینا الاالبلاغ۔ ''

[جمادی الاولیٰ ۱۳۱۵ھ ص۹تا۱۲]

اسلام واہل اسلام کے متعلق اچھی خبریں

بریلی سے مولانامولوی حکیم مومن سجاد صاحب خبر دیتے ہیں کہ حضرت عالم اہل سنت ناظم دین وملت مولاناومخدومنامولوی حافظ حاجی محمد احمد رضاخاں صاحب سنی حنفی قادری بریلوی قبلہ مدظلہ العالی کے دست حق پرست پرایک ہندومشرف باسلام ہوا۔خدا اسے اسلام پر قائم رکھے اوردیگر کفار کوشرک وکفرسے تائب ہونے کی ہدایت فرمائے۔ آمین الٰہی آمین۔

جناب ممدوح یہ بھی ارقام فرماتے ہیں کہ ندوہ مخذولہ کی جماعت بحمد اللہ تعالیٰ روزبروز شکستہ اورابتر ہوتی جاتی ہے۔کلکتہ کے علمانے اس جلسۂ مطرودہ کے نیچریت پر مضمون دیا۔صوبہ بمبئی سے خط آیاکہ کتب مرسلہ پہنچیں یہاں کے سب مسلمان بفضلہ تعالیٰ ندوہ سے بیزار ہوگئے۔منشی قمرالدین صاحب رکن ندوہ نے ناظم صاحب کوخط لکھاکچھ اعتراضات علمائے اہل سنت بیان کیے کہ ان کے کیاجواب ہیں ۔ایک مہینہ ہوا جواب نہ ملا۔وہ بھی مخالف ندوہ ہوگئے۔فالحمد للہ علی ذلك۔

اسی ربیع الاول شریف میں مولاناشاہ فضل الرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ کاگنج مرادآبادمیں عرس تھاان کے مرید ڈپٹی حسام الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطان پور رکن وسخت حامی ندوہ کے سامنے کچھ تذکرہ آیاآخراس پر محمول رہاکہ شاہ صاحب مرحوم کی اس

بارے میں کیارائے تھی شہادات عالیہ گزریں کہ وہ ندوہ سے سخت بیزار تھے۔ڈپٹی صاحب نے فرمایا کہ اس وقت سے میں مع چار سو آدمیوں کے جنہیں میں نے ہی داخل ندوہ کیا تھا مخالف ندوہ ہو گیا۔انتہیٰ۔

خاص حیدرآباد کا واقعہ خود ناظم ندوہ کا چھاپا ہوا رسالہ تحفہ محمدیہ میں ناظرین! تحفہ محمدیہ کے نظروں سے گزرا ہی ہو گا؟ جس میں وہ آٹھ آٹھ آنسو رونے کی جگہ بتاتے ہیں کہ حیدرآباد جیسے شہر عظیم الشان میں باوصف بار بار اشتہار دینے اعلانات کرنے کے (باآنکہ خود صدر ندوہ اس کے جج اور دوسرے حامی ندوہ جج المجبوج ہیں) علما تو علماو کلا سے بھی کوئی نہ آیا۔ صرف ڈیڑھ سو آدمی بدقت جوڑ پائے۔ اور کل ۹۶/روپے چندہ میں آئے۔بعون اللہ تعالیٰ و توفیقہٖ یہ فتوحات اسلامی نمایاں ہوئے جو معرض بیان میں آئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر اور آگے معائنہ فرمایئے گا۔ منتظم تحفہ۔

[مرجع سابق، ص۱۴،۱۳]

مسائل ضروریہ فقہیہ وفضائل شہود وایام، وغیرہ

اس مضمون میں علم سے متعلق ضروری مسائل اور ماہ جمادی الاولیٰ کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔[مرجع سابق، ص۱۷تا۱۹]

پٹنہ میں مشنری لیڈیوں کی کثرت

اپنے حسن کے جال میں پھانس کر لوگوں کو مذہب سے منحرف کرنے والی عورتوں کے حوالے سے چند سطور پر مشتمل تحریر ہے۔[مرجع سابق/ص۲۶]

تردید عقائد فاسدہ مبتدعین

ندوہ، ارباب ندوہ، کے خلاف مذہب و مسلک عقائد و نظریات کا بیان، حدیث

افتراق امت کی روشنی میں فرقہائے باطلہ کی تردید وغیرہ پر مشتمل تفصیلی مضمون۔

[مرجع سابق، ص۲۷تا۳۱]

تحقیق مسائل وآرائے علمائے اہل سنت

فرقہ تفضیلیہ سے متعلق مولانا محمد عظیم مدرس مدرسہ مغلپورہ پٹنہ، کا دو صفحات پر مشتمل فتوی کو نقل کیا ہے۔ ص ۳۲، ۳۱ پر فتوی موجود ہے۔[مرجع سابق، ص۳۱تا۳۲]

اسلامی سلاطین کی مذہبی کوششوں کا مبارک تذکرہ

اس میں سلاطین اسلامیہ کا مبارک تذکرہ ہے۔ڈھائی صفحات پر مشتمل یہ مضمون دو قسطوں میں ہے۔پہلی قسط جمادی الاولیٰ کے صفحہ نمبر ۴۰، ۳۹، پر اور ما بقی مضمون شوال ۱۳۱۵ھ کے صفحہ ۳۲، پر ہے۔

فضائل شہر جمادی الآخر ورجب المرجب

جمادی الاخریٰ اور رجب شریف کے دونوں مقدس مہینوں کی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔[رجب ۱۳۱۵ھ ص۵]

اگر ترا گزرے بر مقام ما افتد

حضرت سید شاہ محمد اکبر ابو العلائی داناپوری کی خیریت کا ذکر اور تحفہ کے لیے ان کی ایک غزل کا ذکر و نقل۔[مرجع سابق، ص۶]

عقائد اہل سنت

انبیائے کرام اور اصحاب کرام کے حوالے سے چند اہم عقائد کا ذکر۔

[مرجع سابق، ص۱۶، ۱۵]

حاشیہ ردتزویر ندوۃ العلماء

ندوہ کے حوالے سے مولانا محمد فصیح صاحب کے پانچ صفحات پر مشتمل مضمون پر قاضی صاحب کا تین صفحات کا حاشیہ جو بہت ہی معلوماتی ہے۔

[محرم ۱۳۱۶ھ، ص۳۷تا۳۹]

ماہ محرم اور حضرت امام حسین کے حوالے سے گزارش

یہ ایک صفحہ کا مضمون ہے جس میں اختصار کے ساتھ ماہ محرم کے حوالے سے گزارش اور حضرت امام حسین کی عظمت و رفعت کا ذکر اوران کی بارگاہ میں اس ماہ محرم میں کس انداز میں خراج پیش کریں اس کی قدرے تفصیل۔[محرم ۱۳۱۶ھ، ص۴۴]

تمہید سدید بتفہیم ندوہ بلید

۱۳۱۲ھ میں ندوہ اورارباب ندوہ کی بخیہ دری کے حوالے سے حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ایک بہت ہی عمدہ لاجواب، معرکۃ الآرا رسالہ بنام تاریخی "سل السیوف الھندیہ علی کفریات بابا النجدیۃ" تحریر فرمایا۔ماہنامہ تحفہ حنفیہ کے شمارہ بابت صفر ۱۳۱۶ھ میں مطبع تحفہ حنفیہ پٹنہ کے اہتمام سے طبع ہو کر شائع ہوا۔ قاضی صاحب نے اس رسالہ سے پہلے پانچ صفحات پر مشتمل زبردست تمہید لکھی ہے جس میں رسالہ کا تعارف اورارباب ندوہ کے خلاف مزید سرگرمیوں اور کارروائیوں کی تفصیل بیان کی ہے۔

[ضمیمہ تحفہ حنفیہ، صفر ۱۳۱۶ھ ص۱تا۵]

فضائل صفر، ربیع الاول وربیع الآخر

صفر ربیع الاول اورربیع الآخر تینوں مہینوں کی اختصار کے ساتھ فضیلت بیان کی گئی ہے۔[ربیع الاول والآخر ۱۳۱۶ھ ص۴۷]

اسلام اوراہل اسلام سے متعلق اچھی خبریں

اس میں قاضی صاحب نے جرہووہ حاجی پور کے ایک مدرسہ کامعائنہ پیش کیا ہے اس مدرسہ کے مہتمم مولاناسید شاہ محمد حسین حنفی تھے۔[ربیع الاول والآخر۱۳۱۶ھ ص۸۳]

مسائل ضروریہ فقہیہ

فقہ وفقہاکے حوالے سے فضائل ومسائل درج ہیں۔[مرجع سابق،۱۳۱۶ھ ص۸۴]

تاریخ اسلام ملقب بتاریخ"ہدیہ احمد مختار"۱۳۱۸ھ

اسلامی تاریخ کے حوالے سے قاضی صاحب کے رسالہ کی قسط واراشاعت کاذکر کیاگیاتھامگرچندوجوہات مانع ہوئے کہ رسالہ کی اشاعت میں تاخیر ہوئی۔اور پھر ربیع الاول ۱۳۱۸ھ سے رسالہ کی اشاعت ہوئی۔البتہ بس رسالہ کے ابتدائی بارہ صفحات پر ہی رسالہ شائع ہوااورمابقی رسالہ اگلے شماروں میں دستیاب نہیں ہوا۔

منکرضروریات الدین لیس بمسلم بالیقین

اہل قبلہ کی تکفیر کے سلسلے میں پیدا شدہ شکوک وشبہات کے جواب پر مشتمل نیزضروریات دین کے منکرین کے کافرہونے پر قرآن وحدیث اقوال سلف کی روشنی میں قاضی صاحبنے یہ رسالہ تصنیف فرمایا۔باقی آئندہ کی قید سے پتہ چلتاہے کہ رسالہ مکمل شامل رسالہ نہیں ہواہے۔[شعبان،۱۳۲۱ھ ص۳۷تا۴۴]

مدرسہ اہل سنت وجماعت واقع بخشی محلہ پٹنہ

قاضی صاحب کے والد صاحب نے محلہ بخشی میں اپنابہت بڑاموروثی مکان مدرسے کے لیے وقف کیاتھا۔ربیع الاول شریف ۱۳۱۸ھ میں قاضی صاحب کے اہتمام سے مدرسہ کاافتتاح ہوا۔اور۱۳۱۹ھ سے مدرسہ کاتعلیمی سفر شروع ہوا۔قاضی صاحب

نے مدرسہ کے دوسرے سالانہ جلسہ کے بعد طلبا کے امتحان ومدرسہ کی تعلمی روداد نیز مدرسہ کے سالانہ جلسے کی تفصیلی رپورٹ ترتیب دی اور تحفہ حنفیہ میں شائع فرمائی۔ جوکہ ۶۰/ صفحات پر مشتمل ہے۔ روداد کے دو تاریخی نام قاضی صاحب نے رکھے۔ ایک باعتبار انعقاد جلسہ ''نتیجۂ امتحان طلاب مدرسہ (۱۳۱۹ھ)'' دوسرا باعتبار طبع روداد۔ ''رویداد مجلس امتحان مدرسہ حنفیہ (۱۳۲۰ھ)'' ہم اسی روداد کے حوالے سے چند اہم باتیں پیش کئے دیتے ہیں۔ ۲۴،۲۳،۲۲/ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ بروز، منگل، بدھ، جمعرات مدرسہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا دعوت نامہ منظوم پیش کیا گیا۔ علمائے کرام تشریف لائے ان کے قیام وطعام کا معقول بندوبست کیا گیا تھا۔ پورے مدرسہ کو سجایا گیا تھا۔ کپڑے اور کاغذ کے خوبصورت بینر اور پوسٹر تیار کئے گئے تھے۔ جن سے جلسہ کی رونق میں مزید اضافہ ہورہا تھا۔ انہی میں ایک بینر مدرسہ کی تاریخ بنیاد سے متعلق حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے لکھے ہوئے فارسی اشعار پر بھی مشتمل تھا۔ حضور اعلیٰ حضرت نے مدرسہ کی تاریخ بنیاد پر مشتمل درج ذیل اشعار رقم فرمائے تھے۔ ملاحظہ ہو:

یا طالباً حسن المآب — ابشر فذا انہج الصواب
عبد الوحید بنیٰ ھنا — بیتاً للدرس مستطاب
بالزبرتد عوالبینات — جئ عندہ علم الکتٰب

۱۳۱۹ھ

تینوں تاریخوں میں طلبا کے امتحان بھی ہوتے رہے۔ ممتحن حضرات میں محدث سورتی جیسے علما شامل تھے۔ اس روداد میں قاضی صاحب نے بچوں کے رزلٹ بھی پیش فرما ئے۔ مغرب بعد سے رات دس بجے تک جلسہ ہوتا تھا۔ جس میں ہندوستان کے مشاہیر علما وخطبا کے خطابات ہوتے۔ جلسہ میں علامہ سید محمد سلیمان اشرف صاحب جیسے

نامور خطیب شریک تھے۔ جلسہ میں جناب شاہ محمد حسین صاحب رمز حاجی پوری کا مسدس کلام جس میں مدرسہ اراکین مدرسہ نیز مشاہیر علما کی قصیدہ خوانی کی گئی تھی، علامہ سید سلیمان اشرف صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ ہم پورے کلام سے بس قاضی صاحب کے حوالے سے بند نقل کئے دیتے ہیں۔

یہ مدرسہ ہے کون بنا ہے جو بے نظیر تعمیر میں بھی جس کے ہے صرف زر کثیر
کس نے کیا ہے خرچ بتاتا ہے یہ فقیر اس شہر کے نہیں ہیں وہ حاشا کوئی امیر
معمولی سی کچھ آمدنی معاش ہے
نام ان کا ہے وحید یہیں بود و باش ہے

کمسن ہیں نوجواں ہیں ہمایوں خصال ہیں دن رات شمع دین کے محو جمال ہیں
سچ تو یہ ہے کہ اختر برج کمال ہیں اور آسمان علم وادب کے ہلال ہیں
حافظ ہیں مولوی ہیں مدد رگاردیں کے ہیں
ہاں جاں نثار حسن جہاں آفریں کے ہیں

اس کم بضاعتی پہ یہ ہمت خدا نے دی تھوڑی سی عمر میں یہ سعادت خدا نے دی
مذہب میں سعی کرنے کی عزت خدا نے دی اسلام کی ترقی کی رغبت خدا نے دی
کوہ گراں کو جان کے سر پر اٹھا لیا
حاجت تھی جس کی قوم کو اس کو بنا دیا

صدرالمدرسین کی بابت تذکرہ ہوا تو کئی نام تجویز ہوئے آخر کو حضور محدث سورتی عہدہ صدارت تدریسی پر فائز ہوئے۔ نصاب تعلیم، نظام مدرسہ اور اوقات مدرسہ سے متعلق تفصیل پیش کی گئی۔ اور مدرسہ کے سالانہ جمع خرچ کی تفصیل بیان کی گئی۔

[ماخوذ رسالہ، مشمولہ تحفہ حنفیہ، شعبان ۱۳۲۰ھ]

مدرسہ اہل سنت وجماعت پٹنہ کا ششماہی خرچ اور آمد کی تفصیل

رجب سے ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ تک کی آمد وخرچ کی تفصیل نیز مدرسہ کے دیگر حالات اس میں بیان کیے گئے ہیں۔[محرم ۱۳۲۱ھ ص ۴۳ تا ۴۸]

مدرسہ اہل سنت وجماعت پٹنہ کے سالانہ خرچ اور آمد کی تفصیل

اس میں مدرسہ اہل سنت وجماعت پٹنہ کے، محرم سے ذی الحجہ ۱۳۲۱ھ تک مدرسہ کے جمع وخرچ کی تفصیل ہے۔[محرم ۱۳۲۲ھ ص ۳۸ تا ۴۲]

جمع خرچ مدرسہ اہل سنت، ۱۳۲۲ھ

مدرسہ اہل سنت وجماعت لودی کٹرہ پٹنہ میں جمع خرچ کی تفصیل وغیرہ بیان کی گئی ہے۔[محرم ۱۳۲۳ھ ص ۴۷ تا ۵۳]

روداد مدرسہ اہل سنت پٹنہ

مدرسہ اہل سنت، کے تعلیمی نظام، اور مدرسہ میں مدرسین وطلبا کی آمد ورفت اور مدرسہ کے اخراجات اور آمدنی کی تفصیلی روداد پیش کی گئی ہے۔

[جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ھ ص ۴۱ تا ۴۸]

گزارش، مدرسہ اور رسالہ سے متعلق

رسالہ کی تاخیر اشاعت اور مدرسہ کے امتحان کے حوالے سے ایک صفحہ۔

[جمادی الاخریٰ ۱۳۲۳ھ صفحہ اخیرہ]

اعلان متعلق امتحان وجلسہ

مدرسہ اہل سنت وجماعت پٹنہ کے جلسۂ امتحان کی تاریخوں کا اعلان وغیرہ۔

[رجب ۱۳۲۳ھ صفحہ اخیرہ]

مدرسہ اہل سنت کے سالانہ جلسہ کا التوا اور اس کا سبب، اور طلبائے مدرسہ کے امتحان کی تفصیل

کئی ماہ سے مدرسہ اہل سنت کے سالانہ جلسہ کی تیاری تھی لیکن جلسہ حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی آمد پر موقوف تھا۔ وہابیہ دیابنہ نے اعلیٰ حضرت پر جھوٹے مقدمے دائر کئے جس کے سبب جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔ قاضی صاحب نے التوائے جلسہ کے اسباب، حضور اعلیٰ حضرت کے مقدمہ اور وہابیہ کی شکت کی تفصیل اور طلبائے مدرسہ کے امتحان کے رزلٹ وغیرہ پر مشتمل چند صفحات لکھے ہیں۔" [شعبان، ۱۳۲۳ھ ص ۱۴ تا ۴۸]

روداد مدرسہ اہل سنت پٹنہ، آمد وخرچ وغیرہ، تفصیل

جمادی الاخریٰ سے ذوالحجہ ۱۳۲۳ھ تک کے اخراجات وآمدنی اور نصاب تعلیم وغیرہ کی تفصیل [محرم ۱۳۲۴ھ ص ۱۷ تا ۴۶]

تلاوت قرآن سے متعلق چند مسائل پر مشتمل فتوی، پر تفصیلی تصدیق

قرآن شریف کے بے ترتیب تلاوت کرنے نیز اسی حوالے سے چند اور ضروری سوالات کے جوابات پر مشتمل فتوی جسے مولانا ضیاء الدین صاحب نے لکھا اس پر قاضی صاحب نے بطور تصدیق چار صفحات تحریر فرمائے۔

[۸ ذوالحجہ ۱۳۲۵ھ ص ۱۹ تا ۲۲]

(۳) منظومات

حمد باری تعالیٰ

حمد باری تعالیٰ پر مشتمل چھ فارسی اشعار جو غالباً آپ ہی کے ہیں کیوں کہ اس کے آخر میں منتظم تحفہ لکھا ہوا ہے۔ ہم یہاں وہ اشعار نقل کر دیتے ہیں۔

حمد و شکر و ثنا فزون ز عدد — می رسانم ببارگاہ صمد
صدق دل می بردد ریں کویم — ورنہ حمد تو کے سزد گویم
اے کریم و قدیر و فرد واحد — ذات تو لم یلد و لم یولد
کفوک لیس لم یکن احدا — ربی اللہ وحدہ صمدا
ورد من لا الٰہ الا اللہ — وحدہ لا شریک لہ باللہ
ربنا اغفر لنا لابوینا — ولاولادنا واخوینا

[تحفۂ حنفیہ: رجب ۱۳۱۵ھ ص ۲۴]

قصیدہ سلامیہ در شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

السلام بے بادشاہ یثربی — السلام اے پیشوائے ابطحی
السلام اے نخل بستان ارم — السلام اے گوہر کان کرم
السلام اے دردرج اصطفا — السلام اے مہر برج اقتدا
السلام اے سرور یحیٰ العظام — السلام اے شافع یوم القیام
السلام اے صاحب شق القمر — السلام اے شاہ مازاغ البصر
السلام اے چشمۂ خلق حسن — السلام اے مظہر فخر زمن

السلام اے تاج جمع انبیا	السلام اے شمع بزم اصفیا
السلام اے مہبط روح الامین	السلام اے آفتاب چرخ دین
السلام اے مشرق مہر شرف	السلام اے در معنی را صدف
السلام اے غرہ ماہ فلک	السلام اے شہپر بال ملک
السلام اے جان جاناں السلام	السلام اے شاہ شاہاں السلام
السلام اے ابر رحمت السلام	السلام اے گنج حکمت السلام
السلام اے خضر راہ گمرہاں	السلام کے مرہم ریش نہاں
السلام اے ماہر اسرار حق	السلام اے منبع انوار حق
السلام کے خاتم خیر الامم	السلام اے قبلۂ فضل وکرم
السلام اے سرگروہ مرسلین	السلام اے مقتدائے مقبلین
السلام اے احمد صدر الوریٰ	السلام اے بادشاہ دوسرا
السلام اے جان عالم السلام	السلام اے فخر آدم السلام
السلام اے غنچۂ باغ جہاں	السلام اے رونق بستان جاں
السلام اے سید خیر البشر	السلام اے خسرو نیکو سیر
السلام اے نقد گنج کاف ونون	السلام اے ماہر راز درون
السلام اے ماحی کفر وظلم	السلام اے حاجب بیت الحرم
السلام اے مطلع دیوان کن	السلام اے کشور علم لدن
السلام اے خوان تو معطی کُل	السلام اے نور تو شمع سبل
السلام اے چرخ در فرمان تو	السلام اے لی مع اللہ شان تو
السلام اے ثمرہ نخل وجود	السلام اے شاہد بزم شہود

السلام اے قابل حمد و ثنا | السلام اے کوکب چرخ دنیٰ
السلام اے نور گنجور قدم | السلام اے زینت لوح و قلم
السلام اے ہادی کون و مکاں | السلام اے عقل بخش انس وجاں
السلام کے مہر تابان السلام | السلام اے مہر رخشان السلام
السلام اے باعث ایجاد کل | السلام اے فیض بخش خارو گل
السلام اے سرور بدر الدجیٰ | السلام اے مہتر شمس الضحیٰ
السلام اے در گہت ملجائے ما | السلام اے حضرتت ماوائے ما
السلام اے لعل تو شکر فشاں | السلام اے قد تو سرو رداں
السلام اے در غمت ہر خاص وعام | السلام اے ذکر تو ہر صبح و شام
تشنہ جان از مہر الطاف توئیم | مشتہی خوان اعطاف توئیم
دارم از ہجر تو اے عالی جناب | دیدہ گریاں سینہ بریاں دل کباب
کاش بودے ہر سر مویم زبان | از فراقت گفتمے صد داستان
سینۂ ویران من آباد کن | جان بے معنی ز وصلت شاد کن
تا بکے داری مرا در بند غم | تا بکے باشی جدا اے محترم
تاکے از ہجر تو گویم زار زار | دہ مرا از شربت وصلت قرار
گر بیابم خاک نقش پائے تو | سرمہ سازم از سر سودائے تو
عالمے را تیغ شوق تو قتیل | سورہ والشمس بر رویت دلیل
از من خستہ مشو غافل چنیں | ذات تو شد رحمۃ للعالمیں
ذرہ لطف تو مارا بس بود | یک نگاہ شہ گدارا بس بود
سورہ واللیل وصف موئے تو | والضحیٰ آمد مثال روئے تو

از لب جان بخش خود اے باشرف　　ده بسویم یک نوید لاتخف
از کرم سوئے گنہگاراں بہ بیں　　ایزدت گفتا شفیع المذنبیں
نعت پاکت اے شہ عالی مقام　　ہست بیروں زاختیار خاص وعام
خطبۂ لولاک بر نام تو شد　　ہر دو عالم شمہ جام تو شد
درمیان ماء وطین آدم ہنوز　　حسن تو بوده دلے عالم فروز
وقت میلاد تو اے عالی نژاد　　زلزلہ در قصر کسری اوفتاد
بحر ساوه خشک شد از ہیبتت　　نار فارس سرد شد از مقدمت
از تو سایہ کس ندید اندر جہاں　　سنگ شد در دست تو تسبیح خواں
از وضوئے تو عیاں شد چشمہ سار　　چوب خشک از بہر تو نالید زار
بز بہ مشت زہر خود اظہار کرد　　نخل تصدیق ترا اقرار کرد
از ید اعجاز تو با شاخ زر　　نخل پیدا شد ز سنگ اے خوش سیر
برگزشتی در دمے از نہ (۹) فلک　　تابع حکم تو شد جن و ملک
گفتگو شد از تو با ماه منیر　　شد زمانے سیر یک جمع کثیر
سوسمار آمد شہادت گوئے تو　　طفل بے جاں زنده گشت از بوئے تو
از سر انگشت تو شق گشتہ قمر　　گشت روشن از تو چشم بے بصر
گشت ز اعجاز تو شیریں آب شور　　چشم بدبیناں شد از خاک تو کور
سنگ شد چون موم نرم از پائے تو　　طارم عرش بریں شد جائے تو
وقت رفتار تو اے عالی مکاں　　نقش افتادے نہ بر ریگ رواں
من چہ سازم شرح اے عالی جناب　　ہست اعجاز تو بیروں از حساب
تا بکے نالد وحیدؔ بے نوا　　از فراقت روز و شب صبح و مسا

از غمت خوں نابہ دل می خورد — ہم چو مرغ نیم بسمل مے طپد
رحم کن اے ذوالکرام بر جان او — مرہمے نہ بر دل بریان او
بر تو باد از رحمت حق صد ہزار — کن قبولم از طفیل چار یار

خادم سنت واہل سنت عبدالوحید غلام صدیق حنفی الفردوسی منتظم تحفۂ حنفیہ)

[تحفۂ حنفیہ: جمادی الاولیٰ ۱۳۱۵ھ ص ۸،۷ و شوال ۱۳۱۵ھ ص ۲،۱]

درمنقبت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت صدیق فخر اصفیا — محرم اسرار صدر انبیا
افضل اصحاب مولائے جہاں — اکمل احباب شاہ کن فکاں
آیت حق نور ایمان ویقین — والہٗ شیدائے فخر المرسلین
وقت ہجرت مصطفی را یار شد — ہمنشین مجتبیٰ در غار شد
صدق وعدل وحلم وعلم مصطفی — یافت از حق آں رئیس اولیا
جان خود را باختہ بہر رسول — صرف زر کرد از پئے مہر رسول
حضرت ابراہیم شد حق را خلیل — ایں برائے مصطفی آمد خلیل
بعد ذات کبریائے ذوالجلال — نیست کس برتر ز احمد ذوالکمال
ہمچناں بعد از رسول مجتبیٰ — نیز جملہ انبیاء رہنما
از ہمہ صدیق شد افضل ترین — در مدارج از ہمہ اکمل ترین
شان والایش وحید آمد وحید — رہنمائے ہر شقی وہر سعید

(منتظم تحفہ)[تحفۂ حنفیہ: شوال ۱۳۱۵ھ ص ۴۰]

قصیدہ سلامیہ درشان شیر خدا مشکل کشا امیر المومنین امام المہتدین سیدنا ومرشدنا ومولانا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الشریف

السلام اے نام پاکت مرتضی　　　السلام اے مظہر ذات خدا
السلام اے معنی اوصاف حق　　　السلام اے سر ذات کبریا
السلام اے مرشد ومولائے خلق　　　السلام اے باب علم مصطفا
السلام اے ابن عم شاہ دیں　　　السلام اے سرور ہر دو سرا
السلام اے قامع گبر ویہود　　　السلام اے تاج دارا نما
السلام اے مخزن اسرار غیب　　　السلام اے یادگار ہل اتیٰ
السلام اے نور ایمان ویقین　　　السلام اے کحل چشم اتقیا
السلام اے شہسوار لوکشف　　　السلام اے والی ملک ولا
تحفۂ سنت فرید عبد (۱) تو　　　راہ عرفانش نمایا مرتضیٰ

(۱)عبدالوحید عفی عنہ۔(منتظم تحفہ حنفیہ)

[تحفۂ حنفیہ: جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ ص۸]

نعت رسول علیہ الصلاۃ والسلام

درنعت سید انبیائے کرام علیہ وعلیہم الصلاۃ والسلام وعرض حال بدرگاہ عرش پائے گاہ محبوب ایزد متعال از طبع رشاد وذہن نقاد ناصر سنت، قاتل بدعت جناب فیض مآب مولانا مولوی قاضی عبدالصدیق محمد وحید صاحب سنی حنفی فردوسی عظیم آبادی ناظم تحفہ حنفیہ دام فیضہ القوی۔

آں ہادیِ راہِ صفا آں شاہِ خیل انبیا　　سرچشمۂ جود و عطا یعنی رسول مجتبیٰ
دانے تو اسرار خدا واقف ز احوالِ ہمہ　　اے شافعِ روزِ جزا محبوب رب دوسرا
مقصود و مطلوبِ ہمہ منظور و مرغوبِ ہمہ　　حق را تو محبوب از ہمہ لولاک گوید برملا
داعی الی اللہ آمدی غواصِ بحر سرمدی　　از جملہ برتر آمدی اے مرسلاں را پیشوا
شہبازِ قافِ لامکاں سیاحِ دشتِ بے نشاں　　سلطانِ جن و انسیاں اے انبیا را مقتدا
اے ماہِ برجِ اصطفا و اے مہرِ چرخِ ارتضا　　بدرٌ منیرٌ فی الدّجیٰ یا من الیہ المشتکیٰ
کونین در فرمانِ تو قرآں ہمہ در شانِ تو　　جانِ ہمہ قربانِ تو اے اصفیا را مہتدیٰ
تشریفِ رحمت در برش فوجِ ملائک بر درش　　لطف الٰہی یاورش انا فتحنا در ثنا
اے شافعِ مجرماں اے رحمت ہر دو جہاں　　بر حال زارِ عاصیاں جود و کرم اے رہنما
نے علم و نے تقویٰ مرا نے دین و نے دنیا مرا　　از بس کہ ہستم بے نوا وریاب از لطف و عطا
مسجودِ آدم بہر تو طوفان نوح از قہرِ تو　　لطفِ خدا از مہر تو احسن الینا ما منا
چوں سائلم بر در گہت استادہ پیشِ خرگہت　　افتادہ بر خاکِ رہت دستم بگیر اے داورا
ماہِ عرب مہرِ عجم کانِ سخا بحر کرم　　بر حالِ زارِ خستہ ام لطفے بکن رحمے نما
پیشِ کہ آرد التجا ایں عاجزِ بے دست و پا　　اے سیدِ ہر دوسرا امداد کن بہرِ خدا
من بندہ احسانِ تو برتر ز عالم شانِ تو　　امید وار از خوانِ تو آمد وحید بے نوا

[تحفۂ حنفیہ: محرم، ۱۳۲۱ھ ص ۳۳]

(۴)فتاوی ورسائل پر تقریظات وتصدیقات

ماہنامہ تحفۂ حنفیہ میں بہت سے فتاوی اوررسائل پر آپ کی تصدیقات ہیں کچھ عربی اور کچھ اردو میں۔ کچھ مختصر کچھ تفصیلی ہم یہاں وہ سب نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہو:

تصدیق بر فتویٰ اعلیٰ حضرت

دمن میں عید گاہ جدید بنانے سے متعلق اعلیٰ حضرت کے ایک طویل فتوی پر درج ذیل عربی الفاظ میں تصدیق فرمائی:

''الحمدلولیه والصلاة علی اهلها الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب ومتاب بلاارتیاب ولله دُرّالمفتی المحدث الفقیه الذکی الوجیه النبیه الفاضل العلامه والکامل الفهامه السراج الوهاج مولاناالحاج المولوی عبدالمصطفیٰ احمدرضاخان الحنفی القادری البرکاتی البریلوی مدظله العالی مادات الایام واللیالی فجزاه الله تعالیٰ عناوعن سائراهل السنة جزاء موفورا وصانه فی الدارین شراوضیرا۔ الساطرالوازر

خادم السنة واهل السنة عبدالصدیق محمدعبدالوحید السنی الحنفی الفردوسی عفی عنه مدیرالحنیفه تحفة الحنفیه ومهتمم مدرسة اهل السنة والجماعة الواقعة فی بلدة عظیم آباد صینت عن الفسادوشرالمبتدعین الحسادبحق خیرالعبادواٰله الامجادوصحبه الاوتادوصلی الله تعالیٰ علیه وعلیهم وسلم الیٰ یوم التنادآمین آمین یارب العباد۔''

[تحفۂ حنفیہ: شعبان ورمضان، ۱۳۱۹ھ ص ۲۴،۲۳]

تصدیق رسالہ ”اجتناب العمال عن فتاوی الجہال“

طاعون وغیرہ وباؤں کے وقت دعائے قنوت پڑھنے سے متعلق چند نام نہاد مفتیوں کے عدم جواز پر مشتمل تحریروں کے جواب میں حضور حجۃ الاسلام قدس سرہ کا ایک مدلل و مفصل فتوی جو ماہنامہ تحفۂ حنفیہ کے شمارے بابت رجب اور رمضان ۱۳۲۰ھ میں بشکل رسالہ شائع ہوا۔ قاضی صاحب نے اس پر درج ذیل الفاظ میں تصدیق فرمائی:

”الحمد لولیہ والصلاۃ علیٰ اھلھا ھٰذا ھو عین التحقیق وماسواہ باطل سحیق فقد اصاب من اجاب ومن انکر فقد خسر وخاب بلاشک وارتیاب واللہ اعلم بالصدق والصواب وعندہ حسن الثواب والیہ المرجع والمآب۔ الراجی رحمۃ ربہ الوھاب خادم السنۃ واھل السنۃ عبد الصدیق محمد وحید الحنفی الفردوسی العظیم الآبادی ناظم التحفۃ الحنفیۃ ومھتمم مدرسۃ الحنفیۃ“

[شوال ۱۳۲۰ھ ص۱۶]

کتاب الحبل القوی لہدایۃ الغوی پر تصدیق

”الحبل القوی لہدایۃ الغوی“ مولانا عبد الرحمن محبیٰ پوکھریریوی کی منکرین تقلید ائمہ اربعہ کی تردید میں بہت ہی زبردست معرکۃ الآرا کتاب ہے۔ یہ کتاب تحفہ حنفیہ کے دو شماروں میں قسط وار شائع ہوئی۔ پہلی قسط محرم ۱۳۲۲ھ میں اور دوسری صفر ۱۳۲۲ھ میں چھپی۔ کتاب کے آخر میں مشاہیر علمائے کرام کی تقاریظ و تصدیقات بھی شامل ہیں۔ حضور اعلیٰ حضرت اور حضور محدث سورتی کی تصدیق بھی شامل ہیں۔ قاضی صاحب نے بھی درج ذیل تصدیق فرمائی:

”الحمد لولیہ والصلاۃ علی اھلھا

واقعی جو کچھ حضرت بحر العلوم امام العلما رئیس الفقہا مجدد مأۃ حاضرہ مؤید ملت قاہرہ عالم اہل سنت مولانا احمد رضا خاں صاحب قبلہ مدظلہ نے دربارہ تقلید سدید ائمۂ اربعۂ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور نیز دربارہ تقلید شرعی کے فرمایا بے کم وکاست صحیح ہے۔ اوراس رسالے کے مصنف کا بھی یہی منشا ہے۔

فجزی اللہ تعالیٰ کلیھما خیرالجزاء فی الآخرۃ والاولیٰ الساطر الواز رخادم اھل السنة محمد وحید عبد الصدیق سنی حنفی عظیم آبادی، عفا اللہ تعالیٰ عنه وعن والدیه۔''

[صفر ۱۳۲۲ھ ص ۱۶]

محدث سورتی کی کتاب پر تصدیق

وہابیہ غیر مقلدین کے پیچھے نماز ادا کرنے نیز ان کو مسجد میں آنے دینے کے حوالے سے ایک استفتاء کا مدلل ومفصل جواب حضور محدث سورتی نے رسالہ مسمی ''انفع الشواہد لمن یخرج الوہابین عن المساجد'' کی شکل میں دیا۔ فتوی پر حضور اعلیٰ حضرت اور دیگر علمائے اہل سنت کی تصدیقات موجود ہیں ۔ قاضی صاحب نے بھی رسالہ کی تصدیق درج ذیل الفاظ میں فرمائی ہے:

''نحمده ونشكره على آلاه والصلاة والسلام على خاتم انبياه وعلى آله واصحابه المتادبين بآدابه لله در،من اجاب واصاب فلاشك فيه ولاارتياب والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب فى كل باب۔

الساطر الواز رخادم السنة واهل السنة محمد وحيد المدعو بعبد الصديق سقاه الله كاس الرحيق وجعله من ارباب التصديق والتوفيق۔''

[تحفۂ حنفیہ: ربیع الاول ۱۳۲۲ھ ص ۳۴]

محدث سورتی کے فتوی پر تصدیق

”واقع میں جہاں تک دیکھا جاتا ہے بعض جہال اور اکثر عورتوں میں طاق بھرنے کی رسم کو پایا جاتا ہے۔ ہم اپنے سیدھے سادھے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عرض رساں ہیں کہ آپ حضرات نے فتوی ملاحظہ فرمالیا کہ اس منت کو حضرت مجیب دام فیضهم نے فعل عبث و کار لغو تحریر فرمایا ہے۔ پھر آپ حضرات اس حرکت بے جا کے باب کو مسدود کیوں نہیں فرماتے۔ چاہئے کہ اپنی اپنی عورتوں کو تنبیہ و تاکید کریں اور حتی الوسع دوسروں کو بھی نصیحت دیں تا کہ ایسی رسم قبیح کا استیصال ہو جائے اور آپ کو اللہ جل جلالہ ثواب بے قیاس مرحمت فرمائے۔ (مدیر تحفۂ حنفیہ)

[ذوالحجہ ۱۳۱۹ھ ص۲۸]

مفتی عمر الدین ہزاروی کے فتوی پر تصدیق

چائے بریانی وغیرہ میں الائچی، جائفل، اور زعفران استعمال کرنے کے جواز و عدم جواز پر تفصیل فتوی پر قاضی صاحب کی تصدیق:

” الجواب صواب والمجیب مثاب خادم السنة واهل السنة عبدالصدیق محمد وحید الحنفی السنی الفردوسی عفا الله عنه القوی۔“

[ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ ص۱۶]

فتوی بابت جواز دعائے طاعون پر تصدیق

”دعائے طاعون کے سلسلے میں مولوی مبارک کریم بہاری مدرس مدرسہ اسلامیہ بہار شریف، کے فتوی کے جواب میں مولانا عبدالواحد رامپوری کا مدلل و مفصل فتوی شائع ہوا جس کی کئی نامور علمائے کرام نے تصدیق فرمائی انہیں قاضی صاحب نے درج ذیل

الفاظ میں تصدیق فرمائی:

''مفتی اول کا دعائے طاعون کو نادرست ٹھہرانا اور اس کی نہایت شدومد سے ممانعت فرمانا اور سنداً احادیث کر معرض تحریر میں لانا سراسر خلاف اور جادہ حق سے انحراف ہے۔ اور جواب ثانی قرین انصاف بعید عن الاعتساف، افراط و تفریط سے کوسوں دور قابل قبول ہر ذی شعور، پسندیدہ اولی الالباب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

حررہ: خادم السنة واھل السنة محمد عبد الوحید المدعو به عبد الصدیق السنی الحنفی کان اللہ له۔

(مہتمم مدرسہ اہل سنت والجماعت) [صفر ۱۳۱۹ھ ص ۱۹]

احتراز الابرار عن شرور الاسرار پر تصدیق

یہ رسالہ مفتی ابراہیم بدایونی صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ اس میں فرقہائے باطلہ خاص کر فرقۂ نیچریہ کے باطل نظریات کی مدلل تردید کی گئی ہے۔ اس پر علمائے بدایوں وغیرہ کی تصدیقات ہیں۔ قاضی صاحب کی تصدیق درج ذیل ہے:

''ماقال اخون المکرم العلامة اللبیب الادیب الاریب سلمه اللہ القریب المجیب فی حق الخطیب النیچرالندوی الضال المضل المریب فھوالحق الصریح عند ارباب التحقیق وماسواہ باطل سحیق، لاریب ان الخطیب المذکور من اجلة نصوص الدین وکبراء اعداء الشرع المبین واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب۔

الساطر الوازر الاحقر الافقر خادم السنة واھل السنة محمد عبد الوحید المدعو بعبد الصدیق السنی الحنفی العظیم آبادی کان له اللہ الھادی فی العواقب والمبادی''

[جمادی الآخرہ ۱۳۲۴ھ ص ۲۴]

مولاناضیاء الدین صاحب کے فتوی پر تصدیق

تثویب سے متعلق مولاناضیاء الدین صاحب کے ایک فتوی پر قاضی صاحب نے درج ذیل الفاظ سے تصدیق فرمائی:

''الجواب صحیح بلاارتیاب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد وحید المعود بعبد الصدیق السنی الحنفی العظیم آبادی وقاہ اللہ تعالیٰ من شرالاعادی''

[جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ ص ۳۲]

تحقیق علم مایکون وماکان لحبیب الدیان المنان، باسم التاریخی توضیح صواب، ۱۳۲۳ھ

یہ علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے زبردست علمی وتحقیقی، مدلل ومفصل رسالہ ہے۔ جس کو مولاناابوالمساکین ضیاء الدین پیلی بھیتی مدیر رسالہ تحفہ حنفیہ نے تصنیف فرمایا۔ اس پر مشاہیر علمائے کرام کی تصدیقات ثبت ہیں۔ قاضی صاحب نے درج ذیل الفاظ میں تصدیق فرمائی:

''الحمدللہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علی النبی الامین الذی علمہ اللہ علوم الاولین والآخرین فماھوعلی الغیب بضنین وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ ذوی العزوالتمکین۔

امابعد! رسالہ نا ستقیم نضرۃ النعیم فقیر کی نظر سے گزرا مؤلف کی چالاکی اور فریب دہی کاحال کھلا۔ یہ تحریر حق سے دور باطل سے معمور ہے۔ اگرمجیب سورتی صاحب مرد میدان میں تو سامنے آئیں اور سائل جاہل کی (کہ اپنی جہالت سے معذور ہے) مفروضہ صورت سوال کا اس عالم میں کوئی مصداق بتائیں۔ سودوسو تو بڑی بات ہے دس پانچ آدمی ہی ایسے نکالیں جو معاذاللہ بدون اعلام اللہ تعالیٰ حضور پرنور نبی کریم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے حصول علم غیب کے قائل ہوں۔

حاشاوکلا! جو کسی سنی مسلمان کا ایسا خیال ہو بلکہ بالعکس یہ شیدایان سید الانس والجان علیہ صلوات الرحمن تو جمیع علم مایکون وماکان کا اثبات جناب سید کائنات علیہ افضل الصوات والتحیات کے لیے بطریق معجزہ واعلام اللہ تعالیٰ ثابت کرتے ہیں۔ اور مجیب سورتی کی اس کیادی کو بنظر حیرت واستعجاب دیکھتے ہیں کہ بغیر مسلم الثبوت کو مجیب وسائل کیوں بیان کرتے ہیں اور ہزار صد ہزار بار اس وہمی عقیدہ نامستقیم جامع نضرۃ النعیم سے تحاشی کرتے ہیں ۔جامع رسالہ نے بہت بڑی کیادی کو دخل دیا ہے۔اس کا رسالہ لائق اعتماد سنیاں اہل رشاد نہیں۔ نہ اس پر عمل لازم بلکہ اس سے احتراز امر متحقق۔

جامع رسالہ کیا خوبصورتی سے اپنے خیالات باطلہ پر ملمع چڑھاتا ہے اور اہل حق کو براہ فریب جادہ مستقیم سے منحرف کرنا چاہتا ہے۔ کہاں توسورتی صاحب نے بظاہر اس کا جواب دیا ہے کہ ایسے علم غیب کا اثبات حضور کے لیے جو بدون اعلام اللہ کے ہو باطل ہے اور اس کا قائل ضال و مضل ہے۔ مگر فی الحقیقت درپردہ ان حضرات اہل سنت کارد کیا ہے جو حضور پرنور سید العالمین عالم کل مکان ومکین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے جمیع علوم غیبیہ ماکان ومایکون کا اثبات کرتے ہیں۔ لہٰذا سورتی صاحب راہ مستقیم پر نہیں۔

مسلمان ان کے مکر میں نہ آئیں اور ان کے زور سے اپنے آپ کو بچائیں پس کو کچھ مجیب لبیب مصیب مولوی ابوالمساکین محمد ضیاء الدین صاحب نے جواباً تحریر فرمایا وہ حق وبجا قابل عمل اہل سنت وجماعت۔ سراسر رشد وہدایت ہے۔واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم۔

الساطر الوازر خادم اہل السنۃ والجماعۃ محمد وحید المدعو بعبد الصدیق السنی الحنفی الفردوسی العظیم آبادی اصلح اللہ حالہ فی العواقب والمبادی۔"

[ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ ص۲۸،۲۷]

رفض وغیرہ سے متعلق مولانا ضیاء الدین کے فتوی پر تصدیق

''لاشك ان هم الاجوبة صحيحة وصواب ومطابقة للاحاديث والكتاب والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب نمقه عبدالصديق محمدوحيدالسنى الحنفى الفردوسى العظيم آبادى ناظم التحفة الحنفيةعفاعنه خالق البرية''

[ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ ص ۱۴]

تلاوت قرآن سے متعلق چند مسائل پر مشتمل فتوی پر تفصیلی تصدیق

مولانا ضیاء الدین مدیر تحفہ کے ایک فتوی پر تصدیق ملاحظہ ہو:

''الحمدلله وحده والصلاة والسلام على من لانبى بعده وعلىٰ آله واصحابه وحزبه وجنده آمين۔

مجیب لبیب سلمہ اللہ القریب نے نہایت معقول جواب دیا۔فجزاہ اللہ تعالیٰ خیرجزاء۔وهنأه بخيرسره وروهناء۔ مگر حسب تحریر مستفتی فقیر بھی مختصر طور پر ہر مسئلہ کے متعلق عرض کرتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب۔

(۱) تلاوت قرآن مجید خلاف ترتیب خلیفۂ ثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز اور خارج نماز میں مکروہ ہے۔ قاری گنہگار وآثم ہے۔اگر عمداً اس کا مرتکب ہو اور اگر اس پر معاذاللہ اصرار بھی کرے وہ بالیقین فاسق اور سخت بدکار ہے مگر یہ اثم وفسق اسی حالت میں ہے کہ مرتکب اس کا ترتیب سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحیح اور مثل ترتیب فی لوح الرحمن جانتا ہے اور بصورت انکار ایسا شخص بے شبہہ ضال و مضل ہے۔ کہ منکر اجماع ہے پھر ایسے کو امام بنانا کب جائز وروا ہے۔

(۲)ماآعبد کی جگہ ماعابد پڑھنے والا سخت جاہل ہے اسے امام بناناہر گز جائز نہیں۔ نہ ایسا پڑھنا حاشاوکلا درست ہے اور عمد کی حالت میں بالکل تغییر کلام ربانی ہے۔

(۳)اصل شرط تودوطرفہ ہے اوروہ ضرورداخل قمارہے اوربالکل حرام ہے۔بشرطیکہ ثالث محلل سے خالی ہو۔

(۴) غلطی تلاوت قرآن پر اپنے مسلمان بھائی کو مطلع کرنا خلاف تہذیب کیسا یہ توعین شائستگی اور تعمیل حکم امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے۔آیت وحدیث سے ثبوت لیجئے۔آیت:

کنتم خیرامۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ، الآیۃ۔

یعنی ہوتم بہترین امتوں کے جو پیدا ہوئی ہیں لوگوں میں حکم کرتے ہو امر پسندیدہ کا اور منع کرتے ہو بری بات سے۔اور ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ پر تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ اس آیت کے معنی یوں بیان فرماتے ہیں:

ای صرتم خیرامۃ بسبب کونکم آمرین بالمعروف وناھین عن المنکر ومومنین باللہ۔

یعنی ہوئے تم بہترین امتوں کے بسبب ہونے اپنے کے حکم کرنے والے اچھی باتوں کے اور منع کرنے والے بری باتوں سے۔اور ایمان لانے والے اللہ پر۔سبحان اللہ وبحمدہ کہ بہترین امم کا خلعت اسی امر بالمعروف ونہی عن المنکر وایمان کے باعث عطاہوا۔یہ کتنی بڑی نعمت رب العزۃ ہے کہ ایمان کے ساتھ معدودومذکور ہوئی۔اگر اور وجوہ سے قطع نظر کی جائے تو یہی ایک وجہ کہ تؤمنون باللہ کے ساتھ اس کا ذکر ہوا۔اس کی اعلیٰ درجہ کی شرافت پر دال ہے۔حدیث شریف جو مشکوۃ ص۴۲۸ر میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔:

من رأى منكم منكرا فليغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه، وذلك أضعف الإيمان، رواه مسلم۔

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص دیکھے تم میں سے کسی امر نامشروع کو پس چاہئے کہ بدل دے اس کو اور باز رکھے اس کے کرنے سے آدمیوں کو اپنے ہاتھ سے پس اگر ہاتھ سے قدرت نہ رکھے تو زبان سے تغیر دے پس اگر زبان سے بھی بدل دینے کی قدرت نہ رکھے تو دل سے تغیر دے کراہت کے ساتھ اور قصد رکھے ہاتھ اور زبان کے ساتھ تغیر دینے کا قدرت پانے پر اور یہ بدلنا تنہا دل کے ساتھ ضعیف تر ثمرات ایمان کا ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا۔ اگرچہ امور ثلاثہ مذکورۂ فی الحدیث کا تعلق سلاطین و علما اور تمام سمجھ دار مسلمانوں کے ساتھ علی قدر مراتب قدرت ہے۔ مگر امر آخر ایسا ہے جو ہر ایک کے تحت قدرت اور کسی کی استطاعت سے خارج نہیں جو اس پر بھی کاربند نہ ہو اور گریز کو راہ دے وہ مداہن اور سخت زیاں کار اور مستحق عقاب پروردگار ہے۔ تفسیر روح البیان آیت:

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ الآية۔

کی توضیح میں ہے۔

وعن سفيان الثوري إذا كان الرجل محبا في جيرانه محمودا عند إخوانه فاعلم انه مداهن،

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اپنے پڑوسیوں میں محبوب اپنے دوستوں میں محمود ہوتا ہے جان لو کہ وہ مداہن ہے۔ یعنی قصداً اس نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو ترک کیا اور یہ ترک کرنا اس کا خواہ کسی دنیوی مصلحت پر مبنی ہو یا کوئی اور غرض ذاتی رکھتا ہو یا ندوہ مخذولہ کے اصول پر عمل کرتا ہو ہر صورت میں میل جول میں فرق نہیں آتا۔ اور اس کا شیر و شکر کہیں نہیں

جاتا۔یہی مداہنت اسی میں وبال آخرت ہے۔اسی تفسیر میں اسی موقع پر ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یحشر) یوم القیامۃ ناس من أمتی من قبورھم الی اللہ علی صورۃ القردۃ والخنازیر بما داھنوا اھل المعاصی وکفوا عن نھیھم وھم یستطیعون۔

فرمایارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قیامت کے روزاس امت کے کچھ لوگ اپنی اپنی قبروں سے اللہ جل جلالہ کی طرف اٹھائے جائیں گے بندراور سور کی صورت پراس جرم میں کہ انہوں نے گنہگاروں سے مداہنت کی اوررکے وہ امورناپسندیدہ کے منع کرنے سے۔حالانکہ منع کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔پس جو کوئی المربالمعروف اورخلاف تہذیب کئے اس پرواجب ہے کہ اپنے اس قول شنیع سے رجوع کرلے اورتوبہ واستغفار سے رطب اللسان ہو جائے۔واللہ ولی التوفیق۔

(۵،۶)ہرحرف اس قدرتجوید کے ساتھ پڑھناکہ حرف حرف سے ممتاز ہو اور تبدیل سے محفوظ رہے۔ہر مسلمان پرواجب ہے اور تصحیح مخارج باہتمام تام لازم جیساکہ امام جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

والاخذ بالتجوید حتم لازم	من لم یجود القرآن آثم
لانہ بہ الالٰہ انزلا	و ھکذا منہ الینا وصلا

یعنی اوراخذ کرنا قاری کوساتھ تجوید کے ضروری ہے جس شخص نے صحی طورپر قرآن شریف کونہ پڑھا وہ گنہگارہے۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا قرآن شریف کوساتھ تجوید کے اوراسی طرح یعنی تجوید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہماری طرف پہنچاانتہیٰ۔امربالتجوید آیۂ ورتل القرآن ترتیلا، میں ہے۔

اورترتیل کے معنی تجوید کے ہیں جیساکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔قال الترتیل ھو تجوید الحروف ومعرفۃ الوقوف ،فرمایاحضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے کہ ترتیل تجوید حروف کی اور پہچاننا وقوف کا ہے۔اور تجوید کے معنی یہ ہیں۔

ھوتحسین الفاظہ باخراج الحروف من مخارجھاواعطاء حقوقھامن صفاتھاومایترتب علی مفرداتھا ومرکباتھا۔

یعنی قرآن مجید کے لفظوں کو عمدہ طور پڑھنا ساتھ نکالنے حرفوں کے ان کے مخارج سے اور دینا ان کے حقوق کا ان کی صفتوں سے اوراس چیز کا جس کا ترتیب ان کے مفردات اور مرکبات پر ہو۔ھٰکذا فی المنح الفکریۃ وغیرہ من کتب التجوید۔

حرف قرآن عظیم کو قصداً تبدیل کرنا مستلزم کفر ہو جاتا ہے۔اوراگر قصداً تبدیل نہ ہو اور معنی فاسد ہو جائیں تو ہمارے علمائے متقدمین کے نزدیک نماز فاسد ہوتی ہے اور قول متقدمین ہی احوط ہے۔ ظالین کو زالین پڑھنا اور بعث کو بعف پڑھنا ہرگز درست نہیں ۔ایسے کے پیچھے نماز ناجائز ہے ۔ ایسے قاری بالقصد کو علما کافر فرماتے ہیں ۔شرح فقہ اکبر لمولانا علی القاری رحمہ اللہ الباری کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ قصداً اس طرح تغیر سے پڑھنے والا کافر ہو جائے گا۔ ایسا ہی محیط اور فصول عمادی میں ہے ۔ہاں حالت نادانی وزلت ولغزش خلقی معذوری میں گناہ مرتفع ہے۔ مگر عمر بھر ازالہ جہل میں سعی واجب ہے بالخصوص بعث کی جگہ بعف پڑھنا قطعاً مفسد صلاۃ ہے۔ کہ یہاں نہ عموم بلویٰ ہے نہ تمیز مخارج حروف میں اشکال نہ ان میں فصل بے مشقت غیر ممکن بقیہ تفصیل کتب فقہ میں ہے بہر صورت ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے۔انہیں خلقی معذوروں کا وہ امام ہو سکتا ہے۔نہ صحیح پڑھنے والوں کا۔

واللہ تعالیٰ اعلم و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الساطر الوازر خادم السنۃ واھل السنۃ محمد وحید المدعو بعبد الصدیق السنی الحنفی العظیم آبادی کان اللہ.. ‘‘

[تحفہ حنفیہ: ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ ص۱۹ تا ۲۲]

تحریک ندوہ میں کلیدی کردار

چودھویں صدی کی دوسری دہائی میں یوں تو بہت سے فتنے جنم لے چکے تھے البتہ ندوہ کی ریشہ دوانیاں اور فتنہ انگیزیاں زوروں پر تھیں ۔حضوراعلیٰ حضرت امام احمد رضابریلوی، تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی اور دیگر مشاہیر علماومشائخ اہل سنت اس کے خلاف محاذآرا تھے۔انہیں میں ایک نمایاں نام قاضی صاحب کا بھی تھا۔ قاضی صاحب نے ندوہ کی بیخ کنی کی غرض سے ہی "تحفہ حنفیہ" ماہنامہ پٹنہ سے جاری کیا۔اور بہت سی تحریریں ندوہ کے رداوراس کے باطل نظریات کے خلاف شائع فرمائیں۔نیزاس کے علاوہ بھی ندوہ کی فتنہ انگیزیوں کے سدباب میں ہر ممکن سعی فرمائی۔اور یہ کہناغلط نہ ہو گا کہ ندوہ کی تردیدومخالفت میں قاضی صاحب نے کلیدی کرداراداکیا۔ندوہ کی تردید میں استادزمن علامہ حسن رضاخاں قدس سرہ کے رسالہ "صمصام حسن" میں درج ذیل اشعار سے تحریک ندوہ میں قاضی صاحب کے کردار کا اندازہ بآسانی لگایاجاسکتاہے۔

از اثر کوشش عبدالوحید ۔۔۔ خلد نہم گشت بہ پٹنہ پدید
یارب ازیں گلشن مینو نہاد ۔۔۔ دست دے وجورِ خزاں دور باد
مدحِ علو ہمم ایں وحید ۔۔۔ ہست زیارا ے زبانم بعید
اکرمک اللہ وحید زمن ۔۔۔ ندوہ شکن ہستی و ندوی فگن
اے حسن احسنت حسن کن ختام ۔۔۔ ابر شہِ دیں باد درود و سلام

[صمصام حسن، مشمولہ کلیات حسن، ص۳۴۱]

ندوہ کے خلاف آپ کی جدوجہد کااندازہ آپ کے رسائل ومضامین سے بھی بخوبی لگایاجاسکتاہے۔البتہ ہم یہاں آپ کی خلافِ ندوہ سرگرمیوں کے حوالے سے

دو واقعے بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

مختلف مقامات پر ندوہ کی ذلت آمیز شکست ہو چکی تھی۔ مگر پھر بھی ارباب ندوہ اپنی فتنہ انگیزیوں سے باز نہیں آرہے تھے۔ کلکتہ میں جب چند ندوہ پرست مولویوں نے فتنہ انگیزی شروع کی تو اس سے قبل کہ اہل سنت کا نقصان ہوتا آپس ہی میں دست وگریباں ہوگئے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انہیں میں کا ایک عبد الغفور نامی جو ندوہ کارکن تھا حقیقت سے واقف ہوتے بھی ان کے ساتھ تھا اس نے جمادی الاولی ۱۳۱۹ھ میں قاضی صاحب سے رابطہ کیا اور ندوی مولویوں سے مناظرہ کا طالب ہوا۔ اس کے اصرار پر جب ندوی مولویوں سے رابطہ کیا گیا تو وہ راہ فرار اختیار کر گئے۔ مگر دائیں بائیں ہو کر اپنے کام میں مصروف رہے اور علمائے اہل سنت بھی ان کی بخیہ دری میں مصروف رہے۔ اور اسی درمیان علما و ارباب کلکتہ نے ایک مجلس تشکیل دی گئی جس میں علما و دانشور حضرات خاص کر حاجی لعل خاں صاحب شامل کئے گئے۔ اسی درمیان ندوہ کی طرف سے چار روزہ جلسہ بتاریخ ۲۲/ شعبان تا ۲۵/ شعبان طے ہو گیا۔ جس کے جواب میں علما و ارباب کلکتہ نے بھی دس روزہ اجلاس کا اعلان کر دیا۔ جابجا علما کو دعوتیں دی گئیں۔ قاضی صاحب کو بھی مدعو کیا گیا اور درج ذیل خط ناظم مجلس جناب سیٹھ حاجی قاسم عارف صاحب کی طرف سے قاضی صاحب کے نام روانہ کیا گیا۔

”عالم عامل، فاضل کامل، حامی سنت، ماحی بدعت، حضرت مولانا مولوی قاضی عبد الوحید صاحب دام مجدہم، بعد اہدائے ہدایا سلام سنۃ الاسلام

معروض خدمت فیض درجت یہ ہے کہ من جانب مجلس اہل سنت یہ قرار پایا ہے کہ از جانب چند معززین اہل سنت آں جناب مع بعضے دیگر علما کے مدعو کئے جائیں جلسہ ندوہ کی تاریخیں چھپ چکی ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵/ شعبان سنہ رواں لہٰذا آپ اس کے متعلق

تاریخیں مقرر فرماکر مطلع فرمائیں کہ باضابطہ اس کی اشاعت ہو۔اوسط سات آٹھ علما باہر کے کہ واعظین ومناظرین ہوں ۔اور علماے کلکتہ اکثر ندوے مخالف ہیں سوائے بعض الناس کے کہ جن کی چنداں وقعت کلکتہ میں نہیں ۔اغلب یہ ہے کہ عدم موجودگی آپ حضرات سے یہ لوگ مناظرے کا اشتہار شائع کریں ۔جواب باصواب سے ازراہ نوازش جلد مطلع فرمائیں۔فقط۔

مکرر یہ کہ جواب عریضہ لورچیت پور روڈ متصل گول کوٹھی قاسم عارف بھام کے پتے سے روانہ فرمائیں

راقم خادم اہل سنت قاسم عارف بھام۔ناظم مجلس اہل سنت کلکتہ

مورخہ ۱۴/نومبر ۱۹۰۱ء۔

[تحفۂ حنفیہ: جمادی الاخریٰ ۱۳۲۰ھ ص ۱۰]

اس خط کے ملتے ہی قاضی صاحب بلا تاخیر کلکتہ پہنچ گئے اور مشورہ کرکے ندوہ کے مقابلہ پر جلسہ طے کیا۔ جس میں ملک کے مشاہیر علماومشائخ کو مدعو کیا گیا۔ جلسہ کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری ناظم مجلس جناب قاسم عارف بھام نے اپنے کاندھے پر لے لی۔اور پھر جلسہ کا اشتہار بھی عام کر دیا گیا۔ اشتہار میں ۲۱ شعبان ۱۳۱۹ھ سے ۲۶/ شعبان تک اجلاس کا اعلان کیا گیا حالانکہ اجلاس باضابطہ ۳۰/ شعبان تک ہوئے۔ جلسہ میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہ کے علاوہ بہت سے نامور علماو خطبا تشریف نے شرکت فرمائی۔ حضور اعلیٰ حضرت کی آمد کے حوالے سے حاجی لعل خاں صاحب لکھتے ہیں:

''مجدد مائۃ حاضرہ صاحب حجت قاہرہ عالم اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا حاجی قاری محمد احمد رضا خاں صاحب کی تشریف آوری کا تار بریلی سے آیا حضرات اہل سنت

کو سرور بے غایت حاصل ہوا بد دینوں کا چہرہ زرد پڑا۔ ندویوں پر ہیبت الٰہی کی بجلی ٹوٹ پڑی ان کے دلوں پر پژمردگی چھاگئی ندوے میں زلزلہ آگیا۔ ندویوں کے ہاتھ پیروں میں رعشہ پڑ گیا۔ بہت سے امراو غربائے اہل سنت گاڑی آنے کے قبل اسٹیشن پر استقبال کے لیے حاضر ہوئے جیسے ہی گاڑی آئی ویسے ہی شربت دیدار کے پیاسے بے تحاشاٹوٹ پڑے اورقدم بوس ہوئے۔زیارت سے شرف حاصل کیا۔ندوے کے والنٹر یے کروفر بھولے۔ شیر حق کو دیکھ کر سہم گئے نہایت اعزازواکرام بصد حشمت واہتمام ہم خداموں نے فٹن پر سوار کرایا۔ آگے آگے آقائے اہل سنت کی سواری پیچھے کئی ایک خادموں کی گاڑیاں نہایت تیز چلی جاتی تھی۔ تمام گاڑیوں کی دورتک ایک لائن نظر آتی۔ اسی عزت وشان سے حضرت کی سواری مقام جلسہ سک پہنچ گئی۔ شہر والے جو ایک مدت سے مشتاق تھے امنڈ پڑے زہے قسمت کلکتہ وخہے شرف جلسہ۔ راہ راست پر چلنے والوں ، سنت پر جان دینے والوں کو حوصلے بڑھے۔ بدمذہبوں کے جوش وخروش کم ہوئے کسی نے بہت ٹھیک کہاہے ع

ہر جا کہ سلطان خیمہ زد غوغا نماند عام را

[مرجع سابق ص ۱۴]

اور پھر باضابطہ اجلاس ہوئے۔ علماو خطبا کے بیانات ہوئے ۔ندوہ کیباطل نظریات سے عوام کو آگاہ کیا گیااوران کے باطل عقائد ونظریات کی خوب خوب بخیہ دری کی گئی۔ ارباب ندوہ کو بر سر منبر اعلان مناظرہ دیا گیا، پیغام مناظرہ ارباب ندوہ کلکتہ تک پہنچایا گیا۔ مگر جواب ندارد۔ اشتہارات وغیرہ کے ذریعہ بھی ندوہ کی تردید کی گئی۔

اور پھر جواب الجواب کا سلسلہ بھی رہا جس میں اہل سنت ہی کو فتح وکامرانی حاصل ہوئی۔ اجلاس مکمل طور پر کامیابی سے اختتام پذیر ہوئے۔ ندوہ اور حامیان ندوہ کی

ہر طور سر کوبی ہوئی۔ ان کی پورے شہر کلکتہ میں ذلت ورسوائی ہوئی۔ اور مسلمانوں پر ندوہ کی حقیقت واقعی مکمل طور پر منکشف ہوگئی۔ اس پورے معاملہ میں قاضی صاحب کا خاص کردار رہا۔ حاجی لعل خاں صاحب نے اس پورے واقعہ کی تفصیلی روداد ۴۸؍ صفحات پر بنام تاریخی ”دربار سراپا رحمت“ (۱۳۱۹ھ) تحریر فرمائی۔ یہ مکمل رسالہ ماہنامہ تحفہ حنفیہ بابت جمادی الاخری ۱۳۲۰ھ میں شائع ہوا۔

یوں ہی رجب ۱۳۲۰ھ میں جب امرت سر میں ندویوں کی طرف سے جلسہ کا اعلان ہوا۔ تو امرت سر کی مجلس علمائے اہل سنت نے بھی ندویوں کی ریشہ دوانیوں کے سدباب کی خاطر ۶ رجب سے ۱۰؍ رجب تک پانچ روزہ جلسوں کا اعلان کر دیا۔ ۳؍ رجب بروز دوشنبہ کو پٹنہ سے قاضی صاحب، حضور محدث سورتی، علامہ سید سلیمان اشرف اور مولانا عبد الاحد بغرض شرکت اجلاس روانہ ہوئے۔ بدایوں سے مولانا محب احمد بھی ساتھ ہولئے۔ یہ سب حضرات ۶؍ رجب جمعرات کے دن امرت سر پہنچ گئے۔ اسٹیشن پر مولانا عبد الغنی، جناب منشی عبد العزیز مفتی عبد الصمد اپنی جماعت کے ساتھ استقبال کے لیے حاضر تھے۔ انہوں نے اور قیام گاہ پر دیگر علما نے ان حضرات کا خیر مقدم کیا۔ قاضی صاحب نے ندوہ کی تردید میں شائع شدہ کتب ورسائل خاص کر حضور اعلیٰ حضرت کی ”فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین“ تقسیم فرمائیں۔ سیکڑوں کتابیں تقسیم ہوئیں۔ اور پھر اشتہار جلسہ عام کیا گیا۔ جس میں ندویوں کے جلسہ کے ایام میں ہی جلسہ کی تاریخ رکھی گئی تھی۔ اور ساتھ ہی ندویوں کے خلاف مذہب ومسلک عقائد کی ونظریات کا ذکر کے ان سے مطالبہ جواب دہی کیا گیا۔ چھ رجب کی شام کو جلسہ میں اہل سنت کے خطابات ہوئے مولانا غلام قادری بھیروی کی ردندوہ میں زبردست تقریر ہوئی۔ مولانا ممدوح نے حضور اعلیٰ حضرت سے ملاقات کی تمنا ظاہر کی۔ تو موجود علما نے ان سے کہا کہ یہاں ان

ندویوں کے لیے مقابلے میں حضرت کی کیاحاجت ان سے مناظرہ ومکالمہ کے لیے توان کے خدام ہی کافی ہیں۔ان اجلاس میں ملک کے مشاہیر علمانے شرکت وخطابت فرمائی۔

مولاناعبدالمقتدر صاحب بدایونی، مولانافضل المجید صاحب بدایونی، مولاناعبدالماجد صاحب بدایونی، مولانامحب احمد صاحب، مولاناکرم احمد صاحب اوردیگر علمائے اہل سنت شریک اجلاس ہوئے۔اسی بیچ ندویوں کوایک مناظرہ کااشتہار بھی بھجوایاگیااوراسے شہرمیں بھی عام کیاگیا۔ قاضی صاحب نے جمعہ میں مسجدمیر آفتاب کے منبرپر کھڑے ہوکراشتہارلوگوں کوسنایا۔اشتہارمیں ندوہ کی گمراہیاں بیان کی گئی تھیں ۔اورملک کی چندمقتدر شخصیات کاندوہ سے دورہوجانے کاذکرکرکے ندوہ کی صداقت پرسوالیہ نشان قائم کیاگیاتھاکہ اگرندوہ تحریک ٹھیک تھی توپھرملک کے مشاہیر علماومشائخ نے دوری کیوں اختیارکی۔اراکین کمیٹی سے اب تک کیے گئے سوالات ومطالبات کے جواب نہ دینے کے اسباب معلوم کئے گئے تھے۔نیزمزید سوالات بھی قائم کئے گئے تھے۔اورعلمائے اہل سنت کی طرف اس اشتہارکے ذریعہ اراکین وحامیان ندوہ کوسینتالیسویں (۴۷)بار دعوت مناظرہ دی گئی تھی۔مگرحسب معمول اس کابھی کوئی جواب نہیں دیاگیا۔

امرت سرمیں قادیانیوں کازورسناجارہاتھا۔اورندوہ میں ان کی بھی بحیثیت رکن شمولیت تھی۔اس کے باوجود بھی قادیانیوں کی طرف سے ندوہ کوبھی مناظرہ کی دعوت دی جاچکی تھی مگرندوہ نے راہ فرارمیں عافیت سمجھی۔مگرالحمدللہ علمائے اہل سنت تردیدندوہ کے ساتھ تردید قادیانی بھی کرتے رہے۔قاضی صاحب نے قادیانیوں کے ردمیں حضورحجۃ الاسلام کی معرکۃ الآراکتاب ”الصارم الربانی علی اسراف القادیانی“تقسیم فرمائی۔۸/رجب بروزشنبہ علمائے پشاورسے علم حدیث شریف پرحضورمحدث سورتی کاتین گھنٹہ کامکالمہ ہوا۔اورپھرحضرت نے علمائے پشاورکے روبروندوہ مطرودہ کے حقائق

پیش فرمائے۔مولانا محب صاحب نے ندوہ کی شناعتوں اور ضلالتوں کو ان کے سامنے بیان کیا۔رات کو منشی محمد اسمعیل صاحب جو ندوہ کے رکن تھے ان کی دعوت پر علمائے کرام تشریف لے گئے اور مولانا عبدالمقتدر صاحب بدایونی کا زبردست و مؤثر خطاب ہوا۔اراکین مجلس حنفیہ امرت سر کی طرف سے اور بھی اشتہار مناظرہ کے پیش کئے گئے مگر جواب ندارد۔اوراس طرح اہل سنت ہر بار کی طرح اس بار بھی فتحیاب وکامیاب ہوئے۔اس فتح کی خبر سے خوش ہو کر جناب قاضی زکی الدین وکیل پیلی بھیت نے درج ذیل دو تاریخیں کہیں۔

فتح کی خبر(۱۳۲۰)۔اہل سنت کی دلی مسرت(۱۳۲۰)

اس پورے واقعہ کی تفصیلی روداد مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی نے ترتیب دی۔اوراسے ''روداد جلسۂ اہل سنت امرت سر''اور تاریخی نام دربار کملائے اخیار''(۱۳۲۰) کے نام سے ماہنامہ تحفہ حنفیہ ذوالحجہ ۱۳۲۰ھ میں شائع کیا۔مکمل روداد ۲۷/صفحات پر مشتمل ہے۔فقیر نے اسی سے لب لباب پیش کیا ہے۔

مکتوبات ومراسلات بنام قاضی صاحب بحوالہ تحفۂ حنفیہ

تحفہ حنفیہ میں آپ کے نام کئی اہم خطوط شائع ہوئے۔ جن کا یہاں نقل کرنا دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو:

خط: مولانا اخلاص حسین سہسوانی بنام قاضی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

حضرت مولانا منتظم تحفہ حنفیہ وام فیضہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اِس وقت میں اُس مسرت کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں جو آپ کے تحفۂ حنفیہ کے مطالعہ سے مشرف ہوئی۔ اور اس کے مقاصد و مطالب کے دیکھنے سے ہوئی ہے۔ مگر ناممکن ہے۔ مولانا! حق یہ ہے کہ آپ نے اس نازک وقت اور فتنہ وفساد کے زمانہ میں ایسا عظیم الشان مفید کام جاری فرمایا ہے جس کا نفع اور فائدہ صرف فرقۂ حقہ اہل سنت ہی تک محصور نہ ہوگا بلکہ خود مذہب محقق سنت و جماعت کو بھی ان شاء اللہ تعالیٰ بڑا ممد و معاون ہوگا۔ فجزاك الله خير الجزا۔

میں نے جو اظہار مسرت میں اتنی دیر کی اُس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے پرچوں کی شان وشوکت اور حسن وخوبی جس نے دل کو بے طرح پھلادیا اور بہت ہی زیادہ خوش کردیا تھا اس کو میں قابل وشوق نہ سمجھا۔ اور یہ دیکھتا تھا کہ کہیں یہ دل کو لبھانے والی باتیں صرف چند روزہ تو نہیں ہیں۔ لیکن الحمدللہ ان پرچوں کے دیکھنے سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ

ان شاء اللہ العزیز آپ کا تحفہ ہمیشہ اہل حق کے واسطے باعث قوت اور اہل بدعت خصوصًا اہل ندوہ کے دلوں میں مورث ہیبت ہو گا۔

مولانا! ندوہ نے تو قہر ہی کیا تھا کہ تمامی فِرَق باطلہ کو فرقہ حقہ محققہ اہل سنت میں ملا دیا تھا۔ اور پھر اسی کے واسطے ارباب ندوہ میں سے بڑوں بڑوں نے وہ وہ کارروائیاں کیں جو نہایت شرمناک تھیں ۔سب سے بدتر اور نہایت ہی ابتر وہ سانحہ ہے جو مفتی لطف اللہ صاحب نے اسی بحث و مباحثہ میں حضرت مولانا عبد القادر صاحب بدایونی کے اوپر جھوٹ باندھا۔ یعنی جب اصحاب ندوہ نے علی الاعلان اُن مضامین کی اشاعت کی جو مضر مذہب اہل سنت تھے تو مولانا صاحب بدایونی نے حیدر آباد میں خود مفتی صاحب کے مکان پر تشریف لے جا کر کتاب روئداد ندوہ لکھنؤ کو مفتی صاحب کے سامنے پیش کیا۔ اور جن تحریروں سے مذہب اہل سنت کو مضرت پہنچتی تھی ان کو علاحدہ علاحدہ ظاہر کیا۔ اور پھر بدایوں کے شیعہ اور بریلی کے روافض ارباب ندوہ کی جن جن تحریروں سے خوش ہوتے اور جس جس تقریر کو اپنے مؤید سمجھتے تھے اس کو بھی بتلایا۔ مفتی صاحب نے ہر اعتراض کو تسلیم کیا۔ ندویوں کی سب غلطیوں کو مان لیا۔ اس کے بعد فتوے سے جو حیدر آباد میں مطبوع ہوا ہے بعض الفاظ سخت کو جو ناظم صاحب کی نسبت تھے کٹوا کر دوسرے لفظوں کو لکھوایا ان سب امور کے بعد اپنی مہر کو فتوے پر ثبت فرمایا جب فتوے چھپ کر شائع ہوا تو ندویوں کے داروگیر پر اپنے خطوط میں یہ لکھ دیا۔

”مولانا صاحب بدایونی نے میرے سامنے نہ ندوہ کا کچھ ذکر کیا اور نہ ندوہ کی نسبت کوئی اعتراض پیش کیا“

حالانکہ مفتی صاحب تنہا نہ تھے، اکیلے نہ تھے، مجمع تھا، جلسہ تھا جس میں وہ، وہ کر چکے تھے جس سے اس خط میں منکر ہو گئے۔ کیا خوب مفتی ہو کر جھوٹ بولے تو فتوے ہی کی

نسبت۔ افسوس کہ یہ فعل ان کے تقدس کو ہرگز زیبا اور شان مقتیت کے کس طرح شایاں نہ تھا۔ حیرت تو یہ ہے کہ مفتی صاحب نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ ایک مجمع اور جلسہ کی بات صرف ان کی جھٹلانے سے کیوں کر جھوٹ ہو جائے گی۔ اور جو لوگ وہاں موجود تھے ان کی نظروں میں مفتی صاحب کی کیا وقعت رہ جائے گی۔ حضرت مفتی صاحب کے اس صریح جھوٹ بولنے اور ایک عالم متقی محدث کی تکذیب کرنے پر اہل ایمان کے دلوں کی جو حالت اور اہل سنت کے تحیر کی جو کیفیت تھی اس کو کیا بیان کیا جائے۔ میں نے اسی ماہ میں رسالہ حادثہ جانکاہ تالیف کر کے چھپوایا۔ اور ارباب ندوہ کی خدمت میں حاضر کر دیا تھا جس کے جواب سے ان حضرات نے آج تک مشرف نہیں کیا۔ اُسی رسالہ کے آخر میں یہ بھی عرض کیا گیا تھا کہ اس معاملہ میں اگر مولانا اشرفی سے شہادت لی جائے کیوں کہ وہ مفتی صاحب کے شاگرد رشید بھی ہیں اور اس جلسہ میں موجود بھی تھے، جس میں حضرت مولانا صاحب بدایونی نے کتاب روئداد ندوہ کو پیش اور ارباب ندوہ کی غلطیوں بلکہ خاص ناظم صاحب کے ہفوات کو مفتی صاحب کے سامنے ظاہر فرمایا تھا، تو ہمیں گمان غالب ہے کہ باوجود اس کے کہ مولانا اشرفی مفتی صاحب کے شاگرد بھی ہیں، صحبت یافتہ بھی ہیں، مقیم بھی انہیں کے پاس ہیں، مگر حضرت مخدوم سید اشرف جہاں گیر کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد میں ہونا مولانا اشرفی صاحب کو ہرگز جھوٹ نہ بولنے دے گا، اور اس معاملہ کو صحیح طور سے بیان کرا دے گا۔

حسن اتفاق سے رجب کے مہینہ میں میرا اور مولانا اشرفی صاحب کا اجتماع اور اتفاق خاص بہرائچ مخصوص حضرت سید سالا مسعود وغازی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شریف میں ہو گیا۔ اور یہی تذکرہ پیش آیا۔ مولانا اشرفی صاحب نے علی الاعلان صاف صاف بیان فرما دیا کہ کچھ شبہہ نہیں میری مواجہہ میں مولانا عبد القادر صاحب بدایونی نے تمام اعتراض

ندوہ پر مفتی صاحب کے سامنے پیش کئے اور ارباب ندوہ کے بہت سے اغلاط خصوصاً ناظم صاحب کی غلطیوں کو ظاہر کیا۔ اور کتاب روئداد ندوہ کو بھی پیش کیا اور ناظم صاحب کی عبارت کو نسبت مذاہب اربعہ کے لکھی ہے پڑھ کر سنا دیا۔ مجھ کو بھی اس وقت تک حیرت ہے کہ مفتی صاحب قبلہ نے یہ کیوں کر لکھ دیا کہ مولانا عبد القادر صاحب بدایونی نے میرے سامنے نہ ندوہ کا کچھ ذکر کیا اور نہ ندوہ کی نسبت کوئی اعتراض پیش کیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہمارا گمان صحیح نکلا اور جھوٹ سچ کھل گیا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ مولانا! حق یہ ہے کہ اس پر آشوب وقت میں جن حضرات نے اہل اللہ کا دامن پکڑ لیا ہے وہی اس وقت کے فتنہ وفساد سے محفوظ ہیں۔ سچ فرمایا ہے حضرت خواجہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے ؎

حافظا از دست مدہ صحبت آن کشتی نوح

ورنہ طوفان حوادث ببرد بنیادت

اور سنئے میں جمادی الاخری میں ردولی شریف کے مقام پر حضرت شیخ العالم مخدوم شیخ عبد الحق صاحب ردولوی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس شریف میں حاضر تھا۔ اور حضرت مولانا حاجی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی اور جناب مولانا شاہ صوفی جان صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ ۱۶ر تاریخ کو جمعہ کے دن یہ دونوں بزرگ خان کے پورے میں حضرت مولانا و مقتدانا حاجی حافظ شاہ سید عبد الصمد صاحب قبلہ کی ملاقات کو کہ وہ اسی محلہ میں مولوی فرید الدین احمد صاحب کے مکان پر قیام پذیر تھے تشریف لائے۔ اور بھی حضرات صوفیہ تشریف رکھتے تھے یہ احقر بھی اس جلسہ میں حاضر تھا۔ ندوہ کا ذکر و تذکرہ دیر تک رہا۔ ارباب ندوہ کی چالاکیوں اور بد مذہبی پر تمام حاضرین تعجب کرتے تھے۔

حضرت شاہ صوفی جان صاحب نے اپنے چند خواب بیان فرمائے ہیں۔ اُن کے

الفاظ کی نسبت اقرار نہیں کر سکتا کہ بعینہٖ یہی تھے، لیکن مضمون کو وثوق کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔ شاہ صاحب نے فرمایا: کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ میرٹھ میں کچھ ہاتھی لڑتے ہوئے زخمی خون اور ریم میں آلودہ جن کے اوپر بہت سی چیلیں اڑتی ہیں شہر میں گھسے ہوئے چلے آتے ہیں۔ اور پھر یہ خواب دیکھا کہ کچھ بھینسیں لوگوں کو مارتی ہوئی اور آپس میں لڑتی ہوئی شہر میں گھسی چلی آتی ہیں۔ میں نے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ تم درخت پر چڑھ جاؤ ورنہ تم اگر ان کا مقابلہ کروگے یا نیچے کھڑے رہوگے تو تم کو یہ پامال کر ڈالیں گی۔ صرف میں ان کا مقابلہ کروں گا۔ یہاں تک کہ میں نے ان بھینسوں سے مقابلہ کیا اور آنکھ کھل گئی۔ شاہ صاحب فرماتے تھے کہ میں متعجب و متحیر تھا کہ میں نے یہ کیسے خواب دیکھے۔ اور ان کا کیا مطلب ہے؟ ہر چند خوض کیا کچھ سمجھ میں نہ آیا۔

پھر میں نے یہ خواب دیکھا کلیر شریف کے دربار میں حاضر ہوں اور ایک بزرگ مجھ سے فرماتے ہیں کہ وہ جو تم نے ہاتھی دیکھا تھا وہ سید احمد خان کا جلسہ تھا جو میرٹھ میں قائم ہوا تھا۔ اور وہ جو بھینسیں دیکھی تھیں وہ اہل ندوہ تھے جو میرٹھ میں آئے۔ اللھم احفظنا۔ تمام حاضرین ان خوابوں کو سن کر متنبہ ہوئے اور اسی وقت فوری اثر ان خوابوں کا یہ ہوا کہ بعد ان حضرات کے تشریف لے جانے کے میرے معزز دوست مولوی فریدالدین احمد صاحب جو بظاہر ندوہ سے علاحدہ اور بباطن ارباب ندوہ کے کسی قدر ہم خیال تھے، کانوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر فرمانے لگے کہ اب میں بالقلب ندوہ سے الگ ہوا۔ اور ارباب ندوہ سے ہمہ تن بیزار ہوں۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وآلہٖ واصحابہٖ واولیاء امتہٖ اجمعین۔ والسلام۔ فقط۔

الراقم: (جناب مولوی حافظ) سید محمد اخلاص حسین (صاحب سہسوانی از پھپھوند ضلع اٹاوہ

[محرم ۱۳۱۶ھ ص ۷ تا ۱۰]

مکتوب: مولانا عبد القیوم بدایونی بنام قاضی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولوی صاحب مکرم زاد مجدہم! بعد سلام مسنون کے واضح ہو۔ عنایت نامہ آپ کادربارہ حرام وخلاف اسلام ہونے اطلاق لفظ ناول اسلامی کے قصہ یرغون وطاریون پرجو تحفۂ حنفیہ میں مطبوع ہوتا ہے موصول ہوا۔ موجب کمال ممنونی ہوا۔ مولانا!

فی الواقع مقتضائے محبت اسلامی کا یہی ہے کہ جو امر اپنے کسی بھائی مسلمان کاخلاف اسلام اپنے خیال میں معلوم ہوتو اس کو ضرور اطلاع دی جائے۔ اور دوسرے بھائی مسلمان کو بھی لازم ہے کہ مجرد اس اطلاع دہی پر بھی خوش ہوکر شکر گزاری کرے۔ عام اس سے کہ اس امر کو خلاف اسلام سمجھ کر ترک کردے۔ یا اس امر کے خلاف اسلام ہونے پر کوئی دلیل قوی بناکر پہلے خیال پر قائم رہے۔ لہٰذا میں اول آپ کا شکریہ محبت اسلامی اداکرکے ثانیاً اس قدر گزارش کرتا ہوں کہ گوبالفرض لفظ ناول باعتبار اصل وضع لغوی کے مخصوص ساتھ خیالات باطلہ فرضیہ عشقیہ فسقیہ بھی تسلیم کرلیاجائے لیکن برتقدیر ثبوت اس ادعائے وضعی کے بھی ہمارے یہاں کے استعمالات میں نہ اس میں تخصیص واقعہ خیالیہ فسق کے ہے نہ قصہ باطلہ فرضیہ عشق کے۔ بلکہ اطلاق اس کا ایک طرز خاص متعارف پر ہے۔ جو تمہید کے واسطے دلچسپی ناظرین کے لکھاجاتا ہے۔ پس دعویٰ لزوم طعن کا اسلام پر اور اس بناپر حکم حرمت ومخالفت شریعت کا اس اطلاق پر مطلقاً باعتبار نظر اصل وضع لغوی کے کسی دلیل شرعی سے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ محاورات بزرگان اسلام میں ایسے الفاظ عجم کا استعمال ضرور پایا جاتا ہے۔

کہ گو وہ باعتبار اصل وضع عجم کے شرعاً قابل اطلاق نہ ہوں لیکن چوں کہ باعتبار

عرف خاص یاعام کے اصل وضع کا خیال مہجور ومتروک ہوگیا۔ان کے استعمال میں بمعنی صحیح کے کوئی حرج نہیں جانا گیاہے۔مثلاً مشرکین اہل فارس جو معتقد تعدد خالق واجب الوجود کے ہوکر قائل دوخدا کے تھے ایک کو صرف خالق شرور کا جانتے تھے جس کو وہ اپنی لغت میں اہرمن کہتے ہیں، دوسرے کو صرف خالق خیر کا جس کو وہ اپنی لغت میں یزداں وایزد کہتے ہیں۔

مگر بعد نقل کے محاوہ اہل اسلام میں اطلاق یزدان وایزد کا حضرت حق سبحانہ پر جو بلاشرکت خالق مطلق ہر خیر وشر کا ہے اولیائے کرام وعلمائے عظام کے اطباق واتفاق سے بکثرت شائع ہے۔دیکھو باوجودیکہ اسمائے ذات وصفات حق سبحانہ توقیفی ہیں مگر اس اطلاق کو حرام وخلاف اسلام کسی نے بھی نہیں فرمایا۔

مکرما! میرے خیال میں اس وقت جو آیا بلا تکلف گزارش کیا گیا اگر احباب کے نزدیک قطع نظر استبعاد عادی سے کہ صرف نزاع لفظی سے زیادہ نہیں ہے اس کی قطعی حرمت اوراسلام کی مخالفت بدلائل شرعیہ ثابت جس کے بنااس اطلاق پر الزام عیب اسلام کا لگایا گیاہے تومجھ کو ضرور اطلاع فرمائی جائے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ میں ضرور قبول کروں گا۔"

(حامی سنت ماحی بدعت جناب مولوی) محمد عبدالقیوم (صاحب) بدایونی۔

[ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ ص ۲ بطور ضمیمہ]

خط: مولانا نذیر الحسن ایرایانی بنام قاضی صاحب

یہ اقامت ہمیں پیغام سفر دیتی ہے

زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے

شفوقی وعطوفی مولانا مولوی قاضی محمد عبد الوحید صاحب اکرمکم اللہ تعالیٰ

ہدیہ سلام مسنون الاسلام قبول فرمائیں۔

ایک مختصر تحریر حاضر خدمت ہوتی ہے مع اس خط کے کسی پرچہ میں طبع فرمادیجئے گا۔ماہ جمادی الاخریٰ سے چندروز عوارض جسمیہ میں مبتلا ہوں یہی مجبوری رہی کہ امسال حضرت خواجہ غریب نوازعلیہ الرحمہ کے عرس مبارک میں باوجودیکہ سالہاسال سے حاضری ناغہ نہ ہوتی تھی مجبوراًحاضر نہ ہوسکا۔سخت رنج و قلق ہے۔اب تک میری حالت بدستور ہے۔دعافرمائیں ایسی کشمکش وضیق کی حالت میں کسی قسم کے مضامین کے لیے قلم اٹھانا اگرناممکن نہیں تودشوار ضرور ہے۔مگر بخدامیرے دوست مولوی محمدعبدالقیوم بدایونی کی ناگہانی موت نے جس کی مفصل کیفیت حضرت مولاناعبد القادر صاحب بدایونی کے صحیفہ گرامی سے ظاہر ہوئی،مجھے ایساوارفتہ وبے خود کیاکہ مجبوراًزبانِ قلم سے جوکچھ نکلاصفحہ قرطاس پر درج کر دیاگیا۔یہ مضمون دراصل ایک مذہب سنت کے شیدائی وجان نثارملت حنفیہ کے فدائی ووفادارکی مبارک یادگارہے۔اوراس صفت اضافی ونسبت قویہ کے باعث سب کچھ اور بہت کچھ ہے۔واقعی یہ تحریر دلی حالت کاصاف صاف عکس اورقدرتی جذبات قلبیہ کی عکسی تصویر ہے۔جس کاہرخط وخال تصنع وبناوٹ کے روپ سے بری۔شخصی تعزیت کابہانہ حقیقتاًاسلامی سوزوگداز ہے۔چشم باطن سے دیکھئے تو ظاہر ہو کہ یہ آہ اف ناشکیبائی سے نہیں، اک نازونیاز ہے۔اہل رازاس نیاز سے بے خبر ہیں۔جو آگاہ ہیں خشک لب چشم تر ہیں۔جو درد نہ رکھے بے درد ہے مجہول ہے۔درگاہ خداوندی میں صاحب درد فرد ہی مقبول ہے۔آپ کا کیا کہنا آپ سب کچھ ہیں۔آپ کی بڑی شان ہے۔جو چاہا کیااور جو ہوناہو ہو۔

یہاں توہر حکم پر جان نثاردل قربان ہے۔ومنعمما قال ؎

نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت
سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

اللہ اللہ کیا شان ارفع کیا رتبۂ اعلیٰ ہے۔ جب جہاد اصغر کی صفت احیاءٌ عند ربھم ہے جہاد اکبر کے مراتب کا کیا پوچھنا۔ وللہ درقائل ؎

ہرگز نہ میرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

سبحانی ما اعظم شانی کا ترانہ، انا الحق کی صدا، تصرف موتی، کمالات خرق عادات، احیا سب بجا سب درست۔ دیکھنے کو آنکھیں سننے کو کان چاہئے۔ حقیقتاً عشق عاشق و معشوق ایک ہے۔ طالب طلب و مطلوب بقا کے مختلف اسما ہیں۔ حالت فنا میں مجموعہ ایک ہے۔ نہ تو تو ہے نہ میں میں۔ یہ ماومن خودی دانانیت کی پکار۔ انا ربکم الاعلیٰ کی بڑ، مجنونانہ۔ سچ پوچھو سوچو سمجھو۔ تو یہ سب اسی دنیاوی غفلت بے جا محبت کے باعث ہے۔ موت کی یاد ہمارے جملہ امراض کا علاج ہے۔ یہی سبب ہوا کہ یہ ناچیز تحریر جس کا نام یادگار قیومی ہے، زیور طبع سے آراستہ ہوکر ہدیۂ ناظرین با تمکین ہوئی۔ جو صاحب نفع اٹھائیں میرے مرحوم دوست کو جو اس تحریر کے اصل بانی ہیں فاتحۂ خیر سے یاد فرمائیں۔ دنیائے سرائے فانی سمجھیں سفر کی تیاری کریں اور انجام بخیر ہونے کی دعا۔

دوستو! عزیزو! ذرا قبلہ رخ ہو جاؤ میں دعا کروں تم آمین کہو۔ اے اللہ اے واحد احد اے فرد صمد سمیع و بصیر علیم و خبیر۔ ہم کو صراط مستقیم پر قائم رکھ۔ ہماری لغزشوں خطاؤں سے درگزر فرما۔ ہم نادم و پشیمان ہیں۔ تیری جناب میں صدق دل سے توبہ کرتے ہیں۔ تو قادر و قوی ہے۔ ہم عاجز و مجبور۔ اے بندہ پرور! بندہ نواز!

اپنے حبیب پاک صاحب لولاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل ان کی آل اطہارواصحاب کبار کے صدقے میں ہم سب پر رحم فرما۔ دین دار کھ اوردین دارا ٹھا۔ جب تک رہیں تیرے رہیں اور جب مریں تیرے مریں۔ دنیا کے چندروزہ زندگی پر مغرور نہ ہوں۔ تیری سچی طلب ہو۔ اورانجام بخیر۔

آمین آمین یااللہ العالمین بحرمة سیدالمرسلین وآلہ الطاھرین واصحابہ الطیبین واولیاء امتہ اجمعین برحمتك یاا رحم الراحمین۔ ''

[تحفۂ حنفیہ: ذوالقعدہ وذوالحجہ ۱۳۱۸ھ ص ۱،۲]

مکتوب: مولانا عبدالواحد خاں رامپوری وحضرت شاہ مولانا امین فردوسی

خط نقل کرنے سے قبل قاضی صاحب نے درج ذیل تبصرہ فرمایاخط کے ساتھ وہ بھی ملاحظہ ہو:

الحیاء شعبة من الایمان (شرم چہ کتی است پیش ندویان بیاید)

سنی مسلمانو! آپ کو یاد ہو گا کہ جلد دوم پرچۂ تحفہ حنفیہ بابت شعبان المعظم ۱۳۱۶ھ میں ایک مضمون اس سرخی ''مولوی سلیمان پھلواری اپنے پچھلے قصوروں سے بیزاری'' سے شائع ہوا تھا۔ اور مظنون یہ تھا کہ شاہ سلیمان صاحب نے رجوع الی الحق فرما کر جلسہ ندوہ مطرودہ سے ضرور کنارہ کشی کی ہو گی۔ کہ آخر ابتدا سے پورے ندوہ کُش یعنی مخالف روافض ووہابیہ ونیاچرہ رہے ہیں۔ عمر بھر ان گمراہوں کی تردید کرتے گزری ہے انہیں برابھلا کہتے کٹی ہے۔ شاید اسی کا پاس رہا ہو۔ مگر مراسلہ حامی سنت ماحی ضلالت مولاناشاہ محمد عبدالواحد خان صاحب رامفوری مدرس اعلیٰ مدرسہ فیض رسول بہار سے مجھے

حسرت ہی نہیں بلکہ شاہ صاحب کی جانب سے سخت مایوسی پیدا ہوئی کہ الٰہ العٰلمین!

یہ کیاماجراہے ؟ایسے سچے واقعے سے جیتاانکارکیوں کرروار کھاگیا۔حضاروقائع کو پھلواری صاحب کیامنہ دکھائیں گے۔انہماک فی الضلالت بھی آخرحیابھی توکوئی چیزہے۔مگراسی اوپروالی سرخی نے میری تسکین کردی۔لیجئے وہ نامہ(۱)ملاحظہ کیجئے۔

مکتوب:

جناب مولاناعبدالوحید صاحب یسلم۔میں بعافیت ہوں خیریت کاخواستگارہوں مولوی سلیمان پھلواری بہار آئے۔میں نے حافظ محمد حسین کوان کے پاس بھیجاکہ آپ ندوہ کے شریک ہیں یاندوہ سے کنارہ ہوگئے۔انہوں نے کہاکہ ہم پکارپکارکرکہتے ہیں ہم ندوہ کے شریک ہیں۔قاضی عبدالوحید صاحب نے جوتحفہ میں شائع کیاہے کہ مولوی سلیمان نے ندوہ سے کنارہ کشی اختیارکی جھوٹ ہے۔انتہیٰ بقدرالضرورت۔محمد عبدالواحد خاں۔۔۔ پنجشنبہ ۱۲/شوال۱۳۱۶ھ۔ازبہار۔شاہ صاحب پھلواری کے اس قول کی رکاکت کاحال ابھی ابھی معلوم ہواجاتاہے۔ردولی شریف دورنہیں،وہاں کے صاحب سجادہ مدظلہ ہی حکم قراردئے جائیں۔پھرمعلوم ہوکہ شاہ صاحب کتنے راست گوہیں۔غضب تویہ ہے کہ جب دن دھاڑے ایسے مقدس بزرگ سرتاج مشائخ فردوسیہ حضرت مولاناشاہ امین احمد صاحب فردوسی قبلہ صاحب سجادہ مخدوم الملک قدس سرہ العزیزپرافتراکریں۔ صریح تہمت باندھیں وہ بھی کہاں کہ وہیں بہارشریف میں۔پھرمیں بے چارہ کیا۔

آنجاکہ عقاب پربریزد۔ازپشۂ لاغرچہ خیزد

ہم دعاکرتے ہیں کہ خداشاہ صاحب پھلواری کوہدایت دےاورندوہ مخذولہ کے دام سے نکالے۔ورنہ ایسے ایسے لاکھ فتنے اس کے گرہ میں ہیں۔(۲)(منتظم تحفہ)

مکتوب

عزیز دلی سعید ازلی مولوی قاضی حافظ عبد الوحید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد دعوات ترقی درجات مطالعہ باد۔ الحمد للہ بہمہ نوع خیریت ہے۔ خیریت آپ کی اور جمیع متعلقین کی خدائے کریم کی درگاہ سے مستدعی ہوں۔ حال تازہ بتقریب عرس شریف مولوی سلیمان صاحب بہار آئے۔ شریک عرس شریف ہوئے اور مجھ سے ملاقات کی۔ دوسرے روز میرے یہاں کئی صاحبوں کی دعوت تھی میں نے انہیں بھی مدعو کیا۔ چنانچہ وہ دس گیارہ بجے سے آئے۔ پہلے تو کچھ ادھر اُدھر کی باتیں رہیں پھر وہ ندوہ کے متعلق باتیں کرتے رہے۔ میں چپکا سنتا رہا وہ کہے گئے۔ یہاں سے جاکر انہوں نے مشہور کیا کہ شاہ صاحب نے ندوہ کو بہت سی دعائیں دیں اور اپنی موافقت ظاہر کی۔ اب ذرا ان لوگوں کے کید دیکھئے۔ اول تو ناشدہ بات وہ بھی کیسی وہم وگمان سے باہر۔ اور کہاں اسی شہر میں یوں مشہور کی۔ خدا جانے کس قماش کے یہ لوگ ہیں۔

امین احمد فردوسی، از بہار۔

(۱) مولوی سلیمان پھلواری کا رفض ملاحظہ ہو کہ بہار شریف میں وعظ کہنے بیٹھے اور صاف بیان کئے کہ ان شیعوں کو برا نہ ہو جو قرآن مجید کو ناقص وغیر محفوظ کہتے ہیں۔ بلکہ ان سے اتحاد چاہئے۔ ایسے روافض کافر نہیں۔ احقر نے کہا کہ یہ بات لکھ دیجئے اور مہر کر دیجئے۔ مگر شاہ سلیمان صاحب پھلواری رکن ندوہ نے انکار کیا۔ بلکہ استاذی مولانا عبد الواحد خاں صاحب کے مستعدی مناظرہ پر چلتے بنے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

الراقم خادم الطلبہ حافظ محمد حسین حنفی از مدرسہ فیض رسول بہار۔

(۲) احقر بھی بہار شریف حاضر ہوا حضرت شاہ صاحب قبلہ سے بنظر مزید

اطمینان تصدیق تامہ کروائی۔ حضرت شاہ صاحب قبلہ نے فرمایاکہ میں نے تو ندوہ کے جلسہ میں ظلمت معلوم ہونا بیان کیا تھا۔ اور پھلواری صاحب نے تو الٹا مشہور کیا۔ اناللہ ثم اناللہ۔ (منتظم تحفہ)

(ندوہ کے یہ مفاسد اجلہ ارباب ندوہ کے یہ مکائد عقلا کو ندوہ سے احتراز کرنے کے لیے کافی ہیں۔ منتظم تحفہ۔ [تحفۂ حنفیہ: ذوالحجہ ۱۳۱۶ھ ص ۳۱،۳۰]

خط: مولانا محمود جان کاٹھیاواڑ بنام قاضی صاحب

خلیفہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت، مولانا محمود جان کھاٹھیاواڑ نے تحفہ حنفیہ کے حوالے سے قاضی صاحب کے نام خط ارسال فرمایا جو قاضی صاحب کے تبصرے کے ساتھ رسالہ میں شائع ہوا ہے ہم خط مع تبصرہ پیش کر رہے ہیں:

تحفہ حنفیہ

جس نے اس کے مضامین پر سرسری نظر بھی ڈالی ہو گی وہ اس امر کو بخوبی سمجھ گیا ہو گا کہ اس کا موضوع اور علت غائی تائید مذہب اہل سنت تردید کفر و بدعت ہے۔ اہل اسلام کو خواب غفلت سے بیدار کر تا مذہب حق کی طرف بلاتا ہے جو کوئی مذہب سنت پر حملہ آور ہوتا ہے اس کی اچھی طرح گوشمالی کرتا ہے نئے نئے فتنے جو دین میں پیدا ہوتے ہیں ان کا استیصال کرتا ہے نہ اس نے نیچریوں کی طرح رفتار زمانہ کو سیکھا نہ ندویوں کی طرح مصلحت زمانہ کا سبق لیا۔ نہ رافضیوں کی طرح کسی وقت تقیہ کیا۔ نہ وہابیوں کی طرح آسانی کو برتا۔ یہ بلا رورعایت اپنے فرض منصبی کو ادا کر رہا ہے چند ہی سال میں نہ انوار اسلامی سے ہندوستان و دیگر ممالک کو منور کر دیا۔ تحقیقات علمی اس کا حصہ ہے۔ بڑے بڑے علما و فضلا کا کلام ہدایت نظام فصاحت و بلاغت التیام درج ہوتا ہے۔

یہ وہ تحفہ ہے کہ اہل علم، اہل ورع اس کو حرز جان بناتے، اس پر جان ومال قربان فرماتے ہیں ۔ بہت حضرات نے اس کی مدح وثنامیں تحریریں بھیجیں بڑی بڑی عبارتیں لکھیں اگر سب کو درج کیاجائے تو ایک رسالہ ہو جائے صرف بخیال آگاہی ناظرین دو صاحبوں کی تحریروں پر اکتفاکرتاہوں جو خالی دل چسپی سے نہیں۔

نقل دو خطوط مولانا مولوی محمود جان صاحب از ملک کاٹھیاواڑ بقدر ضرورت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی النبی الکریم

مخدوم مکرم شمس العلمابدر الکملا مولانا قاضی محمد عبد الوحید صاحب دام مجدکم

بعد تسلیم بصد تعظیم کے واضح رای عالی ہو کہ کل کے روز مبلغ دوروپے بذریعہ منی آڈرارسال خدمت شریف کرچکاہوں۔ امید کہ بمجرد مطالعہ نیاز نامہ محرم شریف ۱۳۲۱ھ سے تحفہ شریفہ کے اجرا سے مسرور فرمادیں ۔ اور عاجز کانام تبرکاً وتیمناً دفتر خریداران تحفہ معظمہ میں داخل کیاجائے۔ بقول حضرت مولانا جامی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

چہ باشد گرچہ من کاسد قماشم
کہ در سلک خریدارانش باشم

واللہ اس زمانہ پرشور وفتن میں تحفے کو عروۃ الوثقیٰ سمجھتاہوں ۔ اور سنت وجماعت کے واسطے حضرت خضر علیہ السلام کی رہنمائی سے کچھ کم نہیں جانتا۔ اور حضرت مہدی موعود کے وقت میں جو دینی نصرتیں ظاہر ہوں گی اس تحفے کو انہیں نصرتوں کے قریب قریب ایک نصرت سنت مانتاہوں ۔ اس تحفے نے کل امت مرحومہ کو ممنون فرمایا۔ یہ تحفہ معظمہ شیاطین دزدان ایمان سے ایمان کو بچانے والا ہے۔ واللہ باللہ ثم تاللہ فدوی بلکہ تمام احناف پر آپ کے تحفے کی قدر دانی مفروضات سے ہے اور سنت وجماعت کے واسطے ناخدا ہے۔ روافض، خوارج ودیگر ملاعنہ نیچریہ نجدیہ کی بیخ کنی کرنے والا ہے۔

زیر فلک ایسا حجت قاطع کسی کو دستیاب نہ ہوا۔ حق تعالیٰ جل وعلا بطفیل خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا تمام سنی بھائیوں کو تحفہ مکرمہ کی قدردانی کی ہدایت بخشے۔ اوراس کے ناظم وحضرت مولانا محمد ضیاء الدین مہتمم صاحب اسم بامسمیٰ اور حضرات معاونین تحفہ مبارکہ اور حضرات مضامین دہندگان وساعیان تبجیل تحفہ منورہ خصوصاً اعلیٰ حضرت تاج الفحول وحضرت مجدد ماۃ حاضرہ مولانامولوی احمد رضاخان صاحب وحضرت تاج العلما مولاناوسندنا حضرت محدث سورتی صاحب اعلیٰ مدرس مدرسہ ابر کرم دام فیضہم القوی وجمیع مدرسین مدرسہ شریفہ وحضرت مولانامولوی نذیرالحسن صاحب ایرایانی فتح پوری کواس کے صلے میں جزائے خیر بخشے اوران حضرات کی سعی بلیغ کو مشکور فرمائے اور برکات سے ان حضرات کے عاصی محمود جان الحنفی القادری الپشاوری ثم الجام جودھپوری کاٹھیاواڑی کو اپنے پاک مذہب مقدس ملت سنت وجماعت پر قائم رکھے۔ اور فرق ضالہ رافضیہ خارجیہ نجدیہ ندویہ وغیرہا کے شرور وفتن سے محفوظ رکھے۔

آمین ثم آمین۔ یا رب العٰلمین بجاہ سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین علیہ وعلیھم الصلاۃ والسلام الی یوم الدین‘‘ [تحفۂ حنفیہ، محرم، ۱۳۲۱ھ ص ۳۵، ۳۴]

خط: مولانا عبد الرحیم گجرات بنام قاضی صاحب

حامدا ومصلیا ومسلما امابعد:

مجبی مخلصی حامی دین متین، جناب قاضی عبد الوحید صاحب دام محبتکم!

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو کہ راقم الحروف نے حضرت مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی عم فیضہ الجلی والخفی کی نسبت وحشت اثر خبریں سنیں نیز بعض اخباروں میں بھی دیکھا کہ مکۂ معظمہ میں ان کے ساتھ لوگ بے لطفی سے پیش آئے چندروز تک اسی طرح کی خبروں کی نہایت گرما گرمی رہی۔

ایسی حالت میں بندہ کو مناسب یہ معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ سے حالت اصلی دریافت کی جائے چناں چہ تاریخ ۳۰/ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۳/جون ۱۹۰۶ء کو ایک عریضہ رجسٹری کرا کے بنام نامی حضرت مولانا مولوی محمد عبد الحق صاحب مہاجر مکی عم فیضہ کی عالی خدمت میں روانہ کر دیا جس کی رسید بمبئی کے ڈاک خانہ کی میرے پاس موجود ہے۔

راقم نے یہ مضمون لکھا تھا کہ مخالفین نے مولانا بریلوی عم فیضہ الجلی والخفی کی نسبت ایسی غلط خبریں اخباروں میں چھپوائی ہیں لہٰذا جو کیفیت سچی وہاں ہوئی ہے اور آپ اُس سے واقف ہوں اُس کو لکھ کر ضرور میری جانب روانہ فرمائیے تاکہ مخالفین کی زبانِ باطل بند ہو جائے۔ اور مجھ کو بھی حالت اصلی معلوم ہو جائے۔ مولانا ممدوح نے اس عریضے کے جواب میں ایک محبت نامہ تاریخ ۲۳/ماہ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ میرے نام پر روانہ کیا ہے۔ بندہ اس کی نقل مطابق اصل کے خدمت میں بھیجتا ہے آپ اس کو اپنے تحفۂ حنفیہ کے کسی رسالے میں چھپوا دیجیے۔ تاکہ اظہارِ حق و ازہاق باطل بخوبی ہو جائے۔ ممنون و مشکور ہوں گا۔ فقط۔

از احمد آباد گجرات، دکن، محلہ جمال پور متصل مسجد کانچ رقیمہ عبد الرحیم بن پیر بخش عفی عنہما۔ تاریخ ۲۵/جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ روز جمعہ۔

[تحفۂ حنفیہ:، رجب، ۱۳۲۴ھ ص ۴۳ و ۴۴]

خط: مولانا عبد الحق مکی مہاجر الہ آبادی

”بخدمت شریف جناب مولانا مولوی محمد وحید صاحب!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مضمون واحد۔

بعد وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ عرض آں کہ عنایت نامہ لکھا ہوا کیم ربیع الآخر بیسویں رجب روز آخر قریب مغرب کو پہنچا۔ احوال مرقومہ سب معلوم ہوا یہ جو

خبر بہ نسبت حضرت مولانا جناب مولوی محمد احمد رضا خان صاحب سلمہ اللہ الواہب بد دینوں نے اُڑائی ہے محض کذب ہے لا اصل لہ نعوذ باللہ منہ ثم نعوذ باللہ منہ حضرت مولانا صاحب عم فیضہ کو وہ عزت و آبرو حرمین شریفین زادہما اللہ تعظیماً و تشریفاً میں حاصل ہوئی کہ شاید و باید اور مخالفین مرجفین نے دونوں جگہ بہت کوشش و سعی ذلت دینے میں کی مگر خود ہی خوار و ذلیل ہوئے۔ خابوا و خسروا تمام فضلا و کملا دونوں بقعہ شریفہ کے آپ کے فضل و کمال کے قائل ہوئے۔ اور آپ کے رسالۂ شریفہ پر تقریظیں لکھیں اور مہروں سے مزین فرمایا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ عن قریب بعد چھپنے اس رسالۂ منیفہ کے سب پر یہ امر منکشف ہو جائے گا۔ عیاں راچہ بیاں۔

اور حال آپ کی مقبولیت رسالۂ موصوفہ کا تحریر و تقریر جناب حضرت شیخ الاسلام سلمہ اللہ ذوالجلال و الاکرام سے بھی جو کہ بالفعل دارالسلطنت قسطنطنیہ میں اس مرتبہ عالیہ پر مشرف ہیں بہت ہی جلد سب پر واضح ولائح ہو جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت مولانا صاحب کی عمر میں برکت عطا فرمائے متع اللہ المسلمین بطول بقائہ آمین بمنہ و کرمہ حضرت جناب مولانا بعد تشریف لانے کے یہاں چند بار علیل ہو گئے علی الخصوص وقت روانگی قافلہ بعد از فراغ حج یہاں تک اس باعث و بباعث اشتداد گرما عزم ہونے لگا کہ طائف شریف تا بقاے اشتداد گرما برعایت رفقا قیام ہووے من بعد سفر زیارت جناب حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا جائے مگر۔

واللہ غالب علیٰ امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون ؎

بود ہر کسے را دگر گونہ راے
نباشد مگر آنچہ خواہد خداے

یکایک سامان سفر مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام ہو گیا اور اعلانیہ حضرت

جناب موصوف بے طواف الوداع بعد اشراق کیا اور جم غفیر کے ساتھ مکہ معظمہ زادہا اللہ تعالیٰ تعظیماً و تشریفاً سے مدینہ منورہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ و السلام تشریف لے گئے۔ اور بعد حصول زیارت حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متوجہ بطرف ہندوستان ہوئے در حقیقت یہ امر ہے اور مخالفون نے بباعث خبث باطن جو خلاف اس کے مشہور کیا ہے وہ سب کذب وافترا ہے۔ نعوذ باللہ منہ سبحانك هذا بهتان عظيم و السلام مع التعظيم و الاکرام۔ مہر (محمد عبد الحق ۱۳۱۸ھ))

مکرر آں کہ اس عنایت نامہ میں لکھا تھا ٹکٹ ۳/ ارسال ہے۔ اس میں کوئی ٹکٹ دستیاب نہ ہوئے اور اطلاعاً عرض ہے اور ٹکٹ ہند یہاں مروج نہیں ہے بے کام ہے۔

[تحفۂ حنفیہ: شوال المکرم، ۱۳۲۴ھ ص ۴۴، ۴۳]

خط: مولانا محمد اسحاق بنام قاضی صاحب

بعالی خدمت جناب مولانا مولوی قاضی عبد الوحید صاحب!

بعد سلام مسنون عرض ایں کہ بحمد اللہ و المنہ بندہ سفر حج سے بخیریت تمام مقام جالہ (غریب خانہ) پہنچا۔ حسب الحکم حضرت فاضل بریلوی کی نسبت کما حقہ دریافت کیا۔ شیخ الدلائل مولانا استاذنا عبد الحق صاحب مدظلہ، شیخ العلماء مولانا بابصیل مفتی شافعیہ، شیخ الفقہاء و الخطبا مولانا ابو الخیر مفتی حنفیہ، حافظ امام الدین صاحب سیالکوٹی یکے از مشائخ مشہورین وغیرہم سے خود جاکر قدم بوس ہوا اور ہر ایک کو ان کی تعریف میں دفتر بیان کرتے سنا۔ جو جو خبریں ہندوستان میں سنی تھیں ہر ایک کو میں ظاہر کرتا تھا۔ اور وہ حضرات لعنة الله على الكاذبين یا هذا کذب یا حاشا و کلا، فرماتے جاتے تھے۔ جب میں نے پوچھا کہ آپ حضرات کے نزدیک عقائد ان کے کیسے تھے؟

مفتی شافعیہ نے طیب طیب فرمایا۔بقیہ الفاظ مدحیہ بعینہا یاد نہیں رہے۔ مفتی حنفیہ کے یہ الفاظ بعینہا یاد ہیں:

واللہ مار أیت رجلاً مثلہ نحن معشر العلماء کنا متمنین ان یقیم مولانا سنۃ اوسنتین۔ انت یا اخی اذا وصلت بریلی اقرأ سلامی بالاشتیاق التام علیہ و علی ابنہ مولانا حامد رضا انتھی۔

جنابا! میں نے نقل بالمعنی مناسب نہیں جانااور شیخ الدلائل کے بیان کے بعد تطبیق خط سابق کی ضرورت نہ دیکھ کر اسی پر اکتفا کیا۔ جس کو اس کے حق ہونے میں اب بھی کلام ہو وہ مجھ سے اور بین بین ثبوت طلب کرے میں جس جس مستند علما فضلا کے پاس جاتا تھا۔۔۔ تاہم دوسرے لوگوں کو بھی لے جاتا تھا تاکہ شہادت علیٰ الشہادۃ کا کام دے۔ افسوس! بوجہ عدم تندرستی و کمی زاد راہ بریلی نہ جاسکا بذریعۂ عریضہ سلام پہنچاتا ہوں جس قدر پرچے رمضان شریف سے ربیع الاول تک باقی ہیں سب عنایت فرمایئے۔

خادم محمد اسحاق: موضع جالہ ڈاک خانہ جوگیارہ، ضلع دربھنگہ۔“

[تحفۂ حنفیہ:، جمادی الاخریٰ ۱۳۲۵ھ ص ۳۶]

قاضی صاحب کے تعلق سے علما و مشائخ کے مدح آمیز تاثرات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی

اعلیٰ حضرت کا ایک خط بنام جناب لعل خاں صاحب ماہنامہ میں شائع ہوا جس میں قاضی صاحب کے حوالے سے درج ذیل اقتباس ملاحظہ ہو:

”آپ اور مولانا قاضی عبد الوحید صاحب اور مولانا مولوی وصی احمد صاحب محدث سورتی کی شان کا ایک ایک سنی بھی ہر شہر میں ہو جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اہل سنت کا طوطی بول جائے۔ فقیر احمد رضا قادری غفرلہ، رجب ۱۳۲۱ھ“

[تحفۂ حنفیہ: جمادی الاولیٰ ۱۳۲۵ھ ص ۱۵]

مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی

مولانا ضیاء الدین صاحب نے پوکھریرا اور بنارس میں اہل سنت کے دو جلسوں کی روداد اور ہندوستان میں موجود فرقہائے باطلہ کے عقائد و نظریات کا بیان اور علمائے حق کی مدح و ثنا پر مشتمل مسدس تحریر فرمایا۔ کتاب کا تاریخی نام باعتبار تصنیف ”توضیح ملل“ ۱۳۲۴ھ، رکھا۔ اور باعتبار طباعت تاریخی نام ”تذکرہ“ ۱۳۲۵ھ، رکھا۔ یہ رسالہ تحفہ حنفیہ کے شماروں بابت ربیع الاول سے جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ میں قسط وار شائع ہوا۔ مکمل رسالہ ۳۸؍ صفحات کا ہے۔ اس رسالہ میں قاضی صاحب کے حوالے سے مدحیہ اشعار نقل کئے دیتے ہیں۔

لقب جن کا قاضیؔ وہ ممدوح عالم	ہے عبد وحید ان کا نام مکرم
حمایت میں رہتے ہیں سنت کی ہر دم	سمجھتے ہیں ہر کام سے اس کو اقدم

کیا صرف مال کثیر اور ہیں کرتے
غوی و شقی نام سے ان کے ڈرتے

وہ ہیں چرخ تقریر کے بدر انور	نہیں گفتگو میں کوئی ان کا ہمسر
قضارا کوئی ان سے باطل کا یاور	ہوا جب مکالم گیا منہ کی کھاکر

بہاری کو آئی یہ نوبت ہے اکثر
ہوا پیش قاضی زبر زیر ابتر

انہیں نے بعون وبتوفیق باری	کیا مطبع دیں کو پٹنے میں جاری
کہ شائع ہو اک پرچۂ ماہواری	ہمیشہ رہے اس سے سنت کی یاری

ہے قاضی کے دم سے یہ مذہب کی نصرت
فیوض ان کے دائم رکھے رب عزت

[ربیع الاول ۱۳۲۶ھ ص ۴۴]

مزید لکھتے ہیں:

"جب اجرائے تحفہ سے مالک تحفہ جناب مولانا مولوی قاضی عبد الوحید صاحب دام ظلہم کا احسان خلق پر متیقن ہوا اور تحفہ کی وجہ سے بوجوہ متعددہ نفع خلائق ان سے یقینی طور پر متعین ہوا تو اگر ہم قاضی صاحب کو احب الناس اور اجود الناس کہیں تو بے شک بجا اور بہت بجا، بلکہ خیر الناس کا خطاب دیں تو بے شبہہ روا۔ اور اس دعوی پر برہان قاطع اور دلیل ساطع حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان ہے۔ الناس عیال اللہ (لوگ اللہ تعالیٰ کے عیال ہیں اور محبوب تر آدمیوں کا وہ شخص ہے

کہ جس نے بھلائی کی اس کی عیال کے ساتھ)واحب الناس من احسن الیٰ عیالہٖ او راللہ اجودجوداوانااجودبنی آدم واجودھم بعدی رجل علم علمافنشرہ

(اللہ تعالیٰ بخشش میں بہت بڑا سخی ہے اور میں تمام اولاد آدم علیہ السلام سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد اولاد آدم سے زیادہ سخی وہ آدمی ہے جس نے علم سیکھااوراس کی اشاعت کی)اور خیر الناس من ینفع الناس(بہتر لوگوں کاوہ شخص ہے جو نفع پہنچائے لوگوں کو)" [تحفۂ حنفیہ: محرم ۱۳۲۳ھ]

باقیات

آپ نے تین بیٹے چھوڑے تھے جن میں ایک قاضی عبدالودود تھے جو آپ کے بعدرسالہ کے منتظم اور مدرسہ کے مہتمم ہوئے۔

سفر آخرت

۳۶؍سال ۷؍ماہ ۲۳؍دن اس دارفانی میں گزارکر ۲۰؍ربیع الاول ۱۳۲۶ھ بدھ کی شب رات کے دوبجے ،داربقاکوروانہ ہوگئے۔نمازجنازہ حضوراعلیٰ حضرت نے پڑھائی۔مقام جتھلی جوپٹنہ سے دوکوس دورتھااس میں مخدوم شرف بہاری علیہ الرحمہ کے ناناحضورسیدناشہاب الدین معروف بہ پیرجگجوت علیہ الرحمہ کے مزارکے پاس تدفین عمل میں آئی۔

مولاناضیاءالدین صاحب لکھتے ہیں:

"یہ صاحب اعانت سنت اماتت بدعت میں وحید تھے۔پٹنہ عظیم آباد میں پیدا ہوئے۔اوراسی شہر میں ۲۰؍ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ کوانتقال کرگئے۔۳۶؍سال ۷؍ماہ ۲۳؍دن کی عمرپائی۔اتنی ہی عمرمیں بڑے بڑے دینی کام انجام کوپہنچائے۔ہزاروں

روپے دین پر لٹائے۔ حمایت سنت میں ہر وقت جان ومال سے مستعد رہتے۔ اسلام کا بول بالا کرنے میں طرح طرح کی تکلیفیں سہتے اور کچھ پروانہ کرتے تھے۔

غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہ وستر عیبوبہ وجعل مثواہ دار السلام وحشرہ فی زمرۃ اولیاہ الکرام آمین یا خالق الانام۔

[تحفۂ حنفیہ: ربیع الاول ۱۳۲۶ھ ص ۴۴]

آپ کے وصال پر اہل سنت کے نامور شعرا نے تاریخی قطعات ورباعیات اور تعزیتی کلام لکھے جو ماہنامہ تحفۂ حنفیہ میں شائع ہوئے ہم یہاں نقل کئے دیتے ہیں۔:

قطعۂ تاریخ انتقال حضرت مولوی حافظ قاضی عبد الوحید مرحوم رئیس پٹنہ غفر لہ خالق البریہ

از نتائج فکر سلیم وذہن مستقیم جناب مولوی حکیم محمد شہود الحق صاحب رمضان پوری تلمیذ جناب منشی سید محمد باقر صاحب عظیم آبادی صانھما اللہ عن شرور الاعادی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ ہیں معاملہ زندگی وموت اے دوست — کہ آج تک نہ ہوا کوئی محرم اسرار
جو ان کے سر نہاں سے کوئی ہوا آگاہ — تو اس نے بھی تو نہ کھولا کبھی لب اظہار
مگر سوجھا دیا اتنا تو زور قدرت نے — کہ اس کو مان لیا اک جہاں نے بے تکرار
جو جینے والا ہے ہرگز وہ مر نہیں سکتا — جو مرنے والا ہے جینے کا وہ نہیں زنہار
گدا وشاہ ہیں مرنے میں دونوں ایک مگر — جو حق کے ساتھ ہیں ان کا کچھ اور ہی ہے شمار
انہیں کا جینا ہے جینا انہیں کی موت ہے موت — جو اپنی ذات کو بھی کرتے ہیں خدا پہ نثار
انہیں کو عیش ہے حاصل جو جان ودل سے ہیں — مطیع حکم خدا و محمد مختار ﷺ

جو صرف کرتے ہیں عمر اپنی اچھے کاموں میں
وہ اور ہی ہیں بشر پیش ایزد غفار

رضائے حق کے جو رہتے ہیں رات دن جویا
خدا بھی کرتا ہے پایہ کو ان کے عرش وقار

مآل کار پہ جن کی نظر ہے دنیا کی
وہی تو پاتے ہیں کچھ رتبۂ اولی الابصار

اک اک کتاب میں احوال ان کے ہیں مرقوم
تمہاری عمر سے جو گزرے پیشتر اخبار

خدا کے کام میں کیسے تھے خود بھی وہ کیا تھے
میں کیا کہوں کہ جب آگاہ ہیں صغار وکبار

تمہیں بتاؤ تمہیں سے یہ پوچھتا ہوں میں
وہ کیسے لوگ تھے جو قصر دیں کے تھے معمار

یہ ہر طرح سے عیاں ہے نہاں نہیں بخدا
دو عالم ان کے لیے ہے جو لوگ ہیں دین دار

یہ اگلے لوگوں کا تھا ذکر اس کو جانے دو
سنو فسانہ عبد الوحید نیکوکار

وہ آج چشم خلائق سے ہو گیا روپوش
یہ بات کل ہی کی ہے حاصل اس کا تھا دیدار

فنا پذیر ہوا چشم خلق میں تو کیا
جو جان حسن عمل ہے تو سمجھو ہے جاندار

مآل کار بشر ہے جو ارتضائے خدا
بہت کچھ اس کا وہ مرحوم کر گیا اظہار

گیا جو سایۂ لطف خدائے پاک میں وہ
اب اس سے بڑھ کے بھی دنیا میں ہے نتیجہ کار

میں اس کو یوں نہیں کہتا ہوں۔۔۔ کرم
سمجھنا اس کا تو آساں ہے کچھ نہیں دشوار

نگاہ غور سے دیکھو تو اس کی جانب تم
کہ فعل کیسے تھے کیسی روش تھی کیا گفتار

کیے زمانۂ طفلی سے اس نے کیا کیا کام
رہا وہ کون سی لیلی کی دھن میں مجنوں دار

وہ صرف کرتا رہا اپنا وقت تو کس میں
گزاری کون سے کاموں میں اپنی لیل ونہار

خیال وقت جو رکھا تو کس طرح رکھا
کسی نے پایا کسی وقت بھی اسے بے کار؟

نہ دن کو دن وہ سمجھتا تھا رات کو وہ نہ رات
یہ یوں بھی ہوتا ہے جاندادہ نمایاں کار

حصول علم کا کیسا تھا شوق کیا کہئے
اسی کی فکر رہی صبح وشام ولیل ونہار

کیا زمانۂ تحصیل علم میں یہ بھی | اخیر شب کو وہ روزانہ ہوتا تھا بیدار
اسی میں یاد وہ کرلیتا تھا بلا ناغہ | کلام پاک الٰہی کی آئتیں دو چار
یہ فضل حق ہوا اس پر کہ تھوڑے ہی دن میں | ہوا وہ حافظ قرآن ایزد غفار
کلام پاک کو ازبر جو اس طرح سے کرے | ریاض حسن عمل کا وہ نہ دیکھے گا بار
علوم فقہ و اصول اس طرح کئے حاصل | کہ اس کے علم کا شہرہ ہوا دیار دیار
عمل بھی اس پہ رہا اس کا ایسا جوش کے ساتھ | زباں پہ تھا اسے کہتے ہیں مردم دین دار
فتاوے آنے لگے دور دور سے چل کر | جواب دیکھ کے ہوتے تھے دل سے شکر گزار
سخاوجود کا دادودہش کا تھا یہ حال | کہ بے دئے نہیں آتا تھا دم بھر اس کو قرار
کہا جو منہ سے وہی کر دکھایا پھر نہ پھرا | وہ ایسا سچا تھا ایسا تھا صادق الاقرار
کسی نے اس سے کسی کام کے لئے جو کہا | زباں پہ لایا نہ اقرار کے سوا۔۔۔
اگرچہ چشم خلائق میں تھا وہ مور ضعیف | مگر وہ ہمت دل رکھتا تھا سلیماں دار
صبر کی عمر تو کس طرح صورت غربا | شمار اہل دول میں تھا ایسا تھا دل دار
عروج پایا تھا اس نے یہ یاد خالق سے | جبیں اثر سے تھی سجدے کے مطلع انوار
جو اس پہ کھل گیا کچھ راز حب قومی کا | تو ایک مدرسہ کیا جلد کر لیا تیار
کہاں کہاں سے پئے کسب دانش طلبا | بلائے عالم پرہیزگار و نیک شعار
خیال خاطر خواہان علم و فن یہ تھا | کہ دھیان آتا نہ تھا اپنے عیش کا زنہار
کسی سبب سے جو پایا کسی کو کچھ غمگین | مزاج پوچھتا تھا پاس جاکے خود کئی بار
نکالا اپنے یہاں سے وہ تحفۂ حنفی | کہ ہوتے جاتے ہیں لوگ اس کتاب سے دیندار
خدا کرے کہ نہ موقوف ہونے پائے یہ | عدوّ دیں کے لیے ہے خدا کی یہ تلوار

یہ شوق انجمن ذکر خیر تھا دل میں — قرار پائی تھی یہ ایک سال میں کئی بار
امور خیر کے انجام سے تھا بس مطلب — کچھ اس کا غم نہیں ہو خرچ اس سو کہ ہزار
بلایا ان علما کو پئے ہدایت عام — کہ جن کو دیکھ کے کہتے تھے ہاں یہ ہیں ابرار
وہ دیکھے اس کے سبب عالمان دیں پرور — کہ سر بھی پٹکیں تو حاصل نہ ان کا ہو دیدار
وہ ایسے راہ خدا و نبی میں تھے جانباز — کہ جن سے اور بڑھی حرمت صحاب کبار
وہ باغ دل تھا گل معرفت سے ان کا بھرا — کہ جن کے حصہ میں جنات تحتھا الانھار
بیان وعظ کو ان کے جو لوگ سنتے تھے — تھے اس طرح متحیر کہ نقش بر دیوار
کیا وہ سرور عالم کے معجزے کا بیان — کسی کے بھی نہ ہوا تھا کبھی وہ گوش گزار
کئے کلام خدا و نبی کے وہ معنی — کہ پھر نہ آئینۂ دیں میں آنے پائے غبار
غرض وہ کون سی تھیں خوبیاں جو اس میں نہ تھیں — اور اس کے گلشن دل میں تھی کون سی نہ بہار
اثر دکھا ہی دیا من احب شی ءٍ کا — کہ وقت نزع بھی بول اٹھتا تھا وہ نیکو کار
نماز یو ہو کدھر جلد آؤ پڑھ لو نماز — کہ تم پہ سہل ہو آساں ہو منزل دشوار
جو آئے تھے صلحا واسطے عیادت کے — وہی تو کرتے رہے فکر چارہ بیمار
حباب زندگی مستعار جب ٹوٹا — یہ قطرہ جا ملا پھر اپنے بحر سے یک بار
پس فنا بھی رہا فضل ایزدی شامل — شریک کار رہے کچھ وہ تو نیکو کار
انہیں کے ہاتھ سے غسل و کفن ملا اس کو — کسی کا ہوتا ہے اس طرح سے بھی بیڑا پار
نماز اس کے جنازے کی اس بشر نے پڑھی — ملک خصال جو مشہور رہے دیار دیار
زبان خلق پر احمد رضا ہے آپ کا نام — اور آپ بندہ حق ایسے ہیں کہ اس پہ نثار
یہ ہند میں جو مقدس جگہ بریلی ہے — حضور ہی کے تو دم سے ہے آج وہ گلزار

خدا نے آپ کو ہر طرح سے کیا لائق — بلند حوصلہ وزیرک ومروت دار
شریعت اور طریقت کے راز سے واقف — نظر میں رہتی ہے جو ہے زمانے کی رفتار
علم کے ساتھ ہے علم اور وہ بھی کیسا علم — کہ جس کو مانے ہوئے جی سے ہیں صغار وکبار
یہ آپ مفتی عالم ہیں ایسے عالم ہیں — بغیر آپ کے چلتا نہیں ہے دین کا کار
فنون شعر و سخن میں بھی آپ ہیں یکتا — چوٹیلے لکھتے ہیں مضمون وہ ہیں طبیعت دار
مثال خضر خدائے جہاں بڑھاتے عمر — کہ آپ فیض کے دریا کے ہیں در شہوار
مقام قابل غور ولحاظ ہے یہ بھی — کہ اس کے مرتبہ کا اس سے بھی تو ہے اظہار
کہاں کی مٹی مقدر میں اس کی لکھی تھی — یہ جانتے ہو بنا کس زمیں میں اس کا مزار
وہ کیسی جا ہے جسے لوگ کہتے ہیں جٹھلی — وہ کیسے گل سے ہے ہر لحظہ پر فضا وبہار
نزول رحمت باری ہے اس جگہ کتنا — ہے کیسا سایہ فگن لطف ایزد غفار
وہ کون شاہ ہیں اس جا کے ہیں جو زینت بخش — پئے بر آری حاجت وہ کیسی ہے سرکار
بتاؤں کون ہیں مخدومنا شہاب الدین — حضور شرف بہاری کے نانا ہیں اے یار
وہ بارگاہ ہے جس کا یہ مختصر ہے بیان — مراد پاتے ہیں آکر یہاں صغار وکبار
جو سوکے چین سے سائے میں ایسے حضرت کے — بتاؤ رکھتا ہے کیا اپنا طالع بیدار
غرض یہ ہے کہ جو ہے اپنے رب کا دل سے مطیع — تو کیوں نہ خوب ہو آغاز کار و آخر کار
شہود اسی جگہ یہ لکھ دو تم تو آگے بڑھو — کہ تا یہ ہو سبب یادگار شہر و دیار
حبیب پاک خدائے جہاں کا تھا جو محب — تو اس کے حب کے عیاں ہر طرح ہوئے آثار
اسی مہینے میں اس کا وصال بھی تو ہوا — کہ جس مہینے میں محبوب کبریا کا ہے یار
جو آئی بیسویں ماہ ربیع الاول کی — ہوئی فرشتۂ اللہ پاک سے یہ پکار

کہ خواستگار ہے آغوش رحمت باری
کہاں ہے تو نکل اس سے نہ اب ٹھہر زنہار

بجے تھے رات کے دو چار شنبہ کی شب تھی
یہ مژدہ پا کے نہ ٹھہرا رواں ہوا ایکبار

تن کثیف کو اپنے اسی جگہ چھوڑا
لطیف روح کو پہنچایا تا مقام قرار

سن وفات جو مرحوم کا کوئی پوچھے
تو اس سے کہدو کہ "مغفور" اس میں

ہے وہ شمار (۱۳۲۶ھ)

کچھ اس کے مدرسہ و تحفہ کا جو ذکر آیا
تو لوگ کہنے لگے اب تو چلنا ہے دشوار

مگر یہ تھا اثر ورنگ نیت خالص
کہ مدرسہ کا تو پرساں ہوا وہ نیک اطوار

جو حسن خلق سے معمور خوبیوں سے بھرا
رئیس اعظم پٹنہ ہے ایسا ہے زردار

ہے اسم پاک محمد کمال شاہ کے ساتھ
وہی تو اس کا ہوا ہے مربی و غمخوار

خدا نے اس کو نوازا ہے ہر طرح سے یہاں
شرافت اور سیادت سے بھی ہے عزت دار

یقین ہے کہ اسے دے وہ اس طرح رونق
کہ خشک کشت کے حق میں ہے جیسے ابر بہار

کہ علم دوست بھی ہے اور حامی اسلام
اور اپنے دین کا بھی ہے رفیق و مونس و یار

خدائے پاک ترقی دے عمر میں اس کی
بسر ہو شادی و عیش و خوشی میں لیل ونہار

شہود قطعہ کو تم ذکر حق پہ ختم کرو
کہ سب کلام سے ہے خوب تر یہی گفتار

خدا ہی سے جو سروکار ہر بشر کو ہے
تو غافل اس سے نہ دم بھر رہے کوئی زنہار

وہ ایسا صاحب قدرت ہے زور والا ہے
کہ اک بشر کو کیا دو جہاں کا نقشہ دار

جہان بھر میں جو ہے وہ بشر میں ہے موجود
اک ایک عضو میں سو صفتیں ہزار اسرار

نظارہ رخ و گیسو سے عقل حیراں ہے
کہ ایک جا ہیں عیاں روز روشن و شب تار

نگاہ غور جو کرتا ہوں میں تو کہتا ہوں
کیا ہے قدرت بے حد کا کس میں کیا اظہار

دیا ہے زلف سیہ کو جو رنگ باد خزاں — تو رخ کو بخشی ہے کیفیت نسیم بہار
نہال قامت انساں ہی میں تو ہیں رخ وزلف — کیا جو اس کو گل تر بنایا اس کو خار
بشر ہی میں تو ہے اسلام اور اسی میں ہے کفر — جو عارض اس کا ہے مصحف تو زلف ہے زنار
اک ایک عضو بشر کا یہی تو ہے احوال — کہ سب کا رنگ جدا اور سب میں ہیں اسرار
کہے تو کیا کہے کوئی بشر کو دیکھ کے کچھ — ظہور قدرت حق وہ ہے جس کا کچھ ہے شمار
غرض بشر ہی ہے آئینۂ جمال وجلال — اسی میں کر دیا اپنے کمال کا اظہار
دکھایا قدرت بے حد کا اس طرح بھی رنگ — کہ نار سے لیا جس وقت چاہا آب کا کار
یہ اختیار میں ہے اس کے دست قدرت کے — کہ رخ کو زلف کرے اور زلف کو رخسار
شب سیہ کو جو چاہے تو رشک روز کرے — کرے وہ روز کو دم بھر میں غیرت شب تار
وہ کر دے شہد کو سم، سم کو انگبیں کر دے — وہ کر دے نیک کو بد، بد کو کر دے نیک اطوار
زمیں فلک کو کرے آسماں کو کر دے زمیں — وہ خار کو جو کرے گل تو گل کو کر دے خار
گدا کو شاہ کرے اور شاہ کو وہ فقیر — سب اختیار میں ہے اس کی ایسی ہے سرکار
وہی ہے حاضر و ناظر تمام عالم میں — کرے چھپا کے بشر اس سے کس طرح کوئی کار
خدا کے حکم سے ہرگز نہ چاہئے اعراض — دکھا نہ دے کہیں شان غضب کہ ہے قہار
نشان لطف وکرم ہے رضائے حق ہی میں ہے — خلاف حکم میں قہر وغضب کے ہیں آثار
خدا نے کی جو تم پر ہدایت اسلام — اسی لیے کہ رہو اپنے رب کے شکر گزار
نبی خاص کو اپنے اسی لیے بھیجا — کہ ان کے صدقے میں ہو عام رحمت غفار
پھر اس نبی مکرم کا جو نہ ہو پیرو — وہ کیسے دیکھے گا گلزار لطف حق کی بہار
خدا نے جتنی ہیں راہیں وہ تم پہ کھول دیں سب — تمہارے ہاتھ میں ہے جس سے رکھو تم سروکار

جو راہ رکھی ہے اسی راہ کا یہ احوال — قدم قدم پہ دھرا ہے یہیں نتیجہ کار
یہیں سزا و جزا ہے مگر ہے فرق اتنا — یہاں نمونۂ حسن عمل وہاں انبار
خدا نے عقل کی دولت اسی لیے دی ہے — کہ اختیار کرو دیکھ کر نتیجہ کار
تمہارے ہاتھ میں ہے جب عنان اسپ خیال — تو بھول کر نہ کرو قصد راہ ناہموار
عمل کرو نہ کرو مانو یا نہ مانو حکم — بلائے جاؤگے تم پیش ایزد جبار
خدا ضرور یہ پوچھے گا تم سے محشر میں — کیا تھا عالم فانی میں تم نے کون سا کار
خدا کے آگے نہ تم سے چلے گی کوئی بھی — سفر ضرور ہے زاد سفر کرو تیار
شہو داب تمہیں لازم ہے کچھ دعا مانگو — کہ خوب چارہ ہے یہ بہر بندہ ناچار
کہو خدا سے کہ یارب طفیل میں اس کے — کہ جس کے دم سے ہے وابستہ دو جہان کا کار
یہ مجھ سے بندے کو تو نے وہ نعمتیں دی ہیں — کہ جن کا تا دم محشر بھی ہو سکے نہ شمار
طفیل اسی کے تو توفیق دے عمل کی بھی — تری ہی یاد میں ہو اس جہاں سے اپنا گزار
مجھے بھی قوم کو بھی دے الٰہی وہ ہمت — کہ رہ نہ جائیں پہنچ جائیں تا مقام قرار

شاعر نازک خیال ناظم شیریں مقال جناب شاہ محمد حسین صاحب رئیس حجرہوا

بود عبد الوحید مرد سخی — روح حاتم نثار ہمت او
باخبر او زکید ندوہ کرد — حق عیاں شد مگر بدولت او
مدرسہ ہم بہ شہر جاری کرد — نیز شد تحفہ وجہ شہرت او
دیں پنہ مثل او بہند کہ دید — ہست بر ہر زباں حکایت او
بود سرکوب دشمن دیں را — برق بد خنجر طلاقت او

غرباررا کشود کار ازو | خلق گرویدہ محبت او
داشت حق بیں و حق پسند نگاہ | بود وا دیدہ بصیرت او
نوجوان آخر از جہاں بگزشت | باد رحمت بپاک تربت او
در غمش چشمہا ست دریا بار | خون دلہا زدرد فرقت او
یا الٰہی کند ز اولادش | دیر پا در جہاں نیابت او
شکر حق خاتمہ بخیرش شد | داد جنبش لب مسرت او
رمز سالش چو از ملک جستم | گفت 'مغفور' سال رحلت او

(۱ ۳ ۲ ۶ ھ)

دیگر

شد بجنت حامی دین مولوی عبدالوحید | میرسد از چارسو شوردریغا حسرتا
می کند فریاد ہر سو چاک داماں تہی | شد کجا فیاض گوہر بخش و دریائے عطا
بود ذات آں سخی ہر زخم دل را مرہمے | بیوگاں در ماتم سخت اندوہ زشیون گدا
رمز تاریخ وفات او چو پرسیدم زدل | گفت نادانی نہ بینی مصرع آخر چرا
بیں کہ از رنج وفاتش بے سروپا گشتہ اند | سائل و محتاج و حاجت مندو مفلس اقربا

(۱۳۲۶ھ)

[تحفۂ حنفیہ: ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ ص ۳۳تا ۴۰]

شاعر نازک خیال ناظم شیریں مقال جناب شاہ محمد حسین صاحب رمز حاجی پوری

شد وحیدم بگلشن جنت | مر اجل بد چہ دستگاہ وحید
غسل و تکفین دست پاکاں یافت | اللہ اللہ عزو جاہ وحید
دفن قرب مزار جٹھلی شد | یعنی شد خلد عیش وگاہ وحید

غرق چوں کرد دشمن دیں را ضربت تیغ بے پناہ وحید

عالمے را نمود نورانی مدرسہ تحفہ مہر وماہ وحید

کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ بود در نزع خیر خواہ وحید

رحمت کرد گار تا محشر باد بر روح دیں پناہ وحید

رمزؔ چوں خواستم ز ہاتف غیب سال ترحیل بے گناہ وحید

زود رضوان زروئے ایماں گفت زیب دہ خلد خواب گاہ وحید (۱۳۲۶ھ)

(۱) یہ مقام پٹنہ سے دوکوس پر واقع ہے۔ جس میں مزاراقدس حضرت سیدنا شہاب الدین معروف بہ پیر جگجوت قدس سرہے ہے۔

[تحفۂ حنفیہ: ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ ص ۵۵]

مولانا ابوالمساکین ضیاء الدین پیلی بھیتی مدیر تحفۂ حنفیہ

مولانا ابوالمساکین ضیاء الدین پیلی بھیتی نے ۱۳۲۶ھ میں وفات پانے والے پیشوایان اہل سنت کے حوالے سے ایک منظوم رسالہ بنام تاریخی ضیائے رشاد [۱۳۲۶ھ) افسانہ غم افزا۱۳۲۶ھ اور قطعات رحلت پاک دلان (۱۳۲۶ھ)۔ لکھا۔ اور خود ہی مطبع تحفہ حنفیہ سے طبع کر کے شائع کیا۔ رسالہ تحفہ حنفیہ میں بھی شامل اشاعت ہوا۔ یہ منظوم رسالہ بس ہمیں تحفہ حنفیہ محرم ۱۳۲۷ھ ہی دستیاب ہوا رسالہ کا مابقی حصہ جو ماہ صفر ۱۳۲۷ھ میں شائع ہوا وہ دستیاب نہیں ہوا۔ ہم اس رسالے سے قاضی صاحب کے حوالے سے تاریخی قطعات وغیرہ اشعار نقل کرتے ہیں۔

اور باقی حمدیہ ونعتیہ کلام مولانا ضیاء الدین مدیر تحفہ کی منظومات کے ضمن میں پیش کریں گے:

ایک تھے ان میں سے قاضی مولوی عبدالوحید
حق جانبازی کو پورا کر گیا وہ نیک نام

اس زمانے میں ہوا ایسا جان نثار دین حق
ہے تماشا قدرت اللہ کا یہ لا کلام

حق کو باطل سے جدا کر کے دکھایا اس نے یوں
جس طرح سے ہے نمایاں امتیاز صبح و شام

رہنمائی کو ہماری آیا تھا گویا ملک
حق کو اپنے کر گیا پورا وہ با حسن تمام

خود عمل میں لا کے افعال حسن اس نے بتائے
پچھلے دوراں میں دکھایا اس نے اگلا احتشام

نیکیوں اور خوبیوں کو جو بُھلا بیٹھے تھے ہم
از سر نو دے گیا ان کا سبق بر وجہ تام

راہ نورو جادہ حق وہدا ور شد بود
نور عین راستی و نور گلزار قسام

بود شمشیر برہنہ در حق اعدائے دین
نیک میدادا غویا و اہل باطل را تمام

واجب ولازم شمردہ ہر زمان بر نفس خویش
انتصار سنت سردار سلطان کرام

در سرشت او نہادہ شد نکوئی ہائے دین
چوں نمی گردید صیت خوبی او درا نام

تھا خلیق و بردبار و رحم دل اس طور کا
مانتے تھے اس کو سب چھوٹے بڑے مثل امام

ذی مروت اس کے مانند آج کل کوئی نہیں
بے گماں اس پر ہوا حلم و حیا کا اختتام

اس طرح کا تھا وہ مسکیں پرور و بے کس نواز
عفو کر دیتا تھا ان کو بار ہا وہ اپنا دام

خالصاً للہ دیتا جس کو دیتا تھا وہ کچھ
اس پر احسان کا کبھی لب پر نہ آتا اس کے نام

حاجت دنیا و دیں لے کر جو آتا اس کے پاس
جلد اس کا ہوتا تھا با حسن و خوبی انتظام

بے عطا دم بھر نہ آتا تھا اسے صبر و قرار
جاتا تھا ہر شخص اس کے در سے با نیل و مرام

جیسے ہوتا پوری کرتا اہل حاجت کی غرض
چاہے جیسی پیش آتی اس میں تکلیفِ تمام

دوسروں کا مطلب و مقصد مقدم رکھتا وہ
خواہ بنتا یا بگڑتا اپنا کوئی خاص کام

کیا عطا تھی آتا مسکین اور ہوتا خالی ہاتھ
فوراً اس کا پورا کر دیتا تھا مطلب لے کے وام

ہے بجا کہیے گر در فرید بحر جود — یا کہ اقلیم سخا و فیض کا شاہ و قدام
حاتم ثانی اگر کہئے نہیں جائے عجب — حق تو یہ ہے خود سخاوت کو تھا اس پر فخر تام
ہوتے جب اس پر کسی کے دین یا دنیا کے حق — مضطرب رہتا نہ جب تک ان کا ہوتا انصرام
تھا غنی ایسا کہ کھاتا بے تکلف ذوق سے — چاہے خالی روٹی ہوتی یا کہ ساتھ اس کے ادام
چاہتی جس جا طبیعت شوق سے سوتا وہاں — کیسی ہی ہوتی مزین یا کہ بے سامان مَنام
بیٹھنے کو اس کے قالین یا کہ ہوتا بوریا — یا کہ ابریشم کا بستر ہوتا یا فرش رُخام
اس کو آرام دوروزہ کا نہ تھا ہرگز خیال — تھا وہ مصروف حصول راحت و عیش مدام
دوستوں سے رہتا تھا شیر و شکر وہ نیک ذات — دشمنوں سے آشتی و صلح رکھتا مستدام
کیا قیامت کی تھی اس میں جودت و تیزی طبع — تھا ذکاؤ ذہن میں بے مثل و یکتا وہ ہمام
تھا مناظر بھی وہ ایسا دن کو کہہ دیتا جو رات — کہنا پڑتا یہ ثریا ہے یہ ہے ماہ تمام
آتے تھے نامی مناظر اہل باطل کے مگر — جاتے تھے وہ منہ کی کھا کر پھر نہ کرتے تھے کلام
ہیں جہاں میں جتنے باطل کوش و بدخواہ سنن — ہر دم ان سے اس کی سیف بغض رہتی بے نیام
اور ہی سیر گلستاں سے وہ رہتا باغ باغ — اور ہی خوشبو سے رہتا تھا بسا اس کا مشام
اور ہی سودا سے اس کا کاسۂ سر تھا بھرا — اور ہی بادہ کے نشے میں وہ رہتا تھا مدام
اور ہی جلوہ رہا کرتا تھا اس کے سامنے — اور ہی گلزار میں کرتا تھا دائم وہ خرام
اور ہی دلدار پر وہ جان و دل کرتا نثار — اور ہی بستان سے کرتا تھا وہ ہر دم انتسام
اور ہی فکریں تھیں اس کو اور ہی تھیں خواہشیں — اور ہی گلشن سے گلچینی وہ کرتا مستدام
اور ہی دھن میں رہا کرتا تھا مثل قیس وہ — اور ہی پھندے میں اس کے مرغ دل کا ارتطام
اور ہی رنگت میں تھا سرتاپا ڈوبا ہوا — اور ہی گل رخ کی جانب اس کا رخ تھا صبح و شام

اور ہی کچھ تھا خیال اس کے رگ وپے میں بھرا — جس سے اک لحظہ بھی سر تابی سمجھتا تھا حرام

اور ہی مہ رو کی اس نے دیکھ لی تھی کچھ جھلک — روشن اس کی مہر سے رکھتا تھا بیت دل مدام

اور ہی مقصود اس کا اور ہی مطلوب تھا — جانتا ہے اس کو ہر اک کیا کروں میں اکتتام

یعنی شمع شرع پر تھا وہ فدا پروانہ وار — اس کی الفت سے تھا مملو اس کے تن کا ہر مسام

اہل حق پر تھے بہت کچھ اس کے الطاف وکرم — دشمنان دیں کو دیتا تھا سزائے احتصام

قوت جسمی تو صرف کار دین کرتا ہی تھا — جان کا جانا بھی اس رہ میں سمجھتا اغتنام

کیا کرے گا کوئی اپنے دیں پہ اتنا صرف زر — فی الحقیقت تھا وہ اس میں ہفت کشور کا قدام

کیوں نہ روشن ہوتا نور نصر دیں سے روئے دل — رکھتا تھا بے حد وہ ماہ طیبہ کی مہر وہیام

کیا اولو العزمی سے کتنے مذہبی جلسے کیے — سیکڑوں بلوائے ان میں ملت حق کے ہمام

اس قدر ان جلسوں میں اس نے اٹھایا مال وزر — والیان ملک بھی ہوں جس کو سنکر مستہام

اپنی ہی دریا دلی سے مدرسہ جاری کیا — ایک چھاپے خانہ کھولا بہر نفع خاص وعام

اس میں تعلیم وتعلم علم شرعی کا ہوا — اس سے جاری پرچۂ ماہانۂ دینی کا کام

خرچ ان میں بھی کیے اس نے ہزاروں ہی روپے — اور بہت سے ایسے کاموں میں اٹھاتا زر مدام

مدرسے میں ایسے بلوائے اطبائے علوم — پائے خرم جہل جن کی شکل ہی سے التجام

چند ہی ن میں ہوا فیض اس کا جاری ہند میں — بھرتا ہر اک طالب علم اپنا دامان مرام

جملہ علم وفن پڑھاتے جاتے اعلیٰ طور پر — رہتا ہر دم کیسے کیسے اذکیا کا ازدحام

بیسیوں پاتے تھے کھانا کیوں نہ بے فکری سے پھر — کرتے حاصل علم کو ہر لحظہ بروجہ تمام

ایسا اطراف جہاں میں شہرہ علمی ہوا — غیر ملکوں سے بھی مشکل مسئلے آتے مدام

جاتے تھے ان کے جوابات ایسے عمدہ طور پر — دیکھتے ہی جن کو اہل علم ہوتے مستہام

اس کے ماہانہ رسالے کی صفت کیا ہو عیاں
اس کے وصف پختہ کاری میں ہے اپنا خامہ خام

کر گیا جاری ہدایت کے دواخانے کو وہ
پایا کرتے ہیں شفاغی و ضلالت کے سقام

دفتر خوبی و نیکی اس کا ہے ہر اک ورق
ہو گیا صدہا کو حاصل اس کے باعث اعتصام

کھو دیئے اس نے بہت افعال ممنوع و قبیح
بو دیا تخم کرم کو دھو دیا داغ غرام

ہو گیا اس مہر دینی سے منور کیسا جلد
ملک ہندوستان کیا جاپان و چین روم و شام

ہے یقینا عرصۂ تائید دیں کا شہسوار
سیکڑوں اعدا سے لیتا ہے اکیلا انتقام

قتل دیو کفر میں رہتا ہے ہر دم مستعد
سنت خیر الوری کو زندہ کرنا اس کا کام

ڈال دی تھی سارق ایماں نے بدعت کی کمند
ہو گیا اس شحنۂ سنت سے اس کا انحطام

کر دیے بد مذہبوں کے راز پنہاں آشکار
ڈال دی ان کے سروں پر ذل وخواری کی رخام

اس عصائے رشد نے ان سب کو مارا جان سے
جتنے پیدا ہو گئے تھے اس زمانے میں ہوام

جاہلوں کو اپنے جس پھندے میں دشمن پھانستے
توڑ ڈالا بالکل اس سیاف نے ان وہ دام

کتنے ہی زنجیر گمراہی سے تھے جکڑے ہوئے
ہو گیا اس ہادی اشجع سے اس انحصام

کتنے ہی سیراب اس دریائے فیضاں سے ہوئے
ہو رہے ہیں کتنے کتنے ہوں گے تا روز قیام

خیر جاری اس کو کہتے ہیں یہ ہے اس کا اثر
نیکیاں پاتا رہے گا اس کا بانی مستدام

واہ کیسا کام اپنی زندگی میں کر گیا
حشر تک کی نیکیاں لیں اور باقی رکھا نام

ہو چکا تحریر سے میری یہ ظاہر مثل مہر
ہے یقینا الفت اسلام بیخ ہر قسام

جس کو جتنی حب اسلامی ہے اتنا ہی وہ شخص
جامع خوبی و خیر دو جہاں ہے لا کلام

کر لو اس مرحوم کے خیرات کا اس پر قیاس
گویا خیر دین و دنیا تھا ہمہ تن وہ ہمام

ہے یہ واضح تر علامت حب دینی کی سنو
تا بہ امکاں اس کی نصرت کرتے رہنا صبح و شام

رہنا پابندی امر و نہی میں سر گرم وچست — کرنا اس کی بے نہایت قدر و عز و احتشام
رکھنا اعدا سے عداوت دوستوں سے دوستی — اس کی آسیب زمانہ سے بچانا مستدام
جس میں یہ باتیں نہ ہوں اور دعوی الفت کرے — ہے بلا شبہہ یہ افسوس و تحیر کا مقام
واقعی رکھتا تھا وہ مرحوم سچی حب دین — دیتے ہیں اس کا نشاں اخلاص سے پُر اس کے کام
کیا کروں میں ان کے عادات وخصائل کی صفت — ہیں اسی قابل کریں ہم ان میں اس کا اہتمام
زیست اس کی واقعی رحمت ہمارے حق میں تھی — ہے ہماری بد نصیبی کا نشاں اس کی حرِام
خاص اس کے حق میں بھی اس کی ممات زندگی — تھی یقینا لائق صد آفرین و احترام
لیکن اس دور فتن کے خوف وشر وفتنہ سے — کر گیا جلدی سفر وہ جانب دار السلام
بدھ کی شب تھی دو بجے تھے بیسیوں اس ماہ کی — کوچ جس میں کر گیا محبوب خلاق انام
وقت وہ بھی جس میں پاتی رحمت حق ہے نزول — ناگہاں پیک اجل لایا یہ مولیٰ کا پیام
چھوڑ دو اس دار کو رہنے کے قابل وہ نہیں — آؤ میرے گھر کرو آسائش ورارحت مدام
سن کے اس مژدے کو فوراً طائر روح وروان — کر گیا پرواز سوئے خلد با صد احتشام
اس مسرت کا نشاں ملتا تھا اس کے چہرے سے — دفن تک دیکھا گیا ہے اس کو کرتے ابتسام
ہے مناسب اس جگہ لکھ دو ضیآ یہ سال فوت — ہو گیا وہ دیں کا یاور داخل دار السلام

۱۳۲۶ھ

بردالحی المقیت مرقد عبد الوحید — ہے سن فصلی یہ کیسا لائق صد احترام

۱۳۱۵ف

نورالحی المتین مرقد عبد الوحید — دو ہی لفظوں کے تغیر سے وہ ہے یہ بھی عام

۱۳۱۵ف

اے ضیاؔ لکھ دو یہ سال عیسوی بھی اس جگہ　　رحمت واجب تعالیٰ اس پہ ہو ہر صبح وشام

۱۹۰۸ء

چار تاریخیں لکھیں یکجا ضیاء الدین نے　　یادگار سال فوت آں وحید نیک نام

[تحفۂ حنفیہ: محرم ۱۳۲۷ھ ص ۳۵ تا ۴۰]

مولانا ابو المساکین ضیاء الدین پیلی بھیتی نے درج ذیل تعزیتی اشعار بھی لکھے۔

آج کیوں عالم ہے تاریک وسیاہ　　کس کے غم میں اہل دیں ہیں نوحہ گر
کیوں درودیوار ہے نالہ کناں　　کس لیے روتے ہیں اشجار و حجر
شب نے کیوں پہنا لباس ماتمی　　کیوں ہے سناٹے میں ہر جن وبشر
کس کے غم میں ایسا بے خود ہے ہر اک　　جسم وجاں تک کی نہیں رکھتا خبر
کون ایسا حامی دیں اٹھ گیا　　جس کا صدمہ خاص پہنچا دین پر
گر لکھوں اوصاف اس مرحوم کے　　غم سے پھٹ جائے محبوں کا جگر
نام نامی ان کا تھا عبد الوحید　　ان پہ رحمت حق کی ہو شام وسحر
بیسویں تاریخ تھی اور بدھ کی شب　　گرمی سردی کا نہ تھا اس دم اثر
دو بجے تھے ناگہاں شہباز روح　　اڑ گیا اک دم میں پہنچا چرخ پر
چرخ سے آگے بڑھا با صد طرب　　زیر عرش رب کیا اپنا مقر
پایاہ ماہ رحلت محبوب حق　　ایسے ہوتے ہیں سعید و بخت ور
تھے وہ میدانِ شرف کے شہسوار　　اور ہم خوبی کے تھے یکتا گہر
جان وتن سے دین حق پر تھے فدا　　بے حساب اس پر لٹایا مال وزر
اہل حق کو جان سے رکھتے عزیز　　اہل باطل سے وہ کرتے تھے حذر
اہل بدعت کے تھے جتنے پیشوا　　بھاگتے تھے ان کی صورت دیکھ کر

جتنے بد مذہب ہیں ہندوستان میں — دل میں ان کا رکھتے تھے خوف و خطر

اس زماں میں خاص ان کی ذات سے — کم ہوا اہل فتن کا شور و شر

تھے وہ بے شک نصرت دین میں وحید — کوئی مثل ان کا نہیں آتا نظر

بود کان حلم و اخلاق و حیا — در سخا و جود گشتہ نامور

عالم و حافظ تھا وہ مرد خدا — دین دار اور ذی شرف نیکو سیر

تھا جو ان صالح و فرخ نہاد — بے گماں نخل کرامت کا ثمر

بحر فیض ان کا تھا جاری ہر طرف — کیا لکھوں تفصیل ہے یہ مختصر

ہند اور افریقہ اور آسام میں — اور جہاں ہے مولد خیر البشر

ہائے ایسا اہل سنت کا رئیس — کر گیا اس دار فانی سے سفر

موت کی دارو نہ ہرگز ہو سکی — مر مٹے اس میں ہزاروں عقل ور

ہے یہ ایسی شے کہ اک دم میں کرے — حال دنیائے دنی زیر و زبر

سیکڑوں گھر اس سے ویراں ہو گئے — ایک بھی باقی نہیں ان میں بشر

ہو گئے بالکل وہ بے نام و نشاں — ہے وہاں اب صرف بوموں کا گزر

بعد صد محنت پھلا تھا جو درخت — کر دیا دم بھر میں اس کو بے ثمر

زوج کو زوجہ کو غم میں ڈال دے — کر دے مادر اور پدر کو بے پسر

ناز میں جن کی ہوئی تھی پرورش — ہو گئے وہ طفل بے مادر پدر

ہوتے ہی شادی کیا عورت کو رانڈ — کچھ ترس کھایا نہ اس کے حال پر

مل گیا سب خاک میں اس کا سہاگ — حزن و غم میں اس کو رکھا عمر بھر

جن کو آسیب زماں کا غم نہ تھا — ہمکنار عیش تھے شام و سحر

ان کی حالت کا کوئی پرساں نہیں — کھاتے پھرتے ٹھوکریں ہیں در بدر

كل شيء هالك الا وجهه　　　ليس للحی من الموت مفر

جو ہوا پید امرے گا بالیقیں　　　ہاذم اللذات سے کیا ہو حذر

اے ضیاؔ تاریخ اگر منظور ہے　　　کہ ’’ ہوا خلد بریں ان کا مقر‘‘

(۱۳۲۶ھ)

[تحفۂ حنفیہ: محرم ۱۳۲۷ھ ص ۴۳،۴۴]

تذکرہ مدیر رسالہ مولانا ابوالمساکین ضیاء الدین پیلی بھیتی

شوال المکرم ۱۲۹۰ھ مطابق ۱۸۷۴ء میں قصبہ تلہر ضلع شاہ جہاں پور میں ولادت ہوئی۔ اپنے والد مولانا حسین علی سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ علم حدیث وغیرہ علوم کی تحصیل کے لیے پیلی بھیت مدرسۃ الحدیث میں پہنچے جہاں علامہ وصی احمد محدث سورتی سے علم حدیث وغیرہ علوم کی تحصیل فرمائی۔ بعدہ تکمیل الطب کالج لکھنؤ سے علم طب پڑھا۔ اور پھر صفر ۱۳۱۹ھ سے ماہنامہ ''تحفۂ حنفیہ'' کے مدیر مقرر ہوئے۔

اور غالباً ۱۳۲۷ھ یعنی جب تک رسالہ جاری رہا تب تک آپ ہی مدیر رہے۔ نظم ونثر میں بہت سے مضامین ورسائل تحریر فرمائے۔ اپنے استاد گرامی حضور محدث سورتی کی معیت میں بریلی شریف حاضر ہوکر امام اہل سنت سے شرف بیعت حاصل کیا۔ اور پھر اعلیٰ حضرت سے تمغہ خلافت بھی حاصل کیا۔ اور ساتھ ہی اورادووظائف کی اجازت بھی۔ حضور محدث سورتی کے وصال کے بعد آپ پٹنہ سے واپس آگئے اور پیلی بھیت ہی میں مستقل قیام پذیر ہوگئے۔ حضور محدث سورتی کے مزار سے متصل بیلوں والی مسجد میں خطیب رہے۔ ۲۸ر محرم ۱۳۶۴ھ مطابق فروری ۱۹۴۵ء فجر کے وقت عین نماز کی حالت میں وصال ہوا۔ آپ کے شاگرد خاص حضور شیر بیشہ اہل سنت علامہ حشمت علی لکھنوی ثم پیلی بھیتی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور پیلی بھیت ہی میں بہشتیوں والی مسجد سے متصل قبرستان میں تدفین ہوئی۔

نگارشات تحفہ

ماہنامہ تحفہ حنفیہ میں آپ کی بہت سی تحریریں شائع ہوئیں کچھ تحفہ کے حوالے سے کچھ مہتمم تحفہ کے حوالے سے کچھ مدرسہ حنفیہ اور مطبع حنفیہ کے حوالے سے ہیں ۔اور کچھ فقہ و فتاوی اور کچھ مستقل مضامین ہیں۔کچھ نظم ونثر میں مستقل رسالے ہیں۔کچھ کتب و فتاوی پر تقریظات وتصدیقات ہیں اور کچھ تاریخی قطعات ور باعیات ہیں ۔ہم یہاں آپ کی نگارشات کافقط تعارف اوررسالہ میں موجود تمام تر تاریخی منظوم کلام اور تقریظات وتصدیقات مکمل پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اورآپ کے نام ماہنامہ میں شائع ہوئے مکاتیب بھی پیش کرتے ہیں:

دمن خرد میں عید گاہ جدید پر بحث

پرتگیز کے علاقہ دمن خرد میں ۱۲۲۶ھ میں ایک عید گاہ تعمیر کی گئی تھی۔اور پھرلگ بھگ ۱۳۱۸ھ میں چند مفسدین نے نفس پرستی کی زد میں آکر ایک اور عید گاہ تعمیر کرنے کی کوشش۔جس سے دمن کے علاقہ میں فتنہ وفساد پیدا ہو گیا۔

دانشور طبقہ نے شریعت کا سہارالیتے ہوئے علمائے کرام خاص کر حضوراعلیٰ حضرت سے عید گاہ جدید سے متعلق فتاوی حاصل کئے۔فتاوی میں عید گاہ جدید جو خاص نفس پرستی کے نتیجہ میں تعمیر ہوئی تھی سے باز رہنے اور عید گاہ قدیم ہی کو باقی رکھتے ہوئے اسی میں نمازادا کرنے کا حکم دیا گیا۔چوں کہ اس سارے معاملہ میں مولاناضیاء الدین مدیر تحفہ پیش پیش تھے اس لیے مخالفین کی زد میں آپ بھی آئے اور فریق مخالف کی طرف سے ایک تحریر شائع ہوئی جس میں علما کے فتاوی کو غلط ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی اور مفتیان کرام خاص کر مولاناضیاء الدین مدیر تحفہ کو مغلظات سے یاد کیا گیا، جس کے

جواب میں موصوف نے ۱۰ر صفحات پر مشتمل مضمون لکھا، جو کہ ذوالحجہ ۱۳۱۹ھ کے شمارے میں ص۱۷ر سے ۲۶ر تک شائع ہوا۔ اور مضمون میں غالباً درج ذیل اشعار حضرت ممدوح کے ہی ہیں۔

ہوگی افزوں جہاں میں تا محشر
عید گاہ قدیم کی عزت
گھٹ نہیں سکتی وہ گھٹانے سے
ہے جو عرش عظیم کی عزت

مدرس دربیان وہابی ناکس

وہابی فتنہ باز سے متعلق دو صفحات پر مشتمل تعارفی کلام ہے۔

[محرم ۱۳۲۰ھ، ص۷،۸]

تنبیہ الضلال

طاعون وغیرہ وباؤں کے وقت دعائے قنوت پڑھنے سے متعلق کچھ فتنہ باز فتوی بازوں نے عدم جواز کا فتوی دیا جس پر علمائے کرام کی مختلف تحریریں منظر عام پر آئیں مگر ان میں حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں قدس سرہ کا فتوی بہت مشہور ہوا۔ ماہنامہ تحفۂ حنفیہ میں یہ فتوی بشکل رسالہ شائع ہوا۔ حضور اعلیٰ حضرت اور دیگر مشاہیر علماو مفتیان کرام نے تقریظات و تصدیقات تحریر فرمائیں۔ مولانا ابوالمساکین ضیاء الدین مدیر تحفہ نے بھی تقریظ اور تاریخی منظوم کلام بھی تحریر فرمایا۔ علاوہ ازیں دو قسطوں میں بتیس ۳۲ر صفحات پر مشتمل بہت ہی معرکۃ الآرا مقدمہ تحریر فرمایا۔ جو ''تنبیہ الضلال'' کے نام سے ماہنامہ کے شمارہ بابت ربیع الآخر و جمادی الاولیٰ ۱۳۲۰ھ میں شائع ہوا۔ ہم تقریظ تقریظات کے باب

میں اور قطعات منظومات کے باب میں نقل کریں گے۔

عوام کی اصلاح اور رسالہ امور عشرین کا ذکر

بد دینوں کی شناخت و پہچان کے حوالے سے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہ نے ایک رسالہ بنام ''امور عشرین'' تحریر فرمایا جو مولانا سید غلام غوث حیدرآبادی کی شرح کے ساتھ ماہنامہ تحفہ حنفیہ کے شمارے بابت رمضان وشوال ۱۳۲۰ھ میں شائع ہوا۔ اسی رسالہ سے متعلق بطور تبصرہ یہ دو صفحات کا مضمون ہے جو تحفہ حنفیہ شوال ۱۳۲۰ھ کے ص ۳۳،۳۴ میں شائع ہوا۔

روداد جلسہ اہل سنت امرت سر بنام دربار کملایا خیار، ردندوہ وغیرہ

یہ روداد مدیر تحفہ نے رجب ۱۳۲۰ھ میں ندویوں کے خلاف امرت سر میں قاضی عبد الوحید مہتمم تحفہ و دیگر علمائے اہل سنت کی طرف سے ہوئے اجلاس اور مناظرانہ سرگرمیوں (جس کی تفصیل قاضی صاحب کے ذکر میں بیان ہو چکی ہے) سے متعلق ترتیب دی۔ مکمل روداد ۲۷ر صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اس کا نام

''روداد جلسۂ اہل سنت امرت سر'' اور تاریخی نام ''دربار کملائے اخیار'' (۱۳۲۰) ہے۔ یہ روداد ماہنامہ تحفہ حنفیہ ذوالحجہ ۱۳۲۰ھ میں شائع ہوئی۔

رسالہ سے متعلق گزارشات

مختلف شماروں میں ماہنامہ تحفہ حنفیہ کے حوالے سے قارئین سے معروضات و گزارشات پر مشتمل ایک، دو یا چند صفحات پر مشتمل بہت سی تحریریں ہیں جن میں سے چند کے عناوین درج ذیل ہیں۔ اور کچھ ہم گزشتہ اوراق میں درج کر آئے ہیں۔

رسالہ سے متعلق گزارش۔ حضرات ناظرین ذرا غور سے سنیں۔ اطلاع ضروری۔ تحفہ حنفیہ کی گزارش۔ تحفہ حنفیہ کی آمد وخرچ اوراسماے معاونین۔ گزارش۔ اب توشکایت باقی نہ رہی۔ مہتمم تحفہ حنفیہ کی ضروری عرض۔ضروری عرض۔ناظرین تحفہ سے شکایت۔ضروری عرض۔ دو مضمون کی عدم اشاعت پر معذرت۔ اب توشکایت باقی نہ رہی۔ اعلان۔ اطلاع ضروری، تحفہ حنفیہ کے حوالے سے۔ التماس تحفہ حنفیہ۔ ہدایات تحفہ حنفیہ۔ گزارش، مدرسہ اور رسالہ سے متعلق۔

کتاب المعتقد اور المعتمد پر تبصرہ

عقائد اہل سنت اور رد بد مذہبیت کے حوالے سے سیف اللہ المسلول علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ کی بہت ہی معرکۃ الآرا تصنیف لطیف ''المعتقد المنتقد'' اور اس پر حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا بہت ہی علمی و تحقیقی حاشیہ مسمیٰ ''المستند المعتمد'' ہے۔ جس پر بہت ہی زبردست تعارفی تبصرہ مولانا ابوالمساکین ضیاء الدین مدیر تحفہ نے تحریر فرمایا۔ ماہنامہ تحفہ حنفیہ محرم ۱۳۲۲ھ اور اس کے علاوہ کئی شماروں میں یہ تبصرہ شائع ہوا۔ یہاں اس تبصرہ کا نقل کرنا دلچسپی سے خالی نہیں ہو گا۔ ملاحظہ ہو:

المعتقد المنتقد ۱۲۷۰ھ مع تعلیقہ اللطیف المستند المعتمد ۱۳۲۰ھ

''اس کتاب لاجواب پسندیدہ اولی الالباب سراپا صدق وصواب خزینۂ عقائد اہل سنت گلدستۂ رشد وہدایت ہیں شمس العلما بدر الفضلا جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول حضرت مولانا ومقتدانا مولوی شاہ فضل الرسول صاحب بدایونی قدس سرہ العزیز نے عقائد حقۂ اہل سنت وجماعت کو بلاکم وکاست اس خوبی کے ساتھ لکھا کہ بڑے بڑے فاضلوں نے بالاتفاق پسند فرمایا خوب ہی داد تحقیق دی بہت کچھ توصیف لکھی اس

کتاب نایاب کی تصنیف تک جو جو فرق باطلہ نکلے مصنف علام نے ان سب کے عقائد کا سدہ کھولے۔ عرصہ ہوا کہ یہ کتاب بمبئی میں نہایت غلط چھپی تھی تاہم شائقین نے ہاتھوں ہاتھ لے لی چند سال کے بعد معدوم سی ہوگئی بہت سے طلبہ بلکہ علمااس در بے بہا کی کامل جستجو فرماتے اور پھر بھی نہ پاتے۔ جب مشتاقین صادقین کی تمنا حد سے گزری اور اس کے طبع میں منفعت طلبہ وعلماے اہل سنت سمجھی گئی بالخصوص طلبہ درجہ عربی مدرسہ اہل سنت واقعہ پٹنہ بخشی محلہ کے لیے زائد ضرورت خیال کی گئی تب حامی سنت قاتل کفرو بدعت مکرمنا ومخدومنا جناب مولانا مولوی قاضی عبدالوحید صاحب عظیم آبادی مہتمم مدرسۂ اہل سنت وناظم تحفہ حنفیہ صانہ اللہ تعالیٰ عن مصائب الدنیویۃ والاخرویۃ نے خدمت والامرتبت مجدد ماۃ حاضرہ موید ملت قاہرہ جامع علوم عقلیہ ونقلیہ ماہر رموز جلیلہ وخفیہ بقیۃ السلف حجۃ الخلف امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا وسیدنا مولوی حاجی قاری محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی مدظلہ العالی میں التجا کی کہ اس کتاب کے مطالب مغلقہ کی توضیح وبیانات مشکلہ کی تشریح فرمائی جائے۔ اور اغلاط کثیرہ جو طبع بمبئی میں واقع ہوئے ہیں ان کی تصحیح کی جائے۔ اور ۱۲۷۰ھ سے اس وقت تک جو جو مذاہب حادث ہوئے نئے فرقے نکلے ان سب کی قلعی کھولی جائے تاکہ حضرات اہل سنت کا نخل تمنا بارآور ہو جائے۔

مقصد دلی برآئے اپنے ایمانوں کو درست کریں۔ عقائد باطلہ سے بچیں۔ صراط مستقیم دیکھیں۔ نعمت سرمدی کے مستحق بنیں۔ للہ الحمد کہ حضرت ممدوح نے یہ التجا قبول فرمائی المعتقد المنتقد پر تعلیق انیق سراپا تحقیق مسمیٰ باسم تاریخی المستند المعتمد تحریر کرکے نہایت تصحیح کے ساتھ مطبع اہل سنت بریلی میں چھپوائی، یہ کتاب مع صفحات لوح کے ۲۳۲ صفحے کی ہے۔ بخیال نفع رسانی قیمت کم رکھی ہے جو صاحب خریدنا چاہیں اس خادم اہل سنت سے موافق نشان ذیل منگوائیں قیمت بلا محصول ڈاک ۱۲/ یا مع محصول

ڈاک ۱۳/ بھیجیں یا بذریعہ ویلو طلب کریں۔ خادم اہل سنت ضیاء الدین نائب مہتمم مدرسہ اہل سنت و منتظم تحفہ حنفیہ واقع پٹنہ بخشی محلہ۔"

[محرم ۱۳۲۲ھ ص ۴۴،۴۳]

آخر حالت اصلی کھل ہی گئی (رد قادیانی)

یہ تحریر قادیانی کی ایک پیشن گوئی کی تغلیط کے حوالے سے ہے۔اس میں آپ کے نام مولانا سید فتح علی شاہ حنفی کا ایک خط بھی شامل ہے۔

[جمادی الاخریٰ ۱۳۲۲ھ ص ۴۳،۴۲]

تحفہ حنفیہ کا تحفہ لقب گرامی کلام ضیا

ماہنامہ تحفہ حنفیہ، سرپرستان تحفہ، مدیران تحفہ، معاونین تحفہ اور حامیان تحفہ کی مدح وستائش پر مشتمل نظم ونثر میں ۲۶/ صفحات پر مشتمل رسالہ ہے۔ماہنامہ تحفہ حنفیہ کے شمارہ بابت محرم ۱۳۲۳ھ میں شائع ہوا۔ گزشتہ اوراق میں نقل کردیا گیاہے۔ وہیں ملاحظہ کیاجاسکتاہے۔

ضیاء سنت، دافع ہذیانات مسمیٰ باسم تاریخی ضیاء سنت (۱۳۲۲ھ) ملقب بلقب تاریخی، دافع ہذیانات (۱۳۲۲ھ)

وہابیوں نجدیوں کی بیخ کنی کے حوالے سے نظم ونثر میں ۹۴/ صفحات پر مشتمل بہت ہی معرکتہ الآرا رسالہ ہے۔ماہنامہ تحفہ حنفیہ ۱۳۲۳ھ کے شمارے محرم/ صفر، ربیع الاول، شعبان ، رمضان، شوال، ذی القعدہ اورذی الحجہ میں شائع ہوا۔ مولاناضیاء الدین مدیر تحفہ کا یہ رسالہ اگرکتاب کی طوالت کا سبب نہ بنتا تو ضرور نقل کیاجاتا۔البتہ منظوم کلام منظومات کے باب میں شامل کیاجائے گا۔

رسالہ سبحان السبوح پر تبصرہ

حضوراعلیٰ حضرت کی کتاب کذب باری تعالیٰ کے محال ہونے سے متعلق علمی و تحقیقی کتاب ''سبحان السبوح عن کذب مقبوح'' کے پہلے حصہ کی اشاعت پر مولاناضیاء الدین مدیر تحفہ نے مختصر مگر زبردست تبصرہ تحریر فرمایاجوذی الحجہ ۱۳۲۴ھ میں ص ۱۲ر پر شائع ہوا۔

التماس متعلق حدائق بخشش

حدائق بخشش کی اشاعت اوراس کی خریداری کے حوالے سے التماس ہے۔

اشتہار کتب ردوہابیہ

ردوہابیت ونجدیت کے حوالے سے اہل سنت کی چند کتابوں کا تعارف واشتہار۔

پیسہ اخبار میں ڈبلو صاحب اورالنجم لکھنو میں اعلیٰ حضرت کے خلاف یاوہ گوئی کامسکت جواب

۱۳۲۳ھ میں اعلیٰ حضرت دوسری بارسفرحج کے لیے تشریف لے گئے۔اور بہت سی علمی مصروفیات کے سبب وہاں سے آنے میں تاخیر ہوئی۔تووہابیہ ودیابنہ ہندنے افواہیں اڑاناشروع کردیں کہ آپ کومکہ معظمہ میں گرفتارکرلیاگیاہے جیل میں ڈال دیاگیاہے۔آپ سے علم غیب کی بابت استفسارکیاگیاتوجواب نہیں بن پڑا۔اسی سلسلے میں روکاگیاہے۔الغرض جتنی منہ اتنی باتیں۔ان سب مزخرفات کامسکت وزبردست جواب مولاناضیاءالدین مدیر تحفہ نے دیا۔

مضمون جمادی الاولیٰ ۱۳۲۴ھ کے ص ۳۷تا۴۴ پر شائع ہوا۔

مہ نور می فشاند وسگ بانگ می زند

یہ مضمون بھی امام اہل سنت کے تعلق سے وہابیوں کی یاوہ گوئی والزام تراشیوں کے جواب میں مولانا ضیاء الدین مدیر تحفہ کی طرف سے لکھا گیا۔ شمارہ بابت رجب ۱۳۲۴ھ میں ص ۴۵ تا ۴۷ ؍ شائع ہوا۔

کیفیت امتحان سالانہ مدرسۃ الحدیث، پیلی بھیت

۶ ؍ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت میں مولانا شاہ سلامت اللہ رامپوری نے حضور وصی احمد محدث سورتی کے طلبا کا امتحان لیا حضور صدر الشریعہ نے امتحان میں اول درجہ سے کامیابی حاصل کی اور دستار فضیلت سے نوازے گئے۔ مولانا ضیاء الدین مدیر تحفہ نے اس کی مختصر روداد تحریر فرمائی۔ اور درج ذیل تاریخی قطعہ بھی لکھا ؎

سنی جب خبر جلسۂ امتحان کی ضیاؔ کو ہوئی فکر تاریخ پیدا
خرد نے کہا جہل کا سر اڑا کر ہوا واقعی امتحاں خوب زیبا
(۱۳۲۴ھ)

[تحفۂ حنفیہ: محرم ۱۳۲۵ھ ص ۴۴]

خاتمہ طبع کتاب ردالروافض وانکشاف حالات روافض والتماس بااہل حق

ردروافض میں مولانا سید فرزند حسین اجھوئی کے رسالہ بنام تاریخی ”ردالرافضہ (۱۳۲۱ھ) رادالرفضہ (۱۳۲۱ھ) جو ماہنامہ تحفہ حنفیہ کے مختلف شماروں میں شائع ہوا۔ اس کے آخر میں خاتمہ کے طور پر چند صفحات مولانا ضیاء الدین مدیر تحفہ نے تحریر فرمائے ہیں۔ جو ماہنامہ کے شمارے بابت شوال ۱۳۲۵ھ میں شائع ہوئے۔

فتوی متعلق رفض وغیرہ

رفض وغیرہ کے حوالے ایک سوال کے جواب میں چند صفحات پر مشتمل مدلل فتوی ہے۔ حضور محدث سورتی وغیرہ علمائے کرام کی تصدیقات بھی اس میں شامل ہیں۔ ماہنامہ کے شمارے بابت ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ میں ص۹ تا ۱۴، پر فتوی شائع ہوا۔

خلاف ترتیب قرآن پڑھنے اور تلاوت قرآن سے متعلق چند مسائل پر مشتمل فتوی

نماز وغیر نماز میں ترتیب عثمانی کے خلاف قرآن کی تلاوت اوراسی ضمن میں چند دیگر مسائل پر مشتمل مدلل فتوی ہے جسے مولاناضیاء الدین مدیر تحفہ نے تحریر فرمایاہے۔ یہ فتوی ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ میں ص۱۵ تا ۱۸/ پر شائع ہوا ہے۔

تثویب سے متعلق فتوی

نماز کے بعد تثویب کے جواز و مستحسن ہونے کے حوالے سے مدلل فتوی ہے۔ تحفہ حنفیہ کے شمارہ بابت جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ میں شائع ہوا۔

تحقیق علم مایکون وماکان لحبیب الدیان المنان، باسم التاریخی توضیح صواب، ۱۳۲۳ھ

یہ علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے زبردست علمی و تحقیقی، مدلل و مفصل رسالہ ہے۔ جس کو مولانا ابو المساکین ضیاء الدین پیلی بھیتی مدیر رسالہ تحفہ حنفیہ نے تصنیف فرمایا۔ اس پر مشاہیر علمائے کرام کی تصدیقات ثبت ہیں۔ رسالہ ۲۴/ صفحات پر مشتمل ہے۔ تحفہ حنفیہ کے شمارے بابت ذوالحجہ ۱۳۲۶ھ میں شائع ہوا۔

سوانح بحر العلوم مولانا عبد العلی لکھنوی

حضرت بحر العلوم مولانا عبد العلی لکھنوی قدس سرہ کی حیات وحالات حیات کے حوالے سے ایک معلوماتی مضمون ہے ۔یہ محرم،صفر،ربیع الاول۱۳۲۶ھ میں شائع ہوا۔البتہ فقیر کو کوشش بسیار کے باوجود محرم اور صفر۱۳۲۶ھ کے شمارے دستیاب نہ ہوسکے۔ربیع الاول کے شمارے میں مضمون کی آخری قسط شائع ہوئی ہے۔جو چھ صفحات پر مشتمل ہے۔

ذکر ابرار تاریخی نام ضوء حسنات، مع تشریح

مولاناضیاء الدین مدیر تحفہ نے حمد ونعت ومنقبت صحابہ پر مشتمل مسدس مع شرح وتوضیح بشکل رسالہ بنام باعتبار تصنیف ’’ذکر ابرار‘‘(۱۳۲۴ھ)اور باعتبار طباعت واشاعت ’’ضوء حسنات‘‘(۱۳۲۵ھ)تحریر فرمایا۔یہ ۴۹؍صفحات پر مشتمل رسالہ ماہنامہ تحفہ حنفیہ بابت شوال،ذی القعدہ۱۳۲۵ھ اور جمادی الاخریٰ۱۳۲۶ھ میں تین قسطوں میں شائع ہوا۔ہم اس رسالہ کا منظوم حصہ باب منظومات میں پیش کریں گے۔

توضیح ملل

پوکھریرا اور بنارس میں اہل سنت کے دو جلسوں کی روداد اور ہندوستان میں موجود فرقہائے باطلہ کے عقائد ونظریات کا بیان اور علمائے حق کی مدح وثنا پر مشتمل مسدس ہے۔تاریخی نام باعتبار تصنیف ’’توضیح ملل‘‘۱۳۲۴ھ اور باعتبار طباعت تاریخی نام ’’تذکرہ‘‘۱۳۲۵ھ،ہے۔یہ ۳۸؍صفحات کا رسالہ تحفہ حنفیہ کے شماروں بابت ربیع الاول سے جمادی الاولیٰ۱۳۲۶ھ میں قسط وار شائع ہوا۔

ضیاے رشاد، افسانہ غم افزا، قطعات رحلت پاک دلان

۱۳۲۶ھ میں وفات پانے والے مشاہیر علما و مشائخ کی رحلت کے حوالے سے تاریخی قطعات اور موت وغیرہ سے متعلق منظوم کلام پر مشتمل یہ رسالہ تین تاریخی نام رکھتا ہے۔

"ضیاے رشاد"(۱۳۲۶ھ)"افسانہ غم افزا"(۱۳۲۶ھ)"

"قطعات رحلت پاک دلان"(۱۳۲۶ھ)۔

ماہنامہ تحفہ حنفیہ کے شمارے بابت محرم ۱۳۲۷ھ، میں رسالہ کے ۲۰/ صفحات درج ہیں باقی ماہ صفر میں ہوں گے فقیر کو صفر اور مابعد رسالے دستیاب نہ ہوسکے۔

منظومات

ماہنامہ تحفہ حنفیہ میں آپ کی بہت سی حمد، نعت، منقبت، تاریخی قطعات، مدح وذم پر مشتمل مسدس ودیگر منظومات شائع ہوئے ہم ان سب کو یہاں پیش کرتے ہیں۔
کتاب میں دیگر مقامات پر بھی آپ کا منظوم کلام محل کے مطابق درج کیا گیا ہے۔ جس کو ہم تکرار کے سبب یہاں نقل نہیں کریں گے۔

مسدس دربیان وہابی ناکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرے حمد خالق زبان میں یہ قوت　　لکھے نعت حضرت قلم میں یہ جرأت
نہیں ہے نہیں ہے نہیں ہے یہ قدرت　　عبث ہے جو کوئی کرے اتنی ہمت
فرشتوں کی اس جا پہ عاجز زباں ہے
بھلا پھر بشر کی یہ طاقت کہاں ہے

زمانہ ہے قرب قیامت کا یارو　　جہاں تک بنے دین وملت سنبھالو
غنیمیوں کو چاروں طرف سے بھگادو　　مددگار خالق ہے ہمت نہ ہارو
عجب وقت اسلام پر آگیا ہے
شیاطیں کے پھندوں میں آکر پھنسا ہے

عداوت کو بددین سے فرض جانو　　وہابی کو دشمن شریعت کا مانو
بچو اس کی صحبت سے اور دور بھاگو　　مرمت کرو اس کی جس جا پہ پاؤ
یہ دشمن خدا کا خدا کے نبی کا
بزرگان دیں کو ہے دشنام دیتا

یہ کیسا نرالا طریقہ نکالا خرابی و ذلت میں اپنے کو ڈالا
پڑا جہل کا اس کی آنکھوں پہ جالا کیا اپنے منہ کو گناہوں سے کالا
برستی ہے پھٹکار چہرے پہ اس کے
کئے اس نے اسلام پر سخت حملے

ہے تہذیب کا اس کی عالم میں چرچا اسی طرح اخلاق میں فرد و یکتا
ترفع تعلّی میں وہ مشق پیدا چڑھا آسماں پر رہا سب سے اعلیٰ
نہ ہے خوف عزت نہ بیم ملامت
عجب اس کی طینت عجب اس کی عادت

جو پوچھا کسی نے کہ اے دیں کے یاور تو عامل ہے کس پر بتا دے سراسر
کہا اس نے سن نے تو اے میرے دلبر کلام خدا اور حدیث نبی پر
انہیں پر عقیدہ انہیں پر یقیں ہے
نہ مانوں گا اس کو جو ان میں نہیں ہے

یہ جھوٹا ہے دعویٰ جو تم نے کیا ہے فریبوں سے مکروں سے بالکل بھرا ہے
پلاؤ اور زردے کو کس جا لکھا ہے کہ کھاؤ اسے تم کو یہ سب روا ہے
نہ آیت سے تصریح تم لا سکو گے
نہ ہرگز احادیث میں پا سکو گے

ہوئے نفس پرور ذرا کچھ نہ سوجھی محبت اطاعت خدا کے نبی کی
نہ پیش نظر آیا الفقر فخری سمجھ لو کرو غور حالت پہ اپنی
اٹھو خواب غفلت سے وقت سحر ہے

کرو جلد توبہ کھلا اس کا در ہے

سنو کان رکھ کر یہ کہتا ضیاؔ ہے — نہ دنیا پہ پھولو یہ جائے فنا ہے
قیامت کا دن سامنے آرہا ہے — کھلے گا اسی روز جو کچھ کیا ہے

کرو کام وہ جو وہاں کام آئے
جہنم کی آتش سے تم کو بچائے

[تحفہ حنفیہ، محرم ۱۳۲۰ھ ص۸،۷]

ضیاءسنت، دافع ہذیانات

حمد وستائش باری تعالیٰ ونعت سید الوری علیہ التحیۃ والثنا ومنقبت آل واصحاب وائمہ اربعہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

اسی کو ستائش ہے اور حمد زیبا — معائب سے ہے ذات جس کی مبرا
صفات اس کے عالی ہیں ذات اس کی اعلیٰ — نہیں کذب کا اس میں امکان اصلا

جو مانے گا امکان کذب الٰہی
بلا ریب ابلیس کا ہے وہ بھائی

بڑی شان والا وہی رب عزت — کہ دی جس نے ہے مذہب حق کو رفعت
بصد حرمت وحشمت وشان وشوکت — وہ رکھے گا قائم اسے تا قیامت

جو ادیان باطل ہیں شائع بکثرت
مٹائے گا ان کو بخواری وذلت

ادا ہو سکے شکر مناں کا کیوں کر — کہ دیں نعمتیں حد احصا سے باہر
پیمبر وہ بھیجا کہ اللہ اکبر — نہیں اس کا ثانی وہ ہے سب کا سرور

وہ ختم الرسل شاہ دنیا و عقبی
وہ مولیٰ وہ آقا وہ ہادی ہمارا
نہیں جس طرح تاب حمد الٰہی یوہیں سخت مشکل ہے نعت گرمی
یہ طاقت یہ جرأت ہوئی تھی نہ ہوگی سرموادا ہو جو مدحت نبی کی
ہوئی اصل ایماں محبت انہیں کی
بچائے گی دوزخ سے الفت انہیں کی
انہیں پر ہوئی نعمتوں کی تمامی وہی ہیں دو عالم کے مولیٰ ووالی
انہیں کے ہے دم سے یہ ساری خدائی انہیں کی اطاعت ہے طاعت خدا کی
انہیں پر ہوا ختم وصف رسالت
درود وسلام ان پہ دائم بکثرت
ہیں آل نبی گوہر بحر سنت صحابہ بھی ہیں سب نجوم ہدایت
ائمہ بھی ہیں نائبان نبوت خصوص ان میں نعمان شمع امامت
وہ ہیں باعث زینت دین ودنیا
وہ ہیں تاجدار حدیث ثریا

سبب نظم رسالۂ ہدایت قبالہ

پس حمد خدا خالق پس نعت حضرت میں لکھتا ہوں اس نظم کی پوری حالت
جو ہیں عالم و پیشوائے شریعت جو کرتے ہیں ہر آن سنت کی نصرت
گرامی و سامی لقب ان کا قاضی
ملا عبد صدیق اسم گرامی

یہ ارشاد عالی ہوا مجھ سے ان کا ———— کہ دیکھا ہے تونے یہ مضمون گندا
وہابی نے لکھا وہابی نے چھاپا ———— انہیں نے مصلیٰ میں لے جاکے بانٹا
جہالات اس میں فزوں از بیاں ہیں
جو ان کی نہانی کو کرتے عیاں ہیں
مناسب ہے تجھ کو جواب اس کا لکھ دے ———— کہ کھل جائے حالت مصنف کی اس کی
جو ہو جائے کامل تو پرچے میں اپنے ———— اشاعت کو اس کی مقدم سمجھ لے
یہ سن کر کہا میں نے ان سے کہ اچھا
جو چاہا خدا نے تو رد اس کا ہو گا
بفرمان و ارشاد ممدوح سامی ———— ہوا اس کا لکھنا مجھے حتم مقضی
اٹھاتا ہوں خامہ بتوفیق باری ———— جواب اس کا لکھتا ہوں ترکی بترکی
ذرا بھی جو غیرت وہبڑوں میں ہو گی
تو چھوڑیں گے ہذیان گوئی وہ اپنی

حقیقت وہابیان

وہابی کی سن کو حقیقت کو پہلے ———— یہ نکلے ہیں سب نجد کی سرزمیں سے
وہاں عبد وہاب کے اک پسر نے ———— باغوائے شیطاں کئے دیں پہ حملے
وہابی کے معنی ہیں شیطان کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
وہابی ہیں بد دین نص و خبر سے ———— جسے شک ہو وہ ہم سے آکر کے سمجھے
ہیں بے شک یہ چاہ ضلالت میں ڈوبے ———— حقیقت کو اپنی نہیں ہیں سمجھتے
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے

یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

یہ چڑھتے تھے لفظ وہابی سے پہلے جو کہتا کوئی ان کو اس سے یہ لڑتے
مگر اب بہت شاد ہوتے ہیں اس سے خدا جانے کیا اپنے دل میں ہیں سمجھتے

وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

جو چاروں طرف سے ہوئی ان پہ لے دے تو پھر خاص مرکز پہ آکر یہ ٹھہرے
گروجی پہ کرتے ہیں ملت کو صدقے کہ عالم میں خاص اس کے کہلائیں چیلے

وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

جب اس پر بھی حملے ہوئے ہر طرف سے تو اہل حدیث وموحد یہ ٹھہرے
کئی کھائے پلٹے کئی رنگ بدلے پھر آئے حقیقت پہ آخر پاٹ کے

وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

ہوئے تھے جو بیزار پہلے لقب سے برا جان کے یا کہ اچھا سمجھ کے
جواب اس کا دیں مجھ نجدی کے چیلے حقیقت چھپاتے ہیں کیوں اپنی گرگے

وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

برا تھا تو پھر کیوں برائی میں پہنچے۔ بھلا تھا تو کیوں اس کو چھوڑا تھا پہلے
برائی ضرور اس میں تم بھی ہو سمجھے اسی واسطے اتنے کھائے ہیں پلٹے

وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے

یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

ہے رمز اس میں یہ بھی جسے ہو سمجھ، گورمنٹ کے باغیوں میں تھے پہلے
سزا پا چکے اور ذلت کو پہنچے نہیں باز آتے ہو تم اپنے شر سے
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

تو اس خوف سے بھی لقب اور چھانٹے کہ باغی نہ ٹھہریں گے قلب لقب سے
جو دیکھا کہ اب سالہا سال گزرے وہابی بنو اب تو پہلے سے بڑھ کے
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المغوی

ہیں سنی وہابی بڑی شان والے زبس حق و باطل کی پہچان والے
یہی ہیں بحق دین وایمان والے مگر جانیں کیا بدع وطغیان والے
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

ہیں راہ ہدایت پہ نعمان والے ہیں سنی یہی اور رحمن والے
وہابی تو بے شک غسان والے یہ فتان ومغوی ہیں شیطان والے
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

کیا خود میں جو حصر ایمان وملت تو بے دین وایماں ہوئے اہل سنت

بکا کلمۂ کفر بے خوف و دہشت　　میں کہتا اسی واسطے ہوں بشہرت
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
انہیں حرکتوں سے ہوئی شان عالی　　انہیں خصلتوں سے بنے ہو گرامی
یہ ہے عقل فاسد کی ساری خرابی　　نہیں جانتے ہیں یہ مضمون نجدی
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

ہدایت ہو عالم میں طوفانیوں کو　　بڑا مرض مہلک ہے بہتانیوں کو
وہابی بتاتے ہیں رحمانیوں کو　　سنا دو یہ مضمون شیطانیوں کو
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

خدا کی ہدایت ہو شیطانیوں کو　　یہ کافر بناتے ہیں رحمانیوں کو
عداوت ہے سنت سے غسانیوں کو　　نہیں ہے سمجھ بوجھ خسرانیوں کو
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
مرض نے جہالت کے ایسا کیا ہے　　نہیں ہوش کچھ اس میں باقی رہا ہے
مرض کو یہاں مرض اس نے لکھا ہے　　جہالت کا اس کی مرض لا دوا ہے

وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

وہابی بڑے مخلص دین حق ہیں — سدا حکم حضرت کا رکھتے سبق ہیں
یہی عز و اکرام کے مستحق ہیں — جو ان کو کہیں بد وہی پر حمق ہیں
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

جہاں میں تو گمراہ بہت سے فرق ہیں — مگر لے گئے سب پہ نجدی سبق ہیں
یہ ذلت اہانت کے بے شک احق ہیں — یہ حقا بڑے دشمن دین حق ہیں
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
سنو مستحق ہیں جو ہے جائے حطی — زبر اس کا سمجھا وہابی خاطی
محل زیر کا ہے اعملی یہ کیسی — نہیں چھوڑتا چال اپنے گرو کی
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
سمجھتا نہ ہو جو کہ مفعول فاعل — وہ ہو اپنے فرقے کا ذی علم و فاضل
تو ہوگا وہ فرقہ بلاشبہہ باطل — اور افعال ابلیس کا پورا عامل
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

حماقت تو دیکھو حمق کو نہ سمجھا بجا تھا سکوں میم کا اور ضمہ
انہیں ترک کرکے زبر کو تراشا یہ پونجی اورارباب سنت پہ حملہ
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

جہالت کا اس کی نمونہ دکھایا ہیں ہر بند میں اس کے اغلاط صدہا
لیاقت نہیں نجدیوں میں ہے اصلا اسی واسطے ان پہ شیطاں ہے شیدا
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

نہ اردو نہ تازی سے واقف ہے اصلا لکھوں ایسے اجہل کے اغلاط کیا کیا
مسلم یہ عالم ہے سب نجدیوں کا تو ایسوں کو کیا جادہ حق ملے گا
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

سراسر غلط ہے یہ نظم سقط گو جواب اب خرافات کا صرف سن لو
ہیں نجدی شیاطین انسان محبو حقیقت جو اپنی یہ پوچھیں تو کہدو
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

نہ چڑھنا کہ ہیں اہل وحدت وہابی لقب ہے پئے اہل سنت وہابی
پڑے گو کہیں غیر ملت وہابی ہیں مستوجب وصف ومدحت وہابی
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے

یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

ہیں بس دشمن دین وملت وہابی شب وروز بدخواہ سنت وہابی
ہیں شایان تعزیر وذلت وہابی مضل ضال اوراہل بدعت وہابی
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

مسلمانوں کو غیر ملت بناکے بنے آپ تم ملت غیر والے
مقر خود ہو تم اپنی لامذہبی کے توچڑھتے ہوکیوں اس مقولے سے میرے
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

ہے دنیامیں جن سب کا مذہب رکابی وہی کہتے ہیں اہل حق کو وہابی
غلط در غلط سمجھے ہیں یہ لہابی سنادو یہ ان سب کو مطلع شتابی
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

جنہیں اولیاسے ہے غیظ التہابی وہی شعلہ زادے ہیں ناری وہابی
وہی ہیں یہاں بھی وہاں بھی لہابی انہیں پرہے یہ ضرب تیر شہابی
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعوی

عجب طرح کے وہ بھی ایک مثل خر ہیں　　وہابی کہانے سے کرتے حذر ہیں
نہیں چشم بینا بہت بے بصر ہیں　　کریں کیا کہ اس رمز سے بے خبر ہیں
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

وہابی سزاوار نار سقر ہیں　　بڑے دشمن شرع خیر البشر ہیں
نہیں چشم حق بیں نرے بے بصر ہیں　　سمجھ ان کو اصلا نہیں گاؤ خر ہیں
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعوی

خدا کو جو کوئی اگر دل سے جانے　　بچے شرک سے راہ توحید مانے
وہی سب لگے ہیں وہابی کہانے　　مگر کیوں لگے تم براجی میں لانے
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

جو فرقہ کہ تعظیم سرور نہ جانے　　قیاس اور اجماع کو حق نہ مانے
بزرگان دین سے عداوت کی ٹھانے　　اسی کو وہابی کہا اصفیا نے
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے

یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المغوی

عمل جو کرے سنت احمدی پر　　تو اس کو وہابی بتاتے ہیں یہ خر
یہ انساں نہیں ہیں مگر ریچھ بندر　　نہیں مطلقاً کچھ سمجھتے مچھندر
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

ہیں اقوال نجدی کے عامل جو خچر　　وہ ملک ضلالت کے ہیں میر وافسر
وہ صحرائے بدعت کے لنگور، بندر　　وہی ہیں وہابی وہی خر سے بدتر
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
ہیں اس درجہ شہ زور بدعت ستم گر　　مگرمچھ ہو جیسے سمندر کے اندر
یہ ہیں دشمن قول و فعل پیمبر　　خیالات شیطاں سے مملو سراسر
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المغوی

جو چھوڑیں ہنود اور بکر مانکی چالیں　　ستم ہے یہ ان کو وہابی بنالیں
کہاں تک ہم ان سب کی باتوں کو ٹالیں　　ہے لائق کہ یہ شعر منہ سے نکالیں
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

جو دیں میں نئی روز چالیں نکالیں — جو بدعات مردہ میں پھر جان ڈالیں
ہے دشوار وہ اپنی حالت چھپالیں — اگرچہ وہ کیسی ہے باتوں میں ٹالیں
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

جو چلتے نہیں چال ہیں ہندؤں کی — بنایا ہے ان سب کو کس نے وہابی
یہ بیہودہ گوئی یہ تہمت ہے تیری — تو ہب کو کرتا ہے کیوں اپنے مخفی
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

عقائد میں آئی ہو جن کے خرابی — جو ہوں راہ پر نجدی و دہلوی کی
انہیں کو تو کہتی ہے دنیا وہابی — انہیں پر تو صادق ہے یہ بیت میری
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

نہ پوجے کوئی سیتا و بھوانی — علم شدہ ولال بیگ و مسانی
تو اس کو وہابی یہ شیطان ثانی — بنادیں مگر کیوں بری تو نے مانی
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

جنہیں دین حق سے عداوت ہے جانی — اماموں کے قولوں کو سمجھیں کہانی

بری جانتے ہوں جو میلا دخوانی وہی ہیں وہابی وشیطان ثانی
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

جو چھوڑے دیوالی وہولی دسہرے لگن بیاہ میں کنگنے اور سہرے
تو اس کو یہ شیطان کے ہاتھ پھیرے وہابی کہیں اس سے ہو اندھے بہرے
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

چڑھے رنگ ہوں جہل کے جن پہ گہرے بھڑ کتے چمکتے روپہلے سنہرے
اورایوان بدعت کے دیتے ہوں پہرے وہابی ہیں وہ اس سے ہیں اندھے بہرے
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

یوہیں ناچ اوررنگ میں جونہ جائیں نہ رنڈی نچائیں نہ طبلہ بجائیں
انہیں کو یہ مردک وہابی بتائیں توکیوں کرصلہ میں نہ یہ شعرپائیں
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

جو افعال شیطاں کی رنڈی نچائیں ضلالت کا دف اور طبلہ بجائیں
خرافات و آفات کے گیت گائیں وہی ہیں وہابی نہ حالت چھپائیں
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

ہے اس قول سے صاف ظاہر یہ حالت وہابی میں سمجھے ہو تم بھی قباحت
دکھاتے ہو پھر کیوں ذہانت فطانت ملمع سے چھپتی نہیں اصل حالت
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

جو کر دے ترک زنا اور چوری شراب و جوا جھوٹ اور سود خوری
تو اس کو وہابی یہ کر سینہ زوری بتاتے ہیں غافل ہو اس سے اگھوری
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

بڑھی جن کی حد سے کری اور کوری نہیں تھامتے ہیں وہ سنت کی ڈوری
وہ نجدی ہیں کرتے ہیں کیوں سینہ زوری میں کہتا ہوں بے غش مجھے کس کی چوری
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

غرض یہ کہ ہے جس قدر روسیاہی گناہ اشد گمرہی و تباہی

جو چھوڑے وہابی اسے یہ قصائی　　بتاتے ہیں پر بات ہے ان کی واہی
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

وہابی ہیں اشرار و بدکار و واہی　　شب و روز مشغول فسق و ملاہی
تنفر اوامر سے میل نواہی　　بہت خوب شیطان کی سنت نباہی
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

تو کر الغرض ترک کل بت پرستی　　کہ تا فضل سے اس کے ہووے بہشتی
چلا بحر وحدت میں سنت کی کشتی　　پڑے گو وہابی کہیں اہل زشتی
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

کرو ترک سفا کی و چیرہ دستی　　دکھائے گی یہ تم کو اک روز پستی
نہیں کام آئے گی شیطاں پرستی　　ہے پھٹکار چہروں پہ دیکھو برستی
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
چلا بحر دیں میں فقاہت کی کشتی　　اسی سے تجھے راہ سنت ملے گی

وہ ڈوبا فقیہوں پہ جس نے کی جفا کی　　مگر اس کو سمجھیں تو کیوں کر وہابی
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
گناہوں کو ٹھہرا دیا بت پرستی　　ذرا ہوش میں آ یہ تیزی یہ مستی
عقائد پہ ہو جن کی یہ چیرہ دستی　　وہ اور ہوں بہشتی چہ دیوانہ ہستی
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
یہ ہے اعتزال اے عدو شریعت　　خوارج بھی رکھتے ہیں ایسی عقیدت
یہ مذہب ہے مجموعہ ہر بطالت　　وہبڑوں کی ظاہر ہے اس سے حقیقت
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

تو بچ تعزیہ سے کہ ہے شرک بھائی　　علم شدہ و قبہ کی ہے مناہی
نہ مانو انہیں تا ہو جنت کو راہی　　یہی ہے وہابیت و دیں پناہی
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

وہبڑوں سے رہ دور اے میرے بھائی　　جو منظور ہے تجھ کو دینی بھلائی
یہ کنجڑے ------------　　بھری ان کی طینت میں ہے بس برائی

وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

جو کہتا ہو امکان کذب الٰہی جو ختم رسالت کا منکر ہو واہی
جو اعراس اور فاتحہ کا ہو ناہی وہی ہے وہابی و مغوی ولاہی

وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

کہا جس کو بھائی یہاں اے ستم گر وہ ہم سے ہے یا تمہارا برادر
تمہارے ہی جرگے کا ہے جو کوئی خر تو کیوں لکھ گئے بے خبر اس سے ہو کر

وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

جو بوچھار اوپر سے کی ہے انہیں پر یہاں بھی مخاطب ہمیں ہیں سراسر
ہم اور تو یہ تمہارے برادر بھلا نورا ور نار کا ساتھ کیوں کر

وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

مسلم نہیں تم کو ایمان جن کا انہیں کو برادر بناتے ہو اپنا
یہ ابلیس نے خوب مذہب نکالا کہ ہے شرک اور کفر کا جس میں رستا

وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

خلاصہ تو سن تعزیے کا یہ ہم سے نہیں شرک ہے ہاں یہ بدعت ہے اندھے

سبق شرک کا بس وہابی ہیں پڑھتے   حقیقت میں مومن کے دشمن ہیں پکے
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
شریک صفات خدا تعزیے کو   مسلمان کیوں کر کرے گا سفیہہ ہو
زباں ایسے الفاظ سے اپنی روکو   کرو توبہ اور شیطنت اپنی چھوڑو
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
عوام اس کی کرتے ہیں جو قدر و قیمت   یہ ہے ان کی پابندی رسم و عادت
ہیں مذنب نہ مشرک بحکم شریعت   تم اپنی تو دیکھو کہ ہے کیسی حالت
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
زیارت کو قبروں کی ہیں منع کرتے   یہ نجدی بڑے بے خبر ہیں خبر سے
زبانی ہیں دعوے بڑے لمبے چوڑے   حقیقت میں دیکھو تو مصداق اس کے
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
زیارت ہے مستحسن و خوب و بہتر   فضیلت ہے آثار سے اس کی اظہر
قبور بزرگاں ہیں رحمت کے مصدر   وہابی ہیں محروم رحمت سراسر
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المغوی

نہ کر رسم تو ہند کے ہندؤں کی — نہ آتش پرستوں کی اور بدعیوں کی
تو چل چال سنت کی اور سنیوں کی — قرون ثلثہ کے وہابیوں کی
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

جو ہیں متبع نجدی ابلیسیوں کے — وہ بھوپال و دہلی کے تلبیسیوں کے
مخالف ہیں سنت کے تقدیسیوں کے — قدم بر قدم اپنی تدلیسیوں کے
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قرون ثلثہ میں کب تھے وہابی — ابھی تو یہ نکلے ہیں سارے وہابی
نہیں حق تعالیٰ سے ڈرتے وہابی — ہیں کذاب و ناپاک پورے وہابی
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المغوی

ہو بدعات تو اس کو بدعت بتائے — یوں ہی فسق کو فسق کہہ باز آئے
مگر کر عمل وہ کہ سنت سے پائے — نہ ڈرتا اگرچہ وہابی کہائے
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

ضلالات کو جو ہدایت بتائے ہدایت جو ہو اس کو بدعت بنائے
اسی طور فاسق کو مشرک بتائے وہابی وہ ہونے سے کیوں خوف کھائے
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

سبھی شرک و بدعت کو دل سے بسارو بتوحید و سنت چلو دین دارو
احادیث و قرآن پہ کل شی کو وارو نہ ڈرنا وہابی کہانے سے یارو
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

خیالات بد چھوڑ دو بد شعارو لباس ضلالت کو فورا اتارو
وہابی پہ چڑھتے ہو کیوں نابکارو ذرا اپنی حالت تو سوچو گنوارو
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
نہ یوں نجدیو اپنی حالت بگاڑو خدارا نہ گلزار سنت اجاڑو
غوایت کے دیو لعین کو پچھاڑو تو ہب کی جڑ اپنے دل سے اکھاڑو
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

احادیث و قرآن پہ قائم رہے تو　　　وجوباً نہ تقلید کو راہ دے تو
پڑے سر پہ جو بہر سنت سہے تو　　　وہابی کہاوے نہ ہرگز ڈرے تو
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

نہ ترک خرافات ہرگز کرے ت　　　پڑیں جس قدر سر پہ سب کو سہے تو
ہے تقلید واجب جو چاہے بکے ت　　　طریق ہدایت پہ کیوں کر چلے تو
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

ہے تقلید واجب کلام خدا سے　　　اسی طور اخبار خیر الوریٰ سے
بھرا ہے ترا قول مکر و دغا سے　　　پڑا ہے بہت دور راہ ہدیٰ سے
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

احادیث قرآن کو اصل جانے　　　پھر اس بعد اجماع کو نیک ٹھانے
قیاس ائمہ کو بھی دل سے مانے　　　اگرچہ لگے تو وہابی کہانے
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

لگا دام تزویر اب تو بچھانے　　که پھنس جائیں جاہل یہ سن کر ترانے
ہیں مشہور عالم میں تیرے فسانے　　یہ کہتا تو اس سے جو حالت نہ جانے
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

گڑھا ہے جو مضمون اس جانزالا　　تو باقی مضامیں کو یک لخت بھولا
نہ سوجھا لکھا کیا ہے لکھوں گا کیا کیا　　حقیقت کا کیوں کر کروں گا میں اخفا
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

تو تقلید شخصی کو واجب نہ کہنا　　بری بات بد مذہبوں کی تو سہنا
بہر حال سنت پہ ثابت ہی رہنا　　جو اس پر وہابی کہے اس سے کہنا
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

نہ بیہودہ افعال سے باز رہنا　　ہمیشہ یوں ہی بحر ذلت میں بہنا
نہ سننا کبھی خیر خواہوں کا کہنا　　بس ابلیس ہی کے تو قبضے میں رہنا
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

قرون ثلثہ کے اندر عمل کر فدا جان کر سنت احمدی پر
نہیں اوراس سے ترے حق میں بہتر کسی کے وہابی تو کہنے سے مت ڈر
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

بہت روپ بدلے بہت کھائے چکر کیا پھر حقیقت کو ظاہر مقدر
ضلالت میں اس کا نہیں کوئی ہمسر بگڑتا ہے کیوں اپنی حالت کو سن کر
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
نہ عامل قرون ثلثہ کے اندر نہ راغب قرون ثلثہ کے باہر
وہابی ہیں بدخواہ دین مطہر وہابی ہیں سنت کے دشمن سراسر
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
تراویح پڑھتے نہیں بیس رکعت بتاتے ہیں حضرت عمر کی یہ بدعت
سمجھتے ہیں سب بدعتوں کو ضلالت اسی واسطے ان کی پہنچی یہ حالت
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے
سمجھ لے تو بدعت کی مجھ سے حقیقت کوئی ہے حسن اور کوئی ضلالت

حسن بلکہ سنت ہیں بیس رکعت وہ سمجھے گا کیا جس کی ہو یہ حقیقت

وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

خلیفہ کی سنت کو بہتر نہ جانا عمل ہے قرون ثلاثہ پہ کیسا
جو عویٰ کیا وہ ہوا تیرا جھوٹا یہی ہے وہبڑوں کا اصلی طریقہ

وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قرون ثلاثہ میں اسے مردلاغی کہاں تھی یہ مسلم کہاں تھی بخاری
تھی مشکوۃ کب اور کہاں ترمذی تھی انہیں کیوں نہیں چھوڑتے ہیں وہابی

وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

جو تطویل مد نظر مجھ کو ہوتی تو گمراہیاں کھولتا تیری پوری
جو عاقل ہے اس کو ہے اتنا ہی کاف نمونے سے کھلتی حقیقت ہے ساری

وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

خدا شرک وبدعت کی ہو سدبابی وہابی بنے جتنے ہیں یہ لہابی
دعا میری مقبول ہو یہ شتابی الٰہی تو کر سب کو سنی وہابی

وہابی کے معنی ہیں رحمن والے

یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

ہیں کان ضلالات وبدعت وہابی وہبڑوں سے پھیلی ہے دیں میں خرابی
وہابی ہی ہوتے ہیں سارے لہابی خدایا نہ کرنا کسی کو وہابی
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

قال الوہابی المعنوی

الٰہی تو مسلم پہ اپنا کرم رکھ ہریک لحظہ سنت پہ ثابت قدم رکھ
بتدریج توحید عالی ہمم رکھ وہابی اسے اپنا تا مرتے دم رکھ
وہابی کے معنی ہیں رحمن والے
یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

قال السنی الحنفی

خدایا ضیاؔ کو تو پُر از نعم رکھ سدا پیرو حکم شاہ امم رکھ
طریق ہدایت پہ ثابت قدم رکھ وہابی کا ہر دم عدو اتم رکھ
وہابی کے معنی ہیں شیطاں کے بندے
یہ کچھ اور سمجھے عقیدوں کے گندے

تاریخ تالیف وطبع ضیائے سنت ازماحی بدعت حامی سنت جناب سید شاہ محمد حسین صاحب رمزؔ جبرہوی حاجی پوری عفاعنہ اللہ القوی

مرحبا مولوی ضیاء الدین — آپ کو دے خدا جزائے خیر
برق چمکی ضیائے سنت کی — دل وہابی کا جل کے خاک ہوا
خوب تردید لاجواب لکھی — جس سے ان کا بگڑ گیا نقشہ
اس رسالہ سے صاف ظاہر ہے — بہر اعدائے دیں ہے اک تیغا
اب وہابی یہ کہہ کے روتے ہیں — چبھ گیا دل میں نوک نشتر کا
ان کی روداد مختصر یوں ہے — ہوئی اس طرح ان کی نشو ونما
ابن وہاب نجد کا شیطاں — مقتدا ان کا پیشوا ان کا
نجد سے جب کیا خروج اس نے — ظلم سے کعبہ کو شہید کیا
حرمت مسجد نبی بھی نہ کی — واں سبھی گستاخیاں نہ کیں کیا کیا
فوج سلطان روم نے آکر — اپنی دانست ان کو نیست کیا
اس زمانے میں ایسے تھے معدوم — اسم ناپاک ان کا تھا عنقا
چھپ رہا مارآستین ہو کر — قتل سے فوج شاہ کے جو بچا
دین باطل مٹا تو بے کھٹکے — مذہب حق کا نور پھر چمکا
ان کے ایذا سے ایک مدت تک — رہی محفوظ رمزؔ خلق خدا
ہوئے دہلی میں جب کہ اسمٰعیل — ہند میں لائے نجد کی یہ ہوا
بچ رہا تھا جو نجدیوں کا کام — اس کو اتمام دہلوی نے کیا

شیخ نجدی کا یہ گروہ بن کر
حملہ پر حملہ دین حق پہ کیا

ایک عالم کو کر لیا تسخیر
قعر دوزخ کا رہنما یہ بنا

پر تھا اللہ کا کرم جس پر
ان کے تزویر وکید سے وہ بچا

کیا اعمال نامہ اپنا سیاہ
اک جہاں کو برا بھلا لکھا

ان کی تحریروں کو کوئی دیکھے
عیاں لامذہبی کا ہے نقشہ

کم کیا درجۂ نبوت کو
چھوٹا بھائی بنا پیمبر کا

جو نہ مانے وہ پڑھ لے ان کی کتاب
سنی ہوں مجھ میں تاب شرح کجا

ابن وہاب اور اسمعیل
ہیں وہابی کے دونوں جد وابا

ہیں یہ دونوں وہابیوں کے امام
کلمہ پڑھتے ہیں سبھی ان کا

ان کے پیرو کی کیا کروں تعریف
ہوں وہابی یہی تھا قول ان کا

سوچ کر دل میں کچھ یہ قوم شریر
پھر لباس محمدی پہنا

کبھی کہنے لگا موحد ہوں
کبھی دکھلایا رنگ وروپ نیا

چھوڑی تقلید گہ ہوا آزاد
اشتر بے مہار بن بیٹھا

نجد کا رنگ جب لگا کھلنے
عامل بالحدیث نام رکھا

ہر زمانہ میں اک نیا جامہ
اپنے جسم کثیف پر پہنا

ٹھیک آئی ہے ہندؤں کی مثل
کئی اوتار نجدیوں کا ہوا

گمرہی ہے سرشت میں ان کے
ان کے ماتھے پہ کفر کا ٹیکا

ان کا ظاہر کچھ اور باطن اور
اندرایں کے پھل یہ ہیں گویا

شرع پر تیز کرتے ہیں یہ چھری
خون پیتے ہیں روز سنت کا

یہ برے اور عقیدے ان کے برے
کہتے ہیں دین کے رہنما کو برا

بو حنیفہ کے خاص دشمن ہیں — حشر میں ہوگا ان کا منہ کالا
رہتے ہیں بھیس میں مسلماں کے — ان کے دستار و جبہ پر تو نہ جا
جامعیت یہ اپنی چاہتے ہیں — سلطنت کی بھری ہے سر میں ہوا
پر زباں سے یہ کہہ نہیں سکتے — ہم وہابی ہیں فتنے کے ماوا
خوف حکام ہند غالب ہے — پاچکے ہیں کیے کی اپنی سزا
ان کی شامت پھر آنا چاہتی ہے — پھر کریں گے کوئی یہ فتنہ بپا
فتنہ پردازی ان کا شیوہ ہے — اے خدا ان کی کید سے تو بچا
چار سو اب تو ہند میں پھیلے — ان کو اک طرح کی سمجھ لو وبا
کرتے جاتے ترقیاں پھر ہیں — گل کھلائیں گے یہ ضرور نیا
پھر یہ اپنی سزا کو پہنچیں گے — شاہ پر جب کھلے گا راز ان کا
سال تصنیف کی جو فکر ہوئی — خوب اچھی طرح جو غور کیا
سر اعدا سے یہ سنا مصرع — ہم پہ کوہ بزرگ ٹوٹ پڑا (۱۳۲۲ھ)
چھپ کے یہ نسخہ جب ہوا تیار — طبع کے سال کا خیال آیا
ہاتف غیب نے کہا اے رمزؔ — ماشاءاللہ رسالہ خوب چھپا (۱۳۲۳ھ)

تاریخ طبع از جناب مولوی عبد الباری صاحب نعمانی حاجی پوری غفر اللہ ذنوبہ الجلی والخفی

ضیائے ملت ودیں مولوی ضیاء الدین — مدیر مخزن وآگہ رموز نعمانی
گذر بر ہگذری کرد و دید چند ورق — پر از مکائد و مشحون زمکر شیطانی
بچشم غور نگہ رد و خون بجوش آمد — نوشت خوب جوابی ز فضل ربانی

اگر تراوہوس سال طبع ہست شنو
خامۂ ید شوک لعین عدوی سجانی

(۱۳۲۳ھ)

[محرم، ۱۳۲۳ھ ص ۴۰ تا ۴۶، صفر ص ۳۳ تا ۴۰، شعبان ص ۳۴، ۳۳، ذی الحجہ ص ۷ تا ۱۴]

ذکر ابرار تاریخی نام ضوء حسنات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ایزد جل وعلا ونعت پادشاہ دوسرا علیہ الصلاۃ والسلام (۱۳۲۴ھ)

اسی ذات کو حمد بے حد ہے لائق
بشر کو کیا جس نے ہر شے پہ فائق
کیا اس کو بحر علوم حقائق
بھرا اس کے سینے میں کنز دقائق
کہ ہو جائے عرفان حق اس کو حاصل
نہ ہو بندگی و عبادت سے غافل

کمال اس میں جتنا کیا جس نے پیدا
وہ اتنا ہی بام تقرب پہ پہنچا
کسی نے لباس ولایت کو پہنا
ہوا کوئی اقطاب سے فرد و یکتا
ہزاروں بشر بحر عرفان میں ڈوبے
و لیکن نہ پایا کنارہ کسی نے

بنایا خدا نے جنہیں سب سے اکرم
نہیں جن کا سایہ ہیں نور مجسم
کمال شرف ان کا اور شان اعظم
نہیں جانتا کوئی جز رب عالم
جنہیں لی مع اللہ وقت ہے حاصل
وہ عارف بھی ہیں ما عرفنا کے قائل

وہ محبوب ایسے کہ ایمان کا گوہر
محبت سے ہوتا ہے ان کی میسر
ہے زائد جسے جتنی حب پیمبر
ہے اتنا ہی ایمان اس کا قوی تر

نہ جب تک ہو مہر نبی سب سے بڑھ کر
تو دعوی ایمان خطا ہے سراسر

وہ محبوب جن کو ملا حوض کوثر — وہ شہ جن کے ہے تاج لولاک سر پر
وہ سرورکہ کونین جن کے مسخر — نہیں حکم سے کوئی شی ان کے باہر

غرض سب سے بڑھ کر ہے رتبہ انہیں کا
دو عالم میں چلتا ہے سکہ انہیں کا

رقم کی ہزاروں مشینیں چلیں گر — لکھیں گرچہ ہر روز دفتر کے دفتر
ہمیشہ یہ کھاتی رہیں یوہیں چکر — سرِ مُو ادا ہو نہ وصف پیمبر

بشر ان کے اوصاف کیا کر سکے گا
ہوا جن کا مداح باری تعالیٰ

سلام ان پہ کرتے شجر اور حجر تھے — ہوئے کف میں تسبیح خواں سنگریزے
دوپارہ ہوا مہ اشارے سے ان کے — ہوئے زندہ کتنے ہی اموات ان سے

انہیں پر ہوا علم اگلوں کا ظاہر
انہیں پر ہوا علم پچھلوں کا زاہر

انہیں سے درختوں نے پائی نضارت — گلوں میں مہک ہے انہیں کی بدولت
انہیں سے ملی مہر و مہ کو وضارت — انہیں سے ہوئی عرش وکرسی کی حرمت

بہار دو عالم انہیں سے ہے پیدا
انہیں سے وجود انس و جن و ملک کا

انہیں کو ملی خاص تشریف اسرا — دنا وتدلی نے قرب ان کا کھولا
ہوا قاب قوسین شارح پھر اس کا — اوادنیٰ نے کچھ اور ہی سِر بتایا

اب آگے لکھوں قرب کا حال کیوں کر
نہ مکشوف و ظاہر ہوا وہ کسی پر
فاوحیٰ الیٰ عبدہ تابآخر یہ آیت ہے اسرار مخفی پہ مشعر
رموز خفیہ ہوئے ان پہ ظاہر وہی رازدار خداوند قادر
وہ تھے رمز ایسے وہ تھے راز ایسے
نہ پائی خبر جن کی جبریل تک نے
کروں کیا بیاں ان کے فضل وشرف کا ہوا بے جہت ان کو دیدار مولیٰ
تجلی نور الٰہی کی موسیٰ نہیں طور پر تاب لائے تھے اصلا
مگر مصطفی میں وہ طاقت بھری تھی
تحمل کیا جس سے رویت کا اس کی
تحمل اسی طور وحی خفی کا اسی سید انبیا نے کیا تھا
وہ قوت ہے کیسی تحمل ہے کیسا محال ان کے اوصاف کا ہے سمجھنا
کہ از نور پیدا کن عرش انور
منور شدہ شمع ذات پیمبر
وہ ذات وصفات خدا کے ہیں مظہر وہ اشیائے ہر دو سرا کے ہیں مصدر
جلیں جس جگہ طائر سدرہے کے پر وہ پہنچے وہاں ہے یہ شان پیمبر
ملے ہر پیمبر کو اوصاف جتنے
ہوئے سب کے جامع پیمبر ہمارے
وہ سردار عالم رسل کے وہ خاتم وہ دریائے وحدت کے غواص اعظم
وہی باعث خلقت ہر دو عالم ہیں بعد خدا بس وہی سب سے اکرم

ہوئی عرش کی ان سے عزت فزائی
انہیں کی ہوئی لامکاں تک رسائی

عجائب غرائب صنائع خدا کے سنے جو رسل نے وہ دیکھے انہوں نے
بھرے ہیں فلک ان کی مدح وثنا سے جناں میں بھی ان کی ستائش کے چرچے

رفعنا لک ذکرک نے بتایا
کہ کونین میں ہے پیمبر کا چرچا

ہوئی پہلے تخلیق نور نبی کی پھر اس سے ہوئی جملہ اشیا کی ہستی
نبوت اسے جب سے خالق نے بخشی کہ آدم کے تن میں نہ روح رواں تھا

وہ اول وہ آخر وہ ظاہر وہ باطن
وہ وصفوں کے مظہر خزانوں کے خازن

نبی انبیا کے اوران کی امم کی کھلے آپ میثاق پیغمبراں سے
لوائے شہ ہر دو عالم کے نیچے تمامی پیغمبر قیامت میں ہوں گے

بیاں کس سے ہوں اس کے اوصاف اعلیٰ
ملا جس کو ہو فضل محبوبیت کا

اگر طائر وہم تا روز محشر پر دسوئے اوج صفات پیمبر
نگر دد رسائی درآنجا میسں کہ اوج کمالش زوہم ست برتر

اگر ایک ہی وصف خُلق نبی پر
کرے جو نظر درک سے سے ہو وہ ششدر

وہ ہول قیامت وہ قہر الٰہی صدا ہوگی یارب نفسی ہر اک کی
محبت تو دیکھو ہے امت سے کیسی وہ سرور کہیں گے کہ یارب ھب لی

وہی سب سے پہلے بروز قیامت
بصد جوش کھولیں گے باب شفاعت
کروں گر میں اس دن کی حالت ہویدا　　تو جاری ہو ہر چشم مومن سے چشمہ
ہر اک مبتلا اپنی حالت میں ہو گا　　نہیں حال پوچھے گا کوئی کسی کا
برادر برادر سے فرار ہو گا
پسر سے پدر تک کرے گا کنارہ
دراں حال آں شافع روز محشر　　نماید ترحم بہ از مہر مادر
بود غم گسار و مددگار و یاور　　کند دستگیری نا چار و مضطر
ببخشاید از رب ہمہ اہل عصیاں
رہاند ز دوزخ ہمہ اہل ایماں
وہی بے کسوں کے ہیں والی و مولی　　انہیں کا ہے دونوں جہاں میں سہارا
جو ان سے پھرا قعر دوزخ میں پہنچا　　ہمیشہ اسی میں وہ جلتا رہے گا
صلاۃ و سلام ان پہ دائم ہو حق کا
اور ہو آل و اصحاب پر بھی ہمیشہ
جان و دل اس شہِ لولاک پر قربان کیجئے　　ان کے قدموں پہ تصدق یہ دل و جاں کیجئے
مال کیا چیز ہے اک جان کی حقیقت کیا ہے　　لاکھ جاں فرش رہ سرورِ دوراں کیجئے

اسی ذکر ابرار میں ان مذکورہ اشعار کے ضمن درج ذیل نعتیں بھی توضیح میں درج تھیں پیش ہیں ملاحظہ ہوں:

نعت پاک

شان تیری سب سے اعلیٰ ہے شہا — ذکر تیرا سب پہ بالا ہے شہا
نام ہر شی پر ترا مرقوم ہے — تو کسی پر بھی نہیں مکتوم ہے
ذکر تیرا مونس بیچارگاں — ذکر تیرا باعث آرام جاں
ذکر تیرا بے بسوں کا ہے رفیق — ذکر تیرا بے کسوں کا ہے صدیق
ذکر تو گوشہ نشیناں را جلیس — دردمندان محبت را انیس
ذکر سے تیرے منور دل ہوا — ماسوائے حق کا دھبا مٹ گیا
اولیا کا ہے یہی نور نظر — اصفیا کا ہے یہی کحل بصر
قید نفس سے بد جو آزاد ہیں — وہ بھی ذکر مصطفیٰ سے شاد ہیں
ہو منور قلب تیرے ذکر سے — حق تعالیٰ ذکر سے تیرے ملے
من چہ واوصاف ذکر تو کجا — ذکر تو با ذکر خود کردہ خدا
عرش پر نام گرامی ہے لکھا — فرش پر بھی تذکرہ ہے آپ کا
ہے یہ حال عرش جب پیدا ہوا — بے خود اور بے تاب اور جنبش میں تھا
جب ہوا اس پر رقم نام نبی — ہوگیا ساکن اور اس کو کل پڑی
بے کلوں کی کل ہے آنحضرت کا نام — دونوں عالم میں اسی کی دھوم دھام
ہر درخت خلد پر لکھا ہے نام — حور و غلماں اس سے ہر دم شاد کام
گونجتا اس ذکر سے ہے ہر فلک — شاد ہیں اس یاد سے جملہ ملک

دونوں عالم میں ہے شہرہ آپ کا | ہر جگہ چلتا ہے سکہ آپ کا
جن وانساں را فلاح دو جہاں | ہست ازذکرجلیلت بے گماں
قوت روح وقت جان نزار | بے قراراں رازوگردد قرار
رافع اعلام شان صالحاں | دافع آثام در حبس طالحاں
نامرادوں کی مراد اس سے ملے | ناتوانوں کو توانا یہ کرے
ہے وہ ارفع ذکر شاہ مرسلاں | ہو نہیں سکتا ہے جس کا کچھ بیاں
ذکر تو اے رحمۃ للعلمین | تا بقا گردد انیس وہم قریں
حرز ایمان ضیائےؔ ناتواں | نام پاک تو شود تا نزع جاں

[رسالہ ذکرابرار مشمولہ، تحفۂ حنفیہ: شوال ۱۳۲۵ھ ص ۴۳،۴۲]

مظہر ذات خدا تیری ہے ذات | ہیں ترے سب اعظم واکمل صفات
تو صفات حق کا آئینہ ہوا | دل ترا بھیدوں کا گنجینہ ہوا
جملہ چیزوں میں ہوا جلوہ ترا | باعث تخلیق عالم تو ہوا
قدرت انساں سے خارج ہے یہ بات | کر سکے جو شرح ذات پر صفات
عقل حیراں فہم سرگرداں یہاں | عاجز و قاصر یہاں وہم وگماں
عقل جب گم ہو کرے پھر کیا بشر | درک کنہ ذاتِ شاہ بحر و بر
ہے مقام خامشی چپ ہو ضیاؔ | پڑھ درود ان پر سدا صبح و مسا

[تحفہ حنفیہ، ذی القعدہ ۱۳۲۵ھ ص ۲۳،۲۲]

نہ پہچانتا کوئی بھی ذات قادر | تمہیں سے ہوئی معرفت اس کی ظاہر
تمہیں مظہر ذات و اوصاف سبحاں | مظاہر تمہارے ہیں بے حد و پایاں
ہے وحدت سے کثرت تو کثرت میں وحدت | کروں کیا میں وحدت کی زائد صراحت

یہ ہے مسئلہ فہم و دانش سے باہر
عقول اس کے حل سے ہیں عاجز سراسر

غرض حق کی وحدت کا ہر شی میں جلوہ
ہر اک شی میں عرفاں کا اس کے تماشا

دکھایا ہے کس نے اسی مصطفی نے
بتایا ہے کس نے حبیب خدا نے

یقینا اسی اصل خلقت سے ظاہر
ہوئے ذات و اوصاف خلاق قادر

وہ ہے سر وحدت وہ ہے راز قدرت
خدا اس کی جانے کہ کیا ہے حقیقت

ازل میں نہ تھی جب کسی شی کی ہستی
وہی تھی بس اک ذات قدسی باری

پھر اس نے یہ چاہا عیاں ہو خدائی
رہے اب نہ مخفی مری کبریائی

تو نور نبی نور سے اپنے پیدا
کیا اور بنایا اسے اصل اشیا

جو پیدا نہ کرتا اسے حق تعالیٰ
تو ہوتا وہی اور کچھ بھی نہ ہوتا

چہ آدم چہ حوا چہ دنیا چہ عقبیٰ
ز نور نبی ہر یکے گشت پیدا

ہے بے شک وہی مبدء ہر دو عالم
فصلی الالہ علیہ وسلم

ضیاؔ چپ کہ ہے خامشی تجھ کو زیبا
کہاں تو کہاں ان کے اوصاف اعلیٰ

[تحفہ حنفیہ، ذی القعدہ ۱۳۲۵ھ ص ۲۴، ۲۳]

بشر ہیں مصطفی ایسے کہ شاہ دوسرا ٹھہرے
صفی الاصفیا ٹھہرے نبی الانبیا ٹھہرے

وہ قصر ارفع پیغمبری کے درکشا ٹھہرے
وہی اس پاک واعلیٰ سلسلہ کی انتہا ٹھہرے

نبوت اور رسالت کل جہاں کو عام ہے ان کی
وہی جملہ جہاں کے پیشوا اور رہنما ٹھہرے

امامت انبیا کی شب معراج میں تم نے
وہ ٹھہرے مقتدی اور تم ہر اک کے مقتدا ٹھہرے

ہوئی شمع وجود خلق ان کے نور سے روشن
وہی اصل وجود چیز ہائے دوسرا ٹھہرے

صفات کاملہ ہیں ان کے حد حصر سے باہر
وہی آئینۂ ذات وصفات کبریا ٹھہرے

ہماری کیا سمجھ میں آئے کنہ ذات پیغمبر
کہ اس کے درک سے عاجز فہوم انبیا ٹھہرے

سمجھ سکتا ہے کوئی کس طرح ان کی وجاہت کو — تھی ان میں اس قدر زائد کہ محبوب خدا ٹھہرے
ذرا بھی شک نہیں اس میں وہ دل ہو رشک صد گلشن — کہ اس اصل بہار دور جہاں کی جس میں جا ٹھہرے
رہیں کس طور میری حاجتیں اور مشکلیں لاحل — کہ وہ مولیٰ مرے حاجت روا مشکل کشا ٹھہرے
ضیا کیا کثرت عصیاں کا رنج وخوف ہے تجھ کو — کہ وہ سرتاج تیرے شافع روز جزا ٹھہرے

[تحفہ حنفیہ، ذی القعدہ ۱۳۲۵ھ ص ۲۸، ۲۷]

تم زینت کون ومکاں تم پادشاہ سروراں — تم سید پیغمبراں تم زبدہ ہر دو جہاں
تم افضل البشر وخیر البشر تم نے کئے گویا شجر — تم نخل عزت کے ثمر، تم تاج جملہ خسرواں
تم سے وجود ہر ملک، خورشید میں تم سے چمک — تم سے کواکب میں جھلک، تم سے بہار آسماں
باغ نبوت میں کلی، باصد شرف تم سے کھلی — بے وہم وشک تم یا نبی، ہو خاتم پیغمبراں
کیا فضل اور کیا مرتبہ، تم کو کیا حق نے عطا — پہنچا نہ کوئی جس جگہ، تنہا گئے ہو تم وہاں
کیا عرش وکرسی وفلک، کیا جن وانسان وملک — تم سے وجود دیک بیک، تم سے ظہور کن فکاں
شمس الضحیٰ بدر الدجی، نور الہدی زین الوری — بحر سخا ابر عطا، ہر وصف میں فرد زماں
دونوں جہاں کی نعمتیں، سب ہیں تمہارے ہاتھ میں — جملہ خزانوں کی تمہیں، خالق نے بخشیں کنجیاں
رحمت تمہاری عام ہے، نعمت تمہاری تام ہے — کیا رحم کیا انعام ہے، مملو ہیں جن سے دو جہاں
تم شائع روز جزا، تم دافع کرب وبلا — تم بے کسوں کے ملتجا، تم مونس بے چارگاں
جب آئے ایسا زلزلہ، دیکھے جو اس کو حاملہ — دے حمل کو اپنے گرا، اس کرب سے پاؤں اماں
نیر اں کی حالت الاماں، سورج کی حدت الاماں — گرمی کی شدت الاماں، ثم الاماں ثم الاماں
جس روز اے خیر الوری، میدان محشر ہو بپا — بھائی سے بھائی ہو جدا، بیٹے کے کام آئے نہ ماں
دوزخ سے نکلے یہ صدا، بھر دے مجھے اے کبریا — اس دن تمہارا آسرا، مجھ کو ہے اے فخر جہاں

قہر وغضب میں جب ہو رب، تلنے لگیں اعمال جب
عصیاں ہوں ظاہر میرے سب، دہشت سے لب پر آئے جاں

اس دم شہ بطحا تمہیں، اس دم مرے مولیٰ تمہیں
اس دم مرے آقا تمہیں، کرنا مدد میری وہاں

عصیاں مرے حد سے سوا، ہیں گرچہ لیکن غم ہے کیا
تم سا مجھے شافع ملا، ہے شکر خلاق جہاں

ہوں غرق دریائے خطا، محبوس زندان ہوا
محکوم نفس پر جفا، رحمت کا خواہاں ہوں ہر آں

بے شک ہے یہ حالت مری، نیکی نہیں ہے ایک بھی
پر دل میں ہے حب آپ کی، بس ہے یہ ساماں جناں

پوچھوگے جب مجھ سے وہاں، کیا کی ہیں تونے نیکیاں
کرتا ہوا آہ وفغاں، کھولوں گا یوں باب بیاں

سب عمر غفلت میں کٹی، کچھ فکر زاد رہ نہ کی
اس کا سبب تھا بس یہی، تم ہو شفیع مذنباں

ہے قبر کی منزل کڑی، اس جا بھی مجھ پر یا نبی
رکھیئے نظر الطاف کی، بہر خداوند جہاں

اے رحمت ہر دو سرا، ہے حم کے قابل ضیاؔ
دامن مراحم کا سدا، اس پر رہے سایہ کناں

[تحفہ حنفیہ، ذی القعدہ ۱۳۲۵ھ ص ۳۴]

مدحت آل اطہار واصحاب ہدایت انوار بالخصوص خلفائے اربعہ ابرار ومنقبت ائمہ اربعہ اخیار خصوصاً امام اعظم عالی وقار رضی اللہ عنہم اللہ الغفار

محبت ہوئی فرض آل نبی کی
بلاریب ایمان کی ہے یہ کسوٹی

جو بغض ان حبیبوں سے رکھے ذرا بھی
جہنم کا ایندھن ہوا وہ یقینی

محبت ہے ان کی محبت نبی کی
اطاعت ہے ان کی اطاعت نبی کی

یہ تمثیل شاہِ دو عالم نے دی ہے
مثل آلی کشتی نوح کی ہے

جو راکب ہوا اس پہ وہ جنتی ہے
جو اس سے کنارے ہو ہالک وہی ہے

بیان نبی ہے یہ عین ہدایت
ابوذر سے احمد نے کی یہ روایت

شرف جن کا قرآن سے ہو ہویدا　　مناقب ہیں جن کے حدیثیں ہوں صدہا
محامد ہوں آثار سے جن کے پیدا　　رقم کیا کروں ان کی میں شان اعلیٰ
سر مو ادا ہو نہ حق فضیلت
اگر چہ میں لکھتا رہوں تا قیامت

نجوم ہدایت ہیں اصحاب حضرت　　مٹی شرک اور کفر کی ان سے ظلمت
انہیں کی بدولت تو ایمان کی دولت　　ملی ہم کو او کھل گئی راہ جنت
نہ کرتے اگر دین کی وہ حمایت
نہ ملتی کسی کو صراطِ ہدایت

ہے شان ان کی عالی و اعلیٰ مراتب　　بہت ہیں مدائح بہت ہیں مناصب
ہیں تحریر سے ان کے افزوں مناقب　　سکوت اس میں بہتر خموشی مناسب
اگر چہ ہے رتبہ ہر اک کا گرامی
و لیکن ہے فرق مراتب ضروری

وہ صدیق اکبر وہ اول خلیفہ　　مسلم ہے بعد رسل ان کا رتبہ
حبیب حبیب الٰہ البریہ　　علوم حقائق معارف یک چشمہ
وہ تھے مخزن صدق و علم و ہدایت
وہ سلطان اقلیم عز و کرامت

وہ مقبول درگاہ خلاق اعلیٰ　　سعادت کے ماوا شرافت کے ملجا

تصدق کیا جتنا تھا مال اپنا　　برائے رضا جوئے حق تعالیٰ
وہ تھے بحر زخار جود و سخاوت
وہ تھے آفتاب سپہر شجاعت
نہ ورع و تقویٰ میں کوئی ان کا ثانی　　نہ ذہن وذکا میں کوئی ان کا ثانی
نہ مجد و علا میں کوئی ان کا ثانی　　نہ قرب خدا میں کوئی ان کا ثانی
امم میں نہ گزرا کوئی ان سے افضل
وہ ہیں ان میں ہر اک سے اعلیٰ واَبْجل
ہوئی جب کہ ناسازشہ کی طبیعت　　مرض کی تھی شدت بہت تھی نقاہت
امامت کی صدیق کو دی اجازت　　ہے پہلی خلافت کی اس میں بشارت
ہوئے شفق بعد حضرت صحابہ
کہ بیشک ہیں صدیق اول خلیفہ
پیمبر نے کی جب کہ مکے سے ہجرت　　ہوئی آپ کی جب سوئے طیبہ نہضت
عجب وقت تھا وہ عجب تھی وہ ساعت　　ابوبکر نے کی سفر میں رفاقت
کہ جتنے تکالیف ہوں ہم اٹھائیں
اذیت سفر کی پیمبر نہ پائیں
ہوا راہ میں عزم یہ مصطفی کا　　کہ ہوں ثور کے غار میں جلوہ فرما
تو صدیق نے پہلے اس کو مصفا　　کیا پھر گئے اس میں شاہ برایا
کہ اگر کوئی چیز اس میں ہو ہم کو پہنچے
رہیں اس سے محفوظ مولیٰ ہمارے

رکھا اپنے زانو پہ سر مصطفی کا　　　کہ آرام فرمائیں اب شاہ والا
انگوٹھے میں پاؤں کے افعی نے کاٹا　　　کیا ضبط اس کو نہ زانو ہلایا
ہماری اگر جان جائے تو جائے
خلل خواب میں مصطفی کے نہ آئے
یہ ارشادو فرماں ہوا مصطفی کا　　　خلیل اپنا گر میں کسی کو بناتا
سوائے خداوند دنیا و عقبی　　　تو بیشک تھے صدیق ہی اس کے احری
ولے خلت دین و ایماں ہے افضل
بس اسلام ہی کی مودت ہے اجمل
بھری تھی رگ وپے میں مولی کی الفت　　　ٹپکتی تھی چہرے سے ہر دم محبت
اسی میں سمجھتے تھے عقبیٰ کی عزت　　　اسی کو سمجھتے تھے ایمان کی دولت
مئے حب اقدس سے تھے مست ہر دم
نہ پروا اے جاں تھی نہ تھا مال کا غم
ہوا ان کے حق میں یہ ارشاد مولیٰ　　　کہ ایمان وعرفانِ صدیق شیدا
اگر جملہ امت کے ایماں سے یک جا　　　تلے گا تو پلہ اسی کا جھکے گا
یہ ہے فرط حب پیمبر کا ثمرہ
یہ ہے جوش مہر نبی کا نتیجہ
اسی کے سبب سے تو رتبہ یہ پایا　　　کہ قرآن میں ہے جابجا وصف ان کا
کہ حق نے اکرم انہیں اور اتقیٰ　　　کروں کیا بیان ان کا رتبہ تھا کیسا
ہیں واللیل ہیں ان کے اوصاف لکھے

احادیث میں ان کی مدحت کے چرچے

تھے مہرِ ہدایت وہ فاروق اعظم　　خلیفہ ہوئے بعد صدیق اکرم

ہوئی ان سے بنیان اسلام محکم　　خدا نے کیا ان کو عدم مجسم

وہ تھے مورد لطف خلاق عالم

عبادت میں رہتے تھے مشغول ہر دم

جہاں چمکی اس شاہ کی برق خنجر　　جلا کفر کا سر ڈہا ظلم کا گھر

تسلط ہوا اہل ایمان کا یکسر　　ستارہ ہدایت کا چمکا جہان پر

عجب ان کی ہیبت عجب ان کی شوکت

قدم دور سے چومتی فتح و نصرت

عیاں وصف اعلیٰ ہوا ان کا اس سے　　کہ جس کو ہویدا کیا مصطفی نے

اگر کوئی ہوتا نبی بعد میرے　　تو بے شک عمر ابن خطاب ہوتے

جو ہیں عقبہ فرزند عامر صحابی

ہوئے حاکم و ترمذی ان سے راوی

یہ ارشاد کرتے ہیں عالم کے سرور　　کیا حق کو خالق نے جاری سراسر

بلاشک عمر کی زباں اور دل پر　　تو حق بیں و حق گو عمر ہوں نہ کیوں کر

جو ابن عمر ہیں بڑی شان والے

انہیں سے روایت یہ کی ترمذی نے

ابی بن کعب اس طرح ہیں ثناگر　　کہ فرماتے تھے شافع روز محشر

کیا مجھ سے جبریل نے عرض آکر　　کہ اسلام روئے گا موت عمر

کیا پرورش ایسا دین کو عمر نے
کہ جس طور ماں اپنے بچے کو پالے
یہ ارشاد کرتے ہیں محبوب حق کے　　کہ جس شخص نے بغض رکھا عمر سے
بلاریب مجھ سے رکھا بغض اس نے　　کیا مصطفی نے یہ ارشاد آگے
کہ فاروق سے جس نے رکھی محبت
تو البتہ اس نے رکھی مجھ سے الفت
بہت آئتیں حسب رائے عمر کے　　اتاریں خداوند ارض وسما نے
لحاظ وادب ان کا کرتے فرشتے　　شیاطیں انسان وجن ان سے ڈرتے
انہیں نے شریعت کی عزت بڑھائی
انہیں سے ہوئی دیں کی مشکل کشائی
زمیں پر نہیں کوئی شیطان ایسا　　نہ رکھتا ہو جو ترس خدا اور خوف ان کا
سما میں نہیں کوئی ایسا فرشتہ　　جو توقیر و عز عمر ہو نہ کرتا
نبی سے ہیں یہ ابن عباس راوی
رہے سب صحابہ سے اللہ راضی
وہ عثمان ذی شان ومقبول رحمن　　کیا ایک جا اس طریقہ سے قرآن
نہ واقع ہوا کچھ تغیر الی الآن　　وہی اس کی ترتیب اور ہے وہی شان
کئے صرف طاعات اوقات اپنے
نہ غافل رہے ایک دم کار دیں سے
وہ پاکیزہ صورت کہ اللہ اکبر　　حسین ان پہ ہو جائیں قربان یکسر

سخاوت کے معدن تھے وہ نیک اختر　　حیا میں نہ تھا کوئی ان کا ہم سر
بہت ہیں مناقب بہت ہیں فضائل
ہے احصائے اوصاف دشوار مشکل

سنو ترمذی نے یہ جابر سے لکھا　　کہ خدمت میں شہ کی اک آیا جنازہ
نماز اس کی شہ نے ادا کی نہ اصلا　　سبب آپ سے اس کا لوگوں نے پوچھا
کہا اس کو عثمان سے تھا بغض و کینہ
ہوا اس سے مبغوض و مغضوب حق کا

حدیث نبی سے ہوا یہ ہویدا　　حیا ان سے کرتا ہے ہر اک فرشتہ
رفیق اپنا مولیٰ نے ان کو بتایا　　کہا اپنے ید کو کہ ہے یہ انہیں کا
بیان کیا کروں ان کی مدح و فضیلت
احادیث وارد ہیں اس میں بکثرت

وہ مشکل کشا تھے شجاعت کے ماوا　　بلاشک ہوئے بعد عثماں خلیفہ
وہ شہ زور تھے بس زمانے میں یکتا　　کہ خیبر کے در کو اکیلے اکھیڑا
خداداد طاقت بدن میں بھری تھی
لرزتے تھے کفار صورت سے ان کی

یہ فرماتے ہیں ان سے محبوب باری　　تھی تخصیص ہارون کو موسیٰ سے جیسی
اسی مرتبے میں ہے تم میرے ساتھی　　مگر بعد میرے نبی ہے نہ کوئی
جو ہیں حضرت سعد ذی مجد و عزت
صحیحین میں ہے یہ ان سے روایت

جو ہیں حضرت زید ارقم کے بیٹے وہ کہتے ہیں بے شک کہا یہ نبی نے
کہ میں یار جس کا علی دوست اس کے میں محبوب جس کا علی اس کے پیارے
علی مجھ سے ہیں اور میں ہوں علی سے
وہ محبوب و یاور ہیں سب مومنوں کے

وہ چرخ ہدایت کے مہر منور وہ ملک قناعت کے سر تاج وافسر
وہ دریائے عرفان کے پرنور گوہر وہ صحرائے زہد و تقی کے غضنفر
کلام الٰہی میں ہیں وصف ان کے
احادیث مملو ہیں فضل و شرف سے

ائمہ جو ہیں اہل سنت کے اشہر وہ تھے اجتہاد و فقاہت کے مصدر
نہ ہوتے جو یہ دین کے حامی ویاور نہ کہتا کوئی آج اللہ اکبر
ہوئے ہیں یہی حق و باطل کے فارق
یہی آفتاب ہدی کے مشارق

انہیں سے ہوا دہر میں دیں کا چرچا انہیں سے بجھی آتش شر و فتنہ
انہیں نے کیا شرک کا بند رستہ انہیں نے مٹایا ضلالت کا دھبا
انہیں چار نے چاروں دنیا کے گوشے
منور کئے نور ایمان و دیں سے

انہیں نے تحقیق فہم رسا سے نکالے مسائل کلام خدا سے
ازاں بعد اخبار خیر الوری سے پھر اجماع صحب نجوم ہدی سے
بھرا خوان عالم کو نعمائے دیں سے

ہوئے کشف شرعی غوامض انہیں سے

یہی ان کے ملحوظ خاطر تھا ہر آن　　کہ احکام دین سے ہوں واقف مسلمان
ہو ناپاکی جہل سے پاک دوراں　　رہے مشعل علم دائم درفشان

پھلے پھولے بستان اسلام و ایمان
رہے سبز و شاداب تا ختم گیہان

بھری فیض دینی سے دنیا انہوں نے　　کیا مذہب حق کو زندہ انہوں نے
بتایا ہدایت کا رستا انہوں نے　　بطالت کی جڑ کو اکھیڑا انہوں نے

لہٰذا ہوا اس پہ اجماع امت
کہ تقلید انہیں کی ہے راہ ہدایت

اگرچہ بڑا مرتبہ ہے ہر اک کا　　مگر رتبہ بوحنیفہ ہے اعلیٰ
انہیں نے زمانہ صحابہ کا پایا　　انہیں کی فقاہت رہی سب سے بالا

ائمہ کو تسلیم ان کی فقاہت
اکابر کو تسلیم ان کی نباہت

یہ وہ حضرت بوحنیفہ ہیں جن کا　　سنایا ہے پہلے سے مولیٰ نے مژدہ
اگر دیں ثریا پہ ہوگا لٹکتا　　تو ابنائے فارس سے اک مرد لے گا

احادیث کے شارحین نے یہ لکھا
کہ وہ مرد فارس کا ہے بوحنیفہ

خلاصہ ہوا یہ حدیث نبی کا　　کہ دیں میں تبحر اسے خوب ہوگا
فقاہت میں ہوگا زمانے میں یکتا　　وہ دیں کی حمایت کرے گا ہمیشہ

کریں جس کے اوصاف دینی پیمبر
وہ بے شک سمائے ہدی کا ہے اختر

وہ فہم وخرد میں تھے یکتائے دوراں — زمانہ ہے ان کے ذکا کا ثناخواں
وہ مشکل مسائل ہوئے ان سے آساں — ہیں ذی فہم جن کے سمجھنے میں حیراں

کھلے ان سے دینی رموز و دقائق
ہوئے ان سے سرسبز علمی حدائق

وہ تخم عمل کشت دین میں تھے بوتے — منٹ بھر نہ وقت اپنا بے کار کھوتے
وہ عابد تھے ایسے کہ شب کو نہ سوتے — سدا خوف باری تعالیٰ سے روتے

میں قاصر ہوں لکھنے سے ان کے مناقب
کہ بالا بیاں سے ہیں ان کے مراتب

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات جل جلالہ

وعم نوالہ

بہت مجھ سے عصیاں ہوئے میرے مولیٰ — رہا مبتلائے ملاہی ہمیشہ
نواہی کیے اور اوامر کو چھوڑا — زمانہ جوانی کا غفلت میں کاٹا

ہوا نفس و شیطاں بہت مجھ پہ غالب
کئے عمر بھر میں نے صدہا معائب

تو ہے غافر ذنب راہل عصیاں — تو ستار و تواب و رحمن و منان
نہیں تیرے دریائے رحمت کا پایاں — ہے لا تقنطوا تیرا ارشاد و فرماں

ہے ہم پر ترا لطف و انعام بے حد
ہے ہم پر ترا فضل و اکرام بے حد
جب اس دار فانی سے میرا سفر ہو　　گناہوں سے طاہر لحد میں مقر ہو
نہ گرمی محشر کا مجھ پر اثر ہو　　نہ نار جہنم کا خوف و خطر ہو
گلستان جنت میں مسکن ہو میرا
الٰہی ہو ہر وقت دیدار تیرا
طفیل شہ انبیا و رسولاں　　طفیل ابو بکر و فاروق و عثماں
طفیل علی و ہمہ آل ذیشاں　　طفیل ہمہ صحب محبوب سبحاں
طفیل رئیسان اہل فقاہت
دعائے ضیاؔ پائے فضل اجابت

مناجات فارسی از ضیائے عاصی غفرلہ رب الاناسی

غریض بحر عصیاں و خطائم　　اسیر نفس و پابند ہوائم
دریغا در پے لذات فانی　　بآخر رفت ایام جوانی
فقیرم مایہ طاعت ندارم　　تہی دستم خدایا شرمسارم
نگاہ مرحمت سوئے گدا کن　　ز بند جرم و عصیانم رہا کن
روا کن حاجت دنیا و عقبیٰ　　امانم دہ ز آسیب و بلایا
انا العاصی و الٰھی انت غافر　　بہ بخش اثم و خطائے عبد قاصر
کشا بر من درا لطاف و رحمت　　کہ رحم تو بقہرت برد سبقت
طمع دارم ز بوائے رب اکبر　　نہ رسوائم کنی در روز محشر

دم تسلیم داری کام مسکین ؍ بہ شہد کلمۂ توحید شیریں
زنار دوزخ و دیگر عقوبت ؍ نگہ داری و بفرستی بجنت
دعائی استجب و ارحم الٰہی ؍ بجاہ شافع یوم الحساب

قطعۂ تاریخ تصنیف از مصنف رسالہ عفاعنہ اللہ تعالیٰ

ضیا نے کیا ختم جب یہ رسالہ ؍ تو کی سال تصنیف لکھنے کی نیت
سنا یہ معاً چرخ چارم سے مژدہ ؍ یہ ہے مطلع آفتاب کرامت (۱۳۲۴ھ)

ایضاً تاریخ طبع

ہے شکر خداوند بستان عالم ؍ کہ تیار چھپ کر ہوا یہ رسالہ
لکھا سن یہ از روئے ابجد ضیاؔ نے ؍ چھپا یہ مسدس بہت خوب عمدہ
(۱۳۲۵ھ)

[تحفہ حنفیہ، جمادی الاخریٰ، ۱۳۲۶ھ ص ۳۱ تا ۴۴]

توضیح ملل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وسپاس رب العلمین ونعت وفضیلت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

اسی ذات اقدس کو ہے حمد ومنت　　کہ جس نے کیا ہم کو ذی مجد وعزت
بنایا ہمیں مورد لطف ورحمت　　عطا کی ہمیں دین وایمان کی دولت
کیا ہم کو ارباب حق و ہدا سے
بچایا ہمیں ظلم اہل جفا سے
بیان کیا ہو محبوب خالق کی مدحت　　ہوئی ختم ان پر رسالت نبوت
انہیں سے ہوئی دو جہاں کی ہدایت　　انہیں پر کیا حق نے اتمام نعمت
مثال و نظیر ان کی ممکن نہیں ہے
جو ممکن کہے وہ عدو مبین ہے
ملی ان کی طاعت سے ہم کو یہ عزت　　بنے خیر امت ہوئے اہل سنت
ہوئی ان سے توحید رب کی اشاعت　　انہیں نے کی منہاج حق کی ہدایت
وہ ہیں جامع جملہ اوصاف کامل
صلاۃ و سلام حق ان پر ہو نازل

ان فرقہائے باطلہ وضالہ کے مختصر عقائد وحالات جنھوں نے ہندوستان میں زیادہ زور پکڑا اوراس دور آخر میں ان کا فتنہ بڑھا اور بعض فرقوں نے خاص ہندوستان ہی میں شیوع پاکر مذہب حق پر حملہ کیا۔اور مختصر حال جلسۂ اہل سنت پوکھریرا ضلع

مظفرپور۔احاطۂ ترہت اور سنیوں کو دشمنان دین سے بچنے پر دینی فہائش بالخصوص فرقۂ وہابیہ کے شرور سے استحفاظ کی مذہبی فرمائش۔

بہت زور پہ جہل کی اب ہوا ہے　　　تلاطم پہ بحر فتن آگیا ہے
بھنور میں جہاز شریعت پڑا ہے　　　جہالت کی موجوں سے ٹکرا رہا ہے
کنارہ بہت دور طوفاں بپا ہے
یہ وقت مدد اے حبیب خدا ہے
ضلالت کی چھائی ہر اک سو گھٹا ہے　　　اندھیری نے عالم پہ قبضہ کیا ہے
نہیں سوجھتا آفتاب ہدی ہے　　　بس اب دین وملت کا حافظ خدا ہے
ہے قرب قیامت کی ظاہر علامت
خبردار ہو اے مطیعان سنت
جسے کچھ بھی پہچان حرفوں کی آئی　　　فضیلت کی چربی بس آنکھوں پہ چھائی
جہالت نے پٹی کچھ ایسی پڑھائی　　　برائی میں سمجھا سراسر بھلائی
یقینا ہوا کور راہ ہدایت سے
پھرا وہ خدا اور رسول خدا سے
بلاریب اب یہ وہی وقت آیا　　　کہ جس میں ہوں دجال کثرت سے پیدا
کوئی ان کے مانند کاذب نہ ہوگا　　　فریبی دغاباز دھوکے میں یکتا
کریں گے وہ اس طور کے تم سے چرچے
نہ تم جن سے واقف نہ آبا تمہارے
ہوا بعد اس کے یہ فرمان نبی کا　　　کہ تم ان سے بچنا انہیں دور رکھنا
کہیں تم کو گمرہ نہ کردیں وہ اعدا　　　کہیں تم پہ فتنہ نہ کردیں وہ برپا

لکھا اس کو مسلم نے با صد روایت
کیا بوہریرہ سے اس کو روایت

وہ جھوٹی حدیثوں کا اعلاں کریں گے وہ احکام فاسد کا تبیاں کریں گے
وہ سچے عقیدوں کا کتماں کریں گے وہ اپنی حقیقت کو پنہاں کریں گے

نہیں میں نے اپنی طرف سے یہ لکھا
ہے شراح اخبار کا یہ مقولہ

کہیں پیر نیچر کی جاری ہے سنت کہیں قادیانی کی شائع کرامت
کہیں رفض وتفصیل جاری بکثرت کہیں شیخ نجدی کی پھیلی ہے امت

پھر ان سب فِرَق کو کیا جس نے یکجا
خدا اس سے سمجھے وہ ہے ذات ندوہ

یہ نیچر نہ دوزخ نہ جنت کو مانے نہ اعجاز و معراج حضرت کو مانے
زمین وزماں کی قدامت کو مانے محالات سے حق کی رویت کو مانے

وجود ملائک کو سمجھا کہانی
نہیں شیطنت میں کوئی اس کا ثانی

بہت قادیانی نے ڈھائی ہے آفت بنا پہلے مہدی یہ کان غوایت
جب اس میں نہ دیکھی ترقی کی صورت بنا مثل عیسی وہ بے خوف ودہشت

کرشمے بہت گرچہ اس نے دکھائے
مگر ان پہ کم لوگ ایمان لائے

یہ دعوی ہے اس کا کہ الہام مجھ پر شب وروز ہوتا ہے ہوں میں پیمبر

بہت پیش گوئی کا خو گر ہے وہ خر چلاتا ہے اٹکل کے گھوڑے وہ اکھڑ
بٹیر اس کو اندھے کا سمجھو مقرر
کبھی مل گیا اور نہیں ملتا اکثر
روافض ہیں تحریف قرآں کے قائل ہیں صدیق وفاروق وعثماں سے بددل
ہے ان پر تبرا تو اس دیں میں داخل بڑھا اس میں جو جتنا اتنا ہے کامل
جو رکھتے ہوں اس طور کا دین و ملت
وہ بے شک ہیں مرتد بحکم شریعت
بہت صوفیان زمانہ نے دعوی کیا اتحاد و حلول خدا کا
یہ الحاد اور زندقہ ہے سراپا پر ان صوفیوں کو نہیں اس کی پروا
محرم سرود و مزامیر بھاتے
بہت ان پہ مرتے ہیں اور حال لاتے
نیا ایک پیدا ہوا ہے ستم گر کہ حملہ کیا اس نے آل نبی پر
شہادت کا انکار کرتا ہے کھل کر وہ دن میں چھپاتا ہے مہر منور
ہوئی نیچریت میں پہلے تو شہرت
ازاں بعد ظاہر ہوئی یہ خباثت
مقولہ ہے یہ بعض اہل جفا کا کہ عیسیٰ تو بے شک ہے بیٹا خدا کا
ہے منکر کوئی خاص روز جزا کا شفاعت پہ حملہ ہے اہل دغا کا
کسی نے حدیثوں کی اور آیتوں کی
وہ تفسیر کی جو کسی کو نہ سوجھی

کوئی عقل کی پتلیاں ہے چلاتا کوئی نقل پر پھبتیاں ہے اڑاتا
کوئی عیب ذات خدا میں لگاتا کوئی شان شاہ رسالت گھٹاتا
کسی کو صحابہ سے جانی عداوت
کسی کو ائمہ سے کینہ بغاوت
کہیں معجزات نبی کے یہ چرچے کہ تھے شعبدے مسمریزم یہ ان کے
حیات پیمبر پہ حملے یہ ہوتے کہ مٹی میں مل کر ہوئے اس کے جیسے
نشان وجود ان کا باقی کہاں ہے
یہ نجدی دہلی کے دیں کا نشاں ہے
عجب نجدیوں نے کیا ہے تماشا کہ امکان کذب الٰہی کو مانا
قیامت تو یہ کی سفیہوں نے برپا کہ اب فعلیت پر مچایا ہے غوغا
ہے فتوائے گنگوہ کی یہ خرابی
بہت شاد و خرم ہیں اس پر وہابی
نہ تقدیس باری کو مانا انہوں نے نہ رتبہ پیمبر کا جانا انہوں نے
عداوت کو نیکوں کی ٹھانا انہوں نے لیا ہاویہ میں ٹھکانہ انہوں نے
شرور و فتن ان کے جاری بکثرت
حفاظت میں اپنی رکھے رب عزت
کسی نے تو تقلید سے سر اٹھایا چھٹا تھان سے اور ہر اک کھیت کھایا
نہ دیکھا کہ ہے کون اپنا پرایا بھرا پیٹ بس اپنا مقصود پایا
کھلے بند پھرتے ہیں پروا ہے کس کی

کریں گے جو تقلید بیڑی پڑے گی

کوئی منکر علم غیب نبی ہے   کو کافر نہ کہتا وہ اس نے کہی ہے
کہ علم پیمبر پہ نص کون سی ہے   خبر علم شیطاں کی قرآں نے دی ہے

جہاں سے براہیں ہوئی ہے نہیں گم
پڑھو اس کا تم صفحہ چہل و ہفتم

اسی میں وہیں پر یہ جملہ ہے لکھا   کہ علم پیمبر کا اثبات کرنا
یہ ہے شرک اور شرک ہوتا ہے کیسا   نہیں ہے یہ ایمان کا کوئی حصہ

یہ شرک اس کا دیکھو وہ تمثیل دیکھو
وہ محبوب باری کی تبجیل دیکھو

جنہیں علم ماکان اور مایکون کا   ملا ہے باعطائے باری تعالیٰ
نصوص واحادیث سے ہے ہوایدا   نہیں علم غیبی کا ان کے ہے احصا

یہ سلب ان سے کرتا ہے ہر علم غیبی
وہابی حقیقت میں ہوتے ہیں عیبی

عجب یہ کہ اپنے کو سنی بنا کے   شریعت کا حامی و ناصر جتا کے
ہیں جڑ کاٹتے دیں کی دشمن خدا کے   اور ایمان لیتے ہیں مومن بتا کے

نئے شعبدے ان کے ساری زماں میں
نئے ہتھکنڈے ان کے جاری جہاں میں

یہ ارمان دل ہے یہ جوش طبیعت   اجاڑو کسی طور گلزار سنت
نہ دنیا میں باقی رہے ذکر ملت   نہ سوجھے کسی طور راہ استقامت

خیالات باطل جو دل میں سمائے
تو صدہا مسلمان کافر بنائے

غضب نجدیوں نے یہ ترہت پہ ڈھایا — بہت اہل سنت کو مارا ستایا
کسی کے پسر کو پدر سے چھڑایا — کسی کا مکان نصف شب میں جلایا

بتر و تج شرک و بہ نشر ضلالت
اٹھائی انہوں نے سروں پر قیامت

کسی کے یہی سر میں سودا سمایا — کیا سنیوں کے مساجد پہ قبضہ
اگر سنیوں سے کوئی شخص بولا — کچہری میں الٹا کیا استغاثہ

یہی ان ارماں یہی ان کا منشا
کہ ویراں رہے خانہ حق تعالیٰ

کہیں نقص ذات خدا کا ہے چرچا — کہیں منقصت میں پیمبر کے جلسہ
کہیں ذکر توہین ہے اولیا کا — اماموں کی تنقیص کوئی ہے کرتا

کہیں عرس اور فاتحہ کی شناعت
کہیں ذکر میلاد کی ہے مذمت

کہیں ہے نداے نبی کی برائی — کہا یا نبی اور با سر پہ آئی
کسی کو مذمت مقلد کی بھائی — کسی نے خرابی فقیہوں میں پائی

کہیں ذکر اس بات کا ہو رہا ہے
کہ آہستہ آمین کہنا خطا ہے

کہیں باب توصیف نجدی کھلا ہے — کہیں ابن قیم کی مدح وثنا ہے

کوئی دہلوی کی صفت کر رہا ہے کہیں وصف نواب بھوپال کا ہے

اسی میں وہ رہتے تھے مشغول ہر دم
سوا اس کے کوئی نہ تھا کار عالم

زمانے نے یکبارگی رخ جو بدلا تو کم ہو گیا شرک وبدعت کا چرچا
ضلالت کا جاتا رہا شور و غوغا تو ہب پہ ادبار کا ابر چھایا

ہوئے ان کے ظاہر فتن اور مکائد
کھلے اہل ترہت پہ جملہ عقائد

یہ کس اہل سنت نے کی اتنی ہمت یہ کس شیر ملت نے کی اتنی جرأت
کہ ڈھائی ہے ان کے سروں پر قیامت پڑا تہلکہ ان میں اور خوف ودہشت

کیا دودھ کا دودھ پانی کا پانی
نہ باقی رکھی نام کو لن ترانی

یہ کس نے کی اس دور میں دین کی نصرت یہ کس نے بچھایا ہے فرش ہدایت
بچایا ہزاروں کا ایمان وملت چھڑایا ہزاروں سے شرک اور بدعت

کرائی انہیں سیر گلزار سنت
دکھائی انہیں راہ دین و شریعت

یہ کس کی ہے ذات گرامی وعالی یہ ہے کون ترہت میں ملت کا والی
یہ ہے کون باغ شریعت کا مالی بساط جہاں نیست ازمرد خالی

قیامت تک اس دیں کے حامی و ناصر
رہیں گے بعون خداوند قادر

ہزاروں بزوں کو ہے اک شیر کافی یہی اہل حق کی تمثیل وافی
ہے اک سنی صد ہا شیاطیں کا نافی ہزاروں کی بیماری دین کا شافی

یہ جو لکھا میں نے حق و بجا ہے
ہوا بارہا ایسا اور ہو رہا ہے

میں لکھتا ہوں اب اس کا اسم گرامی ہوا جو کہ ترہت میں سنت کا حامی
بیاں گر کروں اس کے اوصاف سامی بزودے مسدس نیابد تمامی

سنو عبد رحمن ہے نام معظم
محبی لقب ہے معزز مکرم

ہوا جب کہ فتنہ بپا نجدیوں کا کیا بے دھڑک اہل سنت پہ دھاوا
یہ سمجھے کہ میدان خالی ہی ہو گا کرو خوب چل کے ضلالت کا افشا

سبھی حوصلے دل کے اپنے نکالو
جسے پاؤ اس کو وہابی بنالو

نہیں ہے یہاں کوئی سنت کا واقی دے جام ضلالت ہمیں ایسا ساقی
نہ رہ جائے ارماں کوئی جس سے باقی سمجھ لیں گے جب ہو گا یوم التلاقی

نہ ہے ہم کو خوف خدا و پیمبر
نہ اس سر زمیں پر کوئی دین کا یاور

مگر ایک ہی شیر سنت تھا اس جا معاً نعرہ یا نبی اس نے مارا
فلک کیا کہ عرش بریں گونج اٹھا ادھر اس کا نعرہ مدینہ میں پہنچا

فلک سے ملک اترے بہر اعانت

ادھر سے ہوئی شاہ عالم کی نصرت

خدا کے غضب اور قہر نبی کی
گری نجدیوں کے ذخیرے پہ بجلی
جلا خرمن شر رہا کچھ نہ باقی
ہوئی اہل باطل کی برباد مٹی

پس از بہر دفع ندامت خجالت
ہوئی یاوہ گوئی پہ مائل طبیعت

مجبی سنان زبان و قلم سے
ہو اس کے آمادہ رب کے کرم سے
بھر اسب کے دامن کو خون الم سے
ہے وابستہ فتح و ظفر اس کے دم سے

بطالت سے اپنی پریشان ہوئے سب
ضلالت سے اپنی پشیماں ہوئے سب

مگر بغض ہے نجدیوں کو حیا سے
بھرے ان کے سینے ہیں ظلم وجفا سے
نہیں ان کا اقرار خالی دغا سے
نہیں باز آتے یہ اپنی ادا سے

جو عاجز ہوئے ہاں میں ہاں ہیں ملاتے
رہائی جو پائی تو پھر اپنی گاتے

نہیں ان کو اک حال پر استقامت
بدلتا ہے رنگ ان کا ساعت بساعت
نہیں راستی راست گوئی کی عادت
بھری ان کی طینت میں ناز شرارت

اٹھاتے ہیں دیں میں نئے فتنے ہر دم
سمجھتے ہیں ہر کام سے اس کو اقدم

نئے شعبدے ان کے افسوں نرالے
چلاتے ہیں ان پر جو ہیں بھولے بھالے
جو کم علم سنی ہیں دیہات والے
یہ اکثر دکھاتے ہیں ان کو رسالے

اگر ان پہ ایمان لائے تو لائے
وگرنہ تذبذب کے میدان میں آئے
رسالے کی تعریف اللہ اکبر کہ ہے یہ احادیث و قرآن کا دفتر
چڑھاتے مصنف کو ہیں آسماں پر کہ اس کا نہیں علم میں کوئی ہمسر
رسالہ جو دیکھو تو سنت کا قاطع
مصنف کو دیکھو تو شیطان کا تابع
سنی جب مجی نے پوری کہانی کہ گزری ہے حد سے بس اب لن ترانی
ی ہ اغوامیں بے شک ہیں شیطان ثانی ہزاروں کے مذہب پہ پھیرا ہے پانی
ہوا مستعد اور یہ کی اس نے نیت
بچاؤ کسی طور مولٰی کی امت
مگر اب کرو کوئی تدبیر ایسی نہ ہرگز کبھی سر اٹھائیں یہ مغوی
رہیں ان کے فتنوں سے محفوظ سنی نہ دیکھیں کبھی راہ بدمذہبی کی
عقائد مسائل سے ان کو خبر ہو
نہ پھر ان پہ بدمذہبی کا اثر ہو
ولیکن ہو تدبیر اس کی بعجلت کیا جائے یہ کام باشان وشوکت
اثر اس کا ہر قلب میں ہو بکثرت نہ بہکیں رہ شرع سے اہل سنت
مدد ہو حبیب خدا کی جو شامل
نہیں اس کا اتمام دشوار و مشکل
ہوا اس میں غلطاں و پیچاں مجیٰ کیا جان نثاران سنت سے شوریٰ

ہوئے متفق اس پہ ادنیٰ واعلیٰ　　کہ ہو منعقد مذہب حق کا جلسہ
شریک اس میں ہوں وارثان پیمبر
زمانے میں جن کا نہ ہو کوئی ہمسر

خزان فتن کی ہے رخصت کی باری　　بہار سنن کی ہے آتی سواری
ہے چھڑکاؤ کرنے کو ابر بہاری　　نسیم سحر کی عجب عطر باری
صبا نے چمن میں ہر اک کو ندا دی
کہ تیار ہو آ گیا وقت شادی

بچھا مخمل سبز کا فرش ہر جا　　چمن میں ہوا شادمانی کا چرچا
مسرت سے ہر ایک غنچہ تھا ایسا　　نہیں اپنے جامے میں پھولا سماتا
بفرط مواجید ہر شاخ گل کی
یہ حالت کہ بس اب زمیں پر گرے گی

کہیں بلبل خوشنوا کے ترانے　　کہیں صلصل دلربا کے ترانے
کہیں طوطی خوش ادا کے ترانے　　کہیں قمری نغمہ زا کے ترانے
چمن میں مسرت کا تھا شور برپا
جدھر دیکھئے شادمانی کا چرچا

غرض صورت حل مشکل نمایاں　　ہوئی غیب سے باشکوہ فراواں
ہوا جلسۂ اہل سنت کا ساماں　　بتوفیق مشکل کشا سے ہر انساں
وہ ہر ایک مشکل کو کرتا ہے آساں
نہ ہو کوئی رحمت سے اس کی ہراساں

ہوئی اشتہاروں کی چھپ کر اشاعت	سنی سنیوں نے جو تازہ بشارت
مسرت ہوئی ان کو بے حد وغایت	کہ آتا ہے اب وقت خیر وسعادت
وہ وقت مبارک خدا جلد لائے
کہ ہر اہل سنت مراد اپنی پائے
کروں حال ترہت میں کیا خوش بیانی	ٹپکتی تھی ہر بیت سے شادمانی
ہدایت کی ہوتی ہے اب حکمرانی	برستا ہے اب نورو رحمت کا پانی
زمیں نے سنا ذکر دیں مجھ پہ ہوگا
تو چرخ بریں پر دماغ اس کا پہنچا
مکانوں میں اپنے ہر اک اہل سنت	بجاتا تھا حظ و مسرت کی نوبت
ہوئی اہل فتنہ پہ برپا قیامت	عجب ان کی صورت عجب ان کی حالت
بعون الٰہی با مداد حضرت
اب آتی ہے اس دین حق کی حمایت
مجبیؔ نے ہر عالم دیں کو لکھا	کہ پوکھریرے میں دین حق کا ہے جلسہ
اواخر میں ماہ صفر (۱۳۲۴ھ) کے وہ ہوگا	یہاں کا سفر آپ کیجئے گوارا
یہ ہے کار دینی ضرور آیئے گا
ہدایت شریعت کی فرمایئے گا
غرض یہ کہ تشریف لائے وہ فاضل	نہیں جن کا ہندوستان میں مماثل
ٹھہرتا نہیں جن کے سایے سے باطل	زیارت سے جن کی ہوں آثام زائل
سنو ان کے لکھتا ہوں اسمائے سامی

جو تشریف لاکر ہوئے دیں کے حامی

محدث، مفسر، فقیہوں میں نامی وصی احمد ان کا ہے اسم گرامی
ہے تحدیث کی ان پہ بے شک تمامی شب وروز رہتے ہیں سنت کے حامی

لرزتے ہیں گمراہ صورت سے ان کی
خصوصاً وہابی و نجدی و ندوی

وہ تدریس میں فی زمانہ ہیں یکتا وہ افتا میں رکھتے نہیں مثل اپنا
ہے گرچہ کمال ان کو ہر علم وفن کا مگر ہیں احادیث پر جان سے شیدا

شب و روز کرتے ہیں دیں کی حمایت
مٹاتے ہیں دنیا سے شرک و ضلالت

فیوض ان کے جاری رہیں تاقیامت رہیں وہ زمانے میں باصد کرامت
بڑھے عمر ان کی رہیں وہ سلامت ملے حشر میں عزو قرب وزماعت

وسیلے سے اپنے نبی کے الٰہی
دعا ہو یہ مقبول اس پُر گنہ کی

لقب جن کا قاضیؔ وہ ممدوح عالم ہے عبد وحید ان کا نام مکرم
حمایت میں رہتے ہیں سنت کی ہر دم سمجھتے ہیں ہر کام سے اس کو اقدم

کیا صرف مال کثیر اور ہیں کرتے
غوی و شقی نام سے ان کے ڈرتے

وہ ہیں چرخ تقریر کے بدرانور نہیں گفتگو میں کوئی ان کا ہمسر
قضارا کوئی ان سے باطل کا یاور ہوا جب مکالم گیا منہ کی کھاکر

بہاری کو آئی یہ نوبت ہے اکثر
ہوا پیش قاضی زبر زیر ابتر

انہیں نے بعون وبتوفیق باری کیا مطبع دیں کو پٹنے میں جاری
کہ شائع ہو اک پرچۂ ماہواری ہمیشہ رہے اس سے سنت کی یاری

ہے قاضی کے دم سے یہ مذہب کی نصرت
فیوض ان کے دائم رکھے رب عزت

جو ہیں دیں کے عالموں میں مکرم ہے عبد السلام ان کا نام معظم
وہ لاریب ہیں حلم وخلق مجسم شریعت طریقت کے ناصر ہیں ہر دم

جبل پور کیا ہند میں ان کا ڈنکا
گورمنٹ میں بھی ہے اعزاز ان کا

ہے وعظ اور تدریس میں جن کی شہرت جو ہیں قالع بیخ شرک وضلالت
اگرچہ ہے الور میں ان کی سکونت مگر عام ہے ہند بھر کو ہدایت

وہ مولی علی پر ہیں قربان وشیدا
الٰہی ہو دیدار ان کو علی کا

ہوا اہل بدعت کا منہ جن سے کالا ہدایت رسول ان کا نام والا
شریعت کا ان سے ہوا بول بالا ہوا شرک وبدعت کا ان سے ازالہ

وہ ہیں شیر سنت وہ ہیں دیں کے رہبر
نہیں واعظوں میں کوئی ان کا ہمسر

جو ہیں حامی دین وشرع مطہر ہے عبد العزیز ان کا اسم موقر

خرابی ہے ان سے ضلالت کو یکسر　　　وہابی لرزتے ہیں نام ان کا سن کر
وہ ہیں عالم و ناصر اہل سنت
وہ ہیں دافع جہل و ظلم و ضلالت

ہر اک اہل بدعت کو جس سے حسد ہے　　　سبھی جانتے ہیں وہ عبد الاحد ہے
وہ حامی شرع حبیب صمد ہے　　　ہر اک وقت اس پر خدا کی مدد ہے
وہ عالم وہ واعظ وہ رافع ضرر کا
وہ فرزند ہے فاضل نامور کا

مشائخ میں ہے جو گرامی و نامی　　　ملا عین حق اس کا نام گرامی
وہ واعظ وہ حافظ وہ ذی قدر سامی　　　وہ ملت کا ناصر وہ سنت حامی
بلا شک وہ قتال اہل فتن ہے
علی گنج سیوان میں اس کا وطن ہے

حسب اور نسب میں وہ ہے پر شرافت　　　ملا اس کو اعزاز و فضل سیادت
ہوا اس سے ارشاد جاری بکثرت　　　مٹا اس سے ترہت میں داغ ضلالت
مریدوں کو اس کے ہو بے حد بشارت
ملا ایسا مرشد زہے ان کی قسمت

ترقی دین کی ہے فکر اس کو ہر آں　　　اسی میں وہ رہتا ہے ساعی و کوشاں
ہوا خرمن نجدیت اس سے سوزاں　　　وہابی ہوئے اس سے نالاں پریشاں
مدام اس کا جاری رہے بحر فیضاں
شریعت کی اس سے بڑھے شوکت و شاں

مریدین بھی اس کے بمقدار طاقت کریں سنت مصطفی کی حمایت
نہ چھوڑیں نہ چھوڑیں صراط ہدایت رہے دین حق پر انہیں استقامت
طفیل شہ ملک عز و کرامت
دعا ہو یہ مقبول اے رب عزت
وہ فیروزآبادی زمانے میں اشہر گ ریزاں ونالاں ہیں جن سے ستم گر
وہ فرار ہوتے ہیں نام ان کا سن کر سمجھتے ہیں جو شیخ نجدی کو رہبر
غنیمت ہیں وہ واعظاں زماں میں
بہت ان کی شہرت ہے ہندوستاں میں
ہے ترہت میں عبدالصمد بس غنیمت کہ کرتا ہے دن رات وعظ و نصیحت
وہ بے شک ہے پروانۂ شمع سنت ہے دینی تصلب اسے بے نہایت
وہ ذی علم و شیدائے اہل ہدایت
وہ سرکوب اعدائے ایمان و ملت
شرف ایسے جلسے کی شرکت کا حاصل کیا ہے ضیاؔ نے بھی بروجہ کامل
نہیں تاب لکھنے کی اس کے فضائل نظیر اس کی دنیا میں ملنا ہے مشکل
وہ رحمت برستی تھی رحمن کی اس پر
بیاں اس کا کرنا ہے طاقت سے باہر
نزول ملائک تھا اس جا برابر تھا انوار رحمت سے جلسہ منور
بٹا خوب انعام لطف پیمبر بھرے دامن دل میں رحمت کے گوہر
مقدر میں جن کے لکھی تھی شقاوت

نہ پائی انہوں نے یہ دینی سعادت

جدھر دیکھئے تھا ہدایت کا چرچا ضلالت پہ لعنت ہر اک کر رہا تھا

ظفر کے پھریرے میں وہ لہر پیدا جو تھی اشقیا کے لیے تیر بھالا

سماں قابل دید تھا اس گھڑی کا

بیاں میں نہیں وہ کسی طور آتا

عیاں کیا کروں حال اہل ہوا کا گئے بھول بالکل وہ سابق کا چرچا

سروں پر وہ کوہ الم پھٹ پڑا تھا کہ سر جس سے ہرگز کسی کا نہ اٹھا

شرور و فتن ان کے تنگ ان سے آئے

انہوں نے بھی ان سے یہی لطف پائے

بطالت کو دیکھو تو وہ نیم جاں ہے لب اہل باطل پہ آہ وفغاں ہے

خباثت پریشاں ونالہ کناں ہے خبیثوں میں باقی نہ تاب وتواں ہے

ضلالت کا ملتا نہیں اب نشاں ہے

بتائیں وہابی کہ اب وہ کہاں ہے

گھرا ابر ارشاد سے آسماں ہے بھرا آب رحمت سے اس نے جہاں ہے

ہوا اس سے تر رشد کا بوستاں ہے ہر اک پھول اس بیت سے تر زباں ہے

ضلالت کا ملتا نہیں اب نشاں ہے

بتائیں وہابی کہ اب وہ کہاں ہے

ہوا شرک وبدعت سے خالی جہاں ہے نہ باقی وہ اب کفر کی داستاں ہے

شقاوت پہ ہر اک نفریں کناں ہے غوایت میں باقی نہ روح وروان ہے

ضلالت کا ملتا نہیں اب نشاں ہے
بتائیں وہابی کہ اب وہ کہاں ہے

بھرا ارشد سے سینۂ مومناں ہے
ہوا آج ترہت کی رحمت رساں ہے
سراپا ہدایت سے مملوزماں ہے
ہر اک اہل سنت کی یہ داستاں ہے
ضلالت کا ملتا نہیں اب نشاں ہے
بتائیں وہابی کہ اب وہ کہاں ہے

سنو مجھ سے تحت الثریٰ میں وہ پہنچی
برستی ہے آگ اس پہ قہر خدا کی
اسی آگ کی پاؤں میں ہے بیڑی
نہ ہرگز رہائی اسے جلد ہو گی
وہابی جدائی سے اس کی مریں گے
ملاقات جلد اس سے جاکر کریں گے

غرض ہر یک ازعالمان شریعت
باخلاص واکرداباب نصیحت
زقرآں واخبارو فقہی روایت
باظہار آورداحکام ملت
بیانات تھے ان کے آیات رحمت
سنو مختصر ان کی اب مجھ سے حالت

کوئی یوں تھا ارشاد حق سے سخن گو
جو پکڑے گا غیر رہ مومناں کو
توہم کریں گے سپرد اس کو وہ جو
کیا اختیار اس نے اور اس کو سن لو
جہنم میں ۔۔لیں گے اس کو مقرر
وساءت مصیرا ہے وہ نار اکبر

ملی ہے جنہیں خاص ایمان کی دولت
انہیں سے یہ فرماتا ہے رب عزت

کرو میری اور مصطفی کی اطاعت اولی الامر کی بھی باخلاص ورغبت
ہے حاصل جنہیں اجتہاد و فقاہت
وہی ہیں اولی الامر اے اہل بدعت
جسے شک ہو تفسیرین عالم کی چھانے فقیہوں کی تقلید کو فرض مانے
کیا ان کی طاعت کو واجب خدا نے پھرا جو خدا سے وہ کیا اس کو جانے
اسے اعتبار ان پر آئے تو کیوں کر
جو رکھتا ہو خود تہمت کذب حق پر
وہابی ہی کہہ دیں یہ ہے بات کیسی یہ ملت ہے جھوٹوں کی ہیہات کیسی
پھر ان سے ہماری مدارات کیسی کلام ان سے کیسا ملاقات کیسی
خدا کو بھی جھوٹا جو جانے وہ کیسا
وہ جھوٹا ہے اور اس کا مذہب بھی جھوٹا
ارے بد نصیبو خدا سے ڈرو تم کلام خدا کو نہ جھوٹا کرو تم
نہ شعلوں سے قبروں کو اپنی بھرو تم یقینا سمجھ لو اسے اے خرو تم
نہیں کوئی سچا برابر خدا کے
وہ سچا کلام اور رسول اس کے سچے
کوئی کہہ رہا تھا کہ قال الرسول بچو بدعتی سے نہ دو اس کو قابو
اگر راہ میں پاؤ بد دین بدخو تو بچ کر کنارے کو ہو جاؤ یک سو
اگر تم نے توقیر کی بدعتی کی
تو اسلام ڈھانے پہ امداد ٹھہری

صحابہ کے بعد آئیں گے لوگ ایسے گھٹائیں ان کو برا بھی کہیں گے
اگر پاؤ تم ایسے شیطاں کے چیلے نہ عقد ان سے کرنا کہ ہیں غیر دیں کے
نہ کھانا نہ پینا تم ایسوں سے مل کر
نماز ان سے مل کر نہ پڑھنا نہ ان پر
سنو مجھ سے معنی ہوئے یہ خبر کے کہ گمراہ وبد دین ہیں دشمن تمہارے
یہ لیتے ہیں ایمان یہ دیتے ہیں دھوکے یہ روباہ زادے یہ دجال بچے
جو ہیں دار قطنی حدیثوں پہ حاوی
وہ ہیں ابن مسعود سے اس کے راوی
یہ قول امام ایک کی تھا زباں پر نہ ہاتھوں کو چنچل بچھیروں کی دم کر
نہ سینے پہ رکھ تو کلیجہ پکڑ کر نہ اسے مقتدی پڑھ کے منہ آگ سے بھر
نہ آمین بالجہر کا مرتکب ہو
ہمیشہ ان افعال سے مجتنب ہو
کوئی مذہب حق کے کرتا مدائح کوئی دین باطل کے کہتا قبائح
کہیں اہل سنت کو ہوتے نصائح کہیں اہل بدعت کے کھلتے فضائح
کوئی حمد باری میں رطب اللساں تھا
کوئی نعت خوانی سے شیریں زباں تھا
کسی کا بیاں معجزات پیمبر کسی کا بیاں مدحت آل اطہر
کسی کا بیاں مدح اصحاب انور اماموں کا کرتا کوئی وصف ازہر
خصوصاً امام الائمہ کی مدحت

بیاں کر رہے تھے غلامان حضرت

کوئی منع میلاد مولیٰ کا فتوی لکھا تھا جو گنگوہی نے اس کو پڑھتا
کہ اے حاضریں دیکھ لو یہ ہے لکھا کہ یہ فعل ہے فعل کفار جیسا

کنھیا کا واں سانگ ہے سال پیچھے
بنائے ہیں یہ سانگ ہر روز تم نے

سنو اس کے آگے یہ اس نے بکا ہے کہ یہ فعل ممنوع اور ناروا ہے
ابھی کیا ہے آگے بہت کچھ لکھا ہے غرض مرتے دم شرک پر دم لیا ہے

مسلم ہے سب اغویا کا یہ فتوی
اکابر نے ان کے لکھا اس کو سچا

غرض پانچ دن تک یہ جلسہ ہوا تھا شب و روز اس میں رہا دیں کا چرچا
شمار اس میں تھا چھ ہزار اہل حق کا نہیں اس سے کم بلکہ تھے کچھ زیادہ

شریک اس میں تھے لوگ بنگال تک کے
اور آئے تھے سرحد نیپال تک کے

تھے محو ایسے سننے میں احکام دین کے کہ کھانے سے پینے سے بھی بے خبر تھے
وہ آتے تھے سورج نکلنے سے پہلے نہیں پہلے جاتے تھے وہ نصف شب سے

امور ضروری اگر پیش آتے
تو ناچار جلسے وہ لوگ جاتے

ہر اک اہل بدعت پہ تھا رعب طاری زیادہ بڑھی اس کی جب بے قراری
تو اک رائے پوری نے کی ہوشیاری بنا سنی اور دل میں ابلیس ساری

ہوئی وعظ گوئی پہ مائل طبیعت
اجازت نہ ملنے پہ کھولی حقیقت
کیا ذکر امکان کذب خدا کا   کہ اس میں نہیں کوئی بھی استحالہ
کیا اس کا بطلان قاضی نے ایسا   کہ منصف جو ہوتا تو خاموش رہتا
مگر خامشی کے نہیں ہیں یہ عادی
بکے جائیں گے گرچہ ہو بات الٹی
طبیعت ہوئی بعض کی اس پہ مائل   کوئی ان میں ناقص کوئی ان میں کامل
ہم اپنے وہاں کے بلاتے ہیں فاضل   ہوں احناف کے ان کے عالم مقابل
ہوئی جب یہ درخواست منظور ان کی
نہ وہ ان کی ہمت نہ وہ گفتگو تھی
یہ گپ ان کی تھی جو اڑائی انہوں نے   یہ گھر بیٹھے بے سر کی گائی انہوں نے
نہ پھر کچھ بھی تیزی دکھائی انہوں نے   نہ پھر کوئی جرأت جتائی انہوں نے
ہوئے گرچہ چہ سنی بہت اس میں ساعی
مگر اہل باطل سے میدان تھا خالی
ہے کس عالم اہل باطل کا پتّا   مقابل ہو جو عالم اہل حق کا
نہ اب تک ہوا ہے ابد تک نہ ہو گا   رہے گا انہیں کا سدا بول بالا
گیا آتے ہی حق کے باطل کا چرچا
کہا حق نے باطل کو کان زھوقا
سنو خیر خواہوں کی دینی نصیحت   بنو سب کے سب اہل سنت جماعت

ہے سچا انہیں کا بحق دین وملت　　　انہیں کے ہیں حصے میں نعمائے جنت

سویرا ہے اب بھی بطالت کو چھوڑو
طریق ضلالت سے منہ اپنا موڑو

زمانہ میں بدعت کی ہو جب ترقی　　　جو اس وقت ہو سنت شہ کا حامی
تو ہو سو شہیدوں کا اجر اس کو حتمی　　　یہ ہے حکم و فرمان محبوب باری

جو ہیں حضرت بوہریرہ صحابی
انہیں سے ہوئے بیہقی اس کے راوی

ظہور علامات قرب قیامت　　　بہت ہو چکا اور ہو گا بکثرت
مگر اس زمانے میں اے اہل سنت　　　نہیں اس سے بڑھ کر ہے کوئی علامت

کہ رخصت ہوا علم پھیلی جہالت
گیا صدق و حق اور آئی بطالت

بہت کم زمانے میں ہے علم نافع　　　خرابی و زشتی دینی کا دافع
ضلالت کے بدعت کے داغوں کا رافع　　　بنائے شرور شیاطیں کا قالع

فضیلت کی دستار دو حرف پڑھ کر
بندھی اور کھلا اجتہادوں کا دفتر

مگر جس کے توفیق باری ہے شامل　　　ہوا جب کہ تعلیم پا کر وہ فاضل
تو احقاق حق اور ابطال باطل　　　وہ کرنے لگا اس کو بروجہ کامل

ولیکن بہت کم ہیں دین دار ایسے
ہزاروں میں ہوتے ہیں دو چار ایسے

ہو امیری تحریر سے خوب زاہر نہیں امر مخفی یہ ہے سب پہ ظاہر
کہ جاہل سا جاہل بنا آج ماہر بتا تا ہے اپنی نجاست کو طاہر
اسی میں وہ دن رات ساعی ہے جاں سے
کہ معدوم ہو ملت حق جہاں سے

سنو حافظ دین خدائے جہاں ہے مددگار اس کا شہ مرسلاں ہے
کرے اس کو معدوم کس کی یہ شان ہے مٹائے اسے کس کی تاب وتواں ہے
نہ یہ دین مٹا ہے نہ ہرگز مٹے گا
جو اس کو مٹائے گا ہو گا وہ رسوا

یہ کیوں رائے پوری میں آئی بطالت ہوئی مذہب حق سے کیوں اس کو نفرت
اسی طرح اوروں کی اس طور حالت ہوئی کیوں سمجھتے ہو اے اہل سنت
نہ کچھ روز پہلے تھے ایسے کرشمے
نہ دیکھے سنے تھے کبھی ایسے چکمے

یہی ہے سبب جس سے واقف ہو تم بھی کہ ہے نام کے مدرسوں کی ترقی
ہر اک مدرسہ کو سمجھتے ہو دینی نہ جانچا کسی کو نہ کوشش ہے اس کی
نہ سوچا نہ سمجھا جہاں جی میں آیا
وہاں نام لڑکوں کا اپنے لکھایا

کیا بعض نے غور اور اس کو سوچا بچے ان مدارس سے لڑکا ہمارا
کہ ہو دخل جن میں کسی غیر دیں کا کہ گمراہ بننے سے جاہل ہی اچھا
جزا دے الٰہی بہت خوب سوچے

مگر نجدیوں کے پرکھنے میں چوکے

جو دشمن ہیں تقلید اہل ہدی کے　　انہیں کو ہیں اکثر وہابی سمجھتے

وہابی مقلد بھی ہوتے ہیں جیسے　　یہی دیوبند اور گنگوہ والے

نمازیں بھی پڑھتے ہیں احناف جیسی

بتاتے ہیں ملت بھی اسلاف جیسی

مگر دین حق پر یہ کرتے ہیں حملے　　ہر اک بات میں سو ضلالت کے جملے

فریبوں کے جبے دغاؤں کے شملے　　یہ نجدی کے پچھلے ہیں اس سے بھی آگے

کئے یہ سمجھ کر مدارس بھی جاری

کہ ہو گمرہی ان سے دنیا میں ساری

سنیں غور سے اس کو ترہت کے سنی　　ضرورت ہے تم سب کو اک مدرسے کی

جہالت کی مہلک وبا تم میں پھیلی　　ازالے میں اس کے جو کی تم نے سستی

تو پھر خاتمہ دین و ایماں کا جانو

جو کہتا ہوں میں اس کو تم راست مانو

وہابی ہوئے کتنے اور ہو رہے ہیں　　ہیں کم ایسے ثابت قدم جو رہے ہیں

شب و روز ایمان و دیں کھو رہے ہیں　　یہ طرہ کہ پھر بے خبر سو رہے ہیں

بہت دن ہے باقی ہو بیدار اب بھی

بہت سو چکے تم ہو ہوشیار اب بھی

کرو مل کے اک مدرسہ دیں کا جاری　　کہ بنیان مذہب کی ہو استواری

ہو پڑھ لکھ کے اولاد عالم تمہاری　　رہے فیض جاری بتوفیق باری

یہ فیضان دینی ہمیشہ رہے گا

ہدایت کا جاری یہ دریا رہے گا

ہے جلسے سے اس کی زیادہ ضرورت وہ فوری ہے اس کی ہے دائم افاضت
رہے مہتمم عالم اہل سنت مدرس بھی ہوں اہل سنت جماعت

تو پھر مہر دین آسمان ہدی پر
ہمیشہ رہے گا درخشان و انور

بناؤ تم اس میں مجیٰ کو رہبر کہ ترہت میں ہے بس وہی دیں کا یاور
حمایت میں اس سے نہیں کوئی بڑھ کر وہ ہے جان سے شیدائے شرع پیمبر

الٰہی تو توفیق دے ان کو ایسی
کہ رغبت ہو ہر ایک کو علم دیں کی

جو باقی ہیں اس دور میں دیں کے حامی غنیمت ہے ایسوں کی ذات گرامی
کرے پیروی ان کی ہر ایک عامی انہیں کی کرے مرتے دم تک غلامی

انہیں کی اطاعت سے اے اہل سنت
ملے گی تمہیں دین و ایماں کی دولت

پے اہل حق جشن ملت مبارک پے دین حق نصر سنت مبارک
اعانت مبارک حمایت مبارک نمایاں چنیں فتح ونصرت مبارک

فطوبیٰ لکم ایھا المومنا
وبشریٰ لکم ایھا الموقنونا

قیام قیامت تک اے رب عزت ترقی کرے روز افزوں ہدایت
رہے سبز و شاداب گلزار سنت نہ باد مخالف سے پائے اذیت

ہوں گھر گھر علوم وہدایت کے چرچے
کریں اہل حق ایسے ہر روز جلسے

ہوئی جن کی جلسے میں مالی اعانت　　ہوئی جن کی جانی و جسمی مشقت
ہوئی جن کے باعث یہ سنت کی نصرت　　ہوئی جن کی مہمان نوازی میں شرکت

صراط ہدایت پہ قائم رہیں سب
دعائے ضیاؔ ہو یہ مقبول یارب

بیان جلسۂ اہل سنت بنارس بطور اختصار وحال

تباہی ندوہ تباہ کار

جو ترہت سے رخصت ہوئے دین کے رہبر　　تو تشریف لائے وہ قاضی کے گھر پر
وہ ایام تھے نور رحمت کے مصدر　　وہ تھے کان خیر و سعادت سراسر

کہ ناگہ بنارس سے دو تار آئے
خبر جلسہ دیں کے ہونے کی لائے

کہ شہر بنارس میں باعون مولیٰ　　اولوالعزم دربار سنت کا ہوگا
یہ ہے سنیاں بنارس منشا　　کہ تکلیف آنے کی کیجئے گوارا

بغیر آپ کے آئے دیں کی حمایت
نہ ہوگی سنیں عالمان شریعت

سنا جب یہ مژدہ تو فورا یہاں سے　　روانہ ہوئے اور بنارس میں پہنچے
گوارا کیے خود مصارف سفر کے　　مقابل میں دیں کے نہ تھے کچھ سمجھتے

بہی خواہ اسلام ہوتے ہیں ایسے

شریعت کے خدام ہوتے ہیں ایں۔

پہنچ کر وہاں دین حق کی حمایت — کئی روز تک کی بصد شان وشوکت
انہیں نے نہیں صرف کی دیں کی نصرت — بنارس کے بھی عالموں کی تھی شرکت

وہ عالم بھی کیسے زمانے میں نامی
طوالت ہو لکھوں جو اسمائے سامی

فراہم یہاں بھی بہت ہوتے سنی — ہزاروں کی شرکت تھی اس جلسے میں بھی
باخلاص سنتے تھے وہ پند دیں کی — کسی اور جانب توجہ نہ ہوتی

شب و روز اسی میں وہ مشغول رہتے
وہ غافل تھے دنیا سے اور ماسوا سے

ان ایام میں جلسۂ ندوہ بھی تھا — مگر اس کا ارمان قلبی نہ نکلا
جو تھے اس کے بانی جو ہیں اس پہ شیدا — وہی چند سر جوڑے بیٹھے تھے اس جا

عوام اس سے معرض رہے اور عالم
کھلے تھے زمانے پر اس کے مظالم

کیا اپنا منصب ادا سنیوں نے — کہ ندوے کے حالات واطوار کھولے
بسعی تمام اشتہاروں کے روسے — یہ ندوے سے خواہاں ہوئے گفتگو کے

کہ تحقیق حق پر کمر چست باندھے
ادھر آئے حق سمجھے جھگڑا نہ باندھے

نکالے نہ کچھ اس میں حیلے حوالے — نہ اس غرض دینی کو باتوں میں ٹالے
ہلاکت سے اپنے کو اب بھی نکالے — وہ اب بھی طریق ورہِ اصفیا لے

جو پکڑے وہ راہ ہدایت کا ڈنڈا
تو ہو پار بیڑا بافضال مولیٰ

معائب مفاسد کو اپنے نکالے — خصائل عقائد کو اپنے سنبھالے
شریک اس میں جتنے ہیں طغیان والے — نکالے انہیں اور بنا حق کی ڈالے

خرابی ہوئی جتنی اس کی اشاعت
کرے پھر یہ ہو مجلس اہل سنت

دے اشتہارات ہاتھوں میں ان کے — کہ ندوے کے قائم ہیں جن سے کرشمے
کہ شاید خدا ان کو توفیق بخشے — ہدایت پہ آئیں نہ پھیلائیں فتنے

مگر کون سنتا ہے حق کی صدا کو
بلاشک یہ بھولے ہیں روز جزا کو

نہ چونکا کوئی ان سے لیکن قضارا — جہاں دیں کے عالم تھے تشریف فرما
سلیمان پھلواری آئے اس جا — لگا ہونے آپس میں ندوے کا چرچا

کہا ہے وہ باطل میں کرتا ہوں توبہ
لیا میں نے احمد رضا کا طریقہ

وہ احمد رضا خاں زمانے میں یکتا — کیا رفض و تفضیل وندوہ کو رسوا
توہب کی جڑ کو اسی نے اکھیڑا — اسی سے دبا قادیانی کا فتنہ

وہ بے شک مجدد ہے چودہ صدی کا
کیا اس نے شرع پیمبر کو زندہ

نہیں فاضلوں میں کوئی اس سے اعلیٰ — وہ ممدوح ہے عالمان عرب کا

وہ محسودان کا جو ہیں دیں کے اعدا　　وہ محمودان کا جو ہیں دیں پہ شیدا
ہے اسلام اور مسلمین کا وہ سید
بنائے شریعت کا ہے وہ مشید
ہوئی بارہا گفتگو اس طرح کی　　نہ پیمان پہ قائم رہا کوئی ندوی
خدا دے سلیمان کو توفیق ایسی　　کہ تا زیست توڑیں نہ توبہ کو اپنی
ہے شکر خدا مٹ گیا اس کا سب شر
فقط نام باقی ہے وہ بھی بدی پر
بہت روز حاصل کیا مال دنیا　　بہت روز برپا کیا شور و فتنہ
ہزاروں کے اسلام و دولت کو کھویا　　ہوا طشت از بام اب مکر ندوہ
کہاں تک چھپے رہتے ہیں شر و مکائد
بنا چلتی کب تک کہ مبنیٰ تھا فاسد
جو اس شوخ کافر پہ مرتے تھے ہر دم　　فدا جان و دولت کو کرتے تھے ہر دم
محبت کا دم اس کی بھرتے تھے ہر دم　　فراق و جدائی سے ڈرتے تھے ہر دم
انہیں ہو گئی اس سے ایسی عداوت
کہ اب نام سے اس کے ہوتی ہے نفرت
ہوئی ندوہ اب در بدر خوار ایسی　　خبر تک نہیں پوچھتا کوئی اس کی
نظر سے گری اور ہوئی سب میں خواری　　نہ وہ ترچھی چتون نہ وہ اونچی چوٹی
وہ جب تک رہی رفع حاجت کے قابل
طبیعت رہی اس پہ یاروں کی مائل

اڑا رنگ گلگونۂ مکر واغوا　　کھلا جعل سازی کا پورا کرشمہ
ہوا حالت اندرونی کا افشا　　رہے چند ہی لوگ اب نام لیوا
چھپائے سے چھپتا نہیں زور باطل
پسند اس کو کرتا نہیں کوئی عاقل

بس اب کوئی دم کی یہ ندوہ ہے مہمان　　ہیں آثار اب جاں کنی کے نمایاں
علاج اس کا کرکے ہوئے وہ پریشاں　　کہ تھا جن کے عیش وگزر کا یہ ساماں
مگر کام آئی نہ تدبیر و حکمت
نہ سوجھی کوئی جان بچنے کی حرفت

جنہوں نے کیا اس کو معدوم وغارت　　خدا ان کو دے اجر بے حد وغایت
اکھیڑا ہے بیخ فتن کو بہت　　بچایا ہے صدہا کا ایمان و دولت
جو یہ کشت دیں کی نہ کرتے سقایت
نہ رہتی بلا ریب اس میں نضارت

الٰہی تصدق میں تو مصطفی کے　　گنہ جتنے ہوں بخش دینا ضیاؔ کے
بچانا فتن سے تو روز جزا کے　　اٹھانا مجھے ساتھ میں اولیا کے
شرور شیاطیں سے محفوظ رکھنا
نبی کی محبت سے محظوظ رکھنا

قطعۂ تاریخ تصنیف

از: عالم جلیل فاضل نبیل جناب مولانا مولوی حامد رضا خاں صاحب خلف سعید امام اہل سنت مجدد دین وملت حضرت فاضل بریلوی زید کرمھما

پڑھی جس نے یہ نظم عالی و دل کش | تو بے ساختہ اس نے کی مدح و تحسیں
کہ ہر شعر اس کا ہے عقد ثریا | ہیں کان فصاحت تمامی مضامیں
جو ہر سطر میں اس کے زیب وضیا ہے | کہاں کہکشاں میں ہے وہ نور و آئیں
حقیقت میں لکھی ہے یہ نظم ایسی | کہ چمکی فن شعر کی جس سے تمکیں
کہا قلب نے سال تصنیف اس کا | لکھا جائے باخوبی و حسن و تزئیں
تو حامد کو فوراً دبیر فلک نے | ندا دی کہ ''نام خدا نظم پر دیں''

(۱۳۲۴ھ)

ایضاً

از: فاضل نوجوان جناب مولانا مولوی عبد الاحد پیلی بھیتی خلف رشید جامع علوم عقلی ونقلی حضرت محدث سورتی صاحب زید مجدہما

عروسان مضامیں نے لباس رقم جب پہنا | ہوا شہرہ جہاں میں ان کے حسن بے نہایت کا
پڑی ان پر نگاہ سرسری بھی جس سخنور کی | کہا اللہ اکبر حصر کیا حق کی عنایت کا
ہوئے ہیں زیور تحقیق سے آراستہ ایسے | کہ قربان جن پہ ہے دل اہل تحقیق و درایت کا
کسی میں جلوۂ حسن حدیث سید عالم | کسی میں ہے درخشاں مثل اختر نور آیت کا
کسی سے صاف روشن لمعہ ماہ عقائد ہے | کسی میں ہے جمال بے کراں فقہی روایت کا
غرض جس نے زیارت کی رسالے کی وہ یہ بولا | تعالی اللہ گلدستہ ہے یہ شرعی حمایت کا

صواب وصدق وحق کی بوئے خوش ہر گل سے آتی ہے
نہیں ہے نام کو اک خار بھی جھوٹی حکایت کا

بھری بوئے ہدیٰ ورشد ہے اس کے ہر اک گل میں
معطر جس سے ہوتا ہے دماغ اہل ولایت کا

کہا احقر سے جب دل نے لکھو سن ایسا نورانی
مٹے جس سے نشان تاریکی کفر وغوایت کا

تو ہاتف نے کہا دل سے یہ از روئے ادب فوراً
یقینا جو ہر انور ہے یہ بحر ہدایت کا

(۱۳۲۴ھ)

قطعۂ تاریخ طبع رسالہ

از: طبع رسائے واقف رموز شعر و سخن سرآمد شعرائے زمن جناب مولانا مولوی حسن رضاخاں صاحب حسنؔ بریلوی صین عن الفتن۔

وہ نظم لکھی ضیائے دیں نے
ہوں جس کی چمک سے دل منور

ماتم ہے گروہ ماتمی میں
ٹوٹا ہے پہاڑ نجدیوں پر

غم میں ہیں خبیث قادیانی
آفت میں مقلدین نیچر

افتاد پڑی بڑے غضب کی
ندوہ کا نگل گیا کچومر

ہاں طبع حسنؔ سناسن طبع
چمکا ہے ضیاؔ سے حق انور (۱۳۲۵ھ)

ایضاً

از: جناب مولانا مولوی عبد الرحمن صاحب مجیؔ متوطن پوکھریرا ضلع مظفر پور صانہ اللہ الغفور عن الفتن والشرور

سنی جس نے یہ نظم بولا وہ فوراً
ضیاؔ پر ہوئی ختم شیریں مقالی

فصاحت بلاغت ٹپکتی ہے اس سے
ہے حشو وزوائد سے بالکل یہ خالی

مضامین اس کے مسلسل ہیں ایسے
کہ ہر سطر گویا ہے نظم لآلی

لکھا سن مجیؔ نے ازروئے دانش　　چھپی قابل مدح یہ نظم عالی ۱۳۲۵ھ

قطعۂ تاریخ

چکیدہ خامہ ٔناظم عالی خیال جناب مولوی حاجی عبد اللہ خاں صاحب وجد لکھنوی دوست پوری اکرمہ اللہ المتعال

ضیا نے مسدس لکھا ایسا نوری　　جسے دیکھ کر خیرہ ہو چشم اختر
فصاحت ہر اک لفظ سے ہے ہویدا　　ہے ہر شعر بحر بلاغت کا گوہر
عیاں کیا کرے وجدؔ اس کے محاسن　　ہوئے اس کے مداح نامی سخنور
دکھایا وہ جوہر تیغ حق کو　　اڑے اہل باطل کے سر جس سے یکسر
بتایا ہے حق وہدایت کا رستا　　مٹایا ہے داغ بطالت سراسر
کیا خوب ہی اہل طغیاں کو رسوا　　حقیقت ہوئی ان کی عالم میں اشہر
جدا کر دیا صاف باطل کو حق سے　　خدا اجر دے اس کو حد سے فزوں تر
ہوئی اس کی تاریخ کی جستجو جب　　تو دل نے کہا وجدؔ سے ہے یہ بہتر
لکھو عیسوی سن یہ چھپنے کا اس کے　　رشادت کے گردوں کا ہے شمس انور

(۱۹۰۸ء)

ایضاً تاریخ طبع

از شاعر شیریں بیان ناظم فصیح اللسان جناب شاہ محمد حسین صاحب رمزؔ رئیس جرہوا متعلق حاجی پور وقاہ اللہ عن الآفات والشرور۔

توضیح ملل کو ہم نے دیکھا　　جو بات لکھی ہے اس میں حق ہے
بد دین کے لیے ہے تیز خنجر　　ہر دشمن دین کا سینہ شق ہے

کیا لکھوں ہے کیسی اس کی حالت — اندوہ ہے درد ہے قلق ہے
صورت سے عیاں ہے بدحواسی — چہرے کو جو دیکھے تو فق ہے
کی بیخ کنی عدو دین کی — لطف حق کا ضیا احق ہے
بددین کے لیے یہ برق جاں سوز — مومن کے لیے ضیائے حق ہے
مضمون میں وہ شوخیاں غضب کی — گویا پھولی ہوئی شفق ہے
ہر شعر پہ کہکشاں ہے صدقے — جو صفحہ ہے نور کا طبق ہے
لکھ مصرع سال طبع یہ رمزؔ — وہ نورفشاں ورق ورق ہے

(۱۳۲۵ھ)

ایضاً

از: جناب مولانا مولوی حکیم سید عبدالعزیز صاحب عاجز ساکن موضع بھوساہی ضلع مظفرپور لازال بالفرح والسرور۔

جب چھپی یہ نظم نادر دلکشا — جو حقیقت میں ہے اک بے مثل شے
جس نے دیکھا اس کو عاجزؔ سے کہا — یہ مسدس تو عدیم المثل ہے

(۱۳۲۵ھ)

تمت

[تحفہ حنفیہ، ربیع الاول ۱۳۲۶ھ ۲۹ تا ۴۴، ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ ص ۱۷ تا ۳۲، جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ ص ۳۷ تا ۴۲]

ضیائے رشاد

ہائے کیسی آج یہ حالت ہماری ہو گئی
کیسے کیسے ۔۔۔ ہو رہے ہیں انقلاب

کیسے مست و بے خبر پی کر ہوئے غفلت کا جام
ہو تصور ہی سے جن کے فہم و دانش میں تلخ کام

کیا نہ مالامال تھے جس ہم شوکت واقبال سے
کون سا تھا وہ حظ جس سے ہم نہ رہتے ہمکنار

کیا نہ ہم پر سایہ افگن رہتے رحمت غمام
کون سی نعمتیں جن سے نہ پائے تھے سہام

کوششوں میں اپنی ہوتے تھے ہمیشہ کامیاب
کون سا باقی رہا تھا جو نہ پایا تھا عروج

پہنچا کرتے ہدف تک آرزووں کے سہام
اڑتا تھا اقبال مندی کا پھریرا صبح وشام

دست بستہ سامنے ہر دم کھڑی رہتی ظفر
نیک طینت پاک گوہر ہم سے بڑھ کر کون تھا

تھا وقار و مجد و عز دنیوی ادنیٰ غلام
کیا نہ تھی ہر سو ہماری خوئے خوشی کی دھوم دھام

راست گوئی میں ہمیں ضرب المثل تھے آج تک
بوے اخلاق حسن سے تھا دماغ اپنا ایسا

راست بازی بھی تھی ایسی جو ہے مشہور انام
سیر گلزار خلوص و صدق میں رہتے مدام

خوش مزاجی خندہ پیشانی سے تھے مسرور ہم
جملہ علم وفن میں رکھتے تھے مہارت صرف ہم

لطف وحظ شیریں کلامی کا اٹھاتے مستدام
جملہ قوموں کے ہمیں تھے خاص استاد وامام

رہتے تھے ہم ہمت عالی شہ پر سوار
جس طرف موڑ دیا پہنچا وہ مثل باد تند

دست و قابو میں ہمارے رہتی تھی ان کی لگام
فتحیابی مقاصد جملہ ہوتی لا کلام

کیانہ بجتا تھا زمانے میں ہمارے کبوس عدل
بال کی کھال ایک دم کھینچتا تھا وہ فہم

کیا نہ تھی بیدار مغزی کی ہماری دھوم دھام
زیرکی عالی خیالی کا تھا ہم پر اختتام

کیانہ کرتی تھی شجاعت ہم پہ ہر دم فخر وناز
کیا نہ حاصل شان وشوکت کو تھا ہم سے احتشام

کی ترقی ہم نے جیسی اور جتنی جلد کی
ہم سے بڑھ کر کون تھا دنیا میں عالی حوصلہ
جس سے جو کرتے تھے وعدہ پورا کر دیتے تھے ہم
معدن جود و سخا کے گوہر یکتا تھے ہم
بے نواؤں کی غرض کے پورا کرنے میں تھے چست
راہ مولیٰ میں لٹاتے جس قدر ہوتا تھا مال
تھا ہمیں حاصل قناعت کی بدولت وہ غنا
تھے ہمیں حلم و تواضع میں ہر اک سے سربلند
خوئے خوش میں وہ اثر تھا موم ہوتے سنگ دل
تھی بھری ہم میں مروت اور غیرت اور حیا
قدر وقتوں کی کیا کرتے تھے ہم اس طور پر
تھا اخوت اور ہمدردی کا ہم میں وہ اثر
کار دنیا کو بقدر دفع حاجت کرتے ہم
ہر گھڑی رہتے مطیع حکم رب بے نیاز
طاعت محبوب خالق میں تھے ایسے مستعد
پنج وقتہ ہم جماعت سے ادا کرتے نماز
چاہے ژالہ باری ہوتی خواہ چلتی باد تند
سال پورا ہوتے ہی دیتے تھے مالوں کی زکاۃ
زہد و تقوی میں نہ تھا ہم سے زیادہ کوئی بھی

کیا وہ مخفی ہے نہیں واقف ہیں اس سے خاص و عام
دبدبہ وہ تھا کہ تھراتے تھے شاہان ظلام
چاہے جیسی پیش آتی ہم کو سختی و ہرام
پورے کرتے سدا اہل حوائج کے مرام
اپنی حاجت اور مطلب سے نہ رکھتے کچھ بھی کام
واسطے کل کے نہ اپنے پاس رکھتے تھے۔۔
بادشاہوں سے غنی تر ہوتے بے فکر حطام
جملہ گردن کش کیا کرتے تھے جھک جھک کر سلام
تھی ہمارے ہاتھ میں ہر یک سرکش کی زمام
کیوں نہ ہوتے چرخ فرسا سربلندی کے خمام
اک منٹ بے کار جانے کو سمجھتے تھے حرام
گر کسی کو چھینک آتی ہم کو ہو جاتا زکام
تھے امور شرع میں مشغول دل سے مستدام
کیا تھا ممکن اس سے ہو جاتی جدائی و فطام
جان پر اپنی مقدم اس کو رکھتے مدام
روزے رکھتے کیا خوشی سے آتا جب ماہ صیام
جاتے مسجد میں جماعت کا تھا ایسا التزام
فرض حج کے ہوتے ہی جاتے تھے ہم بیت الحرام
تھا امانت اور دیانت کا ہمیں پر اختتام

محترز ہر دم تو مکروہات سے رہتے ہی تھے
مشتبہ چیزوں سے بھی بچنا ہمارا ہی تھا کام

ملت حقہ کے تھے پابند ہم ہر امر میں
لیتے جو ہوتا حلال اور چھوڑ دیتے تھے حرام

امر کو لاتے بجا اور اس کے آمر تھے سدا
نہی سے خود بچتے اور ناہی تھے بروجہ تام

بول بالا کرنے میں اسلام کے تھے ایسے چست
جس قدر ہو شرح اس کی ٹھہرے وہ بھی ناتمام

پالا اپنی گود میں اس کو بنایا نور عین
بد نظر آسیب سے اس کو بچاتے تھے مدام

گر کوئی ترچھی نظر سے دیکھتا فی الفور ہم
سیدھا کر دیتے اسے اور لیتے اس سے انتقام

ہم پہ یہ نازاں تھا اور ہم کو تھا اس پر فخر وناز
خوب محبوب ومحب آپس میں رہتے شادکام

یہ وہی محبوب ہے جس کی ادا اک آن میں
چھین لینے میں دلوں کے کرتی ہے جادو کا کام

جس کو دیکھو بھرتا تھا دم اس کے عشق ومہر کا
روز وشب پڑھتا تھا اس کا کلمہ ہر اک خاص وعام

ہم پہ کچھ تو دم کیا تھا کیسے پھر اک دم میں ہم
حب کا اس کی دم نہ بھرتے دل سے ہو جاتے نہ رام

واہ کیا پائی ہے اس نے شکل خوب ودل فروز
ہو گیا اک آن ہی میں کیا محبوب انام

ساری دنیا کیسی اس پر والہ وشیدا ہوئی
کیسا بے خود ہو گیا پی کر ہر اک الفت کا جام

نور سے اپنے منور کر دیا سارا جہاں
آن واحد میں مٹایا شرک وبدعت کا خدام

کفر کی دنیا پہ ایسا چھا گیا تھا اس کا رعب
سخت تر کافر بھی کانپ اٹھتے مجردسن کے نام

ہفت کشور کا ہوا اک دم میں یہ فرماں روا
کر لیا تسلیم سب نے اپنا سلطان وامام

ہر کرومہ حلقۂ فرماں میں دل سے آگیا
سرکشوں نے بھی جھکائے اپنے سر بہر سلام

نذر کرنے کے لیے پھر لایا ہر اک نقد جان
اس نے بھی ان کو دیا کونین کا آرام تام

اس صلے کو پاکے فوراً ہو گئے سب باغ باغ
ہر طرف تھی مرحبا وآفریں کی دھوم دھام

سکہ حکم اس کا چلتا تھا تمام اطراف میں
جو ذرا بھی کرتا سرتابی وہ پاتا انتقام

کیا تھی اس کی شان وشوکت کیا تھا اس کا دبدبہ / کیا تھی اس کی قدر وعزت کیا تھا اس احتشام
ہے عیاں وآشکارا مثل مہر نیم روز / دیکھو تاریخیں کہ حاصل ہو تمہیں ایقان تام
خوب محکم خوب مضبوط اپنے دست دل میں تھی / عروہ وثقائی دیں جس کو نہیں ہے انفصام
تھے بدولت اس کی ہم حصن حصین امن میں / تھا یہ ناممکن پہنچتا کوئی آسیب سقام
اب وہی ہم ہیں مگر ہے خوب ظاہر جیسے ہیں / دیکھ لو آئینہ انصاف میں بروجہ تام
دین ودنیا کی بھلائی اتباع دیں میں ہے / ہے بلاشک راحت ہر دو جہاں کی یہ زمام
فوراً اس کے ہر باو حزن کی بیڑی پڑی / جس نے حد شرع سے باہر نکالے اپنے گام
اہل سنت کی جماعت سے ہو جو بکری جدا / پھاڑ کھاتا ہے اسے گرگ لعین ہوتے ہی شام
آج کل جو چاہ ذلت میں گرے ہے یہ سبب / چھوڑ دی حبل متیں دیں نہ رکھا اس سے کام
دولت شرع حبیب کبریا جب چھوڑ کر / مال دنیا کی طرف مائل ہوئے باجہد تام
یہ گئی اس کو نہ پایا ہائے یہ کیا ہو گیا / غور سے دیکھو تو ہے یہ کیسی حسرت کا مقام
رہتے جو ہم دین پر مستحکم وثابت قدم / مال دنیا کیا تھا دنیا خود ہی ہو جاتی غلام
حیف اک دین چھوڑ کر صدہا مصائب میں پھنسے / پیش آتی ہے مصیبت ۔۔۔۔۔ ہر گام
اٹھ گیا نیکی بدی کا ہم سے بالکل امتیاز / کر دیا ہے یہ رطب ویابس کا سراسر۔۔۔
ایسی ہم پر چھاگئی خواری نگہت کی گھٹا / مہر خوبی چھپ گیا نازل ہوئے کیسے ظلام
ہم سے رخصت ہو گئی وہ نعمت عزو وقار / شان وشوکت جاہ ورفعت کا ہوا اب اختتام
اب کہاں وہ رعب وصولت وہیبت دبدبہ / ہم کو باقی نہیں اب وہ تزک وہ احتشام
کیا حیاداری کا شکوہ کر سکیں ہم جب کہ خود / نخل غیرت کیا کیا ہاتھوں سے اپنے اصطلام
حرمت ومجد وسعادت حسن اخلاق وکرم / اس طرح سے گم ہوئے باقی نہیں ہے جس کا نام

ہم ہیں غافل بھائیوں پر ہے مصیبت ہم نے حیف ‌‌ ‌‌ کر دیا ہے قصر ہمدردی کا کامل انہدام
واہ رے محرومی قسمت کہ ہم کو آج کل ‌‌ ‌‌ کیسی کیسی نعمتوں سے ہو گیا حاصل فطام
قعر پستی و مذلت میں گرے ناگاہ ہم ‌‌ ‌‌ چھوٹی ہم سے مرکب اقبال مندی کی زمام
دیکھتے ہیں صورت ناکامیابی ہر طرف ‌‌ ‌‌ پیش آجاتا ہے ہم کو جب کبھی ادنیٰ سا کام
جانتے ہیں صحبت نیکاں میں اپنی عار و ننگ ‌‌ ‌‌ فخر کرتے ہیں ملے جو ہم نشینی لیام
جان دیتے ہیں وقار و عزت دنیا پہ ہم ‌‌ ‌‌ اس کے حاصل کرنے میں مشغول ہیں باجہد تام
اتفاقاً ذلتیں سہہ کر کچھ عزت ملی ‌‌ ‌‌ سمجھے اب ہم سے نہیں بڑھ کر کوئی ذی احتشام
کذب گوئی حیلہ سازی فتنہ پردازی میں ہم ‌‌ ‌‌ ایسی سبقت لے گئے جو آئے چکر میں قزام
خود سری و رخنہ اندازی کو سمجھے ہم ہنر ‌‌ ‌‌ خوش ہیں اس سے ہے جو خوئے افترا و اتہام
سرکشی و گردن افرازی ہے رگ رگ میں بھری ‌‌ ‌‌ مغز حلم و بردباری سے ہوئے خالی عظام
ترش روئی اور بدخلقی میں حد سے بڑھ گئے ‌‌ ‌‌ بے فاوئی نقض پیماں میں ہوا مشہور نام
قول سے پھر جانا بائیں ہاتھ کا یہ کھیل ہے ‌‌ ‌‌ مونڈنے میں بھولے بالوں کے بڑھائی مشق تام
بے حیائی وہ کہ افعال قبیح و ناروا ‌‌ ‌‌ کھل کے کرتے ہیں نہ ہم مطلق خیال خاص و عام
پاس داری و خیال خلق کیوں ہونے لگا ‌‌ ‌‌ جب نکالا دل سے ہم نے خوف خلاق انام
خود غرض ایسے کسی سے بات تک کرتے نہیں ‌‌ ‌‌ ہو نہ جب تک ہم کو خاص اس سے کوئی دنیا کا کام
جب ۔۔۔ اسلام پر چنداں توجہ ہوا نہیں ‌‌ ‌‌ امر دینی کی غرض کا کیوں زباں پر آئے نام
امر و نہی دیں بجالانے سے غافل ہو گئے ‌‌ ‌‌ خاص فرضوں کے ادا کا بھی نہیں کچھ اہتمام
تھا جو اول امور اہم اسلام کا فرض اس کو ہم ‌‌ ‌‌ چھوڑ بیٹھے ایسے چھائے ہم پہ غفلت کے ظلام
جب نمازوں ہی کو چھوڑا کیا جماعت سے غرض ‌‌ ‌‌ مسجدیں آباد یا ویراں ہوں کیا ہے ان سے کام

ہو گئیں کتنی ہیں ویراں اور کتنی منہدم ہو گئے صدہا پہ قابض اہل کے خصام

سیکڑوں میں ہوتی ہے اس طور کی بے حرمتی غیر بھی ہیں دیکھ کر جن کو نہایت مستہام

رکھتے ہیں اپنے گھر کو کیا ہم آراستہ خانۂ حق کی ہو یہ حالت ہے جائے اغتمام

یاد رکھو جڑ ہے ہر نیکی کی خوف کردگار حب دنیا کو یقینا سمجھو اصل ہر عزام

خوف خالق جس قدر ہے ہم وہ مخفی نہیں حب دنیا بھی ہے جتنی جانتے ہیں خاص وعام

پھر بتاؤ نیکیوں سے کیوں نہ خالی ہاتھ ہوں کس طرح شر وبدی سے ہم کو حاصل ہو فطام

کیا سبب ہے ہم سے جو خوف خدا جاتا رہا کیوں کیا عیب وبدی میں ہم نے پیدا اپنا نام

ہے یہی باعث علوم دین سے غافل ہو گئے موڑدی اس کی طرف سے اس پہ رغبت کی لگام

اس زمانے میں کہ فتنہ ہر طرف سے ہے بپا چاہیے تھا خوب ہی چستی سے لینا ہم کو کام

عکس کامل اس کا ہم نے کر دکھایا بے دھڑک اس سے زائد دین پر کیا ہوگا جور واقتحام

علم کے بے سیکھے ہوا۔۔۔ دین پر کیا خبر نام کو نیکی بدی میں رہ گیا بس فرق نام

ہائے ہم شر القرون کے اس اشر القرن میں چھوڑ بیٹھے اس کو جو تھا خیر وخوبی کا قوام

کس طرح اب جہل کا کامل اثر ہم پر نہ ہو کیوں نہ آئے اس کا مرأت خواطر پر قتام

دیکھو ادنی اثر اس کا پڑا کیسا یہ سخت چند ہی دن میں ہوا جاتا ہے دین کا اختتام

ضعف وتنہائی کی حالت میں اسے پا کر وحید ہر طرف سے حملہ آور ہو گئی فوج طغام

مان لیجئے وہ تھے دشمن رہتے ہر دم گھات میں دیکھ کر میدان کو خالی پل پڑے بہر خصام

خاص تم میں سے ہزاروں ہو گئے اس کے عدو اور ہوتے جاتے ہیں بے انتہا ہر صبح وشام

کس زماں میں تھا گروہ قادیانی کا وجود دیکھا کب تھا ندوہ گمراہ کا شر وغرام

کب کسی حدثی محدث کا تھا نام اہل حدیث اہل قرآں بنا کن اعدائے قرآن کا تھا کام

کب تھے یہ لچر نیچر سنیچر کے ڈھچر
کب وہابی تھا کوئی کب تھے ائمہ کے خصام

دیوبندی تھانوی گنگوہی و نانوتوی
این وآں بہماں فلاں کن کن طوائف کالون لام

تو تمہیں سے پوچھتے ہیں یہ بتاؤ تو ہمیں
کچھ دنوں پہلے سنے تھے تم نے یہ فرقے لیام

ہے ابھی کیا آگے چل کر دیکھنا ہوتا ہے کیا
کتنی ہی شاخوں پہ پائیں گے یہ فرقے انقسام

ہوتے ایسے وقت میں پڑھ لکھ کے جو ہم ہوشیار
شرح اطہر کو پہنچتی بالیقیں امداد تام

علم پر گمرہ کیا جس کو خدائے پاک نے
قتل کرنے کے لیے اس کے تھی بس علمی حسام

ہو نہ جب تک پاس اپنے شمع علم دین حق
کیسے زائل ہوں جہولوں کی جہالت کے ظلام

ہے اسی پر دین کے ہر کام کا دارومدار
اور دنیا کے بھی کاموں کا اسی سے انصرام

مرحبا جس شخص نے اس علم کو حاصل کیا
پا گیا وہ جانشینی رسولان کرام

ہیں بہت اوصاف علمی گر کر دن تفصیل کچھ
دور مطلب سے پڑوں اور طول پکڑے یہ کلام

علم دینی کی ترقی عین دیں کا ہے عروج
اور وہ دو شخصوں سے پاتا ہے علو واحتشام

پہلا عالم دین حق کا دوسرا اہل دول
ان کی جو حالت ہے اس کو جانتے ہیں خاص وعام

جب ہوئے احکام شرعیہ سے بے پرواخواص
کس طرح سنبھلے بتاؤ حالت دین عوام

نصرت دیں پر اگر کامل توجہ یہ کریں
دیکھ لیں پھر کیسا پاتا ہے وقارواحترام

آج وہ اگلا سماں پیش نظر آجائے گا
ہو گی اطراف جہاں میں دین حق کی دھوم دھام

حیف کیسی خواب غفلت میں پڑے ہیں اہل زر
کہتی ہے حالت نہ جاگیں گے وہ تاروز قیام

جانب نعمائے عقبیٰ ان کا رخ ہوتا نہیں
منہمک لذات دنیا میں وہ رہتے ہیں مدام

ایک حبہ خرچ کرنا دن کے کاموں میں شاق
کرت ہیں دنیا پہ قرباں جس قدر پاتے ہیں دام

کارہائے بد میں جتنا زر اٹھے سب ہے حلال
نیکیوں میں صرف کو گویا سمجھتے ہیں حرام

نام دنیا کے لیے ہیں ہر طرح کی کوششیں — شرع کی نام آوری سے کچھ نہیں ہے ان کو کام
خاص میلان دل ہے آج کل کی وضع پر — ہوتے ہیں تحصیل میں اس کی بہت کچھ اہتمام
بس اسی پر ہو گیا تہذیب کا دارو مدار — جو کنارہ کش ہے اس سے ہے وہ مثل دود دام
بات کرنے کا سلیقہ بیٹھنے اٹھنے کا ڈھنگ — سمجھا جاتا ہے ہر اک خوبی کا اس پر انصرام
اس کے حاصل کرنے میں جتنی ترقی جس نے کی — اتنا ہی اس کا بڑھا اعزاز و جاہ و احتشام
ہو نہ جب تک کرتی ان کی ہو نہیں سکتی نشست — میز پر جب تک نہ ہو کھا نہیں سکتے طعام
اس طرح سے بھا گئی ہے ان کو یہ وضع جدید — رکھتے اپنے باپ دادا کی روش پر ہیں وہ نام
دین داروں پر اڑاتے ہیں بہت کچھ پھبتیاں — ہے غضب تو یہ کہ مذہب کو کرتے ہیں سلام
بال بچوں کو بھی اس کی کرتے ہیں تعلیم وہ — جیسے ہی ہوش ان کو آیا پڑ گیا بس اس سے کام
شغل اس کا ان کو جب ایام طفلی سے رہا — اور کاٹی صحبت اغیار میں جب صبح و شام
آپ ہی کے سر ہے اب انصاف کہئے ٹھیک ٹھاک — کیا وہ سمجھیں گے کہ ہے ایمان ودیں کس شی کا نام
گر لگانا ہی تھا اس رہ پر تو یہ تھا پر ضرور — پہلے پڑھواتے انہیں فقہ ضروری وکلام
توبہ توبہ پھر نہ کہنا بھولے سے بھی ایسی بات — ہے توجہ آج کل دین کی طرف سودائے خام
آہ کچھ تو ہوتے بہرہ یاب و نیک اطوار وہ — گر میسر ان کو ہوتی ہم نشینی کرام
صحبت نیکاں ہے کیا شے خود ہیں نیکوں سے نفور — پھیر لیں یہ اپنا منہ گر وہ کریں ان کو سلام
ہائے یہ کیسی بنا شر و بدی کی ڈال دی — پشتہا پشت ان کی پستی سے قوی پشت ظلام
کس طرح بے بہرہ ان کو مذہب حق سے کیا — کیا جواب اس کا خدا کو دوگے تم روز قیام
زینت دوروزہ کیسی آگئی دل کو پسند — فکر جاہ و عزت دنیا میں رہتے ہیں مدام
کرتے جاری مدرسے پڑھواتے ان میں علم دین — عالموں اور فاضلوں کا کرتے اعزاز احترام

خدمت طلاب بھی کرتے تو پھر کیا پوچھنے ‌ ‌ ‌ سیکڑوں فاضل نکلتے ہوتا دین کا فیض عام
الغرض دین کی ترقی عالموں کے دم سے ہے ‌ ‌ ‌ عالمان دیں کی کثرت مال پر ہے لا کلام
حال اہل زر ہویدا ہے کروں اظہار کیا ‌ ‌ ‌ اے خدا دے غیب سے دین کو ترقی مستدام
ہے اگر کچھ بھی توجہ تنگ دستوں ہی کو ہے ‌ ‌ ‌ کچھ نہ کچھ پابندی دین کرتے رہتے ہیں مدام
چاہتے تحصیل علمی بھی ہیں لیکن کیا کریں ‌ ‌ ‌ رہتا ہے افکار گونا گوں کا ان پر ازدحام
اس پہ بھی کوئی نہ کوئی کلفتوں کو جھیل کر ‌ ‌ ‌ پا ہی جاتا ہے علوم دین کا عز و احترام
اغنیا پر ہم کو کیا اسلام کو افسوس ہے ‌ ‌ ‌ زر پہ پھولے دیں کو بھولے وہ پیا غفلت کا جام
ہاں خوشی سے ایسے کاموں میں کریں گے صرف زر ‌ ‌ ‌ کرتی ہو جن کی اعانت نخل دیں کا احترام
جس طرح سے نیچروں کے مدرسوں کی ہے مدد ‌ ‌ ‌ یا کہ عون ندوہ ناحق شناس و پر غرام
کرلو ان پر اس طرح کی اور باتوں کا قیاس ‌ ‌ ‌ کیا لکھوں زائد نہیں ہے حاجت طول کلام
کیا یہی منشائے فہم و عقل ہے اے اہل ہوش ‌ ‌ ‌ کیا اسی کا الفت اسلامی و دینی ہے نام
کیا یہی ہے مقتضا ہمدردی اسلام کا ‌ ‌ ‌ رکھو ان سے حب جو اس کا چاہتے ہیں انصلام
صحبتوں کو ان کی سمجھو حد سے زائد مغتنم ‌ ‌ ‌ ہم نوالہ ہم پیالہ ان سے ہو ہر صبح و شام
ارتباط واختلاط ان سے رکھو مثل عزیز ‌ ‌ ‌ اور کرو مثل بزرگاں ان کا عز و احترام
ہیں جو سچے مونس و یارو رفیق اسلام کے ‌ ‌ ‌ بھاگتے پھرتے ہو ان سے ہر گھڑی مثل خصام
دوستی کا ذکر کیا رکھتے ہو ان سے دشمنی ‌ ‌ ‌ چاہتے رہتے ہو ہر دم ان سے دوری وفطام
ان کے ارشادات کو ایسا سمجھتے ہو خلاف ‌ ‌ ‌ وہ کہیں گے جس کو املی تم اسے سمجھو گے آم
ایسی ہی تم کو ہدایت کیا تمہارے دیں نے کی ‌ ‌ ‌ حب للہ بغض للہ کو سمجھتے ہو حرام
ایسے ہی فعلوں سے نازل ہو رہا ہے قہر حق ‌ ‌ ‌ رہتا ہے صدہا طرح کے رنج و غم کا ازدحام

قحط و طاعون کی بلائے جاں گزا پیچھے لگی
ہو تنبہ کیسے جب طاری ہو بے ہوشی تام

کچھ دنوں میں دیکھ لینا اپنی آنکھوں سے یہ حال
محو ہو جائے گا ایسے کاموں سے مذہب کا نام

دیکھتے ہو بوستان دیں میں جو کچھ تازگی
بالیقیں دو چار ہی ذاتوں سے ہے اس کا قیام

تازگی کیا چیز تھی واللہ مٹ جاتا نشاں
جو نہ ہوتے یہ ہمارے پیشوا یا فخام

کر دیا ہے حفظ دیں میں وقف اپنے آپ کو
ہیں بلا شبہہ یہ اصحاب شریعت کے امام

کیی کیسی کوششیں اس کے مٹانے میں ہوئیں
اور کیسے حملے اس پر ہو رہے ہیں صبح و شام

سیکڑوں اعدا ہیں اور گنتی کے دو اک جاں نثار
ایسی حالت میں اعانت ہے انہیں کا خاص کام

کب کے اپنے عزم میں ہو جاتے اعدا کامیاب
گر یہ شیران خدا ان کی نہ کرتے روک تھا

لطف جاں بازی اٹھاتے ہیں وہ ایسے وقت میں
رحمت ولطف خدا شامل رہے ان کے مدام

اس کے بعد چند صفحات قاضی عبدالوحید فردوسی منتظم تحفہ کے وصال اور تاریخ وصال کے حوالے سے ہیں جو ہم نے قاضی صاحب کے وصال کے ضمن میں درج کر دئے ہیں اس کے علاوہ دو صفحات درج ذیل ہیں:

آہ کیسے کیسے ناصر دین کے اس میں اٹھے
جو رہا کرتے تھے احیائے سنن میں بالدوام

ہو نہیں سکتا ہویدا حال اہل دین حق
کون سی وہ چشم دل تھی تھا نہ جس سے انسجام

قلب عالم بن گیا اس صدمے سے ماتم کدہ
آ گئی سکتے میں زمیں گردش میں چرخ نیلہ فام

فرط رقت سے ہوئی چشم حجر تک اشک بار
نالۂ و گریہ میں آیا ہر در و دیوار و بام

کیوں ہوا جاتا ہے خالی ایسے لوگوں سے جہاں
کیوں مٹا جاتا ہے لوح دہر سے نیکی کا نام

یہ وہ عقدہ ہے کہ جس کشف ممکن ہی نہیں — کیا سمجھ سکتا ہے کوئی حکمت رب انام
صرف اتنا جانتے ہیں دیکھ کر یہ انقلاب — ہم کو سرگرمی سے دیتے ہیں قیامت کا پیام
کرتے ہیں بیدار ہم کو خواب غفلت سے مگر — چونکتے ہی ہم نہیں ہے کیسی حسرت کا مقام
کون سنتا ہے ضیاؔ اندرز دینی آج کل — کام کرتی ہے کہیں اپنا حجر پر بھی سطام
کیا غرض اس سے تمہیں تم کام کو اپنے کرو — جس کو چاہے دے ہدایت یا نہ دے رب انام
ہے یہ وقت امتحاں ہشیار ہو اے دوستو — حق پہ جو قائم رہا ہے بس وہی مرد تمام
راہ دین حق سے بھکے گا ذرا بھی جو کوئی — یاد رکھو پائے گا وہ اس کی پاداش واثام
اعسر الافعال عون الدین فی ھٰذا الزمان — قول سلطان الوریٰ ھٰذا علی طرف الثمام
انصر والدین المتین فی الصباح والمسا — ایھا الخلان نیلوا الفوز من رب الانام
لیس للانسان الا ماسعی قال الکریم — فاستعدوا الاجتماع عندہ یوم القیام
انما الاعمال بالنیات جاء فی الحدیث — طھروا الاعمال من رجس الریاء والحرام
نوروا اروا حکم یا مطلمی ظلم الھویٰ — بالصلاۃ فی ظلام اللیل والناس نیام
شر وفتنہ کی ہوا ایسی چلی اس دور میں — صاف اڑا کر لے گئی ہر نیکی و خیر و قسام
ہے جو انساں راستی پر اتفاقاً آج کل — رنگ دوراں اس سے چھڑواتا ہے بازور تمام
ہے یہی تاکید اس کی چھوڑ دو خوبی و خیر — جو نہ ہو اس رنگ میں جھیلے گا تکلیف تمام
فہم و دانش ہے غریق بحر حیرت سر بسر — حال دنیا دیکھ کر عشاق دین زر د فام
اے ضیاؔ نیرنگی دوراں سمجھ سے ہے ورا — طول اس قطعہ نے کھینچا اب کرو قطع کلام
لیکن آخر میں تو کر لو اپنے رب سے کچھ دعا — پائے گی فضل اجابت ہے یہ وقت لطف تام
ہے وہ قادر سب پہ غالب جس طرح چاہے کرے — بدلے ظلمت نور سے اور نور کو کر دے ظلام

روز روشن کو شب یلدا کرے اک آن میں
شام میں دے نور صبح اور صبح کو کر دے وہ شام

ہے ید قدرت میں اس کے اسپ دوراں کی عنان
پھیر دے جس سمت چاہے ہے کسے جائے کلام

زیر کو کر دے زبر اور پست کو کر دے بلند
الغرض ہے قادر مطلق وہ خلاق انام

اے تمام اشیاپہ قادرایسی قوت دیں کو دے
دل سے جس کے حسن کا کلمہ پڑھے ہر خاص وعام

اس کے زیر حکم ہو جائیں تمام اہل جہاں
ہو درخت اختلاف و دشمنی کا انہدام

حالت ارباب ایماں ہو مبدل اس طرح
دیکھ لیں اس دور میں خیر القروں کا احتشام

ملت حقہ پہ ہم کو استقامت ہو نصیب
ذکر سے تیرے نہ اک لحظہ بھی حاصل ہو فطام

مکرواغوائے شیاطیں سے رہیں محفوظ ہم
تیری مرضی کے موافق ہوں ہمیشہ ہم سے کام

جائیں اس دار فنا سے نور ایماں لے کے ہم
تاکہ ہو معدوم اس سے دار وحشت کا ظلام

روز محشر ہر مصیبت سے ملے ہم کو نجات
باغ جنت ہو ہمارا مسکن و دارالقیام

کر دعا مقبول اے مولیٰ طفیل مصطفی
اس پہ دائم اور بکثرت ہوں تحیات وسلام

[تحفۂ حنفیہ: محرم ۱۳۲۷ھ ص۲۶ تا ۴۲]

رسائل وغیرہ کے حوالے سے تاریخی قطعات

ماہنامہ تحفہ حنفیہ میں آپ کے لکھے ہوئے بہت سے تاریخی قطعات بھی ہیں۔ جو آپ نے رسائل کی طباعت واشاعت اور دیگر مواقع پر تحریر فرمائے۔ کتاب کے مختلف مواقع پر محل کی مناسبت سے کچھ درج ہو گئے ہیں باقی پیش ہیں۔ ملاحظہ ہو:

قطعۂ تاریخ بر رسالہ ''اجتناب العمال عن فتاوی الجہال''

طاعون کے حوالے سے حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے معرکۃ الآرا رسالہ کے حوالے سے مولانا ضیاء الدین مدیر تحفہ نے درج ذیل تاریخی اشعار رقم فرمائے۔

کہاں ہے وہ نجدی فرخندہ خو — کہ امسال جاگے ہیں جس کے نصیب
بچھایا تھا عرصے سے دام فریب — کہ لوگوں کو پھانسے بنا کر حبیب
دو ورقی رسالہ بھی اک لکھ دیا — جہالات اس میں بھرے وہ عجیب
کہ اطفال سن کر ہنسیں اور کہیں — اسی مادے پر بنا ہے ادیب
انہوں نے کیا اس رسالہ کا رد — جو بیماری جہل کے ہیں طبیب
کھلی سب حقیقت ہوا راز فاش — جسے شک ہو دیکھے جواب مجیب
وہ ایسا چھپا صاف اور بے نظیر — ہیں تعریف کرتے فہیم ولبیب
ضیاؔ کو ہوئی فکر تاریخ کی — خرد نے کہا سن لے میرے حبیب
تجھے فکر کیوں ہے یہ مشہور ہے — لکھا ہے یہ اچھا جواب غریب، ۱۳۲۰ھ

[تحفۂ حنفیہ: رجب ۱۳۲۰ھ ص ۱۸،۱۷]

قطعۂ تاریخ طبع رسالہ "چہک بلبل نادان معروف بہ حدیث وہابیان"

مرتبہ مولانا عبد الرحمن محبیؔ پوکھریروی"

پوکھریروی فاضل ذی علم اور عاقل — تائید دیں میں کامل سنت ہے وہ شیدا
بد مذہبوں پہ اس کا بیٹھا ہے رعب کیسا — سائے سے اس کے بھاگے شاگرد دہلوی کا
جتنے تھے اہل بدعت مخمور جام جدت — اللہ رے اس کی جرأت سب کا نشہ اتارا
ان رہزنان دین کے ملت پہ سخت حملے — اس مرد باخدا نے روکے ہیں خاص تنہا
لکھا ہے یہ رسالہ کیسا نفیس واعلیٰ — انصاف سے ہوں کہتا ہے چشم دیں کا تارا
وہابیوں کا کھولا احوال اس میں پورا — رازدروں کے ان کا تسمہ لگا نہ رکھا
احباب بے ریا نے پوچھا جو مجھ گدا سے — چھپنے کا سال اس کے میں نے کہا کہ اچھا
جو لطف اس کا چاہے "تاریخ نجدیاں" سے — حاسد کا سر اڑا دے سال طبع ہے پیدا

۱۲۳۱ ھ

یہ التجا ضیاؔ کی تجھ سے ہے یا الٰہی — ہوں دشمنان دینی خوار و ذلیل و رسوا

[تحفۂ حنفیہ: ربیع الآخر ۱۳۲۱ھ ص ۵۰]

قطعۂ تاریخ بر رسالہ "خزانۂ کرامت"

جناب لعل خاں صاحب کے تصوف کے فوائد و نکات پر مشتمل رسالہ "خزانۂ کرامت" پر درج ذیل تاریخی قطعات تحریر فرمائے۔

ضیائے حزیں نے جو دیکھا رسالہ — تو پایا اسے بوستان حقیقت
بھرے اس کے ہر گل میں ہے بوئے معنی — ہر اک غنچہ ہے قبۂ نور ملت

روش اس کی ہر اک ہے راہ سعادت | چلے جو کوئی اس پہ پائے ہدایت
جو چاہا لکھوں سال تدویں کو اس کے | تو چرخ چہارم نے دی یہ بشارت
کہو گر ”شموس الافاضہ“ بجا ہے ۱۳۲۴ھ | کہ ہر ایک مضموں ہے شمس افاضت
اسی طور گر ”شمس سرج طریقت“ ۱۳۲۴ھ | لکھو ہے بجا و مناسب نہایت
کہ وہ ہے کل رسالہ پُر از نور عرفاں | تو پھر اس کے کہنے میں کیا ہے قباحت
حقیقت میں تصویر نور حقیقت | مؤلف نے کھینچی ہے باشان وشوکت
بیابد ز حق اجر بے حد و غایت | پذیرا کند سعی اورب عزت

ولہ تاریخ طبع

لکھا لعل خاں نے یہ نادر رسالہ | خدا ان کو دارین میں دے اَیادی
رقم اس میں ایسے کئے ہیں فوائد | کہ سالک کو راہ طریقت دکھا دی
کئے حل وآساں رموز طریقت | حقیقت میں نہر افاضت بہا دی
یہ لاریب کافی ہے مقصد کو اس کے | جو ہے علم عرفان باری کا بادی
ہوا جب خیال اس کے چھپنے کا سَن کا | تو ہاتف نے فوراً ضیا کو ندا دی
کہ جائے تفکر نہیں سُن یہ مجھ سے | طریق حقیقت کا بے شک ہے ہادی ۱۳۲۵ھ

ایضاً تاریخ طبع از ضیائے مذکور عفا عنہ الغفور

چہ گفتہ شود وصف و مدح رسالہ | ندیدش ندید ند اہل بصیرت
رساند بمطلوب ہر طالبے را | نماید بسالک صراط حقیقت
کند رہبری سوئے عرفان باری | تو گوئی ہمیں ست پیر طریقت

بگفتا ضیاؔ سال طبعش چہ نیکو | بود قرت عین اہل ولایت ۱۳۲۵ھ

[تحفۂ حنفیہ:، جمادی الاولیٰ ۱۳۲۵ھ ص ۲۸،۲۷]

قطعۂ دعائیہ بر سنۂ ولادت فرزند ارجمند

جناب مولانا محمد عمر الدین ہزاروی

فضل رسول فضل رسول کریم سے | یارب سعید وواقف علم جمیل ہو
پائے وہ عمر خضر فتن سے رہے مصون | اس پر خدا کی ہر گھڑی لطف جزیل ہو
اطوار ناپسند سے کوسوں رہے وہ دور | آزار جہل سے نہ ہو ہرگز علیل ہو
مشکل جو پیش آئے وہ آسان اس پہ ہو | زنہار کوئی کام نہ اس پر وبیل ہو
کان سخاو بحر کرم حق اسے کرے | حلم وحیا و خلق میں بھی بے مثیل ہو
علامۂ زمانہ وہ ہر علم وفن میں ہو | راہ ہدی وجادہ حق کا دلیل ہو
آسان وحل ہوں اس سے غوامض علوم کے | بڑھ کر جہاں میں سب سے فہیم وعقیل ہو
فیض کثیر سے وہ زمانے کو پر کرے | شادات اس سے ملت حق کا نخیل ہو
شرع نبی کا حامی وناصر رہے مدام | رب جہاں ہر امر میں اس کا کفیل ہو
اہل سنن کا راہبر وپیشوا رہے | ہر اہل فتنہ اس سے ہمیشہ ذلیل ہو
اعدائے دیں کا دل میں رہے اس کے بغض وکیں | ابرار واصفیا کا حبیب وخلیل ہو
بدعات وشرک وکفر مٹائے جہان سے | گمراہی وشرور فتن کا مزیل ہو
سال تولد از روئے ابجد یہ ہے ضیاؔ | اقبال مند صاحب فضل جلیل ہو

(۱۳۲۴ھ)

[تحفۂ حنفیہ:، صفر ۱۳۲۵ھ صفحہ اخیرہ]

تقریظات وتصدیقات

ماہنامہ تحفہ حنفیہ میں شائع ہوئے کئی اہم فتاوی پر آپ کی تصدیقات بھی ملتی ہیں۔
ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔

تصدیق رسالہ ''اجتناب العمال عن فتاوی الجہال''

طاعون وغیرہ وباؤں کے وقت دعائے قنوت پڑھنے سے متعلق حضور حجۃ الاسلام قدس سرہ کاایک تفصیلی فتوی جو ماہنامہ تحفۂ حنفیہ کے شمارے بابت رجب اوررمضان ۱۳۲۰ھ میں بشکل رسالہ شائع ہوا۔اس پر مولاناضیاء الدین مدیر تحفہ کی تصدیق ملاحظہ ہو:

''حمد بیکراں اس باغبان گلزار کائنات کو سزاوار جس نے اشجار گوناگوں اثمار بوقلموں کو استار مسطورہ سے نکال کر اظہار فرمایااور تماشااپنی نیرنگی قدرت وبے رنگی وبے چونی خالقیت کادکھایا۔اورہزاراں ہزار گلہائے شکراس صانع حقیقی کی ذات مستجمع جمیع صفات پر نثار کہ ضعیف البنیان کو خلعت ''ولقد کرمنابنی آدم'' پہنایااور تمام مخلوقات سے معظم بنایا۔اور نفحات درود نامعدوداس سید المرسلین خاتم النبیین کے نذرجوپیدائش گلستان عالم کاباعث بنااور سرتاج بنی آدم ٹھہرا۔اسرار مکنون پروردگار کارازدار،امور ماکان ومایکون پر خبردار، خزانۂ ارزاق تحت اختیار بلکہ کل اشیاکا مختار،مالک حوض کوثر،شافع یوم محشر، غرض وہ ایسابشر کہ بشر اس کی درک کہنہ ماہیت میں ششدر۔بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

فصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ المکرمین وصحبہ المعظمین وعلیٰ من تبعھم باحسان من الایمۃ المجتھدین الباذلین وسعھم فی استنباط الاحکام من الآیۃ۔

وسنۃ سید المرسلین سیما علی امام الائمۃ سراج الامۃ الامام الاعظم والھمام الاقدم الافخم ابی حنیفۃ سید التابعین۔

امابعد: خامۂ دلفگارونالہ کناں صفحۂ قرطاس پر اشک خونی ریزاں کہ اسلام کی شگفتہ کلی مرجھاگئی پژمردگی چھاگئی۔ باد سموم لامذہبی اپناپورااثر دکھاگئی۔ آتش بددینی دینداری کی سرسبز وشادابی کو جلاگئی۔ اب اسلام برائے نام باقی۔ فرق باطلہ نے بیخ کنی شریعت کی ٹھانی کوئی اس کے بھیس میں دنیا کماتا، رہاسہانام مٹاتا، کوئی دام جہل مرکب میں پھنسا، اس سے ہاتھ دھویا، کسی پر خباثت باطنی خواہش نفسانی غالب آئی، اپنی نشست علاحدہ بنائی، کسی نے صلحاوابرارخاصان کردگاربلکہ اخص الخواص محبوب پروردگار شفیع روزشمار سے دشمنی پیدا کی، اپنی عاقبت بگاڑی، سنت کی توہین کو دین وآئین قراردیا، جماعت اہل سنت سے بغض پیدا کیا، جہالت وبددینی کا بھوت سرپر چڑھا، ہمائے عقل سلیم نے پرواز کیا، نورایمان نے جواب دیالباس اسلام اتار پھینکا، شتر بے مہار کی طرح جوجی میں آیا کیا، آزادانہ جوچاہابکا، خذلھم اللہ تعالیٰ فی الدنیاوالآخرۃ، چناں چہ دمنی صاحب کوازسرنوجوش پیدا ہوا۔

(ا) باسی کڑھی میں ابال آیا، چھ ورقی رسالہ مسمیٰ بہ ''ضروری سوال'' لکھ مارا، اچھاخاصا بھانمتی کا تھیلا، ہر ورق میں ایک نیاتماشا، کسی ورق میں قنوت طاعون کی ممانعت کسی میں اس کے پڑھنے کی اجازت، کسی میں محبوبان الٰہی علمائے ربانی کی شان عالی میں گستاخی، کسی میں اپنی وہابیت کھولی سابق کی توبہ توڑی، کسی میں عوام کو فریب دیا، چالاکی سے کام لیا، رسالہ لکھاگیا، گویا مجموعہ جہالات گلدستہ مزخرفات بنایا، ان لوگوں نے اپنی قوت بھر شمع اسلام کے گل کردینے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا، اگر شہسواران سنت، نگہبانان بوستان شریعت کی چند متبرک صورتیں نظر نہ پڑتیں تونہ معلوم دشمنان دین متین

کی کس قدر ہمتیں بڑھتیں ، آخر ایک شیر بیشۂ شریعت، عالم اہل سنت ماحی بدعت اٹھ کھڑا ہوا، جملہ روباہ بازیوں کو آن کی آن میں نیست ونابود کردیا۔ حالات اندورنی وبیرونی کو آشکارا کیا، یعنی ”ضروری سوال“کاجواب لاجواب، سراپاصدق وصواب مسمیٰ باسم تاریخی ”اجتناب العمال عن فتاوی الجہال“اس خوبی سے تحریر فرمایاکہ مخالفین نے بھی نعرہ مرحبابلند کیا۔ حسن لیاقت کی کامل داددی۔ تحقیق انیق کی بہت کچھ تعریف کی۔اے قادرتواناحضرت مجیب لبیب مولانامولوی محمد حامد رضاخاں صاحب کودارین میں جزائے خیر عنایت فرما، جنہوں نے حمایت شریعت اعانت اہل سنت وجماعت فرماکے بہت سے سنیوں کوورطۂ گمراہی سے نکالا۔“

(۱)دومرتبہ علمائے اہل سنت کثرھم اللہ سوادھم،نے اچھی طرح سے خبرلی لیکن ملاصاحب نے اپنی پرانی روش نہ چھوڑی۔اول سنت کے سچے حامی فاضی وگرامی مولوی نذیر احمد خاں مرحوم احمد آبادی نے دوسے عالم اہل سنت ماحی بدعت فاضل جلیل مولانامولوی عبید اللہ مغفور مقیم بمبئی نے اب تیسری مرتبہ یہ اذیت آئی،شاید اب ھی سنبھل جائیں ۔بے جاکاروائیوں سے بازآئیں ،ورنہ کسی شہسوار عرصہ سنت کوپھر تکلیف کرناہوگی۔

ابوالمساکین محمد ضیاءالدین عفاعنہ اللہ المعین بحرمۃ طہ ویس۔“

[رجب ۱۳۲۰ھ ص۱۸،۱۷]

فاسق کے پیچھے نماز سے متعلق فتوی پر تائیدی تحریر

زناسے مطعون شخص کی امامت سے متعلق مفتی نجم الدین حنفی مدرس مدرسہ اہل سنت محلہ بخشی پٹنہ ،کے فتوی پر مولاناضیاء الدین مدیر تحفہ نے درج ذیل تفصیلی تصدیق تحریر فرمائی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیہ حبیبہ الرؤف الکریم

پیارے مسلمانو! سنی بھائیو! ذارسوچو انصاف کرو کہ نماز دین کا کیسا ذی عظمت رکن اعظم ہے۔ کلام مجید واحادیث شریف میں اس کے ادا کی کیسی تاکید اکید۔ اس کے ترک میں کیسی وعید شدید ہے۔ یہی افضل العبادات یہی محافظ افعال منکرات وممنوعات۔ یہی نعمای اخروی کے ملنے کے وسیلہ۔ یہی آتش جہنم سے بچنے کا ذریعہ یہی رحمت ارحم الراحمین کے دروازے کی کنجی۔ اسی سے تصفیہ ظاہری وباطنی بے بسی وبے کسی کی حالت میں کام آنے والی غم واندوہ سے چھڑانے والی۔ سید عالم فخر بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور حضور پر نور اس سے کمال درجے کی رغبت والفت اسی نماز کی حالت میں پائے مبارک ورم کر آتے۔ مگر کچھ خیال نہ فرماتے۔ صحابہ کرام اولیائے عظام دیگر خاصان قادر علام بزرگان ذوی الاحترام کی محبوب جانی، ان کی غذائے روحانی اکثر اوقات نماز ہی میں استغراق رہتا اس سے فراق کسی طرح گوارانہ ہوتا ۔

از من جدا مشو کہ توام نور دیدہ
آرام جان ومونس قلب رمیدہ
از دامن تو دست ندارند عاشقان
پیراہن صبوری ایشان دریدہ

وہی خاصان الٰہی جس وقت نماز کو کھڑے ہوتے اور دربار الٰہی میں حاضری دیتے توماسوی اللہ کی مطلق خبر رکھتے۔

بسود اے جانان زجان ز مشتغل
بذکر حبیب از جہان مشتغل

وہی پیشوایان دین، ان تعبد اللہ کانک تراہ، کے مصداق تھے۔ ہم لوگ، فان لم تکن تراہ فانہ یراك ، کا بھی لحاظ نہیں رکھتے۔وأمراھلك بالصلوٰۃ، تو کجا۔ یہاں خود ادا کرنا دشوار پڑا۔ کیا کہیں ہمارا حال قابل ملال یہ ہے۔

شب چو عقد نماز بر بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

خیال کرنا چاہئے کہ ہماری یہ کیسی نماز ہے۔ کیسی فرماں برداری رب بے نیاز ہے۔ افسوس کہ نفس العین کے اتباع میں پھنسے۔ آخرت کو بھولے سلف صالحین کی نمازوں کا چربہ تک نہیں اتار سکتے۔

زباں در ذکر و دل در فکر خانہ
چہ حاصل زیں نماز پنجگانہ
بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جس امر میں نفسانیت غالب آئی اس امر میں باریک بینی کی سوجھی اگر وہ بات دنیوی ہوئی کچہریوں میں جاکر فریاد کی۔ مقدمہ بازی کی ٹھہرائی اور اگر دینی ہوئی تو علما کی خدمتوں میں بطور استفتا پیش کی۔ کیا اسی کا نام خلوص فی الدین یہی مقتضائے شرع متین ہے۔ اسلامی ہمدردی فی زماننا مفقود۔ مثل ہمانیست و نابود ہوئی۔ دینی وقعت دلوں سے نکلی۔ احکام شرعی سے بے خبری ہوئی۔ خواہش نفسانی میں چستی۔ امور دینی میں سستی۔ پابندی جماعت کا خیال چھوڑا۔ مساجد کو ویران کر دیا۔ افسوس وہ جوش و خروش کہاں گیا۔ کس زاویہ گمنامی میں گم ہوا کہ یہ دین متین ایسا پیارا تھا کہ جس

نے اس کی طرف نظر حقارت سے دیکھا اس کی بصارت تحقیر کا ازالہ ہو گیا۔ جس نے اس میں ذرا بھی تراش خراش کی اس کی پھر خیریت نہ رہی، جس نے ایجاد کا ارادہ کیا اس کا حال دگر گوں ہو گیا۔ یہ ہماری بے پروائی و بے توجہی کا نتیجہ ہے جو آج بدمذہبوں نے اس قدر سر اٹھایا ہے۔

خدارا! اب بھی بیدار ہو، حالت سنبھالو سلف صالحین کے طریقے کو اختیار کرو پھر اپنے بدر ترقی وسعادت کو دیکھنا کہ دنیا بھر کو منور کئے دیتا ہے یا نہیں؟ اس بے پروائی کی بھی کوئی حد ہے کہ بہت سے حضرات نماز کے فرائض وواجبات وسنن تک جن کا جاننا فرض ہے نہیں جانتے اور جو جانتے ہیں وہ ان کو اچھی طرح ادا نہیں کرتے جھٹ پٹ الٹا سیدھا وضو کر کے اتفاق سے اگر مسجد چلے گیے تو فوراً جماعت تیار ہونے پر امام کے پیچھے پڑھ لی ورنہ جیسے تیسے علاحدہ پڑھ کر چلتے ہوئے۔ جب ایسی نعمت عظمیٰ کی اس درجہ بے قدری کی جائے تو امام کی حالت بخیال ہمدردی دینی کون دریافت کرے۔ خواہ وہ بدکار ہو یا دیندار، چاہے اس کی روش بالکل خلاف شریعت ہو یا وہ سراپا متبع سنت ہو۔ خواہ سنی ہو یا وہابی وندوی۔ چاہے مقلد ہو یا غیر مقلد۔

مسلمانو! یہ کیسی دین داری اور کیسی اسلام کی تابعداری ہے یاد رکھو کہ کسی بددین کے پیچھے نماز درست نہیں اور فاسق معلن کے پیچھے درست تو ہے لیکن کراہت تحریمی کے ساتھ۔ خواہ وہ امام زنا میں شہرت رکھتا ہو (اور حقیقت میں زنا کا اثبات از بس دشوار ہے) یا داڑھی حد شرعی تک نہ پہنچنے دیتا ہو یعنی ایک قبضے کے اندر اندر کتر واتا ہو یا سرے سے منڈاتا ہو۔ یا دیگر محرمات شرعیہ کو علی الاعلان کرتا ہو۔ ہر صورت میں اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہو گی۔ پس مجیب لبیب نے جو کچھ

صورت مستفسرہ کے جواب میں تحریر فرمایاوہ بجااور حکم شریعت مطہرہ ہے۔اگر واقعی امام کی یہ حالت ہے تومقتدیوں کو چاہئے کہ دوسرا امام مقرر کرلیں۔اس کے پیچھے ہر گز نماز نہ پڑھیں جو کوئی اس کوامام بنائے گاوہ گنہگار ہو گا۔اگر خدانخواستہ سب کے سب قراءت مایجوزبہ الصلاۃ پر قادر نہ ہوں توجب تک دوسرا امام نہ ملے اسی امام کے پیچھے پڑھا کریں۔ مگر دوسرے کی تلاش سے غافل نہ ہو جائیں۔اوراگر اسی امام کوہادی حقیقی ہدایت بخشے اور یہ توبۂ نصوح کرلے اور پھراس کار شنیع، فعل قبیح کا کبھی ارتکاب نہ کرے اورلوگوں کااس کی توبہ پر اعتماد کلی ہو جائے توکیا کہنا۔اسی کوبر قراررکھیں اور بلاتردداس کااقتداکیا کریں۔

میرے سنی بھائیو!اپنے خیر خواہ کی عرض سنو!

نماز جیسے مہتم بالشان امر کو عمدہ طور سے بجالاؤ۔وضوکوجو نماز کی شرط اوراس کاموقوف علیہ ہے اچھی طرح سے کیاکرو۔نماز کے ارکان نہایت اطمینان سے بجالاؤ۔واجبات کومثل قومہ وجلسہ کے بفراغت اداکرو۔جماعت سے مساجد کوزینت دو۔امام ایسابناؤ کہ عقائد اہل سنت وجماعت میں پختہ ہو۔نیکوکاردین دارہو قراءت جانتاحروف کومخارج سے اداکرتاہو مسائل صلاۃ پر آگاہ اورلوگوں میں اس کی وقعت وعزت ہو۔میرا خیال یہ ہے کہ کلام الٰہی کی طرف بے توجہی اس کی بے قدری احکام صوم وصلاۃ وغیرہاضروریات دینی سے بے خبری جیسی آج کل ہورہی ہے شاید کسی وقت میں نہ ہوئی ہو گی۔ہائے ہوزوحائے حطی دونوں کوایک کر دیا۔سین وصاد کافرق اڑایا۔تاکوطاسے ملایاضاد کوظابنایا۔چاہے نماز صحیح ہویافاسداس سے نہ غرض نہ مطلب۔اگر صرف وضو ونماز کے فرائض وواجبات کودریافت کیاجائے توسوائے لاادری کے اورکوئی جواب نہ ملے۔للہ کلام مجید کوصحیح صحیح پڑھواوراپنی اولادودیگر متعلقین کوصحت کے ساتھ

پڑھاؤ۔ احکام صوم وصلاۃ کو خود سیکھو اوراپنے متعلقین کو سکھاؤ۔ نماز کو خشوع وخضوع سے بجالاؤ۔ خلوص پیدا کرو۔ نہایت دل جمعی سے پڑھا کرو۔ تاکہ رضامندی خالق کونین خوشنودی رسول الثقلین ہاتھ آئے۔ رحمت باری تعالیٰ ہر وقت سایہ فگن رہے۔

اگر خواہی کہ گردی بندہ خاص
مہیا شو برائے صدق واخلاص
خوشا نماز ونیاز کسے کہ از سر درد
باآب دیدہ وخون جگر طہارت کرد

ایسی گہری غفلت کی نیند سونااور پھر بیدار کرنے سے بھی ہوشیار نہ ہونا خوب نہیں۔ اس قدر بے پروائی زیباو محبوب نہیں۔ وہ کام کرو کہ عقبیٰ میں کام آئے۔ عذاب شدید سے چھرائے نفس لئیم شیطان رجیم کو زیر کرو۔ خواہشات نفسانی پر پانی پھیرو۔ ایک روز شربت موت پینالابدی۔ اس جہان فانی کو چھوڑنا ضروری ہے پھر یہ دینی غفلت بڑا رنگ لائے گی عذاب الیم میں پھنسائے گی۔

اے زپے حرص وہوا ذات تو
موت بود ہادم لذات تو
گوہر عمرت پشیزے برفت
آہ چہ چیزے بچہ چیزے برفت

خادم سنۃ سید المرسلین محمد ضیاء الدین المکنیٰ بابی المساکین عفاعنہ وعن والدیہ رب العالمین۔"

[تحفۂ حنفیہ: ذوالحجہ ۱۳۲۲ھ ص۷ تا۱۰]

شاہ سلامت اللہ رامپوری کے رسالے "احکام الملۃ الحقہ فی تفسیق اللحیہ" پر تصدیق

"الحق که ایں فتاوی حبل متین ملت حقه مؤید سنت سنیه است دراحکام حالقین وقاطعین لحیه قباله ایست معتبرمزین به مهرشریعت غرادرمعنی وتعریف فسق واحکام فاسقین فرمانیست اسلامیه محقق به تحقیقات وفیه قابل تمسك اهل اسلام ولائق عمل هرخاص وعام قاطع وحالق لحیه رابایدکه ایں رساله رابه نظرغائروعمیق به بیندوبغوروتامل کامل مطالعه نمایدتامعلوم شودچه حکم خداورسول ست جل جلاله وصلی الله علیه وسلم درقطع کردن وحلق نمودن لحیه ودریں باب چه قدروعیدشرع مجیدواردشده وازکردارزشت وفعل قبیح بدرگاه کریم ورحیم رجوع آردوتوبۂ نصوح نمایدوبازراه مخالفت نه پیمایدوارتکاب آں ننماید که ازعقاب وعذاب آں رستگاری یابدوازمؤوخذه شرعی مامون ومصون گردد۔ والله المؤفق۔ ایزدبے چوں مؤلف رساله حضرت مولانامولوی سراج الدین شاه محمدسلامة الله لازال بالعزوالجاه الله جزائے جزیل واجرجمیل دهدکه بعرق ریزی تمام برائے گم شدگان وادی آثام شعل هدایت افروخته۔ وازمغاك شقاوت برآورده برمنصه سعادت نشانده۔

حرره ابوالمساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بهیت حفظه الله تعالیٰ عن شرکل عفریت۔"

[تحفۂ حنفیہ: ذی القعدہ ۱۳۲۵ھ ص ۱۰]

رسالہ: ''النجاۃ من السقم الطاعون بالدعاء المسنون'' پر تصدیق

طاعون کے وقت دعا کے مشروع ہونے کے حوالے سے بہت ہی علمی و تحقیقی رسالہ ہے جس کے مصنف مولانا عبدالواحد یار خاں رامپوری ہیں ۔مولانا ضیاء الدین مدیر تحفہ نے خاتمۃ الطبع کے عنوان سے درج ذیل تصدیق تحریر فرمائی۔

الحمدللہ الذی جعل الامراض کفارۃ لذنوب المذنبین والصلاۃ والسلام علی طبیب الارواح والابدان الذی سن لنالکل داء دواء وبین لنالکل علۃ شفاء فلو استنابسنتہ لم نحتج الی احد من المتطببین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

امابعد: کہاں ہیں عدم جواز دعائے دفع طاعون کے منکر آئیں اوراس رسالے کوملاحظہ فرمائیں۔مؤلف عالی شان عالم نبیل فاضل جلیل جناب مولانامولوی محمد عبدالواحد خاں صاحب رامپوری بانی مدرسہ فیض رسول بہار دام فیضہ القوی نے براہین عقلیہ دلائل نقلیہ سے دفع طاعون کے لیے دعا کا مشروع ہونا ثابت فرمایا۔ اوراس کے مخالف صاحب کی تحریر کا نہایت شرح وبسط سے دندان شکن جواب دیا۔

فللہ در المجیب الفاضل اللبیب قد حقق الحق بتحقیق عجیب۔

اس جواب لاجواب کانام ''النجاۃ من السقم الطاعون بالدعاء المسنون'' رکھا۔ جونہایت صفائی وحسن وخوبی کے ساتھ خاکسار ابوالمساکین محمد ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت و مہتمم تحفۂ حنفیہ عفاعنہ خالق البریہ کی تصحیح واہتمام سے مطبع حنفیہ پٹنہ بخشی محلہ میں اکیس جمادی الاولیٰ ۱۳۲۰ھ کو چھپ کر تیار پسندیدہ اولی الابصار ہوا۔''

[تحفۂ حنفیہ: جمادی الاولی ۱۳۲۰ھ ص۴۶]

احتراز الابرار عن شرور الاسرار پر مولانا ضیاء الدین صاحب کی تصدیق

یہ رسالہ مفتی ابراہیم بدایونی صاحب کا تحریر کردہ ہے۔اس میں فرقہائے باطلہ خاص کر فرقۂ نیچریہ کے باطل نظریات کی مدلل تردید کی گئی ہے۔اس پر مولانا ضیاء الدین مدیر تحفہ نے درج ذیل تصدیق تحریر کی:

بیان کیا کروں حالِ زارِ خطیب — جو لکھنا تھا وہ لکھ چکے ہیں مجیب
نہیں نیچریت میں اس کی کلام — کیا مذہب حق کو اس نے سلام
عدوِّ شریعت یہ ہے بالیقیں — خطابت امامت کے قابل نہیں
ہے تعظیم و تکریم اس کی حرام — بحکم پیمبر علیہ السلام
یہ ہے التماس ضیائے حزیں — بچیں اس کی صحبت سے سب اہل دیں

الراقم:ضیاء الدین پیلی بھیتی مہتمم تحفۂ حنفیہ عفاعنہ خالق البریہ۔

[تحفۂ حنفیہ: جمادی الآخرہ ۱۳۲۴ھ ص ۲۴]

مکتوبات ومراسلات

مکتوب مولانا سید فتح علی شاہ حنفی بنام

مولانا ضیاء الدین مدیر تحفہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب مولانا المکرم اکرمکم اللہ تعالیٰ!۔۔۔۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مولوی حنیف اللہ خان صاحب مونگیری نے رمی السہام میں ایک بڑی غلطی کی ہے جس سے مرزائیوں کو بڑی مدد ملتی ہے۔وہ غلطی یہ ہے کہ مولوی مذکور لکھتے ہیں بمجبوری حالت بیوگی وبے کسی میں اس کے ساتھ عقد ثانی کرکے اس کے اول شوہر کے پس خوردہ آب سے اپنی آتش فراق بجھائی۔ جلد۷ پرچہ ۳ص ۲۸/ماہ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ میں جس روز میں نے یہ مضمون دیکھا تھا اسی روز مجھے اس کا غلط ہونا معلوم ہو گیا تھا لیکن میں نے بلا تحقیق جناب کو مطلع نہ کیا اور تحقیق کے درپے ہوا کہ شاید میرا ہی خیال غلط ہو۔

آخرش بعد از تجسس ثابت ہوا کہ واقع میں مولوی صاحب مونگیری ہی کی غلطی ہے خواہ سہواً ہو یا عمداً والعلم عند اللہ۔اس کا حال یوں معلوم ہوا کہ ہم سے اور مرزائیوں سے مقدمہ دیوانی میں درپیش تھا۔ ہم اہل سنت وجماعت مدعی تھے اور مولوی ابویوسف سیالکوٹی مرزائی مدعا علیہ تھا۔اہل سنت کا یہ دعوی تھا کہ ہم اسے یعنی ابویوسف کو بسبب مرزائی ہونے کے مسجد سے نکالنا چاہتے ہیں دیوانی نے ثبوت طلب کیا فریقین کے گواہ حاضر ہوئے۔ مرزائیوں کا گواہ مولوی برہان دین جہلم کا رہنے والا جو مرزا کا مرید بلکہ خلیفہ بھی ہے پیش ہوا۔اہل سنت نے مولوی ثناء اللہ امرت سری کو مرزائیوں پر جرح کرنے

کے لیے بلایا تھا۔ اثنائے جرح میں مرزائی شاہد سے پوچھا گیا کہ مرزا نے مرزا احمد بیگ کی بیٹی کی نسبت یہ پیش گوئی کی تھی کہ وہ میرے نکاح میں آئے گی۔ جواب دیا ہاں کی تھی۔ پھر پوچھا کہ نکاح بھی ہوا۔ جواب دیا اب تک تو نہیں ہوا۔ اس میں مدت مقرر نہیں فقط اس کے مرید تو اب تک منکر ہیں البتہ امیدوار ہیں ۔ لیکن مولوی صاحب کی غلطی نے دجال قادیانی کی پیش گوئی کو سچا کر دیا کیوں کہ اس کی پیش گوئی کا خلاصہ یہ تھا کہ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ ہونے کی حالت میں میرے ساتھ نکاح ہو گا۔ جناب پر لازم ہے کہ مولوی صاحب کو بھی مطلع کریں اوراس غلطی کی اصلاح کسی پرچہ میں شائع فرمائیں تاکید مزید ہے۔ جواب سے اطلاع بخشیں۔

الراقم المسکین السید فتح علی شاہ حنفی عفی عنہ۔

اس خط پر درج ذیل تبصرہ مدیر تحفہ کی طرف سے شائع ہوا۔

''یہ احقر مولوی صاحب ممدوح کی اس خاص توجہ فرمائی وحرارت وصلابت دینی کا شکر گزار اور آئندہ اسی قسم کے الطاف کا امیدوار اور صرف اس قدر عرض گزار۔ اپنے حسن ظن کا اظہار کہ مولوی صاحب مونگیری نے قادیانی کی پیشن گوئی کی صحت عمداً نہیں تحریر فرمائی۔ یہ واقعہ ان کو اسی طرح تحقیق ہوا ہو گا۔ کیوں کہ وہ اس بیخ کن اسلام کو دشمن دینی جانتے ۔ اس کے دعاوی کاذبہ واقوال واہیہ کا رد فرماتے ہیں ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک امر خلاف واقع ایسا لکھ دیں جس سے اس زور بڑھے۔ اس کا خیال باطل ترقی پکڑے۔ لوگ اس کو سچا جانیں ۔ اپنا دین وایمان بگاڑیں ۔ امید کہ آپ بھی قرائن کو دیکھیں اور صرف حسن ظن ہی کو کام فرمائیں۔ والسلام مع الاکرام۔''

[تحفہ حنفیہ، جمادی الاخریٰ ۱۳۲۲ھ، ۴۳، ۴۲]

مکتوب: مولانا مولوی سیف اللہ صاحب از ملک برہما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مولانا مولوی ضیاء الدین صاحب مخدوم مکرم بندہ اکرمکم اللہ تعالیٰ

سلامیہ جان را بشوق آورد — دل دوستاں را بذوق آورد
سلامیکہ مسنون اسلام ہست — پذیرائے ہر خاص وہر عام ہست
سلام چو اخلاق خوش مشکبائے — کہ راحت فزا باشد ودلکشائے
سلامیکہ سالم بود از نفاق — بطوع و باخلاص و با اشتیاق
فرستادہ افزوں ز حصر وحساب — ببزم جناب معلیٰ مآب
کند بندہ اظہار ما فی الضمیر — کہ اینک بفضلِ خدائے قدیر
رسیدہ عجب تحفۂ دل نواز — شدم ازورودش بسے سرفراز
زہے نامہ نو سعادت نمائے — خہے نسخہ میمنت انتمائے
براوجِ فصاحت جہاں تاب خور — زبحرِ بلاغت گراں مایہ دُر
نضارت دہِ چہرہ ارتجا — بصارت دہِ دیدۂ ارتقا
مضامین دل چسپ را مخزن ست — چراغِ حقائق ازو روشن ست
ز تحقیق ہر گونۂ علم و فن — بتدقیق صد نوع دروے سخن
بترتیب تہذیب پیراستہ — بتحسین مذہب بیاراستہ
تجلی خورشید اسلام ازو — ترقی و تائید اسلام ازو
نمودار انوار سنت دور — عیاں محو آثار بدعت درو

بر اہل انظار منظور باد ز چشم بد حاسداں دور باد
ز نظارہ اش شاد و فرحان شدم بجانش طلب گار و خواہان شدم
کنوں ہستم از لطف امیدوار کہ گر تحفہ شائع شود ماہوار
بہر ماہ ایں تحفہ بے نظیر نمایند ارسال نزد حقیر
چو وارد شود اولین پرچہ اش فرستم زر ہدیہ سالانہ اش
ز رسم ادب نیست طولِ کلام کنم اختصار سخن والسلام

راقم: خادم العلما محمد سیف اللہ عفی عنہ خطیب سورتی مسجد واقع پمنا اپر برہما

[تحفۂ حنفیہ: محرم، ۱۳۲۱ھ ص ۳۶]

مکتوب: (۲)

مشفقی مکرمی جناب مولانا مولوی ضیاء الدین صاحب زاد مجدکم

بعد تسلیم سنت اسلام عرض کرتا ہوں مدعا و مرام
آج آیا صحیفہ سامی یعنی حضرت کا نامہ نامی
دلِ پژمردہ باغ باغ ہوا روشن امید کا چراغ ہوا
تحفہ حنفیہ کا اک پرچا مع روداد مدرسہ پہنچا
فی الحقیقۃ یہ تحفہ ہے نادر جس سے شوکت ہے دین کی ظاہر
اس کی تعریف کیا بیاں کیجئے نہیں پوشیدہ جو عیاں کیجئے
اور روداد بھی چھپی ہے خوب ہیں مضامین بہت ہی خوش اسلوب
دوسرا پرچہ بھی جو آیا ہے خوب مضمون بلند پایا ہے
رہے جاری خدا کرے جاوید جس سے مذہب کی خوب ہے تائید

پرچہ تحفہ کی اشاعت میں — اس کی تشہیر اوراعانت میں
گر خدا چاہے تو ضرور ضرور — بندہ کوشش کرے گا تامقدور
جو کہ بھیجا ہے ہدیہ تحفہ کا — غالباً اب پہنچ گیا ہو گا
کیا لکھوں اب جو تھا خلاصہ کلام — لکھ چکا والسلام والاکرام

راقم محمد سیف اللہ عفی عنہ خطیب سورتی مسجد

[تحفۂ حنفیہ: محرم، ۱۳۲۱ھ ص۳۷]

تذکرہ مدیر رسالہ مولانا حکیم محمد یوسف حسن عظیم آبادی

فقیر کو تلاش بسیار کے باوجود مدیر تحفہ مولانا حکیم محمد یوسف حسن عظیم آبادی کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔ آپ شوال المکرم ۱۳۱۵ھ سے ماہنامہ تحفۂ حنفیہ کے مدیر ہوئے۔ قاضی صاحب لکھتے ہیں:

''چھٹے مہینے یعنی شوال سے یہ پرچہ ان شاء اللہ العزیززیرادارت حضرت مولانامولوی حکیم یوسف حسن صاحب حنفی قادری عظیم آبادی شائع ہواکرے گا۔''

[تحفۂ حنفیہ، شعبان المعظم، ۱۳۱۵ھ ص۶۸]

نگارشات تحفہ

آپ اپنی مصروفیات کے سبب ماہنامہ کو زیادہ وقت نہ دے سکے۔ قریب دو سال مدیر کی حیثیت سے خدمت کی۔ البتہ آپ کے مضامین وغیرہ رسالہ میں بہت کم شائع ہوئے۔ وجوہات کیا رہے ہوں گے اس کا علم نہیں۔ بہر حال جو بھی تحریریں آپ کی شائع ہوئیں ان کا تعارف پیش کئے دیتے ہیں۔

محامدوبرکات اسلام ومذہب باطلہ پر افضلیت

اسلام کے محامد و فضائل اور مذاہب باطلہ پر اسلام کی برتری کے حوالے سے ڈیڑھ صفحات پر مشتمل مضمون ہے۔اس کی پہلی قسط جمادی الاولیٰ ۱۳۲۰ھ ص ۱۵، ۱۶۔ پر شائع ہوئی۔ اگلی قسط غالباً شائع نہیں ہوئی۔

مجلس عالی حمایت سنت محمدی

اس میں مجلس کے چند ماہ منعقد نہ ہونے اور مواعظ حسنہ موقوف رہنے پر عذر پیش کیا گیا ہے اور سال نو یعنی ۱۳۱۶ھ سے باضابطہ شروع کرنے کی امید کا اظہار کیا گیا ہے۔

[شوال ۱۳۱۵ھ ص ۱۶]

اطرق کری لا تجوز الجمعۃ فی القری

دیہات میں نماز جمعہ کے جواز پر ایک فتوی کے رد میں ۱۶ر صفحات پر مشتمل علمی، تحقیقی، تفصیلی تحریر ہے۔ ذوالقعدہ وذی الحجہ ۱۳۱۶ھ میں ص ۳۵ سے ص ۵۰ر تک یہ تحریر شائع ہوئی۔

خاتمہ:

گزشتہ اوراق میں قارئین نے ماہنامہ تحفۂ حنفیہ کا تعارف، اجرا اور اس سے متعلق تاریخی قطعات، اغراض ومقاصد، مضمون اور مضمون نگاروں کے حوالے سے تفصیل، رسالہ سے متعلق ارباب علم ودانش کے تاثرات، تحفۂ حنفیہ کی طباعت واشاعت کے دشوار گزار مراحل کی تفصیل، مدیران تحفہ کا سوانحی خاکہ، تحفۂ حنفیہ سے متعلق ان کی کارگزاریاں، تحفہ میں شائع شدہ ان کی نگارشات، نظم ونثر کا تفصیلی جائزہ بحوالۂ تحفہ ملاحظہ کیا۔ اب ہم آخر میں ماہنامہ تحفۂ حنفیہ کا ۱۳۱۵ھ سے محرم ۱۳۲۷ھ تک کا مکمل اشاریہ، عناوین، مضامین، اسمائے مضمون نگار، بقید سال، ماہ اور صفحات درج کر رہے ہیں۔

باب ـــــــــــ (۳)

اشاریہ
ماہنامہ تحفہ حنفیہ

اہل سنت کا ماہوار رسالہ تحفۂ حنفیہ پٹنہ

جلد(۱) پرچہ(۱) جمادی الاولیٰ،۱۳۱۵ھ

اسلامیات	آل واصحاب وتابعین کے فضائل	سید محمد عبد الشکور	۳۷تا۳۹
سوانحات	اسلامی سلاطین کی مذہبی کوششوں کا مبارک تذکرہ	قاضی عبد الوحید فردوسی	۳۹تا۴۰
ظرافت	کارآمد لطائف وظرائف، مفید حکایات دل چسپ اسلامی قصے	ازادارہ	۴۱تا۴۲
منظومات	نعت پاک	مولاناسید محمد حسین رمز	۴۲
اسلامیات	داستان عبرت نشان	حافظ سلامت اللہ غازی پوری	۴۳تا۴۴
معروضات	مقاصد تحفہ حنفیہ	ازادارہ	صفحہ اخیرہ

جلد(۱) پرچہ(۲) جمادی الاخریٰ، ۱۳۱۵ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
اداریہ	قیاس کن زگلستاں او بہارش را	قاضی عبد الوحید فردوسی	۱تا۲
تائیدات	تقریظ بر تحفہ حنفیہ	بسمل علوی کاکوروی ایڈیٹر زمانہ کانپور	۲تا۳
معروضات	ہواخوہان وخریداران تحفہ سے ضروری باتیں	قاضی عبد الوحید فردوسی	۳
منظومات	زمانہ کی حالت (منظوم)	مولاناعبد العزیز بھوساہوی	۴
مکتوبات	مراسلہ عالیہ، بحوالہ تحفہ حنفیہ	مولوی خلیل الرحمن پیلی بھیتی	۵تا۷
منظومات	قصیدہ سلامیہ استغاثیہ	مولاناسید شاہ محمد حسین رمز	۷تا۸
اسلامیات	الحق یعلو ولا یعلیٰ	مولاناعبد القیوم بدایونی	۹تا۲۰
معروضات	گر قبول افتد زہے عزوشرف	قاضی عبد الوحید فردوسی	۲۱
" " "	قاصد رسید ساخت معطر مشام ما	" " " "	۲۱
عقائد	عقائد اہل سنت، منظوم	مولانامحمد حسین سید پوری	۲۲
ردوتنقید	(تردید عقائد فاسدہ) سوالات عشر	مولاناعبد الواحد یار خاں رامپوری	۲۳تا۳۰
" " "	رسالہ ایقاظ البشر مصنفہ غیر مقلد، کے جواب میں اشتہار	" " " "	۳۱تا۳۲

منظومات	قطعہ مدحیہ مجلس مبارک مولد شریف	مولانا سدید الدین شائق بدایونی	۲۳تا۲۴
منظومات	حمد باری تعالیٰ	قاضی عبد الوحید فردوسی	24
ردوتنقید	دفع الشر عن امۃ خیر البشر المعروف بہ ردایقاظ البشر	مولانا محمد حسین، تلمیذ مولانا عبد الواحد رام پوری	۲۵تا۳۲
معروضات	عرضداشت، بنام لفٹنٹ گورنر بہادر	ساکنان پٹنہ	۳۳تا۳۶
ظرافت	کارآمد لطائف وظرائف	سید محمد حسین رمز جرہوی، مولانا ظہور احمد بہتوی، عبد الباری نعمانی حاجی پوری	۳۷تا۳۸
اسلامیات	اسلامی ناول	مولانا عبد القیوم بدایونی	۳۹تا۴۴

جلد (۱) پرچہ (۴و۵) شعبان المعظم و رمضان المبارک، ۱۳۱۵ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
معروضات	اعتذار رواجب الاظہار	قاضی عبد الوحید فردوسی	۱
منظومات	نعت پاک	منشی سید علی احمد عظیم آبادی	۲
ردوتنقید	دافع مغالطہ ندویہ	مولانا ظہیر الدین فوق عظیم آبادی	۳تا۳۲
اسلامیات	عشق مجازی و حقیقی	مولانا تجمل حسین ایڈیٹر آگرہ اخبار	۳۳تا۳۹
منظومات	غزل مدحیہ وقطعہ تاریخ رسالہ تحفۂ حنفیہ	مولانا سید محمد عمر خلیق حیدرآبادی	۴۰
اسلامیات	اسلامی ناول، گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عبد القیوم بدایونی	۴۱تا۴۴
" " "	العلم	" " " "	۴۵تا۶۷
معروضات	خدا کے لئے اس طرف دیکھئے	قاضی عبد الوحید فردوسی	۶۸
اسلامیات	فضائل ماہ شعبان المعظم	مولانا محب احمد عبد الرسول بدایونی	۶۹تا۷۱
" " "	شعبان، شب برات، رمضان (تفصیلی بیان)	مولانا عبد القیوم بدایونی	۷۱تا۸۸

نشریات	اسمائے گرامی خریداران تحفہ حنفیہ پہلی جلد	ازادارہ	صفحات اخیرہ

جلد(۱)پرچہ(۶)شوال المکرم،۱۳۱۵ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	قصیدہ سلامیہ استغاثیہ، گزشتہ سے پیوستہ	قاضی عبدالوحید فردوسی	۱تا۲
" " "	عبرت نامہ	منقول از نسیم سحر روزانہ اخبار حیدرآباد	۳
ردوتنقید	گرخدا خواہد کہ پردہ کس درد		۳تا۴
منظومات	نعت پاک	مولاناسید محمد عمر خلیق حیدرآبادی	۴
" " "	نعت پاک	ابرارالحق کیف بدایونی	۵تا۶
اسلامیات	اسلام اوراہل اسلام سے متعلق اچھی خبر	مولوی فتح الدین پٹنہ	۷تا۸
تاریخ	بقعات متبرکہ......گزشتہ سے پیوستہ	مولاناسید شاہ احمد حسین مظفرپوری	۸
اسلامیات	شہررمضان	مولانامحب احمد عبدالرسول	۹تا۱۱
ظرافت	لطیفہ مفیدہ حنفیہ	مولانامحمد حسین سیدپوری	۱۲
عبادات	نماز بھی کیا اچھی چیز ہے	مولاناعبدالعزیز بھوساہوی	۱۳تا۱۶
نشریات	مجلس عالی حمایت سنت محمدی	مولانامحمدیوسف عظیم آبادی	۱۶
تعلیمات	واضح ہو(اصول حدیث)	مولاناعبدالواحدخان رامپوری	۱۷تا۲۲
مناظرہ	محدث اورفقیہ کامناظرہ	" " " "	۲۳تا۲۸
منظومات	ساقی نامہ	شیخ محمد فرید عظیم آبادی	۲۹تا۳۰
" " "	ابیات مدحیہ درشان تحفہ،وتاثرات	منقول ازآگرہ اخبار	۳۰تا۳۱
اسلامیات	فضائل شہرشوال المکرم	مدیررسالہ	۳۲
سوانحات	اسلامی سلاطین کی مذہبی کوششوں کامبارک تذکرہ	قاضی عبدالوحید فردوسی	۳۲

جلد (۱) پرچہ (۷و۸) ذوالقعدہ، ذوالحجہ، ۱۳۱۵ھ

جلد (۱) پرچہ (۹) محرم الحرام، ۱۳۱۶ھ

جلد (۱) پرچہ (۱۰) صفر المظفر ۱۳۱۶ھ

عنا وین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
سوانحات	بیان مناقب حضرت امام اعظم	مولوی حفاظت حسین ممتاز بنگردی	۱تا۲
مناظرہ	محدث اور فقیہ کا مناظرہ، گزشتہ سے پیوستہ	مولاناعبد الواحد خان رامپوری	۳تا۶
ردو تنقید	مصلحین ندوہ	مولاناعتیق احمد پیلی بھیتی	۷تا۱۱
" " "	فہرست علماء اراکین ندوہ (جو بعد میں ندوہ سے الگ ہوئے اور اس کی مخالفت کی)	" " " "	۱۱تا۱۲
" " "	ردندوہ میں حصہ لینے والے علمائے کرام کے اسماے کرام کی فہرست	" " " "	۱۲تا۱۶
" " "	سل السیوف الھندیہ علی کفریات بابا النجدیۃ سے متعلق مقدمہ	قاضی عبد الوحید فردوسی	۵صفحات
" " "	سل السیوف الھندیہ علی کفریات بابا النجدیۃ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۲۲صفحات

جلد (۱) پرچہ (۱۱، ۱۲) ربیع الاول والآخر ۱۳۱۶ھ

عنا وین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
تصوف	مضمون (اولیاء کرام سے متعلق)	مولانا محب احمد عبد الرسول بدایونی	۱تا۳۰
" " "	علم التصوف	مولانا سید محمد عمر خلیق حیدر آبادی	۳۱تا۳۸
اسلامیات	واقعات اسلامی متعلق بماہ ربیع الاول	مولاناعتیق احمد پیلی بھیتی	۳۹تا۴۵
معروضات	اعلان	منتظم تحفہ	۴۶
مناظرہ	محدث اور فقیہ کا مناظرہ، گزشتہ سے پیوستہ	مولاناعبد الواحد خان رامپوری	۴۷تا۴۸

ردو تنقید	واقعہ قاضی عبد الغنی صاحب منگلور	م ن ق	۴۹ تا ۵۶
" " "	دفع الشر عن امۃ خیر البشر المعروف بہ ردایقاظ البشر گزشتہ سے پیوستہ	مولانا محمد حسین، تلمیذ مولانا عبد الواحد رام پوری،	۵۷ تا ۶۰
" " "	سر سید کی یاد گار	کپتان نور محمد خان اکبر آبادی	۶۱ تا ۶۸
اسلامیات	الزکوٰۃ، گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عبد العزیز بھوساہوی	۶۹ تا ۷۴
فضائل	فضائل صفر، ربیع الاول ور بیع الآخر	منتظم تحفہ	۷۴
تصوف	عشق کے حوالے سے مضمون	مولانا سید محمد سلیمان اشرف بہاری	۷۵ تا ۷۸
اشتہارات	نزہۃ المقال فی لحیۃ الرجال کا اشتہار	" " " " "	۷۹ تا ۸۰
منظومات	قطعہ تاریخ سال نو تحفہ حنفیہ	مختلف شعراء	۸۱ تا ۸۲
نشریات	اسلام اور اہل اسلام سے متعلق اچھی خبریں	منتظم تحفہ	۸۳
فقہیات	مسائل ضروریہ فقہیہ	" " " " "	۸۴
ردو تنقید	سر سید کی یاد گار	کپتان نور محمد خان اکبر آبادی	۸۵ تا ۹۲
وفیات	قطعات تاریخ فوت پیر نیچر علیہ ماعلیہ	حالی علی گڑھی	۹۳ تا ۹۶
منظومات	نعتیہ غزل	حفاظت حسین ممتاز بنگر	۹۳

جلد (۲) پرچہ (۱) جمادی الاولیٰ، ۱۳۱۶ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
سوانحات	مسام بخاری	مولانا محب احمد عبد الرسول بدایونی	۱ تا ۶
اسلامیات	اجرائے تحفہ حنفیہ کا مبارک مہینہ اور اس کے اسلامی واقعات	منتظم تحفہ	۷
منظومات	نعتیہ غزل	حفاظت حسین ممتاز بنگر	۷ تا ۸
" " "	قصیدہ سلامیہ در شان شیر خدا	منتظم تحفہ	۸

مناظرہ	محدث اور فقیہ کا مناظرہ، گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عبد الواحد خان رامپوری	۹ تا ۱۳
منظومات	نعتیہ غزل	منشی محمد یوسف مظفر پور	۱۴
وفیات	قطعہ تاریخ فوت پیر نیچر علیہ ماعلیہ	مولانا عبد الجلیل شیفتہ بھگوانپوری	۱۴
منظومات	قصیدہ	حاجی اختر الدولہ	۱۵ تا ۱۶
" " "	نعتیہ غزل	منشی محمود علی خاں خوشدل مظفر پوری	۱۶
ردو تنقید	سید احمد خاں کا قوم سے خوں بہا	مولانا سید اکبر داناپوری	۱۷ تا ۲۰
فقہیات	محفل میلاد میں نبی ﷺ کی تشریف آوری پر مدلل فتوی	مولانا سید محمد عمر حیدر آبادی	۲۱ تا ۲۴
ردو تنقید	تقریر کاشفہ، مغالطہ وہابیہ، یعنی وہابین ضالین کارد قوی، مولانا خلیل الدین پیلی بھیتی	مولانا عتیق پیلی بھیتی	۱۶ صفحات
اسلامیات	اسلامی ناول، گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عبد القیوم بدایونی	۴۱ تا ۴۴

جلد (۲) پرچہ (۲) جمادی الاخری، ۱۳۱۶ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
اسلامیات	مسلمانوں کی حالت	مولانا عبد القیوم بدایونی	۱ تا ۴
" " "	عربی مضمون، اصلاح معاشرہ کے حوالے سے	مولانا شفیع صاحب گنج	۵ تا ۸
ردو تنقید	تقریر دوم قاضی خلیل الدین، سابق بہ لاحق بنام حقانی سخن نجدی شکن	مولانا عتیق پیلی بھیتی	۹ تا ۱۶
اسلامیات	ترجمہ تقریظ	مولانا عبد القیوم بدایونی	۱۷ تا ۲۲
فقہیات	صلعم وغیرہ الفاظ مخفف کا حکم، فتوی	مولانا عمر حسینی حیدر آبادی	۲۳ تا ۳۰

" " "	محفل میلاد میں نبی کی تشریف آوری (فتوی)	" " " " "	۳۱تا۳۳
منظومات	قطعہ تاریخ طبع جلد ثانی تحفہ حنفیہ	مولانا محمد حسین سید پوری	۳۳
سوانحات	تذکرہ اعلیٰ حضرت	مولانا عتیق پیلی بھیتی	۳۴تا۳۶
ردو تنقید	مضمون رد ندوہ	مولانا شاہ محمد حسین جرہوی	۳۷تا۴۰
اسلامیات	اسلامی ناول، گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عبد القیوم بدایونی	۴۱تا۴۴
نشریات	ضمیمہ تحفہ حنفیہ، اسمائے گرامی خریداران تحفہ حنفیہ پہلی جلد		۷صفحات

جلد (۲) پرچہ (۳) رجب المرجب، ۱۳۱۶ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
اسلامیات	مسلمانوں کی حالت، گزشتہ سے پیوستہ،	مولانا عبد القیوم بدایونی	۱تا۴
" " "	عربی مضمون، اصلاح معاشرہ....... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شفیع صاحب گنج	۵تا۸
" " "	ترجمہ تقریظ، گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عبد القیوم بدایونی	۹تا۱۲
ردو تنقید	دفع الشر...... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا محمد حسین، تلمیذ مولانا عبد الواحد رام پوری،	۱۳تا۱۶
" " "	(تقریر سوم) مضمون لاحق بسابق بنام حاشیہ جامعہ بر قرن شیطانیہ، تاریخی نام حقیقت جلوہ گری وہابیت	مولانا عتیق احمد پیلی بھیتی	۱۷تا۲۳
" " "	تقریر سوم، قاضی خلیل الدین، سابق بہ لاحق بنام امکان کذب باری کا ردو حل	" " " " "	۲۵تا۳۰
اشتہارات	اشتہار دیوان نعتیہ مسمی بہ نعت مقبول خدا	قاضی حافظ محمد احمد پیلی بھیت	۳۱تا۳۲
اسلامیات	نسبت تراویح، رمضان مبارک	مولانا محب احمد عبد الرسول بدایونی	۳۳تا۳۶
فقہیات	تعزیہ داری وغیرہ مسائل بشکل سوال	مرسلہ: حاجی اختر الدولہ لکھنؤ	۳۷تا۳۸

	وجواب،ماخوذرسالہ ردبدعت شاہ عبدالعزیزمحدث دہلوی،		
منظومات	نعتیہ کلام	مولاناعبدالجلیل شیفتہ بھگوانپوری، منشی محمودعلی خاں صاحب خوشدل مظفرپوری	۳۹تا۴۰
اسلامیات	اسلامی ناول، گزشتہ سے پیوستہ	مولاناعبدالقیوم بدایونی	۴۱تا۴۴

جلد(۲)پرچہ(۴)شعبان المعظم،۱۳۱۶ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
اسلامیات	مسلمانوں کی حالت، گزشتہ سے پیوستہ،	مولاناعبدالقیوم بدایونی	۱تا۸
ردوتنقید	تقریرچہارم،تردیداوہام.......گزشتہ سے پیوستہ	مولاناعتیق پیلی بھیتی	۹تا۱۶
فقہیات	ترکہ میت سے متعلق اعتراضات کے جوابات	حجۃ الاسلام مولاناحامدرضاخاں	۱۷تا۲۱
منظومات	نعتیہ غزل	مولاناعبدالجلیل شیفتہ بھگوانپوری	۲۲
" " "	" " " "	منشی محمودعلی خوشدل مظفرپوری	۲۲تا۲۳
" " "	" " " "	منشی عبدالغنی احقرعظیم آبادی	۲۴
" " "	غزل	مولاناعبدالجلیل شیفتہ بھگوانپوری	۲۴
اسلامیات	زکوۃاورسودکامقابلہ	مولاناعبدالعزیزبھوساہوی	۲۵تا۲۸
تصوف	اصطلاحات التصوف	مولانامحمدعمرحیدرآبادی	۲۹تا۳۲
اسلامیات	پردہ کی فضیلت	رقیمہ اقبال بیگم حیدرآباد	۳۳تا۳۵
منظومات	غزل	مولانایوسف حسن بانکی پوری	۳۶
" " "	غزل نعتیہ	شیخ محمدکبیرحقیریوسف پوری	۳۶تا۳۷
" " "	منقبت درشان غوث پاک	حفاظت حسین ممتازبنگر	۳۸

جلد (۲) پرچہ (۵) رمضان المبارک، ۱۳۱۶ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	نعتیہ کلام	منشی محمود علی خوشدل مظفرپوری، جناب محمد کبیر حقیر یوسف پوری	۲۷تا۲۸
ردوتنقید	تقریر پنجم، گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عتیق	۲۹تا۳۶
اسلامیات	روزہ رکھنا	مولانا عبد العزیز عاجز بھوساہوی مظفرپوری	۳۷تا۴۰
" " "	اسلامی ناول، گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عبد القیوم بدایونی	۴۱تا۴۴
جلد(۲) پرچہ(۶) شوال المکرم، ۱۳۱۶ھ			
عناوین	**موضوعات**	**اصحاب قلم**	**صفحات**
فقہیات	لولاک لماخلقت الافلاک (فتوی) گزشتہ سے پیوستہ	مولانا محمد عمر حیدرآبادی	۱تا۴
اسلامیات	شریعت، گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عبد القیوم بدایونی	۵تا۳۲
ردوتنقید	مضمون لاحق بسابق ہندوستان میں وہابیت	مولانا عتیق احمد پیلی بھیتی	۳۳تا۳۸
منظومات	نعتیہ کلام	مختلف شعراء	۳۹تا۴۰
جلد(۲) پرچہ(۷) ذوالقعدہ، ۱۳۱۶ھ			
عناوین	**موضوعات**	**اصحاب قلم**	**صفحات**
فقہیات	بحث اثبات اجماع وقیاس	مولانا محب احمد عبد الرسول بدایونی	۱تا۸
ردوتنقید	تقریر ششم، گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عتیق احمد پیلی بھیتی	۹تا۱۶
" " "	دفع الشر عن امۃ خیر البشر.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا محمد حسین، تلمیذ مولانا عبد الواحد رام پوری	۱۷تا۲۰
فقہیات	استفتاء وفتوی، فارسی	مولانا عبد الجبار حیدرآبادی	۲۱تا۲۴
عقائد	شرف الدین ایرانی احمد آبادی کی تکفیر	مولانا نذیر احمد خان	۲۵تا۳۰

جلد (۲) پرچہ (۸) ذوالحجہ، ۱۳۱۶ھ

جلد(۴)پرچہ(۱)محرم الحرام،۱۳۱۸ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
وفیات	قطعات تاریخ سال نو تحفہ حنفیہ	مولانا سید شاہ محمد حسین رمز	۱
ردو تنقید	ردآثار الفتن	" " " "	۱تا۴
معمولات	اثبات عمل المولد والقیام	مولانا محمد علیم الدین اسلام آبادی	۵تا۱۲
عقائد	سماع الاموات ثابت باحادیث والآیات	مولانا عبد القیوم بدایونی	۱۳تا۳۶
فقہیات	جواب مسائل مدلل بدلائل	مولانا محمد عبد الصمد سہسوانی	۳۷تا۴۴

جلد(۴)پرچہ(۲)صفر المظفر،۱۳۱۸ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	رسالہ ادعیۃ و تعویذات طاعون	مولانا محمد بدر الدین پھلواری	۱تا۱۶
" " "	جواب مسائل مدلل بدلائل	مولانا محمد عبد الصمد سہسوانی	۱۷تا۲۸
عقائد	سماع الاموات ثابت باحادیث والآیات	مولانا عبد القیوم بدایونی	۲۹تا۴۴

جلد(۴)پرچہ(۳)ربیع الاول،۱۳۱۸ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
تاریخ	تاریخ اسلام ملقب بتاریخ ہدیہ احمد مختار	قاضی عبد الوحید فردوسی	۱تا۱۲
منظومات	نعتیہ غزلیں	مختلف مشاہیر شعراء	۱تا۷ضمیمہ
اسلامیات	اسلامی ناول	مولانا عبد القیوم بدایونی	۹تا۱۶ضمیمہ
فقہیات	فتوی در جواز فاتحہ ونذور	مولانا محمد علیم الدین اسلام آبادی	۱تا۹، ضمیمہ
اعلان	طوبی لکم یا معشر المسلمین	اراکین مدرسہ اہلسنت پٹنہ	۱۰ضمیمہ

" " "	اطلاع	کارپردازان مطبع	۱۱تا۱۲ضمیمہ
فقہیات	فتوی وجود اولیا کا قرآن سے ثبوت، اوراغواث او تادو غیرہ الفاظ کا ثبوت)	مولانا عبد الباری مدرسہ اسلامیہ حنفیہ جرہوہ	۱۳تا۲۴ ضمیمہ
" " "	سوالات مفیدہ (مع جوابات)	مولاناعبدالباری مدرسہ اسلامیہ حنفیہ جرہوہ	۲۵تا۲۸
" " "	تحقیق دربارہ جواز دعاء بین الخطبتین	قاضی عبد الوحید فردوسی	۲۹ضمیمہ
اسلامیات	عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ	مولاناسید محمد حسین جرہوی	۳۰تا۴۴ ضمیمہ
وفیات	تاریخ وفات حضرت میر طیب صاحب	مولانامحمد یونس مظفر آبادی	۴۵

جلد (۴) پرچہ (۴) ربیع الآخر، ۱۳۱۸ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
مکتوبات	خط بنام مدیر تحفہ	مولاناعبدالقیوم بدایونی	1
فقہیات	فتوی (وطی فی ادبار النساء)	مولانامحمد علیم الدین اسلام آبادی	۱تا۸
" " "	فتوی جواز و عدم جواز نماز	اعلی حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۹تا۱۲
تصوف	(رسالہ) مصطلحات تصوف	مولاناسید محمد عمر حیدر آبادی	۱۳تا۲۰
اسلامیات	بحث محبت باخلفاء اربعہ	مولاناسید محمد حسین جرہوی	21
فقہیات	شادیوں میں ناچ کرانا اور باجا بجوانا	مولاناعبدالعزیز بھوساہوی	۲۲تا۲۸
معروضات	عرض ضروری	مطبع	29
فقہیات	فتوی (در جواز نکاح)	اعلی حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۳۰تا۳۲
" " "	فتوی (در میراث)	مولانامحمد علیم الدین اسلام آبادی	33
" " "	کتے کے سر والی بکری کے کھانے کا حکم (فتوی)	" " " "	۳۴تا۳۵

منظومات	قصیدہ	مولانا محمد اکرام الدین	36
اسلامیات	اسلامی کاموں میں دنیاوی فائدے	مولانا محمد عتیق پیلی بھیتی	۳۷تا۴۰

جلد (۴) پرچہ (۵) جمادی الاولیٰ، ۱۳۱۸ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
عقائد	عروۃ الوثقا (رسالہ منظومہ بر عقائد اہل سنت)	مولانا فرزند علی منیری	۱تا۱۲
اسلامیات	کل من علیھافان	مولانا محمد نذیر الحسن فتح پوری	۱۳تا۱۶
فقہیات	متعہ کا دمچھلا	حاجی عبد العزیز ایرایان فتح پور	۱۷تا۲۰
" " "	فتوی (در جواز جماعت ثانیہ)	اعلی حضرت احمد رضا خاں بریلوی	۲۱تا۲۸
" " "	فتوی (در تحقیق تاریخ ولادت ووفات نبوی)	" " " "	۲۹تا۳۶
تصوف	مصطلحات تصوف (گزشتہ سے پیوستہ)	مولانا سید محمد عمر حیدر آبادی	۳۷تا۴۰
منظومات	قصیدہ	منشی محمود علی خوشدل بنارسی	دو صفحات بطور ضمیمہ

جلد (۴) پرچہ (٦) جمادی الاخریٰ، ۱۳۱۸ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	رسالہ الزہر الباسم فی حرمۃ الزکوۃ بنی ہاشم	اعلی حضرت احمد رضا خاں بریلوی	۱تا۱٦
" " "	(رسالہ) فتوی العلماء بتعظیم آثار العظماء	مولانا محمد عمر الدین ہزاروی	۱۷تا۲۸
" " "	فتوی الثقاۃ بجواز سجدۃ الشکر بعد الصلاۃ رسالہ	" " " "	۲۹تا۳٦
" " "	(فتوی) القول الجلی فی جواز التسمیۃ بعبد النبی	مولانا محمد خلیل الرحمن برہان پوری	۳۷تا۴۰
منظومات	ابیات تقریظ تحفہ حنفیہ، نعتیہ کلام	مختلف شعراء	دو صفحات بطور ضمیمہ

جلد(۴) پرچہ(۷) رجب المرجب، ۱۳۱۸ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
	فہرست مضامین،		
وفیات	ابیات تاریخ وفات مولانا محمد میر طیب قریشی	مولانا محمد یونس صاحب	دو صفحات ضمیمہ
اسلامیات	الدعاء	مولانا عبد الرسول محب احمد بدایونی	۱ تا ۱۰
فقہیات	(فتوی) گاؤں میں نماز جمعہ و عیدین	اعلی حضرت احمد رضا خاں بریلوی	۱۱ تا ۱۲
تصوف	مصطلحات تصوف (گزشتہ سے پیوستہ)	مولانا سید محمد عمر حیدر آبادی	۱۳ تا ۱۶
عقائد	شفاعت تامہ	مولانا عبد القیوم بدایونی	۱۷ تا ۳۲
اسلامیات	موعظہ حسنہ	مولانا عبد الرحمن پوکھریروی	۳۳ تا ۴۰

جلد(۴) پرچہ(۸) شعبان المعظم، ۱۳۱۸ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	شفاء الواله فی صور الحبیب و مزاره و نعاله	اعلی حضرت احمد رضا خاں بریلوی	۱ تا ۲۸
تصوف	مصطلحات تصوف (گزشتہ سے پیوستہ)	مولانا سید محمد عمر حیدر آبادی	۲۹ تا ۳۲
فقہیات	شادیوں میں ناچ گانا، گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عبد العزیز بھوساہوی	۳۳ تا ۳۴
وفیات	مولانا عبد القیوم بدایونی کی وفات کی خبر	اراکین مدرسہ اہلسنت پٹنہ	۳۴
اسلامیات	الدھر خیر المعلم	مولانا سید محمد فاخر بیخود الہ آبادی	۳۵ تا ۳۶

جلد(۴)پرچہ(۹و۱۰)رمضان وشوال،۱۳۱۸ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
وفیات	ابیات تاریخ وفات مولانا محمد میر طیب قریشی	مولانا محمد یونس صاحب، وغیرہ	دوصفحات ضمیمہ
" " "	کل شیء ھالک الا وجہہ	مولوی عبد الحی بدایونی	۱تا۱۵
" " "	ابیات تاریخ وفات مولانا عبد القیوم وغیرہ	علامہ حسن رضا بریلوی ودیگر شعراء	۱۵تا۱۶
فقہیات	فتوی دبارہ عشر	اعلی حضرت احمد رضا خاں بریلوی	۱۷تا۲۸
" " "	فتوی منظوم (درخرچہ مروجہ در نکاح)	مولانا محمد علیم	۲۹تا۳۶
" " "	فتوی (د تفضیل شیخین)	مولانا ابو طاہر نبی بخش بہاری	۳۷تا۳۸
منظومات	قصیدہ مدحیہ درشان تاج الفحول	اعلی حضرت احمد رضا خاں بریلوی	۳۹تا۴۲
" " "	نعت ومناقب	مختلف شعراء	۴۲تا۴۴
ردوتنقید	قبائح الروائح	مولانا محمد عمر بہاری	۴۵تا۴۸

جلد(۴)پرچہ(۱۱و۱۲)ذوالقعدہ وذوالحجہ،۱۳۱۸ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
وفیات	ابیات تاریخ وفات مولانا محمد میر طیب قریشی	مولانا محمد یونس ومولانا عبد الرسول	دوصفحات ضمیمہ
" " "	تعزیتی مضمون مع خط بنام قاضی عبد الوحید	مولانا نذیر الحسن ایرایانی	۱تا۸
فقہیات	فتوی فارسی دربارہ تراویح	مولانا محمد علیم الدین رامپوری	۹تا۱۰
معروضات	التماس معذرت اساس	قاضی عبد الوحید فردوسی	۱۱تا۱۲
منظومات	چراغ انس	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	۱۳تا۱۶

جلد(۵) پرچہ(۱) محرم الحرام،۱۳۱۹ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
	ہدیۂ مرغوب الاحباب	مولاناسیدنذیرالحسن ایرایانی	۱تا۱۲
فقہیات	فتویٰ درجوازایصال ثواب ونذرو	مولاناابوطاہرنبی بخش بہاری	۱۳تا۱۸
" " "	تحقیق انیق دربارۂ قیاس	" " " " " "	۱۹تا۲۸
قرآنیات	تعلیم التفسیر مجبیؒ (۱۳۲۵ھ)	مولاناعبدالرحمن ابوالولی مجبی پوکھریروی	۲۹تا۴۴

جلد(۵) پرچہ(۲) صفر المظفر،۱۳۱۹ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
	فہرست مضامین،		
فقہیات	فتویٰ درجوازدعاے طاعون بنام، الجواب الثانی فی ردالجواب الاول	مولاناعبدالواحدرامپوری	۱تا۲۴
" " "	فتویٰ دربارہ نکاح مع تصدیقات علما	مولانامحمدعلیم الدین رامپوری	۲۵تا۴۰
عقائد	عقائداہل سنت وجماعت	اعلیٰ حضرت امام احمدرضابریلوی	۴۱تا۴۸
میراث	فرائض یونسی	مولانایونس ہاشمی کھنجتری	۴۹تا۶۰
اسلامیات	اجوبۂ اسئلۂ عشرہ	مولانامحمداعجازحسین رامپوری	۶۱تا۷۲

جلد(۵) پرچہ(۳) ربیع الاول،۱۳۱۹ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	نمازجمعہ کے بعدجمع ہوکردرود شریف پڑھنا(فتویٰ فارسی) مع تصدیقات	مولانامحمدبادشاہ نواکھانوی	۱تا۲۴

" " "	عید گاہ جدید.... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	۹تا۳۰
" " "	سوط النبی علی المعترض الغبی	مولانا ابو طاہر نبی بخش بہاری	۳۱تا۳۴
ردو تنقید	کلکتہ میں ندوہ کی شکست اور اہل سنت کی فتح	حاجی لعل خاں کلکتہ	۳۵تا۳۶
کتابیات	صحت نامہ روداد جلسۂ مدرسہ اہل سنت پٹنہ		آخر کے دو صفحات

جلد(۵) پرچہ(۱۰ و ۱۱) شوال وذوالقعدہ، ۱۳۱۹ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	فتوی عالم ربانی.... گزشتہ سے پیوستہ	حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں	۱تا۲۰
" " "	سوط النبی علی المعترض الغبی (مابقی)	مولانا ابو طاہر نبی بخش بہاری	۲۱تا۲۸
کتابیات	فہرست مضامین، فہرست وصول ہدیہ رسالہ		صفحہ اخیرہ

جلد(۵) پرچہ(۱۲) ذوالحجہ، ۱۳۱۹ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	فتوی عالم ربانی......(مابقی)	حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں	۱تا۱۲
" " "	سوط النبی علی المعترض الغبی (مابقی)	مولانا ابو طاہر نبی بخش بہاری	۱۳تا۱۶
" " "	دمن خرد میں عید گاہ جدید پر بحث	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۱۷تا۲۶
" " "	فتوی نذر و نیاز کے حوالے سے	مولانا وصی احمد محدث سورتی	۲۷تا۲۸
منظومات	قصیدہ در شان اعلیٰ حضرت بریلوی	منشی علی حسن پٹنہ	۲۹تا۳۰
	مژدہ!	مدیر تحفہ	صفحہ اخیرہ

جلد(۶) پرچہ(۱) محرم الحرام،۱۳۲۰ھ

عنا وین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	قطعات تاریخ سال نو	مولاناشاہ محمد حسین حاجی پوری	۱تا۲
" " "	حمدونعت	مولاناسیف اللہ جوہر چنوتوی	۳تا۵
" " "	نعت پاک	مولاناشاہ محمد حسین حاجی پوری	۶
" " "	مسدس دربیان وہابی ناکس	ابوالمساکین مولاناضیاء الدین پیلی بھیتی	۷تا۸
تاریخ	آئینہ قیامت	مولاناحسن رضابریلوی	۹تا۲۴
اسلامیات	رسالہ حب وطن	مولانامحمد نذیرالحسن ایرایانی	۲۵تا۳۲
" " "	مقدمۃ النجاۃ	مولاناعبدالواحد خاں رامپوری	۳۳تا۳۶
" " "	النجاۃ من السقم الطاعون بالدعاء المسنون	" " " " "	۳۷تا۴۴

جلد(۶) پرچہ(۲) صفر المظفر ۱۳۲۰ھ

عنا وین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
تاریخ	آئینہ قیامت، گزشتہ سے پیوستہ	علامہ حسن رضاخاں	۱تا۱۶
فقہیات	اہل میت کے گھر کھانااور قبر پر چادرڈالنا	مفتی علیم الدین مصطفی آبادی	۱۷تا۲۰
اسلامیات	الناس باللباس	مولاناعبدالعزیز بھوساہوی	۲۱تا۲۴
" " "	رسالہ حب وطن، گزشتہ سے پیوستہ	مولانامحمد نذیرالحسن ایرایانی	۲۵تا۳۲
ردوتنقید	میاں ضمیر پٹنوی اور ہم مفتی گنجوی	مولانافضیلت حسین گیاوی	۳۳تا۳۶
اسلامیات	النجاۃ من السقم.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناعبدالواحد خاں رام پوری	۳۷تا۴۴

جلد (۶) پرچہ (۳) ربیع الاول ۱۳۲۰ھ

صفحات	اصحاب قلم	موضوعات	عناوین
۱تا۲۰	علامہ حسن رضا خاں	آئینہ قیامت، گزشتہ سے پیوستہ	تاریخ
۲۱تا۲۸	مفتی علیم الدین مصطفی آبادی	حلالہ کی شرط پر نکاح (فتوی)	فقہیات
۲۹تا۳۰	مولانا وصی احمد محدث سورتی	فتوی، غیر مقلد سنی کے ترکہ کا مالک نہیں اور نبی ﷺ کی ادنی سی توہین کفر ہے	فقہیات
۳۱تا۳۲	مولانا نذیر الحسن ایرایانی ونشتر عظیم آبادی	نعت شریف	منظومات
۳۲تا۳۶	مولانا نذیر الحسن ایرایانی	رسالہ حب وطن کا مابقی	اسلامیات
۳۷تا۴۴	مولانا عبد الواحد خاں رام پوری	النجاۃ من السقم.... گزشتہ سے پیوستہ	" " "
صفحہ اخیرہ	مولانا وصی احمد محدث سورتی	رد ندوہ، بعنوان، مان نہ مان میں تیرا مہمان	رد وتنقید

جلد (۶) پرچہ (۴) ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ

صفحات	اصحاب قلم	موضوعات	عناوین
۱تا۱۲	مفتی عمر الدین ہزاروی	فتوی بغیر عمامہ کے امامت	فقہیات
۱۳تا۱۶	مفتی عمر الدین ہزاروی	فتوی، چائے اور بریانی وغیرہ میں الائچی اور جائفل کھانے کا حکم شرعی	" " "
۱۷تا۲۸	مولانا ابو المساکین محمد ضیاء الدین پیلی بھیتی	مقدمہ تنبیہ الضلال بر رسالہ اجتناب العمال عن فتاوی الجہال	اسلامیات
۲۹تا۳۶	مولانا عبد الرحمن محبی پوکھریروی	رسالہ بشکل مکالمہ بعنوان چہک بلبل نادان، معروف بہ حدیث وہابیان	رد وتنقید

فقہیات	النجاۃ من السقم.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناعبدالواحد خاں رام پوری	۳۷تا۴۴
منظومات	غزل در توصیف مدینہ منورہ	شاہ محمد حسین صاحب رمز	صفحہ اخیرہ

جلد(۶)پرچہ(۵)جمادی الاولیٰ ۱۳۲۰ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
عقائد	عقائد اہل سنت بنام نظم العقائد	مولاناسیف اللہ جونپوری	۱تا۸
ردوتنقید	تہدید السفہاء، تخریب الاعداء، بالادلۃ القویۃ فی تردید مذہب الشیعہ	مولانانذیرالحسن ایرایانی	۹تا۱۶
اسلامیات	مقدمہ تنبیہ الضلال، بررسالہ اجتناب العمال عن فتاوی الجہال، مابقی	مولاناابوالمساکین محمدضیاء الدین پیلی بھیتی	۱۷تا۳۶
" " "	النجاۃ من السقم الطاعون..... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناعبدالواحد خاں رام پوری	۳۷تا۴۶
منظومات	نعت شریف	شاہ محمد حسین صاحب رمز حاجی پوری	صفحہ اخیرہ

جلد(۶)پرچہ(۶)جمادی الاخریٰ ۱۳۲۰ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	نعت شریف، دشمن احمد پہ شدت کیجئے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں	
ردوتنقید	ردوندوہ، روداد جلسہ اہل سنت کلکتہ مسمی باسم تاریخی دربار سراپا رحمت	لعل خاں	۱تا۴۸

جلد(۶)پرچہ(۷)رجب المرجب ۱۳۲۰ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	رسالہ، اجتناب العمال عن فتاوی الجہال	حجۃ الاسلام مولاناحامد رضاخاں	۱تا۳۲

عقائد	عقائد اہل سنت بنام نظم العقائد	مولانا سیف اللہ جونپوری	۳۳تا۴۱
فقہیات	فتوی، زوجہ کے انتقال کے بعد زوجہ کی سگی پھوپھی سے نکاح کا حکم	مولانا وصی احمد محدث سورتی	۴۲
" " "	فتوی، کون ساخضاب جائز ہے	مولانا ابو طاہر نبی بخش بہاری	۴۳تا۴۴

جلد (۶) پرچہ (۸) شعبان المعظم ۱۳۲۰ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
تعلیمات	نتیجہ امتحان مدرسہ، روداد مجلس امتحان مدرسہ حنفیہ	قاضی عبد الوحید فردوسی	کل ۶۰صفحات

جلد (۶) پرچہ (۹) رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	رسالہ اجتناب العمال..... گزشتہ سے پیوستہ	حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں	۱تا۱۶
عقائد	رسالہ شرح امور عشرین امتیاز عقائد سنیین	مولانا سید غلام غوث حیدر آبادی	۱۷تا۲۴
ردو تنقید	تہدید السفہاء، تخریب الاعداء، بالادلۃ القویۃ فی تردید مذہب الشیعہ	مولانا نذیر الحسن ایرایانی	۲۵تا۳۲

جلد (۶) پرچہ (۱۰) شوال المکرم، ۱۳۲۰ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
تاثرات	تصدیقات علما بر رسالہ اجتناب العمال	علمائے اہل سنت	۱تا۱۶
" " "	تقریظ وقطعہ تاریخ طبع رسالہ، اجتناب العمال	ابو المساکین مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۱۷تا۱۸
عقائد	رسالہ شرح امور عشرین..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید غلام غوث حیدر آبادی	۱۹تا۳۰
" " "	علم غیب مصطفی ﷺ	تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی	۳۱

فقہیات	شیعہ کا نکاح سنی سے فتویٰ	" " " " " "	۳۲
اصلاح	عوام کی اصلاح اور رسالہ امور عشرین کا ذکر	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۳۳تا۳۴
فقہیات	فتویٰ، دھان نقد وادھار کمی بیشی سے بیچنا	حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں	۳۴
ردو تنقید	چہک بلبل نادان.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عبد الرحمن محبیٰ پوکھریروی	۳۵تا۴۲
معروضات	رسالہ سے متعلق گزارش	امولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	صفحہ اخیرہ

جلد (٦) پرچہ (١١) ذوالقعدہ، ١٣٢٠ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	مشروط نکاح میں تین طلاق اور مال حرام سے مسجد کی تعمیر	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں	۱تا۸
" " "	ایک ساتھ تین طلاق کا حکم، فتویٰ	مولانا وصی احمد محدث سورتی	۹تا۲٦
" " "	فتویٰ، رنگے ہوئے کپڑے سے نماز، اور سورہ کا وصل رکوع سے کرنے کا حکم	حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں	۲۷تا۲۸
ردو تنقید	تہدید السفہاء، تخریب الاعداء، بالادلۃ القویۃ فی تردید مذہب الشیعہ	مولانا نذیر الحسن ایرایانی	۲۹تا۳٦
معروضات	رسالہ سے متعلق گزارش	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	صفحہ اخیرہ

جلد (٦) پرچہ (١٢) ذوالحجہ، ١٣٢٠ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
ردو تنقید	تہدید السفہاء، تخریب الاعداء، بالادلۃ القویۃ فی تردید مذہب الشیعہ	مولانا نذیر الحسن ایرایانی فتحپوری	۱تا٦١

فقہیات	امام کا محراب میں کھڑا ہونا اور طلاق معلق کا حکم (فارسی فتوی)	مولانا وصی احمد محدث سورتی	۷ تا ۸
ردو تنقید	روداد جلسہ اہل سنت امرت سر بنام دربار کملائے اخیار، رد ندوہ وغیرہ	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۹ تا ۳۶
معروضات	رسالہ سے متعلق گزارش	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	صفحہ اخیرہ

جلد (۷) پرچہ (۱) محرم، ۱۳۲۱ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	قطعہ تاریخ سال جدید	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۱
" " "	حمد و نعت	مولانا سیف اللہ جوہر چنوتوی	۱ تا ۴
فقہیات	فتوی، حوض کوثر اور خلفائے اربعہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں	۵ تا ۶
" " "	نکاح ثانی پر طلاق کو معلق کرنا، فتوی، مع تصدیقات	" " " "	۶ تا ۸
معمولات	عمدۃ الفائحہ فی ادلۃ جواز العرس والفاتحہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۹ تا ۱۶
مناقب	قرۃ العین فی مناقب غوث الثقلین، منظوم	مفتی ابو محمد یسین شوق بدایونی	۱۷ تا ۲۴
عقائد	تحقیق المرام فی وجوب تعیین تقلید الامام	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۲۵ تا ۳۲
منظومات	نعت پاک	قاضی عبد الوحید فردوسی	33
مکتوبات	تحفہ حنفیہ کے حوالے سے خط بنام قاضی عبد الوحید فردوسی	مولانا محمود جان کاٹھیاواڑ	۳۴ تا ۳۵
" " "	دو منظوم خط، بنام مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	مولانا سیف اللہ جوہر چنوتوی	۳۶ تا ۳۷

معروضات	حضرات ناظرین ذرا غور سے سنیں	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۳۷تا۳۸
نشریات	تحفہ حنفیہ کی آمد و خرچ اور اسمائے معاونین	" " " "	۳۸تا۴۳
" " "	مدرسہ اہل سنت و جماعت پٹنہ کا ششماہی خرچ اور آمد کی تفصیل	قاضی عبد الوحید فردوسی	۴۳تا۴۸

جلد (۷) پرچہ (۲) صفر المظفر، ۱۳۲۱ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
تصوف	نظارۂ قدرت	مولانا فاخر الہ آبادی	۱تا۷
اصلاح	اسلاف کی دین داری اور آج کل کے مسلمان	مولانا فضیلت حسین امینی فردوسی	۸تا۱۲
معمولات	عمدۃ الفائحہ..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۱۳تا۲۰
عقائد	تحقیق المرام..... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۲۱تا۲۸
مناقب	قرۃ العین...... گزشتہ سے پیوستہ	مفتی ابو محمد یسین شوق بدایونی	۲۹تا۳۶
ردوتنقید	مقدمہ رمی السہام نحو ازالۃ الاوہام رد قادیانیت	مولانا حنیف اللہ مونگیری	۳۷تا۴۴

جلد (۷) پرچہ (۳) ربیع الاول، ۱۳۲۱ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا، نعت پاک	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں	۱
" " "	منقبت شاہ شرف الدین قدس سرہ	مولانا شاہ امین بہار	۲تا۴
فقہیات	تخلیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم مٹی سے یا نور سے، فتوی	مفتی نجم الدین داناپوری	۴تا۸
" " "	وقت ذبح جانور کا رخ کس طرف ہو، اور ہبہ	مفتی علیم الدین مصطفی آبادی	۸

	مہر کا فتوی		
معمولات	عمدۃ الفائحہ..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۹ تا ۱۶
عقائد	تحقیق المرام..... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۱۷ تا ۲۴
ردوتنقید	مقدمہ رمی السہام..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا حنیف اللہ مونگیری	۲۵ تا ۳۲
مناقب	قرۃ العین..... گزشتہ سے پیوستہ	مفتی ابو محمد یسین شوق بدایونی	۳۳ تا ۴۰
فقہیات	مجلس میلاد مصطفی کا استحباب، فتوی	مولانا ابراہیم بدایونی مع تصدیقات علما	۴۱ تا ۴۴

جلد (۷) پرچہ (۴) ربیع الآخر، ۱۳۲۱ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	حمد ونعت فارسی	مولانا سیف اللہ جوہر چنوتوی	۱ تا ۴
فقہیات	چلتی ریل پر نماز کا حکم	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں	۴
معمولات	عمدۃ الفائحہ..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۵ تا ۱۲
مناقب	قرۃ العین..... گزشتہ سے پیوستہ	مفتی ابو محمد یسین شوق بدایونی	۱۳ تا ۲۰
ردوتنقید	مقدمہ رمی السہام..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا حنیف اللہ مونگیری	۲۱ تا ۲۳
" " "	قطعہ دررد مزخرفات نصاریٰ وقادیانی	" " " "	۲۴
" " "	چہک بلبل نادان..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عبد الرحمن محبیؔ پوکھریروی	۲۵ تا ۴۹
منظومات	قطعہ تاریخ طبع رسالہ چہک بلبل نادان	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۵۰

جلد(۷)پرچہ(۵)جمادی الاولیٰ،۱۳۲۱ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	حمدونعت ومنقبت	مولاناخورشید بہاری،	۱تا۶
فقہیات	منظوم وعجمی خطبہ جمعہ وعیدین(فتوی)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں	۶تا۸
معمولات	عمدۃ الفائحہ.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۹تا۱۶
عقائد	تحقیق المرام..... گزشتہ سے پیوستہ	” ” ” ”	۱۷تا۲۴
مناقب	قرۃ العین.... گزشتہ سے پیوستہ	مفتی ابومحمد یسین شوق بدایونی	۲۵تا۳۲
عقائد	غایۃ التہذیب فی اثبات علم الغیب للحبیب	مولانااعجاز حسین رام پوری	۳۳تا۴۴

جلد(۷)پرچہ(۶)جمادی الاخرہ،۱۳۲۱ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
ردوتنقید	رسالہ ردالرفضہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں	۱تا۱۸
معمولات	عمدۃ الفائحہ.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۱۹تا۲۶
عقائد	تحقیق المرام.... گزشتہ سے پیوستہ	” ” ” ”	۲۷تا۳۴
مناقب	قرۃ العین..... گزشتہ سے پیوستہ	مفتی ابومحمد یسین شوق بدایونی	۳۵تا۴۰

جلد(۷)پرچہ(۷)رجب المرجب،۱۳۲۱ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	قصیدہ نعتیہ	مولاناعبدالاول جونپوری	۱
ردوتنقید	ندوے کی وہی عیاری	حامیان سنن ساکنان حیدرآباد	۲تا۸

جلد (۷) پرچہ (۸) شعبان المعظم، ۱۳۲۱ھ

جلد(۷) پرچہ(۹) رمضان المبارک، ۱۳۲۱ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	قبروں پر پھول، انبیا کو نبی کا خادم کہنا، نبی کو ندا، روضہ نبوی کی توہین، بھیڑ مینڈھے میں داخل (فتوی)	مولانا وصی احمد محدث سورتی	۱تا۷
اسلامیات	اسرار کلمات اذان	مفتی علیم الدین مصطفی آبادی	۸
معمولات	عمدۃ الفائحہ..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۹تا۱۶
عقائد	تحقیق المرام..... گزشتہ سے پیوستہ	″ ″ ″ ″	۱۷تا۲۴
مناقب	قرۃ العین..... گزشتہ سے پیوستہ	مفتی ابو محمد یسین شوق بدایونی	۲۵تا۳۲
ردوتنقید	رسالہ انتباہ العباد..... گزشتہ سے پیوستہ	مفتی علیم الدین مصطفی آبادی	۳۳تا۴۰

جلد(۷) پرچہ(۱۰) شوال المکرم، ۱۳۲۱ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
معمولات	ایجاز الکلام فی جواز المولود والقیام، منظوم فتوی	مولانا سیف اللہ اسلام آبادی جنوتوی	۱تا۸
″ ″ ″	عمدۃ الفائحہ..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۹تا۲۰
عقائد	تحقیق المرام...... گزشتہ سے پیوستہ	″ ″ ″ ″	۲۱تا۲۸
ردوتنقید	رسالہ ردالرافضہ، باسم التاریخی، رادالرفضہ	مولانا فرزند حسین اجھولی	۲۹تا۴۰
″ ″ ″	عیاری ندوہ، خط مولانا عبد الغفور مدراس	منشی محمود بریلوی ایڈیٹر رسالہ	۴۱تا۴۲

	بنام اعلیٰ حضرت	روزافزوں	
" " "	اعلان دافع البہتان	مولانا غلام رسول	۴۳تا۴۴
" " "	خط بعنوان، ذلت وخواری ندویان	مولانا عبد الغنی مدراسی	صفحہ اخیرہ

جلد (۷) پرچہ (۱۱) ذوالقعدہ، ۱۳۲۱ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
معمولات	ایجازالکلام......... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سیف اللہ اسلام آبادی جنوتوی	۱تا۸
عقائد	تحقیق المرام....... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۹تا۲۴
ردو تنقید	رسالہ ردالرافضہ...... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا فرزند حسین اجھولی	۲۵تا۴۰

جلد (۷) پرچہ (۱۲) ذوالحجہ، ۱۳۲۱ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
معمولات	ایجازالکلام...... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سیف اللہ اسلام آبادی جنوتوی	۱تا۴
عقائد	تحقیق المرام..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۵تا۲۲
ردو تنقید	رسالہ ردالرافضہ...... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا فرزند حسین اجھولی	۲۳تا۳۶
اسلامیات	فضائل قربانی	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۳۷تا۴۴
فقہیات	شیٔ مرہونہ پر سود اور دارالحرب کی تفصیل، فتوی	مفتی ابراہیم بدایونی	۴۵تا۴۶
منظومات	نظم دلچسپ	مولانا حنیف اللہ مونگیری	۴۷تا۴۸
مکتوبات	نقل خطوط ازاخبار روزافزوں بریلی	مولانا عبد الغفار بنگلور، حافظ عبد الحسین، عبد الغفور	۴۹تا۵۰

معروضات	دو مضمون کی عدم اشاعت پر معذرت	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	صفحہ اخیرہ

جلد(۸) پرچہ(۱) محرم الحرام، ۱۳۲۲ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دئے ہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں	۱
فقہیات	اذان خطبہ کا خارج مسجد ہونا، فتوی	" " " "	۲تا۸
عقائد	تبشیر الوری بحضور المصطفیٰ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۹تا۱۶
ردو تنقید	رد الروافض	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۱۷تا۲۴
عقائد	الجبل القوی لہدایۃ الغوی	مولانا عبد الرحمن محبیٰ پوکھریروی	۲۵تا۳۲
تعلیمات	انگریزی تعلیم کے کھلے ہوئے نقصانات	مولانا سید عبد الجبار حیدر آباد	۳۳تا۳۷
	مدرسہ اہل سنت وجماعت پٹنہ کے سالانہ خرچ اور آمد کی تفصیل	قاضی عبد الوحید فردوسی	۳۸تا۴۲
نشریات	کتاب المعتقد اور المعتمد پر تبصرہ	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۴۳تا۴۴

جلد(۸) پرچہ(۲) صفر المظفر، ۱۳۲۲ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا اہل صراط روح امین کو خبر کریں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں	۱
فقہیات	مسئلہ فرائض میں مولانا عبد الحی کا تعاقب	" " " "	۲تا۷
" " "	زوجہ کے مرنے کے بعد شوہر کا مرحومہ کو چھونے سے متعلق مسائل، فتوی	مفتی نجم الدین داناپوری	۷تا۸

عقائد	الجبل القوی..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عبد الرحمن محبیٰ پوکھریروی	۹تا۲۲
" " "	تبشیر الوری.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۲۳تا۳۰
ردوتنقید	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۳۱تا۳۸
تعلیمات	انگریزی تعلیم..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید عبد الجبار حیدرآباد	۳۹تا۴۴
نشریات	کتاب المعتقد اور المعتمد پر تبصرہ	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۴۴تا۴۵

جلد (۸) پرچہ (۳) ربیع الاول ۱۳۲۲ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	نعت پاک	مولانا سیف اللہ جوہر چنوتوی	۱تا۲
" " "	نعت پاک	مولانا سید دیدار الوری	۳تا۴
فقہیات	نماز میں محراب کی رعایت کرے یا وسط مسجد کی؟(فتوی)	مولانا وصی احمد محدث سورتی	۵تا۸
عقائد	تبشیر الوری..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۹تا۱۶
ردوتنقید	ردالروافض، گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۱۷تا۲۴
فقہیات	انفع الشواہد لمن یخرج الوہابین عن المساجد، فتوی	مولانا وصی احمد محدث سورتی	۲۵تا۳۴
تصوف	حال تحریر نوردل	مولانا نذیر الحسن ایرایانی	۳۵تا۴۲
نشریات	کتاب المعتقد اور المعتمد پر تبصرہ	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۴۳تا۴۴

جلد (۸) پرچہ (۴) ربیع الآخر، ۱۳۲۲ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
ردو تنقید	رسالہ دفع زیغ زاغ	تالیف، مولانا سلطان الدین سلہٹی	۱ تا ۲۰
عقائد	تبشیر الوری..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۲۱ تا ۲۸
ردو تنقید	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۲۹ تا ۳۶
تصوف	حال تحریر نوردل.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا نذیر الحسن ایرایانی	۳۷ تا ۴۴
نشریات	کتاب المعتقد اور المعتمد پر تبصرہ	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۴۴ تا ۴۵

جلد (۸) پرچہ (۵) جمادی الاولیٰ، ۱۳۲۲ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	رسالہ اوضح البراہین علیٰ عدم جواز الصلاۃ وخلف غیر المقلدین	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۱ تا ۲۴
عقائد	تبشیر الوری..... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۲۵ تا ۳۲
ردو تنقید	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۳۳ تا ۴۰
اسلامیات	عبادت کو خلوص الٰہی سے بجالانا، تقرب الٰہی کے حصول میں سعی کرنا	مولانا محبوب احمد بہاری	۴۱ تا ۴۴
نشریات	کتاب المعتقد اور المعتمد پر تبصرہ	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۴۴ تا ۴۵

جلد(۸) پرچہ(۶) جمادی الاخری، ۱۳۲۲ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
عبادات	وضوو غسل کے اہم مقامات جن کا دھونا فرض ہے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں	۱تا۸
معمولات	براہین لائحہ ضمیمہ عمدۃ الفائحہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۹تا۱۶
عقائد	تبشیر الوری.... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۱۷تا۲۴
ردوتنقید	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۲۵تا۳۲
منظومات	مثنوی بلاغت محتوی، بنام فیصلہ	مولانا سید شاہ ابوسعید ایرایانی	۳۳تا۴۰
ردوتنقید	رد قادیانی	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۴۱تا۴۳
نشریات	کتاب المعتقد اور المعتمد پر تبصرہ	" " " "	۴۳تا۴۴
" " "	رسالہ نور الہدی اور کنز الانساب کا اشتہار	مولانا عبد الرحمن محبیؔ پوکھریروی	۴۵

جلد(۸) پرچہ(۷) رجب المرجب، ۱۳۲۲ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
ردوتنقید	السوء والعقاب علی المسیح الکذاب	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں	۱تا۱۲
عقائد	تبشیر الوری.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۱۳تا۲۰
معمولات	براہین لائحہ... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۲۱تا۲۸
ردوتنقید	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۲۹تا۴۰
" " "	لطف آخرت معروف بہ مناظرہ طالب علم ومولوی	یکے از مدرسہ فیض الرسول، بہار	۴۱تا۴۴
نشریات	کتاب المعتقد اور المعتمد پر تبصرہ	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۴۵

جلد(۸) پرچہ(۸) شعبان المعظم، ۱۳۲۲ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
ردوتنقید	السوءوالعقاب.... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں	۱تا۴
" " "	لطف آخرت... گزشتہ سے پیوستہ	یکے از مدرسہ فیض الرسول، بہار،	۵تا۱۲
عقائد	تبشیرالوری.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۱۳تا۲۰
معمولات	براہین لائحہ.... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۲۱تا۳۲
ردوتنقید	سوالات علماءوجوابات ندوۃالعلماء	مولاناسید محمود علی بریلوی،	۳۳تا۴۰
" " "	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناسید فرزند حسین اجھوئی	۴۱تا۴۴

جلد(۸) پرچہ(۹) رمضان المبارک، ۱۳۲۲ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	تقلید، قربانی، تاڑی، خندق میں ٹھہرے پانی سے متعلق حکم شرعی، فتوی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں	۱تا۲
ردوتنقید	السوءوالعقاب.... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۳تا۶
" " "	سوالات علما..... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناسید محمود علی بریلوی	۷تا۱۲
فقہیات	تاروخط کے ذریعہ رویت ہلال(فتوی)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں	۱۳تا۲۰
عقائد	تبشیرالوری.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۲۱تا۲۸
معمولات	براہین لائحہ.... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۲۹تا۳۶
ردوتنقید	ردالروافض..... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناسید فرزند حسین اجھوئی	۳۷تا۴۴

جلد(۸) پرچہ(۱۰) شوال المکرم، ۱۳۲۲ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	نعت پاک	مولانا سیف اللہ جوہر چنوتوی	۱تا۲
فقہیات	فتوی متعلق خطبہ مختلطہ جمعہ وسادات کرام	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، وعلماے بدایوں	۳تا۱۲
ردو تنقید	لطف آخرت.... سے پیوستہ	یکے از مدرسہ فیض الرسول، بہار	۱۳تا۲۰
عقائد	تبشیر الوری.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۲۱تا۲۸
معمولات	براہین لائحہ.... گزشتہ سے پیوستہ	” ” ”	۲۹تا۳۶
ردو تنقید	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۳۷تا۴۲
” ” ”	فتح توحید وشکست تثلیث	منتظم مجلس اہل سنت بنگلور	۴۳تا۴۴
نشریات	کتاب المعتقد اور المعتمد پر تبصرہ	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۴۴تا۴۵

جلد(۸) پرچہ(۱۱) ذوالقعدہ، ۱۳۲۲ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
ردو تنقید	سوالات علما...... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید محمود علی بریلوی	۱تا۱۲
عقائد	تبشیر الوری... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۱۳تا۲۰
ردو تنقید	لطف آخرت.... گزشتہ سے پیوستہ	یکے از مدرسہ فیض الرسول، بہار	۲۱تا۲۶
” ” ”	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۲۷تا۴۲
معمولات	براہین لائحہ.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۴۳تا۴۴
معروضات	اطلاع ضروری، تحفہ حنفیہ کی گزارش	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	صفحہ اخیرہ

جلد(۸) پرچہ(۱۲) ذوالحجہ، ۱۳۲۲ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	نعت پاک	مولانا ہدایت رسول لکھنوی	۱تا۲
" " "	محفل میلاد سے متعلق خرافاتی نظم کا منظوم جواب	مولانا سیف اللہ جوہر چنوتوی	۳تا۴
فقہیات	نماز کے بعد قبلہ رو بیٹھے رہنے کا حکم، فتوی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۵
" " "	ہندوستان میں خریدی کنیز کے ساتھ بغیر نکاح وطی، زانی وزانیہ کی اولاد کا آپس میں نکاح کا حکم (فتوی)	مولانا ابوالفتح سید حیدر حسینی اورنگ آبادی	۵تا۶
فقہیات	فاسق کے پیچھے نماز کا حکم، فتوی	مفتی نجم الدین داناپوری	۷
عبادات	فاسق کے پیچھے نماز سے متعلق فتوی کی تائید	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۷تا۱۰
نشریات	دعائے دفع وبائے طاعون	مصححہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں	۱۱تا۱۶
ردوتنقید	سوالات علما..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید محمود علی بریلوی،	۱۷تا۳۲
عقائد	تبشیر الوری..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۳۳تا۳۶
ردوتنقید	ردالروافض..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۳۷تا۴۲
معروضات	اطلاع ضروری، تحفہ حنفیہ کی گزارش	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۴۳

جلد(۹) پرچہ(۱) محرم الحرام، ۱۳۲۳ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	تحفہ حنفیہ کا تحفہ لقب گرامی کلام ضیا،	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۱تا۲۶

عقائد	تبشیر الوری.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۲۷تا۳۰
ردوتنقید	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۳۱تا۳۴
معمولات	براہین لائحہ..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۳۵تا۳۸
ردوتنقید	ضیاء سنت ملقب بتاریخ "دافع ہذیانات ۱۳۲۲ھ	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۳۹تا۴۶
تعلیمات	جمع خرچ مدرسہ اہل سنت، ۱۳۲۲ھ	قاضی عبد الوحید فردوسی	۴۷تا۵۳
ردوتنقید	فتح اہل سنت وشکست اہل بدعت	مولانا نور الدین بہاری	۵۳تا۵۴
نشریات	المعتقد اور المعتمد اور دیگر کتب کے اشتہارات	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۵۵تا۵۶

جلد (۹) پرچہ (۲) صفر المظفر، ۱۳۲۳ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	عصمت انبیا کے حوالے سے احناف پر غیر مقلدین کے اعتراضات کے جوابات	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۱تا۸
عقائد	تبشیر الوری..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۹تا۱۶
معمولات	براہین لائحہ..... گزشتہ سے پیوستہ	" " "	۱۷تا۲۴
ردوتنقید	ردالروافض..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۲۵تا۳۲
" " "	ضیاء سنت.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۳۳تا۴۴
نشریات	اشتہار کتب ردوہابیہ	" " "	صفحہ اخیرہ

جلد (۹) پرچہ (۳) ربیع الاول، ۱۳۲۳ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	شہادت نامہ اور تعزیہ وغیرہ کا حکم، فتوی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۱تا۴

تعلیمات	روداد مدرسہ اہل سنت پٹنہ	قاضی عبد الوحید فردوسی	۴۱تا۴۸
نشریات	اطلاع ضروری، تحفہ حنفیہ کے حوالے سے	مولاناضیاءالدین پیلی بھیتی	صفحہ اخیرہ

جلد(۹) پرچہ(۶) جمادی الاخریٰ، ۱۳۲۳ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	سبحان السبوح... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۱۰
عقائد	تبشیر الوری.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۱۱تا۱۶
اسلامیات	حقوق الوالدین.... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۱۷تا۲۴
معمولات	براہین لائحہ..... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۲۵تا۳۲
ردوتنقید	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناسید فرزند حسین اجھوئی	۳۳تا۴۰
معروضات	گزارش، مدرسہ اوررسالہ سے متعلق	مولاناضیاءالدین پیلی بھیتی، قاضی عبد الوحید فردوسی	صفحہ اخیرہ

جلد(۹) پرچہ(۷) رجب المرجب، ۱۳۲۳ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	سبحان السبوح... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۸
معمولات	براہین لائحہ.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۹تا۱۶
عقائد	تبشیر الوری.... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۱۷تا۲۴
نشریات	اعلان متعلق امتحان وجلسہ	قاضی عبد الوحید فردوسی	صفحہ اخیرہ

جلد(۹) پرچہ(۸) شعبان المعظم، ۱۳۲۳ھ

صفحات	اصحاب قلم	موضوعات	عناوین
۱تا۸	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	سبحان السبوح... گزشتہ سے پیوستہ	فقہیات
۹تا۱۶	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	حقوق الوالدین.... گزشتہ سے پیوستہ	اسلامیات
۱۷تا۲۴	" " " "	تبشیر الوری.... گزشتہ سے پیوستہ	عقائد
۲۵تا۳۲	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	ردوتنقید
۳۳تا۴۰	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	ضیاء سنت.... گزشتہ سے پیوستہ	" " "
۴۱تا۴۴	قاضی عبدالوحید فردوسی	مدرسہ اہل سنت کے سالانہ جلسہ	نشریات
۴۵تا۴۸	" " " "	مدرسہ اہل سنت کا سالانہ امتحان کا رزلٹ	تعلیمات

جلد(۹) پرچہ(۹) رمضان المبارک، ۱۳۲۳ھ

صفحات	اصحاب قلم	موضوعات	عناوین
۱تا۸	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	سبحان السبوح... گزشتہ سے پیوستہ	فقہیات
۹تا۱۶	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	تبشیر الوری.... گزشتہ سے پیوستہ	عقائد
۱۷تا۲۴	" " " "	براہین لائحہ..... گزشتہ سے پیوستہ	معمولات
۲۵تا۳۲	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	ضیاء سنت..... گزشتہ سے پیوستہ	ردوتنقید
۳۳تا۴۰	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	ردالروافض..... گزشتہ سے پیوستہ	" " "
۴۱تا۴۴	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	حقوق الوالدین.... گزشتہ سے پیوستہ	اسلامیات

جلد(۹) پرچہ(۱۰) شوال المکرم، ۱۳۲۳ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	سبحان السبوح... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۸
" " "	محمد نبی، احمد نبی جیسے نام رکھنے کا حکم، فتوی	" " " "	۹تا۳۲
ردوتنقید	ضیاء سنت..... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناضیاءالدین پیلی بھیتی	۳۳تا۴۸
منظومات	قطعہ نفیسہ قابل ملاحظہ	وہابی فگن	صفحہ اخیرہ

جلد(۹) پرچہ(۱۱) ذوالقعدہ، ۱۳۲۳ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	نعت پاک	مولاناہدایت رسول لکھنوی	۱تا۲
" " "	نعت پاک	مولاناسیف اللہ جوہر چنوتوی	۲تا۳
" " "	نعت پاک	مولاناعبدالرزاق بیکس جبل پوری	۴
" " "	نعت پاک	شاہ محمد حسین رمز حاجی پوری	۵تا۶
وفیات	قطعہ تاریخ رحلت، مولاناعبدالصمد سہسوانی	مولانااسحاق مظفرپوری،	۶
فقہیات	تارک سنت موکدہ، خلاف شرع داڑھی والے، عورتوں کے پردے نہ کرانے والے، بغیرپانی استنجا کرنے والے کی اقتدا کا حکم اور مصارف زکاۃ(فتوی)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۷تا۱۶
عقائد	تبشیرالوری.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۱۷تا۲۰
" " "	سایۂ مصطفی، کی تحقیق	مولانااعجاز حسین رام پوری	۲۱تا۲۴

ردوتنقید	ضیاء سنت.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناضیاء الدین پیلی بھیتی	۲۵تا۴۰
منظومات	تضمین برکلام امیر خسرو	مولاناسیف اللہ جوہر چنوتوی	صفحہ اخیرہ

جلد(۹) پرچہ (۱۱) ذوالحجہ، ۱۳۲۳ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
ردوتنقید	ضیاء سنت.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناضیاء الدین پیلی بھیتی	۱تا۱۲
منظومات	تاریخ طبع رسالہ ضیاء سنت	شاہ محمد حسین رمز حاجی پوری، مولاناعبد الباری حاجی پوری	۱۳تا۱۴
فقہیات	اجرت پر قرآن شریف پڑھنا، اور کمیشن کا حکم، فتوی	مولاناوصی احمد محدث سورتی	۱۵تا۱۸
اسلامیات	عید	مولانافاخر الہٰ آبادی	۱۹تا۲۰
نشریات	جلسہ رجبی شریف سلطان پور	مختاراحمد سلطان پور ملک اودھ	۲۰تا۲۲
اسلامیات	تحفہ حنفیہ روح کی دواہے	مولاناعبد العزیز عاجز بھوساہوی	۲۳تا۲۹
معروضات	ناظرین تحفہ حنفیہ سے گزارش		۳۰تا۴۸
معمولات	براہین لائحہ..... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۴۹تا۵۲
ردوتنقید	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناسید فرزند حسین اجھوئی	۵۳تا۵۶

جلد(۱۰) پرچہ (۱) محرم الحرام، ۱۳۲۴ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	گوبروالی مٹی کی دیواراوراس کے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱

	اوپر پلاستر والی مسجد میں نماز کا حکم، فتوی		
" " "	مکان موقوف کو بیچنا اور مرض موت میں ہبہ یا وصیت کا حکم (فتوی)	" " " " "	۲ تا ۴
" " "	نابالغوں کے لئے حد بلوغ کیا ہے؟ (فتوی)	" " " " "	۴ تا ۵
" " "	شی موہوبہ کے ایک جز پر استحاق ہو تو اس کا حکم (فتوی)	" " " " "	۵ تا ٦
" " "	مرض الموت کی تعریف	" " " " "	٦ تا ۷
" " "	مرض الموت میں ہبہ کی گئی چیز کا حکم (فتوی)	" " " " "	۸ تا ۹
" " "	مسئلہ میراث	" " " " "	۹ تا ۱٦
تعلیمات	روداد مدرسہ اہل سنت پٹنہ، آمد و خرچ وغیرہ، تفصیل	مہتمم مدرسہ قاضی عبد الوحید فردوسی	۱۷ تا ۴٦
منظومات	نعت پاک	مولانا سیف اللہ جوہر چنوتوی	47
" " "	نعت پاک	مولانا محمد یعقوب ضیاء بدایونی	48
" " "	نوحہ درد غم،	" " " " "	48
منظومات	ابیات تاریخ طبع تحفہ حنفیہ ۱۳۲۴ھ	مولانا عبد العزیز بھوساہوی، مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	صفحہ اخیرہ

جلد (۱۰) پرچہ (۲) صفر المظفر ۱۳۲۴ھ

عنا وین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	حالت احرام میں سلے ہوئے لنگوٹ وغیرہ پہننے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۱ تا ۳

	کا حکم (فتوی)		
" " "	مسئلہ میراث	مولانا عبد الرسول محب احمد بدایونی، مولانا وصی محدث سورتی، پیلی بھیتی	۳تا۴
" " "	سبحان السبوح... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۵تا۱۲
" " "	ولیوں کے نام پر پالے ہوئے جانوروں کا حکم (فتوی)	" " " "	۱۳تا۲۴
عقائد	تبشیر الوری.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۲۵تا۲۸
اسلامیات	حقوق الوالدین.... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۲۹تا۳۲
ردو تنقید	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۳۳تا۳۶
معروضات	گزارش	ادارہ تحفہ حنفیہ	صفحہ اخیرہ

جلد (۱۰) پرچہ (۳) ربیع الاول، ۱۳۲۴ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	سبحان السبوح... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۱تا۸
عقائد	مولوی عاشق میرٹھی کے عبد النبی وغیرہ ناموں کو شرکیہ بتانے پر تفصیلی رد	مولانا عبد المصطفیٰ وصی احمد الوری	۹تا۲۰
معمولات	براہین لائحہ.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۲۱تا۲۴
اسلامیات	حقوق الوالدین.... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۲۵تا۲۸
عقائد	تبشیر الوری.... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۲۹تا۳۶
ردو تنقید	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۳۷تا۴۴

جلد (۱۰) پرچہ (۴) ربیع الآخر، ۱۳۲۴ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	سبحان السبوح... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۸
اسلامیات	نامۂ عبرت خیز	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۹تا۲۰
″ ″ ″	حقوق الوالدین.... گزشتہ سے پیوستہ	″ ″ ″ ″	۲۱تا۲۴
عقائد	تبشیر الوری.... گزشتہ سے پیوستہ	″ ″ ″ ″	۲۵تا۳۲
معمولات	براہین لائحہ.... گزشتہ سے پیوستہ	″ ″ ″ ″	۳۳تا۳۶
ردوتنقید	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناسید فرزند حسین اجھوئی	۳۷تا۴۴
نشریات	پوکھریرا اور بنارس اجلاس کا ذکر	ادارہ تحفہ حنفیہ	صفحہ اخیرہ

جلد (۱۰) پرچہ (۵) جمادی الاولیٰ، ۱۳۲۴ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	سبحان السبوح... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۸
ردوتنقید	ظفر الدین الجید معروف بہ بطش غیب ۱۳۲۳ھ	ملک العلماوغیرہ طلبائے مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف	۹تا۲۰
فقہیات	مسئلہ میراث (فتوی)	ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری	۲۱تا۲۲
اسلامیات	نامۂ عبرت خیز گزشتہ سے پیوستہ	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۲۳تا۲۸
معمولات	براہین لائحہ.... گزشتہ سے پیوستہ	″ ″ ″ ″	۲۹تا۳۲
عقائد	تبشیر الوری.... گزشتہ سے پیوستہ	″ ″ ″ ″	۳۳تا۳۶
ردوتنقید	پیسہ اخبار اور النجم لکھنؤ میں اعلیٰ حضرت کے خلاف یاوہ گوئی کا مسکت جواب	مولاناضیاء الدین پیلی بھیتی	۳۷تا۴۴

جلد(۱۰) پرچہ(۶) جمادی الاخریٰ، ۱۳۲۴ھ

عنا وین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	سبحان السبوح... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۱تا۸
ردوتنقید	احترازالابرار عن شرورالاشرار	مفتی ابراہیم بدایونی	۹تا۲۴
معمولات	براہین لائحہ.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۲۵تا۲۸
اسلامیات	نامۂ عبرت خیز گزشتہ سے پیوستہ	" " "	۲۹تا۳۲
عقائد	تبشیرالوری..... گزشتہ سے پیوستہ	" " "	۳۳تا۳۶
اسلامیات	حقوق الوالدین.... گزشتہ سے پیوستہ	" " "	۳۷تا۴۰
ردوتنقید	ردالروافض..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۴۱تا۴۴
منظومات	تاریخ وفات شاہ عبدالصمد سہسوانی	مولانا کاظم نقشبندی باونی	صفحہ اخیرہ

جلد(۱۰) پرچہ(۷) رجب المرجب، ۱۳۲۴ھ

عنا وین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	سبحان السبوح... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۱تا۸
" " "	امتناع نظیر، فتوی	" " "	۹تا۱۲
" " "	مزارات پر عورتوں کا جانا، فتوی	" " "	12
عقائد	تبشیرالوری.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۱۳تا۱۶
معمولات	براہین لائحہ.... گزشتہ سے پیوستہ	" " "	۱۷تا۲۰
اسلامیات	حقوق الوالدین.... گزشتہ سے پیوستہ	" " "	۲۱تا۲۴
" " "	نامۂ عبرت خیز گزشتہ سے پیوستہ	" " "	۲۵تا۳۲

فقہیات	منکر شہادت حسین.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عبدالجبار حیدرآبادی	۴۱تا۴۴
منظومات	نعت پاک	منشی محمد یعقوب ضیاء بدایونی	صفحہ اخیرہ

جلد(۱۰)پرچہ(۹)رمضان المبارک،۱۳۲۴ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	سبحان السبوح... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۸
ردوتنقید	رسالہ تسکین... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناعبدالعزیزایرایانی	۹تا۱۲
معمولات	براہین لائحہ.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۱۳تا۲۰
عقائد	تبشیرالوری.... گزشتہ سے پیوستہ	,, ,, ,,	۲۱تا۲۸
اسلامیات	حقوق الوالدین.... گزشتہ سے پیوستہ	,, ,, ,,	۲۹تا۳۲
ردوتنقید	ردالروافض..... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناسید فرزند حسین اجھوئی	۳۳تا۴۰
فقہیات	منکر شہادت حسین.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا عبدالجبار حیدرآبادی	۴۱تا۴۴
منظومات	نعت پاک	منشی محمد یعقوب ضیاء بدایونی	صفحہ اخیرہ

جلد(۱۰)پرچہ(۱۰)شوال المکرم،۱۳۲۴ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	سبحان السبوح... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۸
ردوتنقید	رسالہ تسکین.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناعبدالعزیزایرایانی،	۹تا۱۲
معمولات	براہین لائحہ.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۱۳تا۲۰
عقائد	تبشیرالوری.... گزشتہ سے پیوستہ	,, ,, ,,	۲۱تا۲۸

اسلامیات	حقوق الوالدین.... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۲۹تا۳۶
ردوتنقید	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناسید فرزند حسین اجھوئی	۳۷تا۴۲
مکتوبات	نقل خط، بنام مولاناضیاء الدین پیلی بھیتی	مولاناعبدالحق، مکہ معظمہ	۴۳تا۴۴
جلد(۱۰) پرچہ(۱۱) ذوالقعدہ، ۱۳۲۴ھ			
عناوین	**موضوعات**	**اصحاب قلم**	**صفحات**
فقہیات	سبحان السبوح... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۳
ردوتنقید	جلد دوم سبحان السبوح کامژدہ جانفزا	محشی رسالہ ہذا، مولاناعبدالکریم	۴تا۸
" " "	رسالہ تسکین.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناعبدالعزیز ایرایانی،	۹تا۱۶
عقائد	تبشیرالوری.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۱۷تا۲۴
معمولات	براہین لائحہ.... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۲۵تا۳۲
ردوتنقید	ردالروافض... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناسید فرزند حسین اجھوئی	۳۳تا۴۰
معروضات	اب توشکایت باقی نہ رہی	مولاناضیاء الدین پیلی بھیتی	صفحہ اخیرہ
جلد(۱۰) پرچہ(۱۲) ذوالحجہ، ۱۳۲۴ھ			
عناوین	**موضوعات**	**اصحاب قلم**	**صفحات**
فقہیات	سبحان السبوح کی دوسری جلد کامژدہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۴
کتابیات	سبحان السبوح کی تائیداور تاریخی قطعہ	مولاناصادق علی مداح شاگرد داغ دہلوی،	۵
ردوتنقید	اخباریہ کی خبر گیری، مولوی خلیل احمد کی امکان کذب سے متعلق مزخرفات کاجواب	مولاناعبدالکریم علی گڑھی، تلمیذ اعلیٰ حضرت	۶تا۱۱
کتابیات	رسالہ سبحان السبوح پر تبصرہ	مولاناضیاء الدین پیلی بھیتی	۱۲

عقائد	تبشیر الوری.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۱۳تا۲۰
معمولات	براہین لائحہ..... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری	۲۱تا۲۸
ردو تنقید	رسالہ تسکین.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناعبدالعزیز ایرایانی	۲۹تا۳۶
" " "	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناسید فرزند حسین اجھوئی	۳۷تا۴۴
نشریات	کتاب المعتقد اور المعتمد اور دیگر کتب کے اشتہارات	مولاناضیاء الدین پیلی بھیتی	۴۵تا۴۸

جلد(۱۱)پرچہ(۱)محرم الحرام،۱۳۲۵ھ

عنا وین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	اعلیٰ حضرت کے ۱۳۲۴ھ کے حج کے دوران لکھا گیا کلام بنام تاریخی حضور جان نور	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۱۲
فقہیات	رسالہ الاحلی من السکر لطلبۃ سکر وروسر،۱۳۰۳ھ	" " " "	۱۳تا۲۴
عقائد	ترجمہ رسالہ احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام، مصنفہ تاج الفحول بدایونی	مفتی ابو محمد یسین شوق بدایونی	۲۵تا۳۲
ردو تنقید	ردالروافض ..... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناسید فرزند حسین اجھوئی	۳۳تا۴۰
فقہیات	نبی کے نور ہونے اور نبی ﷺ کا سایہ نہ ہونے سے متعلق فتوی	مفتی علیم الدین مصطفیٰ آبادی اسلام آبادی پالنگی	۴۱تا۴۲
معروضات	قدردان تحفہ حنفیہ سے مشورہ	قاضی عبدالوحید فردوسی	۴۳
تعلیمات	کیفیت امتحان سالانہ مدرستہ الحدیث، پیلی بھیت	مولاناضیاء الدین پیلی بھیتی	۴۴

جلد (۱۱) پرچہ (۲) صفر المظفر، ۱۳۲۵ھ

جلد (۱۱) پرچہ (۳) ربیع الاول، ۱۳۲۵ھ

جلد(۱۱) پرچہ(۴) ربیع الآخر، ۱۳۲۵ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	الاحلی من السکر... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۸
" " "	مسائل شتی	" " " " " "	۹تا۱۲
فقہیات	رافضی کی نماز جنازہ کا حکم اور رافضی کے ساتھ نکاح وغیرہ کے مسائل، فتوی	مولانا وصی احمد محدث سورتی	۱۳تا۲۴
" " "	اجارہ، قرض، بیع وغیرہ کے مسائل پر مشتمل فتوی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۲۵تا۲۶
" " "	تعویذ وغیرہ مسائل پر مشتمل فتوی	مولانا وصی احمد محدث سورتی	۲۶
ردو تنقید	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۲۷تا۳۰
منظومات	نظم مبارک درحلیہ مبارک غوث اعظم	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۳۱تا۳۲

جلد(۱۱) پرچہ(۵) جمادی الاولیٰ، ۱۳۲۵ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	الاحلی من السکر... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۸
تصوف	خزانۂ کرامت (گوشہائے تصوف، اور مؤلف کی زندگی)	حکیم لعل خان مدراسی	۹تا۲۸
عقائد	ترجمہ احسن الکلام.... گزشتہ سے پیوستہ	مفتی ابو محمد یسین شوق بدایونی،	۲۹تا۳۶
ردو تنقید	ردالروافض..... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۳۷تا۴۴
	فہرست وصول ہدیہ تحفہ حنفیہ		صفحہ اخیرہ

جلد(۱۱)پرچہ(۶)جمادی الاخریٰ،۱۳۲۵ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	الاحلی من السکر... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۴
" " "	غوث پاک کے حسنی حسینی پر فتوی،	""""""	۵تا۷
" " "	نمازی کے آگے سے گزرنے کا حکم فتوی،	""""""	۷تا۸
عقائد	ترجمہ احسن الکلام.... گزشتہ سے پیوستہ	مفتی ابو محمد یسین شوق بدایونی	۹تا۲۴
ردوتنقید	ردالروافض.... گزشتہ سے پیوستہ	مولاناسید فرزند حسین اجھوئی	۲۵تا۳۲
منظومات	قصیدہ در صحت یابی اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	مولاناسرفرازاحمد شاگرد محدث سورتی، مدرس مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت	۳۳تا۳۴
" " "	اشعار موعظت آثار	مولاناسیف اللہ جنوتوی اسلام آبادی	۳۴تا۳۵
" " "	نعت پاک	مولانامحمد یعقوب ضیابدایونی	۳۵
مکتوبات	خط بنام قاضی عبدالوحید	مولانااسحاق دربھنگہ	۳۶
معروضات	ناظرین کی خدمات میں مہتمم تحفہ حنفیہ کی ضروری عرض	مولاناضیاءالدین پیلی بھیتی	۳۷تا۴۰

جلد(۱۱)پرچہ(۷)رجب المرجب،۱۳۲۵ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	مسئلہ تقدیر، فتوی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۸
عقائد	ترجمہ احسن الکلام.... گزشتہ سے پیوستہ	مفتی ابو محمد یسین شوق بدایونی	۹تا۱۴
ردوتنقید	تحفہ الاسلام	مولانامحبوب شاہ ساکن ہزارہ پنجاب	۱۵تا۲۰

فقہیات	ادائے نماز جنازہ کے بعد دوبارہ ادا کرنا اور غائبانہ نماز جنازہ کا حکم (فتوی)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۲۱تا۲۷
" " "	آستین چڑھا کر نماز ادا کرنے کا حکم، فتوی	" " " "	۲۸
" " "	مختلف مسائل بنام توضیح الاحکام	مفتی عمر الدین ہزاروی	۲۹تا۳۶
منظومات	حدائق بخشش ۱۳۲۵ھ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۳۷تا۴۴
معروضات	ضروری عرض	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	صفحہ اخیرہ

جلد (۱۱) پرچہ (۸) شعبان المعظم، ۱۳۲۵ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	مسئلہ تقدیر، فتوی، گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۱تا۱۱
" " "	مرد وعورت ایک ساتھ میاں بیوی کی طرح رہتے ہوں تو کیا ان کو میاں بیوی مانا جائے گا؟ فتوی	حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں	۱۲
فقہیات	مختلف مسائل..... گزشتہ سے پیوستہ	مفتی عمر الدین ہزاروی	۱۳تا۲۸
ردو تنقید	ردالروافض... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا سید فرزند حسین اجھوئی	۲۹تا۳۶
منظومات	حدائق بخشش، گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۳۷تا۴۰
معروضات	ناظرین تحفہ سے شکایت	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	صفحہ اخیرہ

جلد (۱۱) پرچہ (۹) رمضان المبارک، ۱۳۲۵ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
منظومات	حدائق بخشش، گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۱تا۱۶
فقہیات	احکام الملۃ الحقہ فی تفسیق قاطع اللحیہ	مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری	۱۷تا۳۲

جلد(۱۱)پرچہ(۱۰)شوال المکرم،۱۳۲۵ھ

جلد(۱۱)پرچہ(۱۱)ذوالقعدہ،۱۳۲۵ھ

معروضات	اب تو شکایت باقی نہ رہی	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	صفحہ اخیرہ

جلد (۱۱) پرچہ (۱۲) ذوالحجہ ۱۳۲۵ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
	فہرست مضامین		
منظومات	حدائق بخشش، گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۱ تا ۸
فقہیات	فتوی متعلق رفض وغیرہ	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۹ تا ۱۴
" " "	تلاوت قرآن سے متعلق چند مسائل پر مشتمل فتوی	" " " "	۱۵ تا ۱۸
" " "	تلاوت قرآن والے فتوی پر تصدیق	قاضی عبد الوحید فردوسی	۱۹ تا ۲۲
" " "	طلاق وجماع بحالت حیض ونفاس (مسائل)	ملک العلما مولانا ظفر الدین بہاری	۲۳ تا ۲۴
" " "	قبر پر اذان کا حکم، فتوی	علمائے رام پور وغیرہ	۲۵

جلد (۱۲) پرچہ (۳) ربیع الاول ۱۳۲۶ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
عقائد	مبین الہدی..... گزشتہ سے پیوستہ	ملک العلما مولانا ظفر الدین بہاری	۱ تا ۸
فقہیات	زکوۃ سے متعلق فتوی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۹ تا ۱۶
" " "	درمیں نماز سے متعلق فتوی	" " " "	۱۷ تا ۱۸
" " "	تعزیہ ومرثیہ خوانی سے متعلق فتوی	مولانا نواب مرزا بریلوی	۱۹ تا ۲۲
سوانحات	سوانح بحر العلوم.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۲۳ تا ۲۸
ردو تنقید	توضیح ملل (رسالہ)	" " " "	۲۹ تا ۴۴

عقائد	معجزہ رد شمس، فتویٰ	” ” ” ” ” ”	۲۵تا۲۸
فقہیات	تثویب سے متعلق فتویٰ	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۲۹تا۳۲
” ” ”	شاہ ولی اللہ سے منسوب رسالہ البلاغ المبین اور اس کے مندرجات سے متعلق فتویٰ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۳۳تا۳۶
” ” ”	بارش کے پانی سے وضو وغیرہ کا حکم فتویٰ	ایضاً قدس سرہ	۳۶
ردوتنقید	توضیح ملل (رسالہ)	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۳۷تا۴۲
نشریات	اشتہار کتب اہل سنت		۴۳تا۴۵

جلد (۱۲) پرچہ (۶) جمادی الاخریٰ، ۱۳۲۶ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
عقائد	مبین الہدیٰ... گزشتہ سے پیوستہ	ملک العلما مولانا ظفر الدین بہاری	۱تا۸
فقہیات	سادات کو زکوۃ دینے کا حکم، فتویٰ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۹تا۱۶
معمولات	مواہب ارواح.... گزشتہ سے پیوستہ	ملک العلما مولانا ظفر الدین بہاری	۱۷تا۲۲
فقہیات	روزے سے متعلق مسائل پر مشتمل فتویٰ	مولانا محمد بشیر الدین جبل پوری	۲۳تا۳۰
منظومات	ذکر ابرار.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی	۳۱تا۴۴

جلد (۱۲) پرچہ (۷) رجب المرجب، ۱۳۲۶ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
عقائد	مبین الہدیٰ... گزشتہ سے پیوستہ	ملک العلما مولانا ظفر الدین بہاری	۱تا۸
فقہیات	زکوۃ.... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۹تا۱۶
” ” ”	روزے.... گزشتہ سے پیوستہ	مولانا محمد بشیر الدین جبل پوری	۱۷تا۲۰

" " "	سماع وغیرہ مسائل سے متعلق فتوی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۲۱تا۲۸
تصوف	فوائد دارین	شاہ سلامت اللہ رامپوری	۲۹تا۳۲
معروضات	التماس تحفہ حنفیہ	مولاناضیاء الدین پیلی بھیتی	صفحہ اخیرہ

جلد(۱۲)پرچہ(۸)شعبان المعظم،۱۳۲۶ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	زکوۃ کے حوالے سے فتوی(مابقی)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۴
" " "	رسالہ کشف الغمامہ عن سنیۃ العمامہ ملقب بلقب تاریخی توضیح الحکم(۱۳۲۳)	مولاناوصی احمد محدث سورتی	۵تا۳۶
" " "	ہدایۃ العنود الیٰ مسئلۃ المفقود	مفتی محمد عمرالدین ہزاروی	۳۷تا۵۶

جلد(۱۲)پرچہ۹)رمضان المبارک،۱۳۲۶ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	سماع وغیرہ مسائل سے متعلق فتوی(مابقی)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۸
عقائد	مبین الہدی... گزشتہ سے پیوستہ	ملک العلمامولاناظفرالدین بہاری	۹تا۳۲
معمولات	مواہب ارواح.... گزشتہ سے پیوستہ	""""""	۳۳تا۴۰
تصوف	فوائد دارین(گزشتہ سے پیوستہ)	شاہ سلامت اللہ رامپوری	۴۱تا۴۴
معروضات	اظہارحال متعلق تحفہ حنفیہ	مہتمم تحفہ	صفحہ اخیرہ

جلد(۱۲)پرچہ(۱۰)شوال المکرم،۱۳۲۶ھ

عنا وین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
عقائد	مبین الہدی... گزشتہ سے پیوستہ	ملک العلما مولانا ظفر الدین بہاری	۱تا۲۴
معمولات	مواہب ارواح.... گزشتہ سے پیوستہ	" " " "	۲۵تا۳۲
وفیات	قطعہ تاریخ وصال علامہ حسن رضاخاں بریلوی	مولانا محمد یعقوب ضیاء بدایونی	صفحہ اخیرہ
معروضات	التماس	مہتم تحفہ	صفحہ اخیرہ

جلد(۱۲)پرچہ(۱۱)ذوالقعدہ،۱۳۲۶ھ

عنا وین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
عقائد	مبین الہدی... گزشتہ سے پیوستہ	ملک العلما مولانا ظفر الدین بہاری	۱تا۱۴
فقہیات	طاعون سے متعلق فتوی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱۵تا۱۶
" " "	رسالہ مقال عرفا باعزاز شرع وعلما	" " " "	۱۵تا۲۸
معمولات	مواہب ارواح.... گزشتہ سے پیوستہ	ملک العلما مولانا ظفر الدین بہاری	۲۹تا۴۴
تصوف	فوائد دارین(گزشتہ سے پیوستہ)	شاہ سلامت اللہ رامپوری	۴۵تا۵۲
منظومات	قصیدہ متعلقہ جلسہ سالانہ امتحان مدرسہ اہل سنت بریلی	مولانا رضی الدین کیفی حیدرآبادی	۵۳تا۵۴
" " "	منظوم نصیحت نامہ	مولانا عرفان بیسلپوری	۵۵تا۵۶

جلد(۱۲) پرچہ(۱۲) ذوالحجہ،۱۳۲۶ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
تصوف	فوائد دارین (ماںقی)	شاہ سلامت اللہ رامپوری	۱تا۱۰
فقہیات	مقال عرفا..... گزشتہ سے پیوستہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱۱تا۱۲
عقائد	تحقیق علم مایکون وماکان لحبیب الدیان المنان	مولاناضیاء الدین پیلی بھیتی	۱۳تا۳۶
معمولات	سورہ فاتحہ وغیرہ امور سے متعلق بحث	ملک العلما مولانا ظفرالدین بہاری	۳۷

جلد(۱۳) پرچہ(۱) محرم الحرام،۱۳۲۷ھ

عناوین	موضوعات	اصحاب قلم	صفحات
فقہیات	رسالہ باسم تاریخی،۱۳۳۶ھ، فقہ شہنشاہ بان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی	۱تا۸
" " "	رسالہ بنام تاریخی اظہار صدق وہدی،۱۳۳۶ھ	مفتی عمر الدین ہزاروی	۹تا۲۴
وفیات	ضیاے رشاد، افسانہ غم افزا، قطعات رحلت پاک دلان، تینوں نام تاریخی ہیں،۱۳۳۶ھ	مولاناضیاء الدین پیلی بھیتی	۲۵تا۴۴

مطبوعات نعیمی

ہندوپاک سے شائع ہونے والی مصنف کی اب تک کی مطبوعات

شمار	اسمائے کتب	صفحات
1	سیرت رسول عربی ﷺ تاریخ کے آئینے میں	46
2	انبیائے کرام گناہ سے پاک، اعلیٰ حضرت (تخریج وغیرہ)	24
3	دفع الحمامہ عن احادیث العمامہ (احادیث عمامہ پر شبہات کا ازالہ)	92
4	معراج المومنین	31
5	رکعات نماز کا ثبوت احادیث نبوی اور فقہ حنفی کے آئینے میں	199
6	حق کی پہچان، صدرالافاضل (تخریج وغیرہ)	31
7	فیضان رحمت، صدرالافاضل (تخریج وغیرہ)	168
8	مقالات صدرالافاضل	608
9	مکاتیب صدرالافاضل	248
10	ثبت نعیمی عربی، صدرالافاضل (تحقیق وغیرہ)	112

غیر مطبوعہ کتابیں

1	سوانح صدر الافاضل
2	تاریخ جامعہ نعیمیہ مرادآباد
3	ماہنامہ السواد الاعظم مرادآباد تعارف واشاریہ
4	حاشیہ بخاری از صدر الافاضل: ترجمہ وتحقیق وغیرہ
5	المقالۃ العذبہ فی العمامۃ والعذبہ لملا علی قاری: ترجمہ، تخریج وتشریح
6	اعلیٰ حضرت کا مقدمہ بدایوں تاریخ کے حوالے سے
7	علمائے اہل سنت کے نادر ونایاب مکتوبات ومراسلات
8	مضامین نعیمی

گزارش:

احباب سے مؤدبانہ عرض ہے کہ فقیر اور فقیر کے اہل خانہ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔ نعیمی۔

جیلانی مشن، ممبئی

حالات حاضرہ کے پیش نظر اہل سنت و جماعت کے فروغ وارتقا کے لیے اور نونہالان اسلام کے اندر صحیح اسلامی شعور و بیداری پیدا کرنے کے لیے شہزادۂ غوث اعظم نبیرۂ شہنشاہ کوکن مخدوم ملت حضرت العلام

ابوالحسنین سید آل رسول عبدالقادر جیلانی قادری مدظلہ العالی

نے **"جیلانی مشن"** کا قیام فرمایا۔ سرکار بغداد حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالی عنہ کے فیضان سے، آپ ہی کی سرپرستی میں بحسن وخوبی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اس تنظیم کے ترجیحی مقاصد کچھ اس طرح ہیں:

- سیدی سرکار اعلیٰ حضرت کا عطا کردہ دس نکاتی پروگرام (فروغ اہل سنت کے لیے) کو حتی المقدور عملی جامہ پہنانا۔
- علماومشائخ اور عوام اہل سنت (خصوصاً نوجوان طبقہ) کے باہمی رابطے کو مستحکم ومضبوط بنانا۔
- فلاحی وسماجی خدمات کے ذریعے فروغ مسلک کی راہ ہموار کرنا۔
- فروغ مسلک اہل سنت وجماعت (مسلکِ اعلیٰ حضرت) اور اصلاح افکار واعمال کی خاطر وقتاً فوقتاً، اجتماعات، کانفرنس، سیمینار اور دینی نشستوں کا انعقاد کرنا۔
- ملکی وعلاقائی سطح پر حسب ضرورت دور دراز علاقوں میں راسخ العقیدہ علما وائمہ کی فراہمی کی کوشش کرنا۔
- حسب ضرورت غربا ومساکین اور بیوہ ویتیم کا تعاون کرنا۔

Rs. 300

JILANI MISSION, MUMBAI

74, Nizam Street, Ground Floor, Parsi Gali, Mumbai - 400003

Contact: 9594978611 / 9766163722